LESSONS ON THE LIFE OF OUR LORD.

اوراد السیرت المسیح

جسکو

مس واٹن صاحبہ نے

مسیحی مناّدوں اور سنڈے اسکولوں کے فایدہ کے لئے انگریزی سے رومن اُردو میں ترجمہ کیا۔ اور اب فارسی حروف میں نقل ہو کر بعد تصحیح و ترمیم کے

پنجاب ریلیجس بُک سوسائٹی کی طرف سے

سنہ ۱۸۹۲ ع

چرچ مشن کانگریگیشنل پریس الہ آباد میں طبع ہوئی

طبع اول P. R. B. S. ۵۰۰ جلد

فہرست مضامین

اُورادالسِّیرتُ المسیح

پہلا سبق

مسیح کے مجسّم ہونے کا بیان

کلام مجسّم ہوا اور ہمارے درمیان رہا

فلپیوں ۲-۶-۸ یوحنّا ۱-۴+

ہم یہاں پر خداوند یسوع مسیح کی زندگی کے حالات پر گفتگو کریں گے + شاید تم نے اُس کا ذکر پہلے بھی پڑھا ہوگا + اگر پڑھا ہے تو کوشش کرو کہ پہلے سے بہتر طور پر سمجھ بھی لو - کیونکہ اُس کی زندگی کا حال اور آدمیوں کے حال کے موافق نہیں ہے کہ جنکو ایک یا دو دفعہ پڑھنے سے نئی کتاب کی خواہش ہوتی ہے - بعضے لوگ ہیں جنہوں نے اِس انجیل کے ایک ایک لفظ کو بہت دفعہ مطالعہ کیا ہے - تو بھی وہ اُس کو ہر بار پہلے سے زیادہ دلچسپ اور نیا معلوم کرتے ہیں - اور دیکھو انجیل کیوں لکھی گئی؟ (یوحنا ۲۰-۳۱) تو بھی کتنے تھوڑے

لوگ ہیں۔جو اُس کا خیال رکھتے ہیں۔کیوں؟ (۱ قرنتیوں ۴-۴) یہہ کیسی
افسوس کی بات ہے + داؤد کی مانند دعا مانگو جوکہ زبور ۱۱۹-۱۸ میں ہے+
جب ہم کسی آدمی کی زندگی کا حال پڑھتے ہیں۔تو پہلے کیا ذکر ہوتا ہے؟ لیکن ہم کو
یسوع مسیح کی پیدایش سے پہلے کا حال معلوم کرنا چاہیے۔ دیکھو (یوحنّا ۱۷-۵) اُس وقت
وہ کیا تھا؟ نہ آدمی۔نہ فرشتہ بلکہ؟ وہ کتنی مدّت خدا رہا؟ (۱-یوحنّا ۱-۲+کلسیوں
۱-۱۷) اور کتنی مدّت خدا رہے گا؟ (عبرانیوں ۱-۸) چنانچہ خدا کی تعریف میں جو نماز
کی کتاب میں درج ہے لکھا ہے کہ "تو باپ کا ازلی بیٹا ہے"۔اور اُنھیں آیتوں میں لکھا
ہے کہ "باپ کا اِکلوتا بیٹا" "خُدا کی صورت میں" "خدا کے برابر"+

پھر اِن آیتوں کو دیکھو۔لکھا ہے کہ "وہ مجسّم ہوا" "اِنسان کی شکل بنا" خدا کا بیٹا
آسمان سے زمین پر اُترا اور یسوع نامے آدمی بنا+اِس کو تجسّم یعنے مجسّم ہونا کہتے ہیں
یہاں اِن باتوں پر غور کرو+

۱-خدا کا بیٹا کس طرح اِنسان بنا؟

(۱) اُس نے اپنا جلال چھوڑ دیا+

دیکھو یہہ جلال کیسا تھا؟ (یشعیا ۶-۱-۶+دیکھو یوحنّا ۱۲-۴۱) اور دیکھو کہ
جب وہ زمین پر تھا۔تو اُس نے اُس جلال کی کس طرح خواہش کی+تب اُس کے چھوڑنے میں
کتنی بڑی محبّت ظاہر ہوتی ہے+(۲ قرنتیوں ۸-۹) اِسکو "اپنے آپ کو خالی کرنا" کہتے ہیں+

(فلپیوں ۲-۷)+

(۲) اُس نے ایک انسانی جسم لیا+

وہ بے شک پیدا ہوا اور اُس کی ایک حقیقی ماں بھی ہوئی-(گلیتوں ۴-۴) اُسکا بدن بڑھا-(لوقا ۲-۵۲) اُس کو بھوک لگی-(متی ۴-۲)-اور پیاس بھی-(یوحنّا ۴-۶ و ۷+۱۹-۲۸) وہ ماندہ ہوا-(یوحنّا ۴-۶) اور وہ سچ مچ مر گیا-(مرقس ۱۵-۴۴ و ۴۵)

(۳) اُس نے انسانی روح پائی+

وہ سوچتا اور محسوس کرتا تھا اور اُسکی مرضی انسانی تھی-(لوقا ۲۲-۴۲) وہ خوش ہوا-(لوقا ۱۰-۲۱)-غمناک ہوا-(مرقس ۳-۵+لوقا ۱۹-۴۱+یوحنّا ۱۱-۳۵) حیران ہوا-(متی ۸-۱۰+مرقس ۶-۶) وہ محبّت سے بھرا ہوا-صابر-رحم دل-صادق-اور پاک تھا-سوائے ایک بات کے جیسا اور آدمیوں کو ہونا چاہیے(دیکھو-۲ قرنتیوں ۵-۲۱+عبرانیوں ۴-۵+ا یوحنّا ۳-۵)

(۴) توبھی وہ اِن ساری حالتوں میں خدا تھا+ دیکھو اُس کے حق میں کیا پیشین گوئی ہوئی تھی-(یشعیاہ ۷-۱۴+۹-۶) لکھا ہے کہ یہہ لڑکا "قادر مطلق" ہوگا-اور عمانوئیل کے کیا معنے ہیں؟(متی ۱-۲۳)

اور ہم اُسکی زندگی میں اُلوہیّت اور انسانیت دونوں دیکھتے ہیں-مثلاً جھیل میں کشتی پر وہ تھک کے سو رہا تھا پر اُس نے جاگ کر طوفان کو دھمکایا-اور بیت عنیا میں اُس نے جو روتا اور غم کرتا تھا مردہ کو زندہ کیا+یہی یسوع ہے سچّا خدا-اور سچّا انسان جسکی زمینی

زندگی کے احوال کا ہم تذکرہ کرنا چاہتے ہیں +

۲- خدا کا بیٹا کیوں انسان بنا ؟

(۱) گناہ کو لیجانے کے واسطے - (۱ یوحنا ۳-۵-۸ + دیکھو زبور ۱۴-۱-۲ و ۳) خدا نے اِس دنیا پر نگاہ کی اور کیا دیکھا - (پیدائش ۶-۵) سوچو کتنی تکلیف اِس گُناہ سے پیدا ہوئی - خدا نے چاہا کہ ہم خوش و خرّم ہوں اِس لئے پہلے گُناہ کو دور کرنا ضروری سمجھا + یہہ اُس نے کس طرح کیا ؟ (عبرانی ۹-۲۶)

(۲) خدا کی تمام شریعت کو پوری کرنے کے لئے - (عبرانی ۱۰-۷) کس لئے ؟ کیا اِس لئے کہ آپ اِس آسمان کا وارث ہو ؟ لیکن وہ تو پہلے وہاں تھا + (دیکھو رومیوں ۵-۱۹ + ۱۰-۴)

(۳) موت کی طاقت دُور کرنے اور ہمکو زندگی دینے کے واسطے (عبرانی ۲-۱۴ یوحنا ۱۰-۱۰)

(۴) ہمارا ہمدرد ہونے کے واسطے + (عبرانی ۲-۱۷ و ۱۸)

(۵) ہمارے لئے نمونہ بننے کے واسطے (یوحنا ۱۲-۱۵)

(۶) تا کہ خدا کو ہمپر ظاہر کر دیوے + آدمی خدا کی بابت کیا جانتے ہیں ؟ لیکن اکثر وہ کیا خیال کرتے ہیں ؟ (زبور ۵۰-۲۱) یسُوع ہی ہے جو خدا کو ہمپر ظاہر کر دیتا ہے + (یوحنا ۱-۱۸ + لوقا ۱۱-۲۲) کس طرح ؟ (یوحنا ۱۴-۹ + قلسیوں ۱-۱۵)

(۷) اِس لئے کہ ہم خدا سے محبّت کریں + کیا ہم طبعی طور پر ایسا کرتے ہیں؟ (رومیوں ۸-۷) لیکن جب ہم ایسی محبّت دیکھتے ہیں تب آپ کو کس طرح روک سکتے ہیں؟ (۱ یوحنّا ۴-۱۰ و ۱۹ + ۲ قرنتیوں ۵-۱۴ و ۱۵)

(۸) خدا اور آدمی کے بیچ میں میل کرانے کے واسطے + جب خدا کا بیٹا آسمان پر چڑھ گیا تو کیا اُس نے اِنسانیت چھوڑ دی؟ اِستفنوس نے کیا دیکھا؟ (اعمال ۷-۵۶) تو خدا کے بیٹے نے ہمیشہ کے لئے ہماری اِنسانیت لی + اور اُس نے ہمکو کیا دیا؟ (۲ پطرس ۱-۴) یہہ کیسے تعجب کی بات تھی!

یہہ ذمّہ واری کیسی بڑی تھی! کچھ تعجب نہیں کہ صرف خدا ہی سے یہہ کام ہو سکے + اُس شخص کے حال پر کیسا افسوس ہے جو اِن ساری نعمتوں کو اپنے ہاتھ سے کھو دیوے + جو شخص اُن سے اِنکار اور بے پروائی کرے اُس پر بھی کتنا افسوس ہے + کیا تم ایسے ہو؟ کیا تم کو اِن نعمتوں کے معلوم کرنے کی توفیق حاصل ہے؟ پولوس رسول نے قرنتیوں سے یہہ کہا۔ کہ "تم خدا کا فضل عبث مت پاتے جاؤ" اور اُس نے پھر کیا کہا؟ (۲ قرنتیوں ۶-۱ و ۲)

تفسیر

یوحنّا رسول کا یہہ خاصّہ ہے کہ لفظ "کلام" کا اطلاق خدا کے بیٹے ہی پر عاید کرتا ہے۔ اور اِس سے اُس کا خاص کام تبلاتا ہے یعنے کہ بیٹے ہی کا کام ہے کہ خدا کو ظاہر کرے +

وہ ہمارے درمیان رہا"+ اِسکے اصلی معنی ہیں۔ خیمہ لگایا یہی لفظ مکاشفات ۷ اباب ۱۵ آیت اور ۲۱ باب ۳ آیات میں لکھا ہے اور اِس سے یہہ مُراد ہے کہ خدا آدمیوں کے بیچ رہتا ہے +

"ہم نے اُس کا جلال دیکھا" یعنے اُس کا ازلی اور ابدی جلال جو اُس پہاڑ پر جب اُس کی صورت تبدیل ہوئی ظاہر ہوا اور اُسکی خصلتوں اور کاموں کا جلال بھی (یوحنّا ۲-۱۱+ اور ۱۱-۴) یہہ دونوں لفظ جو ایک ہی آیت میں لکھے ہوئے ہیں یعنے "خیمہ میں رہنا" اور "جلال" اُس جلال کے ستون کی طرف جو یہودیوں کے وقت میں خیمہ پر ظاہر ہوتا تھا اِشارہ کرتے ہیں +

"باپ کا اکلوتا" اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی دو آیتوں میں جو "خدا کے فرزند" لکھا ہے اُس سے مُراد فرزند از روئے ایمان ہے۔ اور یہاں حقیقی بیٹے سے مُراد ہے +

"فضل اور سچائی سے بھرپور" فضل جو موسیٰ کی شریعت کی سختیوں کے اور سچّائی اُسکی نشانیوں اور نمونوں کے مقابل ہے +

(۲) ذیل کی آیتوں سے مسیح کی اُلوہیّت کا اور زیادہ ثبوت ہوتا ہے +

(ا) صاف بیان (رومیوں ۹-۵+ قلسیوں ۲-۹+ عبرانیوں ۱)

(ب) الٰہی صفت سے موصوف ہونا یعنے ازلیّت اور ابدیّت + (میکاہ ۵-۲+ یوحنّا ۸-۵۸+ عبرانیوں ۱-۸-۱۲+ ۱۳-۸+ مکاشفات ۱-۱۷+ ۲۲-۱۳)

قادرِ مطلق ہونا۔ (متی ۲۸-۱۸+ فلپیوں ۳-۲۱+ مکاشفات ۱-۸) ہمہ دان ہونا+ (متی ۹-۴+ ۱۲-۲۵+ یوحنا ۲-۲۴ و ۲۵+ ۲۱-۱۷) مقابلہ کرو ۲ تواریخ ۶-۳۰+ مکاشفات ۲-۲۳) حاضر و ناظر ہونا+ (متی ۱۸-۲۰+ ۲۸-۲۰+ عبرانیوں ۷-۲۵) آیات میں اِن تینوں صفات سے موصوف ہونا مفہوم ہوتا ہے +

(۳) الٰہی کاموں کا مسیح سے منسوب ہونا جیسا پیدا کرنا + (یوحنا ۱-۳ و ۱۰+ قلسیوں ۱-۱۶+ عبرانیوں ۱-۱۰) سب کی پروردگاری کرنی + (قلسیوں ۱-۱۷+ عبرانیوں ۱-۳) گناہوں کا معاف کرنا + (مرقس ۲-۷ و ۱۰+ اعمال ۵-۳۱) الٰہی عبادت سے معبود ہونا + خود اُس کے قول کا جو متی ۴ باب ۱۰ آیت میں ہے یوحنا ۵-۲۳ سے مقابلہ کرو (متی ۲۸-۹ و ۱۷+ یوحنا ۲۰-۲۸+ اعمال ۹-۱۴ و ۲۱+ ۱ قرنتیوں ۱-۲+ اعمال ۷-۵۹+ ۲ قرنتیوں ۱۲-۸ و ۹+ فلپیوں ۲-۱۰ و ۱۱+ عبرانیوں ۱-۶+ مکاشفات ۵-۸ و ۱۳)

دوسرا سبق

آنیوالے مسیح کی پیشین گوئیوں کی بابت

"جیسا اُوس نے اپنے پاک نبیوں کی معرفت کہا۔"

یوحنا ۵-۳۹+ متی ۱۳-۱۶ و ۱۷+

پچھلے سبق میں ہم نے دیکھا کہ خدا کا بیٹا کس واسطے انسان کی صورت میں آیا یعنے

گُناہ کو لیجانیکے واسطے - وغیرہ + اِسکی کیا ضرورت تھی؟ لیکن بچانیوالا جلدی نہ آیا + بلکہ بہت دیر کی اور کم سے کم چار ہزار برس کے بعد آیا کیوں؟ ضرور تھا کہ آدمی معلوم کریں کہ گُناہ کیسی بُری چیز ہے - نہیں تو اُن کو نجات دینے والے کی ضرورت معلوم نہ ہوتی + ہم آگے بتلاویں گے - کہ وہ اپنے ٹھیک وقت پر آیا کیا وہ لوگ جو مسیح کی آمد کے پہلے اِس دنیا میں تھے اُسکی حالت سے واقف تھے یا نہیں؟ بے شک اُنکو اُس کا بہت کچھ حال بتلادیا گیا تھا چنانچہ آج ہم اِسی کا ذکر کریں گے کہ کس کس طور پر اُسکی خبر اُنکو دی گئی +

۱- وہ وعدہ جو باغِ عدن میں دیا گیا

جسوقت آدم اور حوّا گُناہ کے سبب سے بہت تنگ ہوئے اُنکی سزا دینے سے پہلے خدا نے نجات دینے والے کی خبر اُن کو دیدی (پیدائش ۳ - ۱۵ - ۱۹) یہہ کیسی بڑی مہربانی تھی + نجات دینے والے کی بابت اُس نے کیا کہا آیت ۱۵

(۱) کہ وہ آدمی ہوگا (عورت کی "نسل") +

(۲) کہ وہ اُن کے بیرحم دشمن سے لڑے گا +

(۳) جیسا کہ وے (یعنے آدم اور حوّا) مغلوب ہوئے وہ مغلوب نہوگا - بلکہ دشمن کو کچل ڈالیگا ("سر کو کچلے گا") +

(۴) چاہیئے تھا کہ نجات دینے والا دشمن سے زور آور ہو تو کیا ممکن ہے کہ وہ

(۲) کہ یہہ برکت ابرہام کی نسل سے ظاہر ہوگی +

(۳) لیکن ابرہام جانتا تھا کہ میری اولاد میرے موافق گنہگار ہوگی ۔ تو اُن سے یہہ برکت کس طرح ظاہر ہوگی ؟

صرف خدا ہی برکتوں کا چشمہ ہے ۔ سو کیا یہہ نجات دینے والا خود خدا نہوگا ؟ وہ کون تھا جو خدا اور ابرہام کے نسل سے ہونے والا تھا ؟ (رومیوں ۹ - ۵ + گلتیوں ۳ - ۱۶ + عبرانیوں ۲ - ۱۶) یسوع مسیح نے ابرہام کو اُسکو (یعنے یسوع مسیح کو) جاننے کی نسبت کیا کہا ؟ (یوحنا ۸ - ۵۶) کیا یسوع مسیح ایک برکت نہیں ہے ؟ (اعمال ۳ - ۲۵ و ۲۶ + افسیوں ۱ - ۳ + ۳ - ۸ + زبور ۷۲ - ۱۷)

۳ - یہودیوں کی شریعت کے نشانات پر بھی غور کرنا واجب ہے

ابرہام کی نسل مصر میں رہتی تھی + وہ غلام اور نادان تھی + اُن میں سے تھوڑے تھے ۔ جنہوں نے خدا کے وعدہ کو یاد رکھا + جب خدا اُن کو مصر سے نکال لایا تو اُنکو کس طرح سکھلایا ؟ نمونوں اور نشانوں سے + جیسا سایہ سے آدمی کی شکل معلوم ہوتی ۔ نہ اُسکی پوری پوری شکل ۔ لیکن سایہ کے دیکھنے سے کیا معلوم ہوتا ؟ کہ کوئی اصل چیز ہے ۔ صرف سایہ نہیں +

خیمے نے اور کاہنوں نے اور قربانیوں نے کیا سکھلایا ؟ (عبرانیوں ۹ - ۸) یہہ کہ گنہگار پاک خدا کے پاس نہیں آسکتے + ضرور ہے کہ کوئی درمیانی ہو + اور یہہ بھی معلوم ہوا

کہ خدا گنہگار کی عوض دوسرے کی موت قبول کرے گا؟ کون درمیانی ہے؟ کون گنہگاروں کے لئے مُوا؟ (اعمال ۲۔ ۵ و ۶)

۴۔ پچھلی پیشین گوئیوں کو بھی دیکھو

تھوڑی مدت بعد خدا نے اُس آنے والے نجات دہندہ کا حال داؤد اور یسعیاہ اور دانیال اور سارے پیغمبروں پر اور زیادہ ظاہر کر دیا + ان سب پیغاموں کا بیان بہت طول ہے۔ لیکن آج صرف دو بڑی باتوں کا بیان ہوگا +

(۱) اِس آنے والے نجات دہندہ کا جلال دیکھو +

جو لوگ اوس نجات دینے والے کی بابت فکر کرتے تھے سمجھتے تھے کہ وہ آنے والا موسیٰ کی مانند ہوگا۔ کیونکہ اُن کے خیال میں یہہ تھا کہ کوئی شخص موسیٰ سے بہتر نہیں۔ سو خدا نے کیسے آدمی کا وعدہ کیا؟ (استثنا ۱۸۔ ۱۵)

لیکن داؤد بادشاہ کے وقت میں لوگوں نے سمجھا ہوگا کہ وہ آنے والا داؤد کی مانند ہوگا۔ اِس لئے وہ بڑے بادشاہ کی راہ دیکھتے ہونگے + تو اسوقت میں خدا نے اِن لوگوں کو کیسے شخص کی خبر دی؟

(الف) یہہ کہ وہ داؤد کا بیٹا ہوگا + (زبور ۸۹ اور ۱۳۲)

(ب) کہ وہ بادشاہ کی مانند حکومت کریگا + جاہ و جلال سے + (زبور ۴۵۔

(ج) اور باوجودیکہ لوگ اُسکی مخالفت کرینگے توبھی اُسکی بادشاہت تمام دنیا میں پھیل جائے گی اور ابد تک قایم رہے گی۔ (زبور ۲-۱-۶+۱۰-۱۱+۲+۷۲-۸+۲-۸+۷۲-۵ و ۱۷)

اچھے اور بُرے بادشاہوں کے وقت میں یہی ایک پیغام پہونچا (یشعیاہ ۹-۶ و ۷+۳۲-۱+یرمیاہ ۲۳-۵+میکہ ۵-۲ و ۵) اُنکی گرفتاری اور آزادگی کی حالت میں +(دانیال ۲-۴۴+۷-۱۳ و ۱۴+ذکریاہ ۹) اور رومیوں کی حکومت میں بھی۔ (لوقا ۱-۳۲ و ۳۳) اِن سب وقتوں میں یہہ اِس آنے والے کی انتظاری کرتے تھے۔ (لوقا ۱۹-۱۱+یوحنّا ۶-۱۵+اعمال ۱+۶)

یہہ بادشاہ کون ہے (مکاشفات ۱-۵+۱۹-۱۶) یسوع نے اپنی بابت کیا کہا؟ (متی ۲۵-۳۱ و ۳۴+یوحنّا ۱۸-۳۶+رومیوں ۳-۲۱) دیکھو یہہ پیشین گوئی یسوع کی نسبت کس طرح پوری ہوئی؟ (متی ۲۱-۵+اعمال ۴-۲۵-۲۷+عبرانیوں ۱-۵ و ۸ و ۹)

(۲) اِس آنے والے نجات دہندہ کی فروتنی کو دیکھو+

باغِ عدن میں بھی اِس فروتنی کا ذکر ہوا۔ (" اُیڑی کو کچلے گا ") نشانیوں سے معلوم ہوا کہ نجات موت کے وسیلے ہوگی۔ اور تمام پیشین گوئیوں میں اُس کے جلال اور فروتنی کا ذکر ہوا ہے+خدانے داؤد کی زبان سے بیان کیا کہ یسوع کیسی تکلیفیں اُٹھائیگا۔ (زبور ۲۲-۱+۶-۸+۱۶-۱۸+متی ۲۷-۳۵ و ۳۶ و ۳۹+یشعیاہ ۵۳-

۷و۸ مرقس ۱۵-۲۸+ دانیال ۹-۲۶) کیا یہودی لوگ یہہ بات سمجھتے تھے ؟ پہلے پہل شاگرد بھی نہ سمجھے (متی ۱۶-۲۲ و ۲۸+ لوقا ۲۴-۲۰ و ۲۱) کیا ضرور تھا کہ یسوع مسیح ایسی تکلیفیں اُٹھائے ؟ بغیر اِس کے اور سب کاموں سے کچھہ فایدہ نہوتا اور شیطان مارا نہ جاتا + گناہ ابرہام کی نسل کی برکتوں کو ہم سے روکتا ہے + اگر یسوع کی موت نہ ہوتی تو خدا صرف سزا کا حکم دیتا +

آسمان میں شیطان نہیں - گناہ نہیں - بلکہ ہر ایک برکت ہے - بادشاہ آپ اپنے جلال میں ظاہر ہوتا (یشعیاہ ۵۳-۱۷) توبھی وہ کس پر خوشی کرتے ہیں ؟ (مکاشفات ۵-۹ و ۱۲) کیا ابرہام اور داؤد اور دانیال شکرگذار ہوئے کہ خدا نے اپنی مہربانی سے اِس نجات دینے والے کی بابت اُنسے بیان کیا ؟ ہم لوگوں کے لئے وہ نجات دہندہ آنے والا نہیں بلکہ آچکا + ہمکو بہت شکرگذاری کرنی چاہئے + اِس زمانہ میں ایک لڑکا موسیٰ یا یشعیاہ کی نسبت زیادہ جانتا ہے + کیا ہم یقین کرتے ہیں - کہ یسوع مسیح شیطان پر ہمارے لئے غالب ہے ؟ اور ابرہام کی نسل سے ہم کو برکت دینے کے لئے آیا ہے ؟ کہ وہ بادشاہ ہے - جو ہمارے دلوں میں حکومت کرتا ہے اور کہ وہ تکلیف اُٹھانے والا نجات دہندہ ہے جو ہمارے گناہوں کو دُور کرتا ہے ؟

تفسیر

(۱) بہت سی پیشین گوئیاں ہیں جو اِس سبق میں مندرج نہیں ہوئیں + وہ اِس ترتیب سے بیان کی جاتی ہیں +

(ا) وہ جو صریحاً مسیح سے علاقہ نہیں رکھتیں اگرچہ اشارۃً معلوم ہوتا ہے۔ جیسے
(پیدائش ۵۹-۱۰+ ایوب ۱۹-۲۵)

(ب) وہ جو صرف دوسری مُراد کے پردہ میں مسیح کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔
جیسے (گنتی ۲۴-۱۷) جسمیں علانیہ طور پر داؤد کی طرف اِشارہ ہے۔

(ج) وہ جو اگرچہ ضروری ہیں مگر اِس سبق کے مضمون سے غیر متعلق ہونے کے سبب
یہاں نہیں لکھی گئیں جیسے (زبور ۴۰-۶-۸+ ۱۱۸-۲۲+ یشعیاہ ۱۱-۱-۱۰+
۲۸-۱۶+ ۴۲-۱-۴+ ۶۱-۱+ ۶۳-۱-۶+ زبور ۳-۸+ ۶-۱۲+ متی ۱۱-
۳ وغیرہ)

(د) وہ جو مسیح کی زندگی کے خاص خاص واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔
جیسے (زبور ۱۶-۱۰+ ۶۸-۱۸+ ۶۹-۹ و ۲۱+ یشعیاہ ۷-۱۴+ ۵۰-۶+ یرمیاہ
۳۱-۱۵+ ہوسیع ۱۲-۱+ زکریا ۱۱-۱۳)

(ہ) نمونے جیسے عید فسح کا برہ - مَن - اور پیتل کا سانپ وغیرہ +

(و) انسانی نمونہ جیسا یشوع - یونا + وغیرہ +

(۲) اُس وعدہ کے بیان میں جو ابرہام سے کیا گیا + ایک پادری صاحب نے
اِس طرح پر لکھا ہے +

اُبرہام پر خدا کا ظہور ہوا + خدا کی شناخت میں اُس نے اپنے آپ کو بھی پہچانا -
جیسا کہ اُس نے اقرار کیا کہ میں خاک اور راکھ ہوں - لیکن اُس نے یہہ بھی معلوم کیا کہ

میری اولاد سے ایک عالمگیر چشمہ جاری ہوگا - اور یہہ بھی ضرور جانتا تھا کہ میری مانند
میری اولاد بھی خاک اور راکھہ ہوگی - اور چونکہ میں سب کا باپ ہوں اِس لئے میں
سب سے بڑا ہوں - تاہم میری نسل میں ایک ایسا شخص ہونے والا ہے - جو برکت کا
چشمہ - بلکہ خود ہی برکت ہوگا + چونکہ وہ جانتا تھا - کہ وہ خود برکت کا چشمہ نہیں -
بلکہ اُس نے ملکِ الصّدق سے برکت پائی - اور جو کچھہ کہ وہ خود نہیں رکھتا سو اپنی
نسل کو بھی نہیں دے سکتا - اور اگر ایک ایک شخص وہ برکت نہیں رکھتا - تو کُل قوم
بھی نہیں رکھتے - سو اِن باتوں سے اُسکو دل میں یہہ اُمید پیدا ہوئی - کہ ایک ایسا
شخص ہوگا جس میں ابدی برکت کا تبارک اور موعود تخم کی انسانیت شامل ہوگی
سو اِسی واسطے وہ مسیح کے دن دیکھنے کا مشتاق تھا اور اُسے دیکھکر خوش ہوا +

تیسرا سبق

وقت کا پورا ہونا

"وہ آتا ہے - وہ زمین کی عدالت کرنے آتا ہے +"

زبور ۹۶ - ۱۳ + متی ۴ - ۱۶ + گلیتوں ۴ - ۴ +

آخرش - یسوع - کے پیدائش کا وقت پہونچا - آخر کار یہہ بادشاہ نجات دینے والا
آیا جسکا مدّت سے وعدہ دیا گیا تھا + لیکن اِس عرصہ میں دنیا میں کیا گذرا ؟ کیا آدمی
شکرگذاری اور اُمیدواری سے اُس آنے والے کی انتظاری میں تھے ؟ قومیں

بڑھتی تھیں اور برباد ہوتی تھیں - آدمی کام کرتے تھے - کھیلتے تھے - لڑتے تھے - بتوں کی پرستش کرتے تھے پیدا ہوتے اور مرتے تھے گویا کہ خدا ہے ہی نہیں + خدا کو بھی بھول گئے + کیا خدا بھی لوگوں کو بھول گیا؟ (زبور ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ + امثال ۱۵ - ۳) خدا کیا کرتا تھا؟ جب پورانے گھر نئے گھر کے بننے کے واسطے گرائے جاتے ہیں - تو وہاں کیا دیکھتے ہو؟ خالی جگہہ - ملبے کے ڈھیر - آدمی اِدھر اُدھر کام کرتے ہیں - بڑے پتھر جمع کئے جاتے ہیں + لکڑیاں لگائی جاتی ہیں + تمام نادرست معلوم ہوتا ہے - لیکن ہر وقت کون شخص حفاظت کرتا ہے؟ حکم دیتا ہے - تجویزیں کرتا ہے؟ خدا میر عمارت کے مانند ہے + (زبور ۱۱۵ - ۳ + یشعیاہ ۴۰ - ۲۲ + دانیال ۴ - ۳۵) خدا مدّت سے اپنے بیٹے کے آنے کے واسطے طیّاری کرتا تھا - آخر کار سب تیار ہوا - اُسکے آنیکے وقت جو کچھہ دنیا کا حال تھا آج بیان کرینگے +

۱- روم کی بادشاہت

(۱) اُسوقت دنیا کا حال اب کی مانند نہ تھا + برٹن اِس بڑی بادشاہت کا ایک صوبہ تھا + روم کا بادشاہ تمام شمالی - جنوبی - مشرقی - مغربی مُلکوں میں حکومت کرتا تھا + مصر میں کوئی فرعون نہ تھا + صور میں ہیرام نہ تھا دمشق میں بن حدد نہ تھا + ننوے میں سنہریب نہ تھا + پورانی بادشاہتیں جنکا ذکر عہدِ عتیق میں ہے - برباد ہو چکی تھیں + ہر ایک جگہہ میں روم کی بادشاہت قایم تھی - (لوقا ۲ - ۱) خدا نے دانیال کو

یہی خبر دی تھی۔ (دانیال ۲۔۴۰+۷۔۲۳) انجیل کی منادی کا یہی عین وقت تھا۔ کیوں؟ اگر بادشاہتیں بہت ہوتیں۔ لڑائیاں بہت ہوتیں تو رسول اِدھر اُدھر کس طرح سفر کر سکتے؟

(۲) اب اگر کوئی کتاب لندن میں چھاپی جاوے تو فرانس۔ اسپین وغیرہ ملکوں میں جب تک انکی زبانوں میں ترجمہ نکی جاوے نہیں پڑھی جاتی + منادی کرنیوالونکے کاموں میں سب سے مشکل ایک یہی کام ہے کہ جس ملک میں جاتے ہیں۔ پہلے اُس ملک کے لوگونکی زبان سیکھتے ہیں + لیکن اُس وقت سارے ملکوں میں صرف ایک ہی زبان تھی یعنے یونانی۔ اور یہہ ایسی عمدہ زبان تھی۔ کہ جب یونان مغلوب ہوا تو رومیوں نے اوسکو سیکھا + سو پولوس جہاں کہیں یونانی زبان میں منادی کرتا تھا۔ وہاں کا ہر ایک آدمی اُسکی بات سمجھ سکتا تھا۔ اور جب وہ یونانی زبان میں خط لکھتا تھا تو بہت لوگ اُسے سمجھ سکتے تھے۔

(۳) اِس بڑی بادشاہت میں کیسے لوگ تھے جو یہہ عمدہ زبان بولتے تھے؟ بہت لوگ دولتمند اور خودپسند اور بعضے مظلوم اور لاچار اور اکثر شریر بھی تھے۔ (رومیوں ۱۔۲۸۔۳۲) اب بہت لوگ ایسے ہیں۔ جو خدا سے محبت نہیں کرتے۔ تو بھی اکثر شرم سے گناہ نہیں کرتے۔ لیکن اُسوقت کم لوگ شرم کرتے تھے۔ اور بہت کم لوگ تھے جو اپنے جھوٹے معبودوں پر بھی خیال کرتے تھے۔ اور اگر کچھہ دھیان کرتے تھے تو یہہ خیال صرف دنیاوی نفع کے واسطے تھا + دانا آدمی جانتے تھے کہ بت نکمے ہیں تو بھی بڑے خدا کو جو ہمیشہ اُن کو دیکھتا تھا بالکل یاد نہیں کرتے تھے + اُن کو یہہ تو معلوم ہو گیا تھا۔ کہ یہہ بہت خرابِ حال ہے لیکن کوئی علاج نہ جانتے تھے + اُنہوں نے

بہت عجائب عجائب چیزیں تو نکالیں۔ لیکن آدمیوں کو نیک نہیں کر سکے + وہ خود نیک نہ تھے۔ دیکھو افسیوں کے خط میں پولوس نے کسطرح افسوس ظاہر کیا + (افسیوں ۲-۱۲)

سو جب یہہ خوشخبری آئی دنیا تیار تھی کیونکہ +

(ا) ایک تو بڑی بادشاہت اور تمام دنیا میں صلح +

(ب) ہر جگہہ ایک زبان +

(س) لوگ گناہوں میں غرق تھے جو اول تو اپنے معبودوں کا بھی کچھہ خیال نکرتے تھے۔ دویم اُن کے اچھے آدمی بھی اُن کو نیک نکر سکتے تھے +

۲- برگزیدہ قوم

لیکن اُس قوم کا جسکو خدا نے الگ رہنے کے واسطے چُنا تھا تاکہ اُس کے کلام کے امانت دار ہوویں کیا حال تھا +

(ا) اُن کی حکومت کا حال +

تب نہ داؤد۔ نہ حزقیاہ حکومت کرتے تھے صیہون میں ایک اجنبی بادشاہ بادشاہت کرتا تھا۔ اور وہ بھی صرف رومیوں کے ماتحت تھا + وہاں بھی رومیوں کی حکومت تھی کیا وہ اچھا بادشاہ تھا؟ متی کے دوسرے باب میں اُسکی دغابازی اور بیرحمی کا کیا بیان ہے؟ (متی ۲-۸-۱۶)

(۲) اُن کے مذہب کا حال۔ کیا وے غیر قوموں سے بہتر تھے؟ بت پرستی نہ تھی + اگلے

وقت میں بتوں کا بہت خیال کرتے تھے - لیکن اسیری کے بعد بُت پرستی بالکل چھوڑ چکے تھے+
اُن کے پاس نوشتے تو تھے اور اُن کو بہت عزیز جانتے تھے - شریعت - سبت - قربانیوں -
وضوؤں وغیرہ کو بہت مانتے تھے صرف ہیکل میں عبادت نہ کرتے تھے - بلکہ ہر ایک جگہہ میں
عبادت خانے تھے عزرا کی مانند سکھلانے کے واسطے فقیہہ تھے (نحمیاہ ۸ - ۱ - ۸ - ۱۳) لیکن
فقیہہ اچھی طرح نہیں سکھلاتے تھے - بڑے بڑے ربیّوں کی باتیں خدا کی باتوں سے زیادہ
مانتے تھے + (مرقس ۷ - ۸) مشکل باتوں پر مباحثہ کرتے تھے - اور لوگوں کو صرف سخت
قانون دیتے تھے - (متی ۲۳ - ۴ + یوحنّا ۷ - ۴۹ + لوقا ۴ - ۱۸) فریسی دعا مانگتے
تھے - روزہ رکھتے تھے - خیرات کرتے تھے (متی ۶ - ۲ و ۵ و ۶ + لوقا ۱۸ - ۱۱ و ۱۲) لیکن کیا
وہ خدا کے نزدیک مقبول تھے ؟ کیوں نہیں ؟ آدمیوں کے دکھلانے کے واسطے یہہ کام
کرتے تھے - (متی ۱۵ - ۸ - ۹ + ۲۳ - ۵ و ۶ - ۱۴ - ۲۵ - ۲۸)

(۳) یہودیوں کا حال جو پراگندہ ہوئے + کیا بڑے بڑے عالم یہودی - غیر قوموں کو
کچھہ مُفید تھے ؟ پہلے وقت کی مانند صرف کنعان کے ملک میں نہ تھے + ہر ایک جگہہ میں پراگندہ
تھے + آستر کے دنوں میں ایسا ہی تھا + (آستر ۳ - ۸ و ۱۲ و ۱۳) اِس وقت اُس سے
بھی زیادہ - (اعمال ۲ - ۵ + ۱۵ - ۲۱ + یعقوب ۱ - ۱) اگر وہ اچھّا نمونہ مہربانی اور
راستی وغیرہ کا رکھتے تو لوگوں کو بہت فایدہ پہونچاتے - پر دیکھو - (رومیوں ۲ - ۲۴ +
اعمال ۱۸ - ۱ - ۱۴ + ۱۷ - ۱۹ - ۳۴) کیا ہمکو داؤد کے موافق نہ کہنا چاہیے ؟ (زبور ۱۱۹
۱۲۶) کیا کوئی شخص اِس بات کو دل میں نہیں پوچھتا تھا اور مسیح کی انتظاری کوئی نکرتا تھا ؟

۳- مسیح کی انتظاری

(۱) دیکھو (اعمال ۲۶-۷) یہودی راہ دیکھتے تھے لیکن کسکی؟ نہ اُس سب قوموں کی برکت کا جسکا وعدہ ابرہام سے ہوا تھا۔ نہ اُس برداشت کرنے والے اور گناہ لیجانے والے کا جسکی بابت یشعیاہ نبی نے بیان کیا تھا+ صرف ایک بادشاہ کو تکتے تھے۔ جو اُن کو اجنبی حکومت سے چھوڑا دے اور اُن کی بزرگی کو بڑھاوے+ لیکن بعضے البتہ دوسری غرض رکھتے تھے+ (لوقا ۱-۷۷- ۹-۲-۳۲-۳۸)

(۲) نہ صرف یہودی راہ تاکتے تھے+ کسکی بابت لکھا گیا کہ وہ ایک خلاصی دینیوالے کی انتظاری کریں؟ (حجی ۲-۷) بس ایسا ہی ہوا+ اُس وقت کی کتابوں میں بیان ہے۔ کہ ہر ایک جگہہ میں ایک بڑے شخص کی انتظاری تھی+ جب وہ بادشاہ پیدا ہوا تو پورب کی طرف سے اُس کے سجدہ کرنے کے واسطے کون آئے؟ (متی ۲-۲) کون مسیح کی انتظاری کرتے تھے تاکہ "اُسے سب چیزوں کی خبر دے"؟ (یوحنا ۴-۲۵) جب یسوع آیا تو ہر ایک طرح سے وقت پورا ہوا (گلتیوں ۴-۴) اِس بیان سے بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری نعمتیں کیسی بڑی ہیں+ "تاریکی گذر گئی اور حقیقی نور چمکتا ہے" (۱ یوحنا ۲-۸) اور موعود آفتاب صداقت چڑھا ہے (ملاکی ۴-۲) اور اُس نے ہمکو کیا کہا؟ (یوحنا ۱۲-۴۶) کیا ہمارے دل روشنی میں تاریک ہیں؟ ہمنے معلوم کیا کہ یسوع کے بغیر دنیا کا کیا حال تھا+ ایسا ہی یسوع کے بغیر دل کا حال ہے+ اور اب تک بھی اندھیرے ملک ہیں۔

اِس پر فکر کرو + ہمکو اُن کے لئے کام کرنا اور دعا مانگنا چاہیئے +

تفسیر

(۱) مسیح کے آنے سے پہلے روم کی بادشاہت خانہ جنگیوں کے باعث برباد ہوگئی تھی + بہت سے آدمی حکومت کے واسطے آپسمیں لڑتے تھے + اِنمیں سے ایک شخص اکتاویس نامی غالب آیا۔ اور قیصر اگسٹس نام اختیار کرکے تخت پر بیٹھا۔ اور اِس کلی امن کے نشان کے لئے جنُس کے مندر کے دروازے جو جنگ کی حالت میں کھُلے رہتے تھے۔ بند کئے گئے۔ تو یہہ وقت صلح کے شاہزادے کے آنے کے واسطے عین مناسب تھا اگرچہ روم کے صوبوں کے حاکم بہت ظلم اور نمک حرامیاں کرتے تھے جیسا فیلیکس۔ جس کا بیان اعمال کے ۲۴ باب میں ہے۔ تاہم چونکہ ایک ہی بادشاہ کی حکومت اور قانون بہت دور دراز ملکوں میں پھیلا ہوا تھا۔ اِس لئے بلاشبہہ یہہ موقع انجیل کے پھیلنے کے لئے نہایت مناسب تھا وہ عزت جو پولوس رسول کو ملی تھی اِسی رُومی ہونیکا نتیجہ تھی (اعمال ۱۷-۳۸ + ۲۲-۲۹)

(۲) طرح طرح کی زبانیں بولنے کی طاقت ملنے کا۔ خواہ کچھ ہی مطلب ہو۔ لیکن اِس میں کچھ شک نہیں کہ رومی سلطنت کے پوربی حصّہ میں تمام مجلسوں اور خط وکتابت اور سوداگری اور اَور علمی باتوں میں یونانی زبان مستعمل تھی۔ اور پولوس رسول نے نہ صرف رومیوں۔ اور قرنتیوں۔ اور تسلونیقیوں کی طرف۔ بلکہ نیم وحشی گلتیوں کو بھی

یونانی زبان ہی میں خطوط لکھے۔ اور یہہ بات عیسائی مذہب کی ترقی میں بہت مفید ہوئی +

(۳) اگرچہ قیصر آگستس کے عہد میں ظاہری شان وشوکت عروج پر تھی لیکن اگر حقیقت دیکھی جائے تو اصل میں ایسی خرابی پڑی ہوئی تھی۔ جو کسی پہلے وقت میں نہوئی تھی۔ رومی ہجوگو اپنے لوگوں کی بُرائیاں یوں لکھتے تھے جیساکہ پولوس رسول نے اُنکی بابت بیان کیا + چنانچہ ایک رومی مورّخ نے لکھا ہے کہ ناخواندہ رومی جانتے تھے کہ سب دین حق ہیں + اور جو لوگ خواندہ تھے۔ سب دینوں کو باطل سمجھتے تھے۔ اور حاکم لوگ خیال کرتے تھے کہ دنیاوی کاموں میں یہہ سب مفید ہیں۔ جیساکہ پلاطوس کے سوال سے جو اُس نے حقارت سے پوچھا اور گلیو کی بے پروای سے معلوم ہوتا ہے + (اعمال ۱۸ - ۱۲ و ۱۷)

(۴) کنعان کے ملک میں بھی خانہ جنگیوں کے باعث بربادی اور تباہی ہو رہی تھی + جسوقت میں کہ مکّابی خاندان برباد ہوگیا تو ہیرودیس انتی پتر کا بیٹا جو ادومی تھا اُن کے تخت پر قابض ہوا۔ لیکن روم کے ماتحت تھا۔ جیسے کہ بعضے ہندوستانی راجہ سرکار انگریزی کے ماتحت ہیں۔ جیسا لوقا ۲ باب سے معلوم ہوتا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اسم نویسی جو قیصر کے حکم سے ہوتی تھی۔ ہیرودیس کی بادشاہت میں بھی جاری تھی + ہیرودیس یروسلم کے آراستہ کرنے اور ہیکل کو بہت خوبصورتی سے دوبارہ تعمیر کرنے سے یہودیوں کو خوش کرنا چاہتا تھا۔ لیکن بباعث اُسکی اجنبیت اور بیرحمی اور یونانی اور رومیوں کے رسموں کی اشتیاق کے۔ لوگ اُس سے نفرت کرتے تھے +

(۵) عبادت خانوں کے جاری ہونے سے دو طرح کے فائدے ہوئے۔ پہلے یہہ کہ عام لوگوں کو ہر کہیں عبادت کرنے اور شریعت کے احکام سُننے کا موقع ملا اور اِس طرح بُت پرستی سے بچ گئے۔ جس میں اکثر لوگ جبکہ یروسلم ہی دینی تعلیم اور عبادت کا چشمہ تھا پھنس جاتے تھے + اور دوسرے یہہ کہ نوشتوں کے سُننے سے لوگوں کے دلوں میں آنیوالے مسیح کی انتظاری پیدا ہوئی +

(۶) وہ یہودی جو پراگندہ ہوگئے بادشاہت کے جزِ عظیم تھے + وہ سب بڑے بڑے شہروں میں خصوصًا بابل۔ اسکندریہ اور انطاکیہ میں پھیل گئے (اعمال ۲۔ ۹) جہاں کہیں پولوس رسول جاتا تھا۔ اکثر ان لوگونکو پاتا تھا۔ اور اُنہیں کو پہلے منادی کرتا تھا۔ اور اُن میں بہت سے سخت دشمن پاتا تھا۔ اگرچہ بباعث یونانیوں کے رسموں کی طرف مایل ہونے کے یہودیہ کے یہودی اونپر شک رکھتے تھے۔ لیکن وہ اکثر بڑی بڑی عیدوں کے واسطے یروسلم میں حاضر ہوتے۔ اور وہ آدھا شقال جو ہیکل کی عبادت کے واسطے مقرر تھا ادا کرتے تھے + اسکندریہ کے یہودیوں نے یونانی زبان میں عہدِ عتیق کا وہ ترجمہ کیا جو سُپٹوایجنٹ" کہلاتا ہے اور یہی ترجمہ رسولوں کے وقت میں مُستعمل تھا۔ چنانچہ وہ اقتباس عہدِ عتیق کے جو انجیل میں لکھی گئی ہیں اسی ترجمہ سے لئے گئے ہیں +

(۷) رومی مورّخ لکھتے ہیں کہ اُن دلوں میں کسی بزرگ کے آنے کی کُچھ نہ کُچھ انتظاری تھی + ایک لکھتا ہے کہ پورب کے لوگوں میں یہہ خیال پیدا ہوا تھا۔ کہ

خاص یہودیہ سے ایک شخص پیدا ہوگا جو بادشاہت کرے گا + بے شک یہہ خیال یہودیوں کی پراگندگی سے زیادہ پھیل گیا کیونکہ اُن کے نوشتے عام لوگوں کے ہاتھ لگ گئے تھے +

چوتھا سبق

یسوع کی ماں

"دیکھ خداوند کی باندی"

لوقا ۱-۴۶ و ۴۸ + متی ۱۲ - ۴۹ - ۵۰ +

نجات دینے والے کی پیدائش کے بیان سے پیشتر یہہ ضرور ہے - کہ اُسکی ماں کا بھی کچھہ حال معلوم کیا جاے + وہ کس قوم کس فرقے اور کس خاندان سے تھی ؟ (پیدائش ۲۲-۱۸ + میکہ ۵ - ۲ + زبور ۱۳۲-۱۱) حضرت داؤد کی اولاد کہاں رہتی تھی ؟ (یوحنا ۷ - ۴۲ + لوقا ۲ - ۴) لیکن ایک چھوٹے سے گمنام گانوں میں پائی گئی - یعنے ناصرت میں + وہاں داؤد کا وارث بادشاہی محل میں رہنے والا نہ تھا بلکہ اُس گانوں کا بڑھئی تھا + اُسکی منگنی اِسی شاہی خاندان کی ایک لڑکی سے ہوگئی تھی اور یہی لڑکی نجات دہندہ کی ماں ہونیوالی تھی +

المسیح کی پیدائش کی خبر اُسکو ملنا

مریم اکیلی تھی - شاید یہہ غریب اور سیدھی سادی عورت اُسوقت اپنے گھر کے

کام میں مشغول تھی۔ خدا کے پیغام اکثر معمولی کام کرتے ہوئے لوگوں کو آتے ہیں۔ جیسا موسیٰ۔ جدعون اور الیسبا کو ملے + ناگہان ایک روشن اور جلالی فرشتہ ظاہر ہوا۔ جو اُس عورت سے عجائب باتیں بولنے لگا۔ "پسندیدہ" عورت تمیں مبارک"۔ اِس سے کیا مُراد ہے؟ البتہ وہ حیران ہوئی۔ جیساکہ دانیال۔ اور ذکریا اسی فرشتہ کے آنے سے گھبرا گئے تھے + (دانیال ۸-۱۶-۱۷-۲۷ + لوقا ۱-۱۲)

پھر اور محبّت کی بات ہوئی + فرشتے نے اُسکا نام لیکے اُسے تسلّی دی + تب کیا بات ہوئی؟ کہ اُس موعود بادشاہ کا آنا نزدیک ہے + وہ تیرا بیٹا ہوگا + کیا مریم حیران رہی؟ کیا یہ خبر انہونی معلوم دی؟ بیشک لیکن فرشتے نے اُسکو کونسی بات یاد دلائی؟ آیت ۳۷ + تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ خدا نے اپنی قدرت کا ایک نمونہ دیا تھا کیونکہ اُس بڈھی الیسبات کو بھی بیٹا ہونیوالا تھا+

فرشتے نے اِس پیدا ہونے والے لڑکے کا کس طرح بیان کیا؟

(ا) اُسکا کیا کام ہوگا + (متی ۱-۲۱)

(ب) وہ ایک بادشاہت کا وارث ہوگا + کسکی بادشاہت؟ کن لوگوں پر حکومت کرے گا؟ اور کب تک رہیگا؟ آیت ۳۲-۳۳

(ج) لیکن وہ داؤد سے بہت بڑا ہوگا + کیوں؟ اُسکا باپ کون ہوگا؟ آیت ۳۲-۳۵

مریم نے اِس پیغام کو کس طرح قبول کیا؟ کیا اُس نے اُسپر شک کیا؟ یا اِس بڑی عزت پر فخر کیا۔ یا اِس سے ڈری؟ اُسکی باتوں کو سُنو + ایماندار عاجز۔ اور صابر ہوکے وہ خدا کے وعدے کے پورا ہونیکی مشتاق تھی۔ آیت ۳۸ +

۲-مریم کا گیت - (آیت ۳۹-۵۵)

البتہ مریم اپنے دوستونکو یہہ خبر دینا چاہتی تھی + یوسف کو بھی ایک فرشتہ نے خبر دیدی + (متی ۱-۲۰) مریم کہاں گئی؟ یہودیہ (شاید حبرون) کو - تاکہ جسکا نام فرشتہ نے لیا تھا یعنے الیسبات کی ملاقات کرے - الیسبات نے کس طرح سلام کیا؟ جیسے فرشتہ نے کیا تھا + وہ کیونکر جانتی تھی؟ تب وہی روح مریم پر آئی - اور پیغمبروں کے موافق الہام پاکے - آسمان کی سکھلائی ہوئی ستایش کی باتیں اُسکے مُنہہ سے نکلیں + جیسے کہ حنّا نے بھی گائی تھیں - (۱سموئیل ۲-۱-۱۰) مریم نے کیا کہا؟

(۱) کسکی ستایش کی؟

(ا) نجات دینے والے خدا کی + اسکا کیا مطلب ہے؟ اُس نے اُس لڑکے کی بادشاہت کی کچھہ فکر نہ کی - لیکن اُس نام پر جو اُسکو دیا گیا تھا خیال کیا - آیت ۳۱ یعنے نجات دینے والا اُسکے وسیلے سے خدا اپنے لوگونکو بچائیگا +

(ب) "وہ جو قدرت والا ہے" مریم نے سمجھا کہ اُسکے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں - آیت ۳۷ +

(۲) مریم نے کس بات پر خدا کا شکر کیا؟ اُسکے رحم پر +

(ا) اپنے آپ پر + ایک نجات دہندہ کے آنے پر کیوں خوش ہوئی؟ بچانیوالا کن لوگونکو درکار ہے؟ اور یہہ بچانیوالا کس سے بچائیگا؟ مریم اپنے گناہ یاد کرتی تھی - تب آیندہ کی طرف دیکھنے لگی - لوگ اس بات کو سُنکے اپنے دلمیں کہینگے کہ مریم نجات دینے والے کی ماں تھی -

کیسی مبارک عورت۔ کیا مریم اِسبات پر مغرور ہوئی آیت ۵۰ +

(ب) سب لوگوں پر کیا خدا کی جو رحمت اُسپر ہوئی۔ سو اُنپر بھی ہوگی۔ آیت ۵۰ +

کیا اُسنے مریم کے لیئے بڑا کام کیا؟ سو جہاں کہیں اُسکے بازو کا زور ضرور ہو۔ وہاں وہ ایساہی کریگا۔ آیت ۵۱ + کیا وہ پست حال ہو بلند ہو گئی اور لوگ بھی بھلائے نہ جائینگے۔ آیت ۵۲-۵۳ +

کیا مریم نے خدا کے پیغام قبول کیئے؟ اُسکے سارے وعدے جو قدیم سے ہوئے پورے ہونگے۔ آیت ۵۴-۵۵ + کیا مریم سچ مچ مبارک تھی؟ کیا مسیح کا رشتہ دار بلکہ اُسکی ماں ہونا بڑی عزت نہ تھی؟ البتہ۔ اور ایک عورت نے جس نے ایک دفعہ اُسکو کچھ بات کہی۔ ایساہی خیال کیا۔ (لوقا ۱۱-۲۷) کیا یسوع نے اِسبات کا انکار کیا؟ لیکن اور کیا کہا؟ اُسنے اوز لوگونکو زیادہ مبارک کہا + کن لوگوں کو؟ (متی ۱۲-۴۷-۵۰)

ہم مریم سے بھی قریب رشتہ داری رکھہ سکتے ہیں۔

خاندان کا سر کون ہے؟ اِن آیتوںمیں یسوع نے ایک باپ کا ذکر کیا + کس کا؟ آسمان اور زمین پر خدا کا ایک ہی خاندان ہے۔ (افسیوں ۳-۱۵) ایک ہی ازلی بیٹا ہے۔ (یوحنا ۱-۱۸) لیکن اور لوگ لیپالک بیٹے ہیں۔ (گلیتوں ۴-۵) جو خدا کے فرزند ہوگئے ہیں (یوحنا ۱-۱۲) اگر وہ خدا کے بیٹے ہیں۔ تو یسوع کے ساتھہ اُنکا کیا تعلق ہے؟ (یوحنا ۲۰-۱۷ + عبرانیوں ۲-۱۱)

یہہ روحانی رشتہ داری جسمانی سے قریب تر ہے + کیوں؟

(ا) کیونکہ زیادہ خوشی۔ اور یگانگت کا باعث ہے + جب ماں باپ اور بیٹے اور بھائی بہن آپسمیں میل رکھتے ہیں۔ تو بڑا مبارک نظارہ ہوتا ہے + لیکن کیا ہمیشہ ایسا ہوتا ہے؟ پر یہہ ہمارا

بڑا بھائی سب بھائیوں سے زیادہ پیار کرتا ہے + وہ ہمیشہ محبّت رکھتا۔ (یوحنّا ۱۳-۱)
اور اُسکے بھائی اُس سے محبّت رکھتے ہیں + (ا پطرس ۱-۸)

(ب) یہہ رشتہ داری زیادہ پایدار ہے +

ہوسکتا تھا کہ یسوع کا ایک جسمانی رشتہ دار ہو۔ جو اُسے رد کر کے گناہ میں مر جائے۔ اور ہلاک ہووے۔ لیکن اُسکے روحانی رشتہ دار ہمیشہ اُسکے ساتھ ہیں + مریم اب بھی آسمان پر ہے۔ بباعث یسوع کی ماں ہونیکے نہیں۔ پر اِس سبب سے کہ وہ اُس کے وسیلے مخلصی یافتہ ہوگئی +

اگر یہہ رشتہ داری قریب تر ہے تو چاہیئے کہ محبّت زیادہ تر ہووے۔ (متی ۱۰-۳۷)

ہم کس طرح اِس رشتہ داری میں شامل ہوویں؟ یسوع نے کیا کہا؟ ’’جو کوئی میرے باپ کی مرضی پر چلتا ہے‘‘ +

خدا کی مرضی اپنے لے پالک بیٹوں کی نسبت کیا ہے؟ (یوحنّا ۱-۱۲)

مسیح کے نام پر ایمان لانا۔ (گلیتیوں ۳-۲۶ + ۲ قرنتیوں ۶ ۱۷ و ۱۸) دنیا سے نکل آنا۔ (افسیوں ۵-۱) خدا کے پیرو ہونا۔ (رومیوں ۸ + ۱۴) روح کی ہدایت سے چلنا۔ الغرض چاہیئے کہ ہم مریم کا سا مزاج رکھیں + اپنے نجات دینے والے خدا پر بھروسا رکھیں اور اپنے آپ کو اُسکی مرضی کو سونپ دیویں +

ہم سب میں سے ہر ایک کو یہہ کہنا چاہیئے +

’’دیکھ خداوند کی (باندی یا بندہ)۔ جسم اور روح میں۔ زندگی اور موت میں۔ مجھپر تیرے کلام کے موافق ہووے +‘‘

تفسیر

(۱) ناصرت ایسی گمنام جگہہ تھی۔ کہ مورّخ یوسیفس جس نے اُس کے بہت سی ارد گرد کی بستیوں اور گانوُں کا بیان کیا اُسکا کبھی نام تک بھی نہیں لیا +

پانچواں سبق

یسوع مسیح کی پیدائش

"تُمہارے لئے ایک لڑکا تولّد ہوتا" +

لوقا ۲-۱-۲۰+ یشعیاہ ۹-۶+۲ قرنیتوں ۸ - ۹

یروشلم کے پاس پہاڑوں میں دکہن کی طرف ایک راستہ ہے اور اُسپر چلتے چلتے چھہ میل کے فاصلہ پر ایک خوبصورت گانوُں آباد ہے + یہہ گانوُں ایک پہاڑ پر ہے اور وہاں سے یہودا کا بیابان جو پورب کی طرف ہے اچھّی طرح سے دکھائی دیتا ہے + اگلے وقتونمیں اس شہر میں کون رہتے تھے ؟ (روت ۱- ۱ سموئیل ۱۶)

یہہ گانوُں لوگوں سے جو چاروں طرف سے اُس میں آئے بھر گیا۔ اور لوگوں میں باہم خوب ملاقاتیں ہوتی ہیں + وے کیوں آئے ؟ آیت ۱-۷+ روم کا بادشاہ اپنی رعیّت کی مردم شماری کرنا چاہتا تھا۔ اور ضرور تھا کہ ہر ایک آدمی۔ جسکے باپ دادے وہاں رہتے تھے۔ اُس گانوُنمیں جاوے + وہ لوگ جنکا کوئی دوست نہ تھا۔ جو اُنکی مہمان نوازی کرے اُن کو مسافرخانے میں ٹھہرنا پڑا۔ اور وہ بھی جلدی

بھر گیا+ تب ایک آدمی اور عورت جو جلیل سے چلکر نام لکھانے کو یہاں آئے۔ وہاں آکے پہونچے کیوں؟ آیت ۴+ اُن کے لئے کوئی جگہہ سوا گھوڑوں اور گدھوں کے طویلے کے نہ تھی + یہہ جگہہ لوگوں سے بھری ہوئی۔ تاریک اور خراب تھی۔ اور وہاں بہت شور و غل مچ رہا تھا۔ اُس جگہہ رات کو ایک چھوٹا بچہ پیدا ہوا+ وہاں اُسکے لئے کوئی پالنا نہ تھا+ وہ کہاں لیٹا؟ یہہ چھوٹا بچہ کون تھا؟ کیا کوئی جانتا تھا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے جو اس دنیا میں آیا ہے؟

(۱) یوسف اور مریم جانتے تھے؟

اُن کو کس نے بتا دیا تھا؟ اور کیا تبلایا تھا؟ (لوقا ۱-۲۶-۳۸) اُن کے سوا دنیا میں کوئی نہ جانتا تھا کہ یہہ نوزادہ بچہ کون ہے لیکن

(۲) آسمان کے فرشتے جانتے تھے +اُنہوں نے کیسا تعجب کیا ہوگا۔ کہ ہمارا بادشاہ جو ایسا بزرگ اور بلند ہے جسکو ہم مشکل سے دیکھہ سکتے تھے۔ ہم سے بھی کم درجہ میں ظاہر ہوا (یشعیاہ ۶-۱-۳+ یوحنا ۱۲-۴۱+ عبرانیوں ۲-۹) وہ اس بات کو اچھی طرح سے نہ سمجھے (۱ پطرس ۱-۱۲) توبھی وہ خوشی کرتے اور گاتے تھے کیوں؟ اُن کے گیت کو دیکھو۔ آیت ۱۴+

(۱) وہ جانتے تھے کہ خدا کی صداقت۔ اور حکمت۔ اور محبت کے ظاہر ہونے سے اُسکا جلال ظاہر ہوگا+ (زبور ۸۵-۱۰+ ۱ قرنتیوں ۱-۲۴+ ۱ یوحنا ۴-۹) وہ خدا کو پیار کرتے اور چاہتے تھے کہ اُسکا جلال ظاہر ہو۔ اِسلئے وہ خوشی کرتے تھے+

(ب) وہ جانتے تھے۔ کہ اُسکے وسیلے سے اِس زمین پر خدا اور آدمیوں میں صلح ہوگی +
(رومیوں ۵-۱) آدمیوں کے دلوں میں صلح + (فلپیوں ۴-۷) خود آدمیوں میں
صلح + (افسیوں ۴-۳۲) وہ آدمیوں کی دشمنی جو خدا سے ہوئی جانتے تھے + (رومیوں ۸-
۷) اور روحوں کی پریشانی + (یشعیاہ ۵۷-۲۰ و ۲۱) حسد - دشمنی - کینہ - اور
ہر نوع کی بدگمانی سے۔ (رومیوں ۱-۲۹-۳۱) جو اس دنیا میں ہے واقف تھے +
وہ چاہتے تھے کہ ہر جگہہ میں صلح ہو۔ اِسلئے وہ خوشی کرتے تھے +

(ج) وہ جانتے تھے۔ کہ آدمیوں میں رضامندی ہوگی + کیا خدا آدمیوں سے کبھی
نارضامند تھا؟ (حزقیئل ۳۳-۱۱) پر اب خدا کی محبّت زیادہ ظاہر اور معلوم
ہونے والی تھی + (۱ یوحنّا ۴-۹ + رومیوں ۵-۸) اِسلئے وہ خوش ہوتے تھے +

(۳) وہاں ایسے آدمی موجود تھے جنکو خدا نے اُنہیں خبر دینے کو بھیجا تھا +
فرشتے تمام دنیا میں یسوع کی پیدایش کی خبر دینا کسقدر چاہتے ہونگے + بزرگ لوگ
زندہ تھے۔ یعنے روم کا بادشاہ - لایق عہدہ دار - وزیر - دانا مصنّف - ہوشیار -
جنکی کتابیں اب تک پڑھی جاتی ہیں + کیا وہ لوگ یسوع کی پیدایش پر یقین کرتے ؟
ضرور تھا کہ پہلے یسوع پیدا ہو۔ اور مرے - اور پھر دوبارہ جی اُٹھے - تب اطلاع ہو + اُسوقت
صرف تھوڑے لوگوں کو خبر ہوئی - جو سُنکر خدا کے پیغاموں پر یقین کرنے والے تھے +
پہلے یہہ خبر کسکو ملی؟ آیت ۸-۲۰ + پڑھو +
بیت اللحم کے نزدیک کے کھیتوں میں کچھہ لوگ تھے - جو اپنے گھر ونکو نہ گئے + وہ کیوں

باہر رہے؟ اپنے گلّوں کی خبرداری کرنے کو+کس سے (۱ سموئیل ۱۷-۳۴+۳۴ یوحنا ۱۰-۱۰-۱۲)
اندھیرا ہوا+پہاڑوں کا نقشہ مشکل سے دکھائی دیتا تھا+شاید شہر میں کچھ فاصلے پر روشنی
ہوگی۔ پر بالکل خاموشی تھی+وہ صرف اپنی آوازیں اور بھیڑوں کا ممیانا سُنتے تھے+فی الفور
ایک تیز روشنی دکھائی دی+وہ کیا تھی؟ کیا خداوند کا جلال تھا جو کہ سورج کی روشنی سے
بھی زیادہ چمکتا ہے (اعمال ۲۶-۱۳) وہ بہت گھبرائے۔ خدا کا فرشتہ کیسی نرمی سے بولا+
وہ کیا خبر لایا؟ خوفناک خبر نہیں بلکہ خوشخبری۔ اور وہ کیا تھی؟ کہ ایک نجات دینے والا پیدا
ہوا+بیشک وہ آدمی اپنے گناہوں سے بچنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اور فرشتے کی غرض بھی یہی تھی۔
(متی ۱-۲۱) اور وہ بچانیوالا کون ہے؟ وہ مسیح ہے۔ جو مدت سے موعود تھا۔ اب خبر کار آگیا+وہ
خداوند ہے۔ نہ فقط آدمی۔ نہ فرشتہ۔ کسی کے ماتحت نہیں۔ لیکن سب کا خداوند۔ آسمانی خداوند۔
(اعمال ۱۰-۳۶+۱ قرنتیوں ۱۵-۴۷) وہ فی الفور جاکے اُسے سجدہ کرنے پر مستعد ہوئے+(زبور
۳۷-۸- اور ۱۱۹-۶۰) پر وہ اُسے کہاں پاویں؟ یقیناً بیت اللحم کے سب سے اچھے مکان میں نہیں
وہ چرنی میں لپٹا ہوا تھا+کیا یہہ ہو سکتا تھا؟ اُنہوں نے ایک دم بھی شک نہ کیا+"آؤ ہم
بیت اللحم کو جاکے یہہ بات جو ہوئی ہے دیکھیں" اور اُنہوں نے اُس لڑکے کو سب شہر کے
لڑکوں کی نسبت بُری جگہہ میں پایا۔ اب دیکھو اُنہوں نے کیا کیا؟ پہلے خدا کی تعریف کی
پھر اوروں کو خبر دی۔ کیسا نمونہ۔

خدا کے بیٹے کی فروتنی پر غور کرو+

(۱) یہہ بات اُسکی فروتنی کو کس طرح ظاہر کرتی ہے+

(۱) وہ غریبی میں پیدا ہوا۔ کیا بچوں کے اختیار میں ہے۔ کہ وہ دولتمند یا غریب کے گھر میں پیدا ہوں؟ لیکن اُس کے اختیار میں تو تھا + اگر تمہارا حال بھی اُسکے موافق ہو۔ تو شکوہ نہیں کرنا چاہیئے +

(ب) ایسے وقت اور ایسی جگہہ میں پیدا ہوا۔ جہاں ماں اور لڑکے کے واسطے کچھہ آرام نہ تھا +

(ج) بزرگوں نے اور دولتمندوں نے اُسکو مبارکباد ی نہ دی۔ بلکہ غریب گڈریوں ہی نے اُسکو مبارک کہا +

(۲) ایسی فروتنی کا سبب اور مطلب کیا تھا؟

اِسکا سبب یہہ تھا۔ کہ ظاہر ہو جائے۔ کہ اُسکو گنہگاروں سے کتنی محبت ہے۔ اور اِسکا مطلب یہہ تھا۔ کہ ہم اُسکی مفلسی سے دولتمند ہو ویں +

(۳) اُس نے ایسی فروتنی کسکے واسطے اختیار کی؟

سبھوں کے واسطے + (امطاؤس ۲-۶ + ۲ قرنتیول ۵-۱۴-۱۵) لیکن سب لوگ اُس فروتنی سے فایدہ نہیں اُٹھاتے + کون اُٹھاتے ہیں؟ کن لوگوں کو خدا کے بیٹے کی خبر اُسکے لڑکپن میں تھی؟ اُن لوگوں کو جنہوں نے خدا کے پیغام سُنکے اُن پر یقین کیا اور مان لیا + (متی ۱-۲۴ + لوقا ۱-۳۸ + ۲-۱۵) کیا ہم خدا کے پیغاموں کو مانتے ہیں؟ کیا وہ بڑی خوشی کی خبریں ہمارے لئے بھی ہیں؟ اگر ایسا ہے تو یسوع مسیح ہمپر بھی کیسی مہربانی کرے گا؟ (مکاشفات ۳-۲۰ + یوحنا ۱-۱۱-۱۲ اور ۱۴-۱-

۲۳) کیا ہم بہت لاچار اور غریب ہیں؟ یوسف اور مریم اور گڈریئے کون تھے +
(یشعیاہ ۶۶ - ۲ + یعقوب ۲ - ۵ + اقرنتیوں ۱ - ۲۶ - ۲۹)

تفسیر

(۱) چونکہ کنعان کے ملک میں رومی - اور یہودی حکومتیں مخلوط ہو گئی تھیں - تو اس سے پیشین گوئی کے پورا ہونے میں بڑی تاثیر ہوئی - چنانچہ اسم نویسی دونوں سلطنتوں کے مطابق ہوئی + کیونکہ اگر صرف یہودی قانون کے موافق ہوتی - تو مریم کو اپنے خاندان میں جا کر نام لکھوانا ضرور نہ ہوتا - اور اگر صرف رومی طور پر ہوتی - تو دونوں کا نام ناصرت کے دفتر میں مندرج ہو سکتا تھا + رومی قانون سے مریم کا نام لکھوانا ضرور رہوا - اور یہودی قانون سے کہ نام اصلی شہر میں لکھا جاوے +

چھٹا سبق

ختنہ اور نذر ہونا

"شریعت کے تابع ہوا"+

لوقا ۲ - ۲۱ - ۳۸ + ۲ قرنتیوں ۵ - ۲۱ + رومیوں ۵ - ۱۹ +

۱ - ختنہ کی بابت

جب بچہ یہودیہ میں پیدا ہوتا تھا تو جو کچھ خدا نے حکم دیا تھا ماں باپ اُس کے

مطابق اُس سے کرتے تھے + وہ حکم کیا تھا؟ (پیدایش ۱۷-۹-۱۴) دیکھو کہ ابرہام نے اضحاق کے پیدا ہونے کے وقت کسطرح تابعداری کی + (پیدایش ۲۱-۴) اور آئندہ بھی ہمیشہ کے واسطے چھوٹے لڑکوں سے ایسا ہی ہوتا رہا + یہودی اِس دستور پر بہت فخر کرتے تھے + (فلپیوں ۳-۴-۵) اور اَور قوموں کو حقارت سے "نامختون" کہتے تھے - مثلاً داؤد + (۱سموئیل ۱۷-۲۶) اور وہ پہلے عیسائی جو یروشلم میں رہتے تھے (اعمال ۱۱-۲و۳) کیوں؟ یہہ اُس عہد کا نشان تھا - جو اُن میں اور خدا میں ہوا تھا - اِسبات کا نشان کہ وہ خدا کے خاص لوگ ہیں + کیا سب لوگ خدا کے بندے نہیں؟ ہاں پیدایش سے - لیکن اُن کو خدا سے جدا کرنے والی چیز کیا ہے؟ گناہ - سو ختنہ گناہ کے دُور کرنے کا نشان تھا +

کیا اب بھی ایسا ہی ہے؟ دیکھو (گلیتوں ۵-۶- اور ۶-۱۵) لیکن اب سب لڑکیوں اور لڑکوں کے لئے اُسکی جگہہ میں کیا ہے؟ بپتسمہ + یہہ بھی ختنے کے موافق اس باطنی اور روحانی فضل کا ایک نشان ہے - جو ظاہر اور دیکھنے میں آتا ہے + خدا کے خاندان میں لیپالک ہونے اور اُس کے خاص بندے بننے کا نشان ہے - یعنے گناہوں سے دور ہونے کا اور ایسے ہی اِسبات کا کہ گناہ کس طرح دور ہو سکتا ہے - یعنے نہانے سے + ختنے کے موقوف ہونے کے وقت یہہ عیسوی بپتسمہ کس نے مقرر کیا؟ (متی ۲۸-۱۹) تو جب یسوع آٹھہ دن کا ہوا - تو اُس سے کیا ہوا؟ آیت ۲۱ + پر کیوں؟ کیا یسوع کو کسی گناہ دور کرنے کی حاجت تھی؟ (۱یوحنا ۳-۵) کیا اُسکو جو خود خدا کا بیٹا ہے

خدا کے خاندان میں لیپالک ہونے کی ضرورت تھی؟ تو کس واسطے مختون ہوا؟ دیکھو (عبرانیوں ۲-۱۷) (ہر ایک بات میں اپنے بھائیوں کے موافق) (گلتیوں ۴-۴) (شریعت کے بھی تابع ہوا) + اُس نے اور گنہگاروں کے موافق ہونا چاہا تاکہ اُن کے گناہ اُٹھاوے۔ اور جو کچھ اُن کو حکم کیا گیا ہے کرے +

تمہارا نام کس نے رکھا؟ میرے دھرم ماں باپ نے بپتسمہ پانے کے وقت + تو یہودی لڑکوں کو بھی ختنہ کے وقت نام دیا جاتا تھا۔ (لوقا ۱-۵۹) اُس پاک لڑکے کا جو بیت اللحم میں پیدا ہوا۔ کیا نام رکھا گیا؟ اور کس کے حکم سے + اُس کے معنے کیا ہیں؟

۲- نذر ہونا +

اگر یسوع شریعت کے تابع ہو تو کچھ اور بھی ضرور تھا + وہ پہلوٹھا بیٹا تھا + دیکھو کہ خدا نے پہلوٹھے بیٹوں کی بابت کیا فرمایا۔ (خروج ۱۳-۲) جب ملک الموت اُس خوفناک رات کو مصر میں آیا تو کون مارے گئے؟ پر یہودیوں کے پہلوٹھوں سے گذر گیا۔ اور اُنھیں زندہ رہنے دیا + (خروج ۴-۲۲-۲۳) اور خدا نے فرمایا کہ پہلوٹھے۔ خاص خدمت کے واسطے۔ ہمیشہ میرے ہیں۔ لیکن اس کے پیچھے بجائے اُن کے اُس نے ایک خاص فرقے کو چُن لیا۔ (گنتی ۳-۱۲-۱۳) اور اور فرقوں کے پہلوٹھے صرف خدا کی نذر کئے جاتے تھے + اِس لئے جب یسوع چھہ ہفتے کا ہوا۔ یوسف اور مریم اُسے یروشلم کو جو بیت اللحم سے چھہ میل کے فاصلے پر ہے لے گئے۔ (آیت ۲۲-۳۸)

۱۔ ہیکل میں نہ کوئی بڑا دن نہ کوئی ریت و رسم۔ نہ کچھ بھیڑ تھی + صرف ایک دو کاہن نذر قبول کرنے اور ہر روزہ قربانی کے واسطے وہاں موجود تھے + ایک آدمی اپنی بی بی کے ساتھ غریبانہ پوشاک پہنے ایک چھوٹا لڑکا خدا کی نذر کرنے کے لئے آیا + کیوں؟ اور اُس کے پاس ایک نذر تھی + کیا نذر؟ اگر وہ دولتمند ہوتے تو اُن کی نذر کیا ہوتی؟ (احبار ۱۲-۶-۸) لیکن وہ غریب تھے + کاہنوں میں سے ایک نے جانور لے لئے۔ اور لڑکے کو بھی خدا کی نذر کیا + اُس نے اُس میں کچھ تعجب نہ کیا + اُسکا ہر روز یہی کام تھا + اُس نے بالکل نہ سمجھا کہ یہہ لڑکا کون ہے + تو بھی اُس وقت ایک پیشین گوئی پوری ہوئی + (متی ۲۳-۱)

۲۔ اُسیوقت ایک بوڑھا آدمی آیا + اُسکا نام کیا تھا۔ اور اُسکا رتبہ کیسا تھا؟ مدت سے وہ کسی کی انتظاری کر رہا تھا۔ اور خدا نے اُسکو فرمایا تھا۔ کہ مرنے سے پیشتر وہ کچھ دیکھے گا۔ کیا دیکھیگا؟ وہ مسیح بادشاہ۔ بچانے والا۔ جسکا خدا کے سب پاک نبیوں کی معرفت وعدہ کیا گیا + کیا کوئی اور یہودی بھی اُس آنے والے بادشاہ کے منتظر تھے؟ کس قدر؟ (اعمال ۲۶-۷) اکثر اُن میں سے کیسے بادشاہ کے منتظر تھے؟ تو بھی شمعون ہیکل میں آیا۔ اور اُس غریب آدمی اور عورت کو چھوٹے لڑکے کے ساتھ دیکھکر اپنے دل میں خدا کا پیغام معلوم کیا۔ کہ موعود بادشاہ یہی ہے۔ دم بھر بھی شک نہ کیا + اُس نے لڑکے کو لیا اور خدا کا شکر بجا لایا + وہ اب مرنے کو تیار ہے۔ کیونکہ جسکا وہ منتظر تھا اُسے دیکھا + یوسف اور مریم اسبات پر کہ ایک بالکل ناواقف

آدمی نے جھٹ پٹ معلوم کرلیا کہ یہہ لڑکا کون ہے۔ کیسا تعجب کیا ہوگا + ایک اور تعجب کی بات دیکھو + اور کس نے ہیکل میں آکے اُسے پہچانا + یہاں ایک بوڑھی بیوہ عورت تھی جسکے حال سے کاہن اور سردار ناواقف تھے + اُس نے بھی معلوم کرلیا +

وہاں اور بھی ایسے غریب آدمی تھے۔ جو خدا کے وعدے کے منتظر تھے + اُنھیں بھی اَنّا نے یہہ خوشخبری سُنائی +

۳۔ اب شمعون کی بات پر غور کرو + خاصکر دو باتوں پر جنکو خود رسول بھی مشکل سے سمجھے +

(ا) کہ یہہ لڑکا نہ صرف یہودی بادشاہ۔ اور اسرائیل کا جلال ہوگا + بلکہ دوسری حقیر نامختون قومیں بھی اِس نجات کی نعمتوں میں شامل ہونگی + باوجودیکہ وہ لوگ گمراہ اور نادان تھے۔ تو بھی یسوع اُن کے روشن کرنے کے لئے ایک نور ہوگا +

(ب) کہ اُس بادشاہ کا جلال اُسی وقت نہیں ظاہر ہوگا + پہلے فروتنی اور تکلیفیں برداشت کرے گا۔ اور لوگ اُسکی مخالفت کرینگے۔ اور کچھہ واقع ہوگا جو کہ مریم کے دل میں تلوار کی مانند چُبھے گا + وہ کیا تھا؟ (یوحنا ۱۹۔ ۲۵)

پچھلے سبق میں ہم نے یسوع مسیح کی فروتنی کا بیان کیا + یہاں اُسکا کس طور پر بیان ہے؟ ہمنے اِس فروتنی کا مطلب کیا بیان کیا؟ سو یہاں بھی انسان کے واسطے اُسنے شریعت کی تابعداری کی۔ پر کون انسان کے لئے؟

ا۔ ہمارے عوض۔

خدا کی شریعت کی پوری تابعداری کرنی سب کو ضرور ہے + اگر نہیں تو کیا ہوگا؟ کیا ہم تابعداری نہیں کرتے؟ کیا ہم کر سکتے ہیں؟ تو خدا ہمکو کس طرح قبول کریگا؟ یسوع ہماری صداقت ہونے کے واسطے آیا۔ (یرمیاہ ۲۳۔ ۶) تاکہ جو ہم خدا کو نہیں دے سکتے وہ دیوے۔ تاکہ ہم خدا کے روبرو کھڑے ہو سکیں + کس طرح؟ (رومیوں ۵۔ ۱۹ + افسیوں ۱۔ ۶)

۲۔ ہمارا نمونہ ہونے کی خاطر +

بعض آدمی کہتے ہیں کہ ہم بعض کاموں میں خدا کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ مجھے یہہ کام کرنا کیا ضرور ہے؟ ایسی سخت گیری سے کیا فایدہ؟ بھلا ہمارے نہ کرنے سے کیا نقصان؟ لیکن یسوع نے جو کچھ کہ اُسے نا ضرور تھا کیا۔ اُس کے نمونے پر چلو + "کیا یہہ حکم ہے؟ تو میں اُسکو پورا کروں گا" کیا ہم اُسپر اپنی عیوضی ہونے کا بھروسا رکھتے ہیں؟ کیا ہم اُس کے نمونے کی پیروی کرتے ہیں؟ کیا ہم اُسکی تلاش اور پہچان میں شمعون اور آنا کی مانند ہیں؟ تب اُس سے ہم نہ شرماویں + اُس کے لئے ہم خدا کی تعریف کریں۔ اور اوروں کو اُسکی خبر سُناویں +

تفسیر

(۱) کسی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ مسیح کا ختنہ اُسکے کام میں بہت موثر تھا + چونکہ لکھا ہے کہ جبکا ختنہ ہوا ہے۔ اُسے تمام شریعت پر عمل کرنا واجب ہوا + سو جب یسوع نے اپنا ختنہ کروایا تو اُس سے معلوم ہوا کہ اُس نے تمام شریعت پر عمل کرنا اختیار کیا۔ اور

آدم کے وقت سے ابتک صرف اُسی نے کامل طورسے شریعت پر عمل کیا اور چونکہ وہ شریعت کے تابع ہوا۔ نہ اپنے لئے بلکہ صرف اسلئے کہ اُن لوگوں کو جو شریعت کی غلامی میں ہیں مول لیکر آزاد کرے۔ تاکہ وے لیپالک ہونے کا درجہ پائیں۔ سو وہ تابعداری جسپر اُسکا ختنہ شہادت ہے رہائی کا ذریعہ تھی +

(۲) وہ پیشین گوئی جو ملاکی کے تیسرے باب پہلی آیت میں مذکور ہے۔ دوطرح سے پوری ہوئی۔ پہلے تو اُس وقت جب یسوع ہیکل میں نذر ہوا۔ جیسا (لوقا ۲ باب ۲۲ آیت میں لکھا ہے)۔ اور دوسرے جب یسوع ہیکل میں گیا۔ جیسا کہ یوحنّا کے دوسرے باب میں مذکور ہے +

(۳) اُسرائیل میں بہتوں کے گرنے اور اُٹھنے کے لئے ہوگا"۔ شاید یہہ بیان لیشیاہ بنی کے آٹھویں باب ۱۴ اور ۱۵ آیت سے۔ اور ۲۸ باب ۱۶ آیت سے تعلق ہے۔ یعنے ایک پتھر سے مُراد ہے۔ جو بعضوں کے گرنے اور بعضوں کے اُٹھنے کا باعث ہوتا ہے +

(متی ۲۱-۴۴ + ۲ قرنتیوں ۲-۱۶ + ا پطرس ۱-۲ + ۷-۸) یا اسبات سے مُراد ہے۔ کہ لوگ مسیح کی منادی کے وقت بے ایمان ہوکے گر پڑے اور پھر رسولوں کے وعظ اور نصیحت سے اُٹھے +

ساتواں سبق

مجوسیوں کا پورب سے آنا

"قوموں کو روشن کرنیکے لئے ایک نور"

متی ۲-۱-۱۲+یشیعیاہ ۴۹-۶+عبرانیوں ۳-۱۴

شمعون نے یسوع مسیح کی بابت کیا کہا؟ "قوموں کے لئے ایک نور"+بیت لحم سے لوٹنے کے بعد یہہ بات پوری ہونے لگی +

(۱) یہودیہ سے بہت فاصلہ پر پورب میں ایک مُلک ہے۔جہاں شاید نبوکدنضر اور خورس بادشاہت کرتے تھے + دانا اور ہوشیار آدمی وہاں رہتے تھے۔جو ستاروں کا حال دریافت کرنے کے مشتاق تھے۔اور اُن کی بابت اگرچہ اُن کے پاس کوئی دُوربین نہ تھی۔ تو بھی بہت کُچھ جانتے تھے + ایک رات اُنہوں نے ایک نیا بہت روشن ستارا دیکھا۔اسکا کیا مطلب ہے؟ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔کہ ستاروں کا ظاہر ہونا کسی بڑے بادشاہ کی پیدایش کا نشان ہے + اکثر یہہ بات غلط ہوتی ہے پر اُس وقت ٹھیک نکلی+کس نے یہہ ستارہ بھیجا؟ اور مجوسیوں کو کس نے بتلایا کہ اِس نئے پیدا ہونے والے بادشاہ کی جگہہ یہودیہ ہے؟

(۲) کیا وہ دُور دراز اور تھکا دینے والا سفر کرینگے؟ ہاں وہ فی الفور روانہ ہوے + اُن کے سفر کی بابت خیال کرو۔اُونٹ اُٹھیں اور اُن کا اسباب اُٹھائے جاتے

تھے + اُن کا گذر جنگلوں میں سے ہوا۔ اُن کو دریا پایاب اوترنے پڑے۔ اونچے پہاڑوں پر چڑھنا ہوا۔ تو بھی نہ ماندگی۔ نہ گرمی نہ ڈاکوؤں سے رُد کے + وہ کبھی خدا کی بات پر شک نہ لائے۔ اور نہ کبھی یہہ کہا۔ کہ اِس تکلیف سے کیا فایدہ ہے؟

(۳) اب یروسلم میں پہونچے + پورب کے اجنبی لوگوں کا ایک بڑا قافلہ شہر میں داخل ہوا + لوگوں سے اُن کا کیا سوال تھا؟ یہودی کیا بات سمجھے ہوں گے + ہمارا بادشاہ ایک بوڑھا قریب المرگ ہے + اُس کے بیٹے جوان ہیں + بھلا ان اجنبی لوگوں کا کیا مطلب ہے؟ خیال کرو کہ اِن دانا آدمیوں کے دل میں یہہ سُنکر کیا خیال گذرا ہوگا؟ وہ یہہ تمام راستہ طے کرکے آئے + اور اب یہہ یہودی بھی اس نئے پیدا ہونے والے بادشاہ کی بابت کچھ بھی نہیں جانتے + بے شک یہہ سفر بے فایدہ ہوا + بے شک اُنہوں نے فریب کھایا + ہیرودیس بادشاہ نے اُنہیں بلایا + جو کچھ کہ سردار کاہنوں نے اُس سے اُسکی بابت کہا۔ اُس نے اُن کو کہہ سُنایا + جب مسیح آوے گا تو وہ کہاں پیدا ہوگا؟ (میکاہ ۵-۲) کیوں؟ ہیرودیس بادشاہ کیسا دیندار معلوم ہوتا تھا۔ اگر مجوسی اُس شاہی لڑکے کو بیت لحم میں پائیں تو وہ بھی خدا کے ممسوح کو ماننے گا + اُسکا اصلی مطلب دوسرے سبق میں بیان کرینگے +

(۴) کیا مجوسی آگے گئے؟ اُن کو آگے جانے کی کیا ضرورت تھی؟ یہودی خود اُس بادشاہ کی پیدایش کے بابت کچھ نہیں سمجھے۔ اور جب اُن کو خبر پہونچی تو یقین نہ کیا اور نہ اُسکی کچھہ پرواہ کی + اُنہوں نے اُن اجنبیوں کے ہاتھہ میں جو یہودی نہ تھے

یہہ کام کیوں چھوڑا کہ جا کر اُس کو ڈھونڈھیں؟ مگر اُنہوں نے یقیناً معلوم کیا کہ خدا ہی نے اُن پر یہہ بات ظاہر کی ہوگی + وہ اُسکی بات پر یقین کر کے اور تعجب کرتے ہوئے کہ بہت سے آدمی ہمارے ساتھہ کیوں نہ ہو لئے - پھر اکیلے روانہ ہوئے اور خدا نے اُن کو اجر دیا + اُنہوں نے کیا دیکھا؟ اُن کی نہایت خوشی کی بابت سوچو + بڑے تعجب کی بات یہہ ہے کہ وہ ستارا اُن کے آگے آگے چلا یہاں تک کہ اُسی گھر میں جہاں یسوع تھا اُن کو لے گیا +

(۵) یوسف اور مریم اور اُن کے گھر کی بابت وہ کیا خیال کرتے ہوں گے + کیا وہ نوپیدا بادشاہ یہی ہے + وہ محل میں نہیں بلکہ بڑھئی کے چھوٹے سے گھر میں ہے + اُن کے سفر کا کیا انجام ہوا؟ تو بھی کیا اُنہوں نے شک کیا؟ اُنہوں نے اِس لڑکے سے جو ماں کی گود میں تھا کیا سلوک کیا؟ مریم نے چُپ چاپ ایسی بڑی جماعت کے اُس لڑکے کو سجدہ کرنے اور قیمتی چیزیں دینے پر تعجب کیا +

غیر قوموں سے یہہ لوگ پہلے مسیح کے پاس آئے +

یہہ اُس کا پہلا ظہور تھا + اُس دن سے بہت لوگوں نے اُسے دیکھا - اور سجدہ کیا + دیکھو خدا نے اِس سے بہت مدت پیشتر اُسکی بابت کیا فرمایا؟ (زبور ۷۲ - ۱۰ - ۱۱ + یشعیاہ ۶۰ - ۶) اور اُس کے بعد اکثر اتفاق ہوا کہ جب یہودیوں نے انجیل کی خوشخبری رد کی تو غیر قوموں نے قبول کی + (اعمال ۱۳ - ۴۲ - ۴۸ + ۱۸ - ۴ - ۸ + ۲۲ - ۲۵ - ۲۹ + متی ۸ - ۱۰) اور رعام لوگوں میں سے جو یسوع مسیح کی بابت بہت

کچھ جانتے ہیں کیا اُسے بہت مانتے اور اُس سے بہت محبّت رکھتے ہیں؟

کیا ہم اِن مجوسیوں کی مانند ہو سکتے ہیں؟

(ا) جو کچھ خدا نے اُن کو دیا ہمیں بھی دیتا ہے۔ یعنے ہدایت + اُس نے اُن کو بُلایا راستے کی رہنمائی کی اور اُن کو کامیاب کیا + ایسا ہی ہمیں۔ خدا اپنے کلام سے ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اور وہ ہماری راہ کی روشنی ہے + (زبور ۱۱۹-۱۰۵) بیبل ہمیں مسیح کے پاس بُلاتا ہے۔ اگر ہم اُسے مانیں تو وہ ہمیں مسیح کے پاس لیجاتا ہے + اُسکی قدرت محبّت۔ اور نجات ہمیں دِکھلاتا ہے۔ اور آخر کو اُس کے حضور کی مضبوط اُمید دیتا ہے (یوحنّا ۵-۹ + یشعیاہ ۵۵-۶-۷ + اعمال ۲۰-۲۱ + متی ۷-۲۱ + رومیوں ۸-۳۱-۳۹ + یوحنّا ۱۷-۲۴)

کیا ہم بھی خدا کو دیتے ہیں جو کچھ کہ اُنھوں نے اُسے دیا؟ یعنے عبادت؟

(ا) وہ روانہ ہوئے + کیا ہم بھی عیسوی سفر پر روانہ ہوئے ہیں؟

(ب) باوجود بہت ہی ظاہری اور باطنی تکلیفوں کے وہ قایم ہے + ہم بھی ایسا کریں۔ (عبرانیوں ۱۲-۱ + لوقا ۹-۶۲) اگر ضرور ہو تو اُن کی مانند ہم بھی اکیلے یسوع مسیح کی تلاش کریں + (یوحنّا ۶-۶۸ + ۲ تمطاؤس ۴-۱۶-۱۷)

(ج) اُنھوں نے نہ کسی کی نہ اپنی تجویز کی پیروی کی صرف ستارے کی + ہم بھی اِسکو یاد کریں۔ (زبور ۱۱۹-۹ + امثال ۴-۲۵)

(د) اُنھوں نے اپنی سب سے اچھی چیزیں مسیح کو دیں + ہمکو بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

(رومیوں ۱۲-۱+۲ سموئیل ۲-۲۴) جسکو اُنہوں نے پایا ہم بھی پاویں گے -
اُنہوں نے اپنی اُمید سے کمتر پایا + یعنے صرف ایک بچارا لڑکا + اگر ہم مسیح کو پائیں تو
ہم سبا کی ملکہ کی مانند بولیں (۱ سلاطین ۱۰-۷) "دیکھو وہ خبر جو میں نے سُنی سو
آدھی بھی نہ تھی" + دیکھو (فلپیوں ۴-۷ + ۱ قرنتیوں ۲-۹)

تفسیر

(۱) مجوسیوں کا آنا یسوع کے ہیکل میں لیجانے کے بعد ہوا ہوگا + کیونکہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ یسوع کو ٹھیک اُسی وقت ہیکل میں لیجاتے جبکہ ہیرودیس اُس کے قتل کے درپے تھا - اور اگر مجوسیوں کی وہ نذریں ملی ہوئی ہوتیں تو مریم وہ نذر جو غریب لوگ دیتے ہیں نہ پیش کرتی + متی کے دوسرے باب کے حالات لوقا کے دوسرے باب - اُنتالیسویں ۳۹ آیت کے درمیان میں واقع ہوئی +

(۲) مجوسی کا لفظ مدیہ کے کاہنوں پر اور پیچھے سب پوربی داناؤں پر بولا گیا +

(۳) مجوسیوں کے آنے سے کاہنوں اور عام لوگوں کی گھبراہٹ بظاہر تعجب ہوتا ہے - یروسلم کے تمام لوگ کیوں گھبرا گئے - اور مجوسیوں کو اکیلے ہی کیوں یہودیوں کے بادشاہ کی تلاش کرنے دی؟ اس لئے کہ یہودیوں نے اُن کو معتبر نہ سمجھا اور یہودیوں نے یہہ مغرورانہ سوال جو (۱ سلاطین ۲۲-۲۴) میں مذکور ہے کیا ہوگا - اور نیز اس خیال سے گھبرائے ہونگے - کہ ہیرودیس اس خبر کے

سُننے سے زیادہ بیرحم ہو جائے گا + یہہ کاہن اُن رہنماؤں کی مانند ہیں جو اوروں کو راستہ تبلاتے ہیں اور خود نہیں جاتے +

(۴) مجوسیوں کی تین قسم کی نذریں بطور نشان کے سمجھی جاسکتی ہیں۔ سونا یسوع مسیح کی شاہی کا (زبور **۷۲**۔ ۱۵ + **۲۱**۔ ۱۔ ۳) لوبان اُسکی الوہیت کا۔ کیونکہ لوبان کا بخور صرف خدا کے آگے جلایا جاتا تھا۔ (خروج **۳۰**۔ ۳۴۔ ۳۸) اور مُر اُسکی اِنسانیت کا۔ کیونکہ یہہ چیز مُردوں کی صفائی کے لئے استعمال کیجاتی تھی۔ (یوحنا **۱۹**۔ ۳۹) یہہ خیال نہ کیا جائے کہ مجوسی اِس مُراد سے واقف تھے۔ بلکہ اُنہوں نے وہ قیمتی چیزیں جو اُن کے مُلک میں پیدا ہوتی تھیں نذر گذرانیں +

آٹھواں سبق

ہیرودیس سے بچنا

"خداوند اپنے مسیح کا چھوڑانیوالا ھے"

متی ۲۔ ۱۳۔ ۲۳ + زبور ۲۔ ۲۔ ۴ و ۶ + امثال ۱۹۔ ۲۱

پہلے ہم یروسلم کا حال بیان کریں گے + جب مجوسی اِس نوپیدا بادشاہ کو تلاش کرتے آئے تب لوگوں کا کیا خیال تھا؟ کیوں گھبراتے تھے؟ شاید اِس سبب سے کہ وہ جانتے تھے کہ ہیرودیس بادشاہ گھبرا جائے اور اُسکے ظلم سے ڈرتے تھے۔ اور ہم دیکھیں گے کہ یہہ ڈر بے سبب نہ تھا +

ا۔ لڑکے کا خطرے میں پڑنا

(۱) ہیرودیس بھی گھبراتا تھا+ کیسا تعجب۔ وہ اڑتیس[۳۸] برس سے تخت پر بیٹھا تھا۔ سارے دشمنوں کو مغلوب کر چکا تھا+ اُس نے اپنی بی بی اور بیٹوں کو بھی اِس خوف سے کہ وہ اُس کے مخالف کوئی صلاح نہ کریں۔ مار ڈالا تھا+ اُس نے ہیکل کو نیا بنا کر اور یروسلم کو خوبصورت مکانوں سے آراستہ کر کے لوگوں کے خوش کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اب وہ ایک بچّے سے ڈرا۔ مگر وہ جانتا تھا کہ میں اجنبی مگر وہ عدومی ہوں اور یہودی تاج میرا حق نہیں۔ شاید یہہ لڑکا جو یہودیوں کا بادشاہ پیدا ہوا ہے زیادہ مستحق ہو+ وہ موعود مسیح کی بابت کُچھ جانتا تھا اور اُسکو یہہ خوف ہوا۔ کہ شاید وہ یہی ہو+ اُس نے کس طرح معلوم کیا کہ وہ لڑکا کہاں ملیگا؟ اُس نے کن کو بھیجا؟ اور اُنھیں کس طرح فریب دیا؟ (زبور **۵۵** ۔ ۲۱)

(۲) ہیرودیس گھبرانے لگا۔ کہ مجوسی واپس نہیں آئے۔ تب اُس نے خیال کیا کہ وہ میرے حریف کو پا کر اُس سے ملگئے ہوں گے + اب کیا کرے؟ یہہ لڑکا خواہ کوئی ہو ضرور مارا جائے + کس طرح؟ کیسا بیوقوف تھا۔ اگر یہہ لڑکا مسیح نہ تھا تو کیا خوف؟ اور اگر تھا تو کون اُسے تکلیف دے سکتا ہے؟ اِس بیرحم کام میں بہت وقفہ نہ ہوا+ سپاہی جلدی پھر آئے + ہیرودیس راضی ہوا کہ یہہ بادشاہ مارا گیا+ لیکن اُس سے چند ہی ہفتوں کے بعد بادشاہوں کے بادشاہ نے اُسے اپنی عدالت کے تخت کے حضور بلا لیا+

(۳) اب بیت لحم کا حال سنو + خاک سیاہ گھروں اور دل شکستہ باپوں اور روتی ماؤں کو دیکھو + سب بچّے بیرحمی سے مارے گئے + اُس رات تمام بیت لحم میں کوئی بچّہ نہ تھا + اگر راحیل اپنی قبر سے جو پاس ہی تھی اُٹھہ سکتی تو کس قدر روتی + (پیدایش ۳۵-۱۹ + اسموئیل ۱۰-۲) ایسا قتل اور نوحہ واقع ہوا - جیسا کہ بابل والوں کے رامہ کے برباد کرنے کے وقت ہوا + یرمیاہ نے اُسکا ذکر کیا - لیکن خدا نے چاہا کہ اُسکی بات اُن لڑکوں کے دن کے واسطے - جو چھہ سو برس بعد اُس کے بیٹے کے لئے مریں گے پیشین گوئی ہو +

۲ - لڑکے کا بچنا

(۱) کیا یہہ لڑکا اوروں کے ساتھہ مارا گیا ؟ آیت ۱۳-۱۵ + یرمیاہ کی پیشین گوئی کو پھر دیکھو رامہ میں سب نہیں مارے گئے - اُن میں سے بعض کسی نہ کسی دن پھر آویں گے - ایسا ہی بیت لحم میں - جو بچگیا ایک دن جلال میں پھر آویگا +

(۲) یوسف کے خواب پر اور اُس کے جلد جانے پر اور مریم کی جھٹ پٹ تیاری پر خیال کرو + رات کو چُپ چاپ جلدی جانا چاہیئے + یوسف چلتے چلتے تعاقب کرنیوالوں کے خوف سے کیسی فکر سے پیچھے پھر پھر کر دیکھتا ہوگا + ہیرودیس کے ہاتھہ سے بچ جانے اور مصر میں پہونچنے پر کیسا شکر کیا ہوگا +

(۳) اسوقت مصر میں کوئی فرعون نہ تھا + مصر کس بادشاہت کا صوبہ تھا ؟ وہاں بہت یہودی لوگ رہتے تھے + یوسف نے دوستوں سے ملاقات کی ہوگی -

لیکن وہ جلدی لوٹ آیا + لڑکے کے پھر آنے میں کیوں خطرہ نہ تھا؟ یوسف نے اُسے لیکر پہلے کہاں جانے کا ارادہ کیا؟ اُسکی تجویز کیوں بدلی؟ تو وہ کہاں گیا؟ یسوع مسیح کے ناصرت میں رہنے کا حال اگلے سبق میں بیان کرینگے +

(۴) مسیح کے مصر میں رہنے پر بھی پیشین گوئی تھی + (آیت ۱۵ + ہوسیع **۱۱**-۱) ہوسیع کا یہہ مطلب تھا کہ خدا اپنے بیٹے اسرائیل کو مصر سے نکال لایا + (خروج **۴**-۲۲) اِسکو یسوع سے کیا علاقہ تھا؟ ابرہام کی حقیقی نسل اور بنی اسرائیل کا جلال کون تھا؟ (پیدایش **۲۲**-۱۸- گلیتوں **۳**-۱۶) سو مسیح اپنے جسمانی رشتے کے سوافق مصر میں رہا۔ اور خدا نے اُسے وہاں سے بُلا لیا۔ سو ہوسیع کی بات سابق اور مابعد کے زمانہ میں بھی پوری ہوئی + کیا یہہ آیت سچ نہیں؟ (امثال **۱۹**-۲۱) "بہتیرے منصوبے ہوتے ہیں۔ لیکن خدا کا منصوبہ قایم رہے گا" یہہ منصوبے ہمیشہ ناکامیاب نہیں ہوتے۔ اور اگر وہ کامیاب ہوں تو اس لئے کہ خدا کا ارادہ پورا ہو + وہ دن بھی آیا جب اُس لڑکے کے برخلاف منصوبے پورے ہوئے۔ تب کیا؟ دیکھو کہ رسول دوسری آیت کو کس طرح سمجھے؟ (اعمال **۴**-۲۴-۲۸) "جسکا ہونا تیرے ہاتھ اور تیرے ارادے نے آگے سے ٹھہرا رکھا" اب وہ نو پیدا بادشاہ کہاں ہے؟ کتنی مدت سلطنت کرے گا؟ (افسیوں **۱**-۵+۲۵) ایک دن سب لوگ خوا مخواہ۔ خوشی سے یا خوف سے۔ جو کچھہ ہیرودیس نے فریب سے کہا کریں گے۔ (فلپیوں **۲**-۱۰-۱۱)

کیا تم یسوع مسیح کے ستانے والے ہو؟ دیکھو (اعمال **۹**-۵) سولوس نے کس کو

ستایا؟ (متی **۲۵**۔ ۴۰۔ ۴۵) کیا تم یسوع کی مانند ستائے گئے ہو؟ اُس کے تمام بندے ستائے جائیں گے + (یوحنا **۱۵**۔ ۱۸۔ ۲۰ + ۲ تمطاؤس **۳**۔ ۱۲) پر اُن بچوں نے جو کچھ نہیں جانتے تھے اپنی موت سے خدا کا جلال ظاہر کیا۔ تو وہ لوگ جو خوشنودی اور صبر سے یسوع کے واسطے تکلیف اُٹھاتے ہیں کتنا زیادہ ظاہر کریں گے + اور اُس سے کیا نکلے گا؟ ہم خدا کی طرف ہیں اور کہہ سکتے۔ (زبور **۱۱۸**۔ ۶ + رومیوں **۸**۔ ۳۱) اُسکا منصوبہ قایم رہیگا اور وہ کیا ہے؟ (لوقا **۱۲**۔ ۳۲)

تفسیر

(۱) ہرودیس کے مزاج کی بابت جو کچھ لکھا گیا مورخ یوسی فس کے بیان کے مطابق ہے + کچھ تعجب کی بات نہیں کہ وہ آدمی جس نے غیرت کھا کر اپنی بی بی اور تین بچوں کو قتل کروا دیا۔ یہودیوں کے بادشاہ کا پیدا ہونا سُنکر گھبرائے اور بیت لحم کے بچوں کے قتل کرنے کا حکم دیوے۔ کیونکہ وہ ڈرتا تھا کہ میں عدومی ہوں اور میں نے یہہ تخت زبردستی سے حاصل کیا ہے۔

(۲) ہرودیس کے مرنے کے بعد اُسکی بادشاہت چار حصّوں پر منقسم ہوئی + ابیلینی کا صوبہ جو لُبنان پہاڑ کے پاس تھا لیسانیس کو ملا اور باقی تین حصے یعنے اِیتوریا اور ترا کونیتیس جو اگلے وقت میں بسن کہلاتا تھا فیلبوس کو۔ اور گلیل اور پریا ہرودیس انتی پس کو۔ اور یہودیہ۔ سامریا اور عدوم ارخلاوس کو + ارخلاوس نو برس تک سلطنت کرتا رہا

اور آخر ش اگسٹس نے اسکی بیرحمی دیکھکر اسے نکال دیا۔ اور یہودیہ کو روم کا ایک صوبہ بنایا۔ اور وہاں اپنی طرف سے حاکم مقرر کیا +

(۳) یرمیاہ نبی نے اس پیشین گوئی میں جو ۳۱ باب ۱۵ آیت میں ہے۔ اُس لوٹ مار کا جو کسدی لوگ رامہ میں آکر کیا کرتے تھے۔ بیان کیا ہوگا + چونکہ رامہ بنیامین کے حصّہ میں تھا۔ تو بجائے رامہ کے رونے پیٹنے کے۔ راخیل کا نام جو بنیامین کی ماں تھی لیا۔ اور خداوند اسکو اس وعدہ سے تسلّی دیتا ہے کہ وہ لوگ جو دشمنوں کے ملک میں گرفتار ہو گئے ہیں پھر آجائیں گے + سو اسی طرح بیت لحم کی مائیں روتی تھیں کہ وہ ناواقف تھیں کہ بچّوں میں سے ایک لڑکا بچ رہا جو جلال میں ظاہر ہو کر حکومت کرے گا۔ اور بابل سے یہودیوں کا واپس آنا اسی کا نمونہ تھا +

نواں سبق

ناصرت کا گھر +

"وہ ناصری کہلائیگا" +

لوقا ۲-۵۱-۵۲ + یوحنا ۱۳-۱۵ +

جب تک کہ یسوع مسیح تیس برس کا ہوا۔ تب تک اُسکا حال کم سننے میں آیا صرف ایک حال لکھا ہوا ملا + آج ہم اُس کے لڑکپن اور جوانی کا حال بیان کریں گے +

۱۔ تیس برس کے عرصے میں کیا ہوا؟

جب کہ تم لڑکے ہوتے تو جو کچھ دربار اور پارلیمنٹ میں ہوتا ہے تم اُس سے کچھ غرض نہیں رکھتے۔ لیکن جب تم جوان ہوجاؤ گے۔ تو جو کچھ ہوتا ہے تم اُسکو اسطرح نہیں سمجھو گے۔ ایسا ہی یسوع کا حال ہے۔ کہ اگر ہم۔ جو کچھ اُسوقت میں واقع ہوا معلوم کریں۔ تو اُسکی زندگی کے کام کو اچھی طرح سے سمجھیں گے + ہم انجیل میں رومی سپاہیوں اور قانونوں اور سکّوں کا ذکر اکثر پاتے ہیں + اُسوقت رومی لوگ یہودیوں کے مُلک میں آئے ہوئے تھے۔ تب یروسلم میں ہیرودیس کی مانند کوئی بادشاہ نہ تھا + قیصریہ میں ایک رومی حاکم یہودیوں پر حکومت کرتا تھا (ایک اُن میں سے پلاطوس تھا +) جلیل میں اور پار کے ملکوں میں ہیرودیس کے دو بیٹے ہیرودیس انیتپاس اور فیلپوس نام سے حکومت کرتے تھے۔ (لوقا ۳-۱) تو بھی روم کے ماتحت تھے + جبکہ اُنہوں نے نئے شہر بنائے تو اُنکو رومی بادشاہوں کے نام دیئے۔ (مرقس ۸-۲۷ + یوحنّا ۶-۲۳) اِدھر اُدھر رومی سپاہی تھے + اکثر کبھی کبھی یہودیوں سے دوستی رکھتے تھے۔ (لوقا ۷+۵) اکثر یہودی رومی مالگذاری کے عامل ہوگئے + سکّوں پر بادشاہوں کی تصویریں تھیں + لیکن یہودی رومیوں سے دشمنی رکھتے تھے "ہم جو خدا کے خاص بندے ہیں اجنبی لوگوں کی رعیت کیوں ہوویں"؟ اپنے بھائی بندوں کو جو عامل ہوگئے حقیر جانتے تھے۔ (لوقا ۵-۳۰ + ۱۸-۱۱ + ۱۹-۷) جب یسوع دس برس کا ہوا

تو اسم نویسی شروع ہوئی جس سے ایک بڑا ہنگامہ ہوا + وہ ہمیشہ چھٹکارا چاہتے تھے + (اعمال ۵ - ۳۷) اُسوقت وہ شخص جو سب پر بادشاہت کریگا کہاں تھا؟

۲- اُسکا برگزیدہ گھر

ناصرت چھوٹا گمنام گانوں تھا اور اپنے آسپاس کے گانوں سے حقیر تھا (یوحنا ۱ - ۴۶) اگر اب ہم جاسکیں تو کیا دیکھیں گے؟ وہی آفتابی دیہہ - سبز پہاڑیاں گرداگرد - درخت - ندیاں وغیرہ - وہ کنواں جہاں یسوع اکثر آیا جایا کرتا تھا - وہی پہاڑ جسپر سے اُنہوں نے اُسے گرانے کی کوشش کی (لوقا ۴ - ۲۷)

ایسی جگہہ یسوع کے گھر کے واسطے کیوں منتخب ہوئی؟ (متی ۲ - ۲۳) وہ پیشین گوئی کہ وہ ناصری کہلائیگا کہاں ہے؟ (یشعیاہ ۱۱ - ۱) مسیح ایک شاخ ہوگا + عبرانی زبان میں "ناذر" - کہ معنے خوبصورت شاخ نہیں - بلکہ ایک چھوٹی سی ناچیز شاخ ہے - (یشعیاہ ۵۳ - ۲) سو یسوع ایک چھوٹے سے ناچیز گانوں میں - جسکا نام ناچیز شاخ کے موافق تھا - رہتا تھا + وہ - اور اُسکے شاگرد ناصری پکارے جاتے تھے - اور اسواسطے حقیر سمجھے جاتے تھے (متی ۲۶ - ۷۱ - یوحنا ۱۹ - ۱۹ + اعمال ۲۴ - ۵) یسوع کی فروتنی اُسکی رہایش کی جگہہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے +

۴۔ اسکی ہر روزہ زندگی

غریب آدمی کے بیٹے کے موافق + اُسوقت سارے شہروںمیں مدرسے تھے۔ بے شک یسوع عالم تھا + لڑکپن میں اُس نے نوشتوں کو محنت سے پڑھا + یوسف اور سموئیل اور داؤد کی حکایتیں۔ جنکو لڑکے ایسا پسند کرتے ہیں۔ پڑھتا تھا وہ آیتیں جو یہودیوں کے بچے سوال و جواب کے موافق سُناتے تھے۔ اُسے بھی سکھلائی گئی ہونگی۔ (خروج ۱۳-۲-۱۶ + استثنا ۶-۴-۹ + ۱۳-۲۲) بے شک اُس نے یوسف کے کارخانے میں اوزاروں کو استعمال کرنا بہت جلدی سیکھ لیا ہوگا + سو دن بدن۔ ہفتہ بہفتہ۔ سال بسال۔ خدا کا بیٹا گانوں کے یہودی بچے کے موافق رہتا رہا +

جب وہ جوان ہوا۔ اور یوسف مر گیا۔ تو وہ خود گانوں کا بڑھئی ہوا (مرقس ۶-۳) بیٹے۔ بھائی۔ ہمسایے۔ دوست۔ شہری۔ کے فرائیض اپنے ذمہ لئے۔ شاید بھائیوں اور بہنوں نے۔ داؤد کے موافق۔ اُس کو ناچیز سمجھا ہوگا (اسموئیل ۱۷-۲۸) ہر اتوار عبادت خانہ میں حاضر ہوتا ہوگا + وُہ اپنے دستور پر (لوقا ۴-۱۶)

اور اِس عرصے میں اُسکو دیکھکر کچھ تعجب نہوتا تھا + اُس نے کوئی معجزہ نہیں دِکھلایا + یسوع اپنی خوخصلت کے سوا اور لوگوں کے موافق تھا +

۴۔ اُسکی خوخصلت+

ایک چھوٹا لڑکا تصور کرو جو مدرسے میں کھیل میں۔ گھر میں۔ رستے میں۔ بدگمان۔ دغاباز۔ خودپسند۔ نافرمان۔ متکبّر۔ آتش مزاج۔ کبھی نہوا ہو ہمیشہ اِن چیزوں کا مخالف رہا ہو+ شام کی نماز کے وقت۔ کوئی گناہ نہو جسکا اقرار کرے اُس سے ماں باپ اور اُستاد کبھی ناراض نہ ہوئے ہوں + یسوع ایسا تھا + بالکل اور لوگوں کے سوافق تھا۔ کسی کو اُسے دیکھکر تعجب نہ ہوا۔ تو بھی باطن میں اُن سے بہت فرق پر تھا+ بیبل میں اور لڑکوں کی بابت کیا بیان ہے ؟ (امثال ۱۷-۲۵+ ۱۹-۱۳+ زبور ۵۸-۳- ایّوب ۱۹-۱۸) ہم سب جانتے ہیں کہ یہہ بات سچ ہے+ اچھّے لڑکوں کی نیکی بھی ناکامل ہے۔ غریب مزاج لڑکا اکثر ناطاقت رہتا ہے۔ اور ایک خودرو لڑکا اکثر سخت مزاج ہوتا ہے+

لیکن یسوع روح میں قوی ہو کے بھی فروتنی کا نمونہ تھا+ (یشعیاہ ۴۲-۲) اُس میں کوئی آدمی کوئی چیز نہ دیکھہ سکتا تھا جو کہ درستی کے قابل ہو+

دیکھو کہ (لوقا ۲-۴۰-۵۲) میں کیا لکھا ہے+

"روح میں قوی" اکثر لڑکے قوی الجسم ہوتے ہیں۔ تو بھی آزمائش کے وقت ضعیف ہو جاتے اور اپنی طبیعت پر غالب نہیں ہوتے۔ درد اور مایوسی برداشت نہیں کر سکتے+ یسوع نے کتنی برداشت کی+ گناہ جنہوں نے اُسے چاروں طرف سے گھیرا

کیسے دردانگیز تھے+ (الپطرس ۲+۱۸)

حُکمت سے بھر گیا" (یشعیاہ ۱۱-۲-۵) بیوقوفی کے لئے کوئی جگہہ نہیں+

کتنے آدمی ہیں جنمیں حکمت کی جگہہ نہیں+

حُکمت اور قد میں ترقی"+

کئی اچھے اور علم دوست لڑکے جبکہ عمر میں بڑھتے۔ حکمت میں کم ہوتے ہیں+

"خُدا کے اور انسان کے نزدیک مقبولیت"+

اکثر لڑکے خدا کو ناراض کرکے انسان کو خوش کرتے ہیں+ ہم میں سے کون ہے

جو دونوں کو خوش کرتا؟ وہ لڑکا جس سے خدا ہمیشہ دن بدن زیادہ خوش ہو کہاں ہے؟

یہہ سب کچھہ کیوں درکار تھا؟

تاکہ یسوع سب لوگوں کے لئے نمونہ ہووے+

تم کہہ سکتے ہو کہ ہم اُسکی منادی اور معجزے کرنے میں کس طرح پیروی کرسکتے؟

لیکن یسوع چھوٹے۔ بڑے۔ لڑکے۔ اور سیانے آدمیوں کے واسطے جو روزی کے لئے

محنت کرتے ہیں ایک نمونہ ہے+ تم لڑکپن میں کوئی بڑا کام نہیں کرسکتے+ لڑکپن

میں یسوع نے بھی نہ کیا تو بھی اُسکی زیست کامل تھی+ صرف چھوٹے چھوٹے ضروری

کام جو اُسکو پیش آتے تھے اُس نے کئے+ کیا ہم سے خدا کچھہ اور چاہتا ہے؟ (رومیوں

۱۲-۹-۱۳+ افرنتیوں ۱۰-۲۱+ افسیوں ۷-۱-۳+ اتسلنیقیوں ۴-۱۱)

بے شک ہم اِس کامل نمونے کو نہیں پہونچ سکتے۔ لیکن ہمکو کوشش کرنی چاہئے+

(متی ۱۱-۲۹+۲۹+فلپیوں ۲-۵+یوحنا ۱۳-۱۵+۱پطرس ۲-۲۱-۱یوحنا ۲
۶+۳-۳) کون ہمکو اُسکی صورت میں بدل سکتا ہے؟ (۲قرنتیوں ۳-۱۸) صرف
روح القدس - اور خدا کی مرضی ہے کہ ہم اُس کی مانند بنجائیں - (رومیوں ۸-۲۹)

تفسیر

(۱) جو کلام ناصرت کے بُرائی کے بابت نتھانئیل نے حقارت سے کہا کافی ہے -
کیونکہ وہ - یروشلم کے فریسیوں میں سے نہ تھا - جو کہ تمام جلیل کو بُرا سمجھتے تھے -
بلکہ ایک قریب کے گانوں - یعنے قانا کا باشندہ تھا +

(۲) یشعیاہ نبی کی ۲ - ۱ میں "ناذر" جسکے معنے عبرانی زبان میں "چھوٹی شاخ"
کے ہیں یسوع پر بولا گیا - اور اُس گانوں کے ناصرت کہلانے سے اُسکا تحمّا ہونا ظاہر
ہوتا ہے + نبیوں کی پیشین گوئیوں کے مطابق یسوع بیت لحم میں پیدا ہوا - تاہم وہ
اِس عزّت سے محروم رہا - بلکہ ناصرت کا نام - اور اُسکی بدنامی اُس سے چمٹی رہی -
آج تک بھی بعض مُلکوں میں عیسائی لوگ حقارت سے "ناصری" پُکارے جاتے ہیں +

(۳) عام خیالات یسوع کی بابت یہہ ہیں کہ الوہیت صرف انسانی بدن میں
رہتی تھی - جس سے انسانی روح جو کہ اِن آیتوں سے (عبرانیوں ۲-۱۷-۱۸+۴-
۱۵+۵-۷-۹+متی ۲۶-۳۸+لوقا ۱۰-۲۱+مرقس ۶-۶) اور لفظ "ترقی"
سے (لوقا ۲-۵۲) مفہوم ہوتا ہے - کچھ خیال میں نہیں آتا + یہہ بات قابل لحاظ ہے -

کہ "دانائی میں ترقی کرنے سے کچھ نقصان لازم نہیں آتا۔ کیونکہ یسوع لڑکپن ہی سے دانائی سے بھرپور تھا + اُسکی اِنسانی روح بڑھتی گئی۔ اگرچہ وہ ہمیشہ سے بھرپور تھا۔ تاہم دانائی میں بڑھتا گیا + یہہ بات بھی کہ یسوع خدا کی مقبولیت میں ترقی کرتا گیا عجیب معلوم ہوتی ہے۔ پر اُسکو بھی پہلے کی مانند سمجھنا چاہیئے۔ نہ یہہ کہ خدا کسی وقت میں اُس سے کم خوش تھا۔ بلکہ یہہ کہ جسقدر یسوع بڑھتا جاتا تھا اُسیقدر اُس میں وہ جو خدا کی رضامندی کا باعث تھا۔ زیادہ ہوتا جاتا تھا +

(۴) تیس برس کے عرصے میں یسوع کا بے عیب چال چلن اُن کاموں کا جو اُس نے ہمارے لیئے کئے۔ ایک حصّہ تھا۔ یعنے لڑکپن۔ جوانی۔ اور بلوغت میں بڑھنا۔ اور فضل اور پاکیزگی میں ترقی کرنا۔ اور تابعدار اور محبّتی ہونا۔ اور اپنا انکار کرنا۔ گناہ کی آلودگی سے علیحدہ رہنا۔ معہ تین برسوں کی عام منادی۔ اور دُکھ سہنے۔ اور صلیب اُٹھانے کے یہہ سب باتیں وہی ہیں۔ جن سے ایک شخص کی تابعداری جس کے سبب سے بہت لوگ راستباز ٹھہریں، ظاہر ہوئی +

دسواں سبق

پہلی فسح

"کیا تمنے نہ جانا کہ مجھے اپنے باپ کے یہاں رہنا ضرور ہے؟"

لوقا ۲- ۴۹- ۵۱ + قلسیوں ۱- ۹- ۱۰ +

ان تیس برسوں کے عرصے میں صرف ایک واقعہ درج کیا گیا۔ جو آج ہم بیان کریں گے +

ا- فسح کے جانے کا حال پڑھو- آیت ۴۱-۴۲

ایک دفعہ ہر برس یوسف اور مریم یسوع کو چھوڑ کے- اپنے گھر سے ایک دو ہفتہ کے لئے چلے جایا کرتے تھے + کہاں جایا کرتے تھے؟ کیوں؟ (استثنا ۱۶-۱-۸ + اسموئیل ۱-۳) چھوٹے لڑکوں کے جانے کا دستور نہ تھا- لیکن آخر کار یسوع کی عمر مناسب حد کو پہونچی جب کہ وہ ایک شریعت کا بیٹا بنجاوے- اور خدا کے چُنے ہوئے لوگوں کی نعمتوں میں شریک ہووے +

اُس عہد کے جو خدا نے یہودی لوگوں سے باندھا تھا- دو نشان تھے + ایک عہد کے داخل ہونیکا نشان- ختنہ - اور ایک عہد کے نگاہ رکھنے کا نشان- عید فسح + دونوں لازمی اور فرض تھے + ختنہ کا مطلب کیا تھا؟ گناہ کا چھوڑنا + فسح سے مُراد کیا تھی؟ اِس یادگاری میں مقرر ہوئی کہ یہودی لوگ خدا کا حکم برہ کے لہو چھڑکنے اور کھانے کی بابت ماننے سے غلامی اور موت سے بچ گئے تھے + تو ہمارے کلیسیا میں بھی دو باتیں فرض ہیں + ایک بپتسمہ جو کلیسیا میں داخل ہونے کا نشان ہے- اور دوسرا عشائے ربّانی- جس سے ہم خدا کے برّے کو یاد کرتے ہیں + جب لڑکا مناسب عمر کا ہوتا ہے- تو مُستقیم کیا جاتا- جس سے وہ یہہ عہد سب لوگوں کے سامنے ثابت کرتا ہے- اور جیسا یہودی لڑکا "شریعت کا بیٹا" بنکر عید فسح کو جایا کرتا تھا- ویسا ہی جس لڑکے کے اوپر ہاتھ رکھّا گیا ہے- عشائے ربّانی میں شریک

ہو سکتا ہے + ہم نے دیکھا کہ یسوع نے ایک بات کو مانا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح اُس نے دوسری کو بھی مانا + پہلے اُس کے سفر پر خیال کرو + یروسلم کو چاروں طرف سے بہت لوگ چلے جاتے تھے (زبور ۴۳-۴+۱۰۰-۴۱+۱۲۲-۱-۴) بہت لڑکے پہلی دفعہ جاتے تھے + اُن کا دل بہت چاہتا تھا کہ اُس مقدّس شہر کو جسکی بابت وہ پڑھتے اور سُنتے تھے دیکھیں + یسوع کے وہاں ہونے پر خیال کرو + وہ داؤد کی راجدھانی کو ہیکل اور اُس کے سارے پرستش کرنے والوں کو دیکھتا ہوگا + پھر عید کی رات ہوئی۔ سنجیدہ مجلس۔ برّا۔ کڑوی ترکاری۔ بےخمیری روٹی۔ گیت کیسا تعجب کہ ان شریعت کے بیٹوں میں سے ایک تھا جو خود فسح تھا۔ جسکی طرف سب فسحوں نے اشارہ کیا + وہ سچے خدا کا برہ جسکا لہو ہمارے دلوں پر چھڑکا جاوے +

۲۔ ہیکل میں ٹھہرنا۔ آیت ۴۳-۵۰+

سب نماز اور بندگی ہو چکے لوگ اپنے اپنے گھر کو جاتے تھے۔ ایک دن کا سفر ہو چکا + شام کو معلوم ہوا کہ لڑکا اُن کے ساتھ نہیں + مریم اور یوسف کیسے گھبرائے ہونگے + گمان کرتے ہوں گے کہ یسوع اپنی مرضی سے غیر حاضر نہیں ہوا + کیونکہ وہ بہت پیارا اور تابعداری کرنے والا تھا شاید اُسکو دشمنوں نے پکڑ لیا۔ وہ بڑی کوشش سے اُس کو ڈھونڈھتے تھے۔ پر وہ نہ ملا۔ تو ہر ایک سے دریافت کرتے ہوئے شہر کو پھر گئے + آخرش وہ کہاں ملا؟ ہیکل میں بڑا کمرہ تھا۔ اُسمیں یہودی

عالم لوگ بیٹھے تھے اور شاگرد اُن کے پانوں کے پاس + (اعمال ۲۲-۳) ایک سیکھنے والا حاضر ہے جو حکمت سے بھرپور ہے - جو بہت تیز اور ٹھیک جواب دیتا ہے - اور ادب کے ساتھ سوال بھی پوچھتا ہے - پر کیسے سوال ؟ عالم تعجب کرتے ہیں - ایسا سیکھنے والا پہلے کسی نے نہیں دیکھا + (زبور ۱۱۹ - ۹۹-۱۰۰) مریم نے کسی کا کچھ خیال نہ کیا + اُسکو ملنا ہی کافی تھا + اُس نے کیا کہا ؟ اپنی تکلیف ظاہر کی لیکن اُس کے ملنے کی خوشی کے سبب اُسے ملامت نہ کی اِس نادر جواب کو دیکھو - تو کیوں تعجب کرتی ہے کہ میں کہاں ہوں ؟ مریم نے اُسکے باپ کا ذکر کیا - کیا وہ بھول گئے تھے کہ اُسکا حقیقی باپ کون تھا + اپنے باپ کے گھر میں اور اُس کے کام میں مشغول ہونے کے سوا کہاں رہ سکتا + کیا اُنھوں نے اُس پیچھے رہنے کو شوخی کا باعث یا شہر کی رونق پر فریفتہ ہونا سمجھا - کیا جو وہ کرتا ہے سو اچھے بیٹے کو مناسب نہیں ؟ کیا ضرور نہیں کہ وہ یہہ کام کرے ؟

تو لڑکے کو معلوم تھا کہ میں کون ہوں - کیا یہہ باتیں جو فرشتے نے سُنائی تھیں مریم نے اُس لڑکے کو سُنائی تھیں ؟ نہیں وہ آپ بھول گئی تھی (آیت ۵۰) - تو اُس نے کس طرح سے جان لیا ؟

۳ - دنیاوی رشتوں کے تابع ہونا +

کیا یسوع نے اسوقت اپنے آپ کو خدا کے کام کے واسطے الگ کیا ؟ اُس نے

کیا کیا؟ آیت ۵۱ + مسیح کے ظاہر ہونے تک ۱۸ برس اور گذرنے والے تھے تو کیا اُسکو اُس وقت تک معلّموں کے پاس علم سیکھنے کے لئے جیسا پولوس بیٹھا تھا۔ بیٹھنا چاہیئے تھا؟ (یوحنّا ۷ - ۱۵) تو کیا کرنا چاہیئے تھا؟ تابعدار رہنا۔ کیا یہہ اُس کے باپ کا کام تھا؟ دیکھو کہ خدا کیسا راضی تھا۔ (لوقا ۲ - ۵۲) خدا زیادہ خوش ہوتا تھا جب تک کہ یہہ بات اُس کے حق میں کہتے ہوئے سُنی نہ گئی + (ملاکی ۳ - ۱۷) ہمارے دو قسم کے فرض کیا ہیں؟ پچھلے سبق میں ہم نے بیان کیا کہ یسوع نے کس طرح نمونے کیواسطے اپنے پر ہمسایوں کا حق ادا کرنا واجب ٹھہرایا۔ آج وہ ہم کو سکھلاتا ہے کہ ہم کس طرح خدا کا حق ادا کریں۔ ''اپنے باپ کے کام میں'' ہم کو بھی ایساہی کرنا چاہیئے۔ ہم کس طرح اِسکو کر سکتے ہیں؟

(ا) ہم خدا کے قانون مان سکتے + یسوع نے عیدِ فسح کو ایسا کیا باوجودیکہ اِس چھٹکارے کی جسکا وہ نشان تھا اُسے حاجت نہ تھی +

(ب) پھر کلیسیا کے قانون ماننا + یہہ قانون شریعت کا بیٹا بننے کی بابت نہ موسیٰ کیطرف سے۔ بلکہ عالموں کی طرف سے تھا۔ توبھی یسوع نے اِس لئے کہ وہ اچھّے تھے اُن کو مانا +

(ج) خدا کے گھر کو جانا + (زبور ۲۶ - ۶ + ۶۵ - ۴ + ۸۴)

(د) خدا کا کلام زیادہ سیکھنا + اگر یسوع نے اُسے اُستادوں کے مُنہہ سے سیکھا تو ہم لوگوں کو ایسا کرنا بہت زیادہ مناسب ہے +

(ہ) تو بھی ہمسایوں کا حق ادا کرنے سے غافل نہ رہنا۔ ماں باپ کی عزّت کرنی + لیکن اِس بات میں اِس سے بڑھ کر کچھ مطلب ہے + کل دُخانی بڑی طاقتور چیز ہے + کیسی بھاری گاڑیاں کھینچتی ہے۔ پر اپنے آپ سے نہیں چلتی + اُسکو چلانیوالی چیز چاہیئے؟ وہ کیا ہے؟ دُخان + تو ہم کو کیا چاہیئے؟ یسوع کے کاموں کا کیا سبب تھا؟ وہ خدا کی مرضی بجا لانے کا پکّا ارادہ اور قصد رکھتا تھا اِسکے باعث ضرور تھا کہ وہ خدا کا کام کرے + اپنے آپ کو نہیں روک سکا اور اُس نے یہہ کام سخت اور مشکل نہیں سمجھا بلکہ اُسکی خوشی تھی۔ گویا۔ کہ یہہ اُسکا کھانا پینا تھا۔ (یوحنّا ۴۔ ۳۴)

کیا یہہ ارادہ ہمارے دل میں ہے؟ ہماری فطرت سے تو ہم میں نہیں ہے۔ اپنی مرضی پر چلنا پسند کرتے ہیں + (یشعیاہ ۵۳۔ ۶) اور خدا کی راہ کو نہیں چاہتے + (رومیوں ۸۔ ۷، ۸) یہہ کس طرح بدل جائے؟ (رومیوں ۸۔ ۹) ہر ایک دن۔ ہر ایک گھنٹے۔ ہر ایک نوبت پر درخواست کرنا کہ "اے خدا تو کیا چاہتا ہے۔ کہ میں کروں"؟ تو وعدہ کیا ہے؟ (متی ۶۔ ۳۳)

تفسیر

(۱) عید فسح میں بہ نسبت مصر کے وقت کے پچھلے دنوں میں بہت رسوم بڑھ گئی تھیں اور اُس شخص کے دل پر جو پہلی دفعہ اُس میں شامل ہوتا ہوگا بہت موثر ہوتی ہونگی + اُن بہت سے رسوم میں سے بعض یہہ ہیں + پچھلے + سفر وقت پر شراب کے

چار پیالے کا دور - جنمیں سے (لوقا ۲۲ - ۲۰) میں دو پیالوں کا ذکر ہے - اور دوسرے - خدا کی حمد کا گیت - جو کہ زبور ۱۱۳ سے زبور ۱۱۸ تک مختلف وقتوں پر گائے جاتے تھے - اور انھیں میں سے وہ گیت بھی تھے جو مسیح اور اُس کے گیارہ شاگردوں نے آخری فسح کے موقعہ پر گائے +

(۲) مریم کی دینداری اُس کے یروسلم میں جانے اور سات دن تک وہاں رہنے سے ظاہر ہوتی ہے - کیونکہ عورتوں کا جانا خدا کی طرف سے نہ تھا بلکہ ربّیوں نے اپنی طرف سے مقرر کیا تھا +

گیارہواں سبق

مسیح کے پیشرو کا بیان

"تو خداوند کے آگے اُسکی راہوں کو درست کرتا جائیگا"

لوقا ۳ - ۱ - ۱۸ + متی ۳ - ۱ - ۱۲ + یشعیاہ ۴۰ - ۳ - ۵ + لوقا ۱ - ۷۶ ، ۷۷ +

اُسوقت سے کہ جب سارا یروسلم مجوسیوں کے سوالوں سے گھبرا گیا تھا تیس برس - اور جب سے ایک جلیلی لڑکے نے ہیکل میں سب یہودی عالموں کو حیران کیا تھا - اٹھارہ برس گذر گئے + اِس لئے اب وہ سب باتیں بھول گئیں - کیونکہ بوڑھے مر گئے جوان بوڑھے ہو گئے - اور لڑکے جوانی کو پہونچ گئے - اب کوئی بادشاہ نہ تھا + اِن دنوں میں چھ رومی عہدہ دار یہودیہ میں حکومت کرتے تھے +

بباعث اجنبیت کے ۔سب لوگ اُن سے نفرت رکھتے تھے۔خصوصاً پلاطوس سے جو
اُس وقت یروسلم میں حکومت کرتا تھا + یہودی لوگ اپنے دل میں کہتے تھے کہ کب تک
ہم غیر لوگوں کی رعیت بنے رہیں۔کیا یہہ مسیح کے آنیکا وقت نہیں ہے؟ وہ اُمیدوار
اور منتظر تھے کہ خدا اُن کے لئے بے شک ایک بڑا جنگی سردار بھیجے گا جو اُن کو غیر قوم
کے سرداروں سے چھڑائیگا۔اور داؤد کے تخت پر بیٹھے گا + ناگہاں یروسلم میں
ایک چرچا پھیلا جسکی بابت لوگ ایک دوسرے سے پوچھتے تھے۔ایک عجیب آدمی یہودیہ
کے جنگل میں ظاہر ہوا ہے جسکا لباس اور شکل اگلے پیغمبروں کے موافق ہے۔
(۲ سلاطین ۱-۸+ ذکریا ۱۳-۴) اور نذیروں کی سادہ خوراک کھاتا۔
(متی ۳-۴+ لوقا ۱-۱۵ گنتی ۶) اور منادی کرتا کہ خدا کی بادشاہت نزدیک
ہے + لوگ چاروں طرف سے دیکھنے اور سُننے کے لئے آتے تھے + ہم بیان کرتے ہیں
کہ وہ کس کام کے لئے آیا؟ کس طرح اُس نے اُس کام کو کیا؟ کیا نتیجہ نکلا؟

۱۔یوحنّا بپتسمہ دینیوالے کے آنیکا کیا باعث تھا؟

دیکھو کہ فرشتے نے اُسکی پیدایش کی خبر دینے کے وقت اُس کے باپ سے
کیا کہا؟ (لوقا ۱-۱۳-۱۷) اور اُس نے اپنی بابت کیا کہا؟ (یوحنّا ۱-۲۳)
اُن پیشین گوئیوں کو جنکی طرف فرشتے نے اور اُس نے اشارہ کیا۔دیکھو (یشعیاہ
۴۰-۳-۴+ ملاکی ۳-۱-۴-۵-۶)

اُن دنوں میں جب کوئی بڑا بادشاہ سفر کرتا تھا تو ریل سے یا ڈاک گاڑی کے ذریعہ نہیں جاسکتا تھا۔ سو اُس کے آگے بیلدار بھیجے جاتے تھے تاکہ جنگلوں اور دلدلوں اور پہاڑوں میں راستہ نکالیں۔ اور کچّے تنگ ٹیڑھے راستوں کو پکّے کھلے اور سیدھے کریں + یوحنّا کا کام بھی یہی تھا وہ بیلدار یا پیشرو تھا + اُس نے کس کے واسطے راستہ بنایا؟ کیا چیز طیار کرنی ضرور تھی؟ یہودیوں کا دل۔ کیوں؟ کیونکہ وہ سخت دل یعنے مغرور اور خودپسند اور ٹیڑھے یعنے دغاباز تھے +

۲۔ اُس نے اپنا کام کس طرح پورا کیا؟

(۱) فرض کرو کہ ہم ایک گروہ کے ساتھ یروشلم سے زیتون پہاڑ کے اوپر اُس جنگلی پتھریلے راستے پر جو یروشلم سے اریحا کو جاتا ہے یردن کی گرم وادی میں سے ہوکر دریا کے اُس کنارے کیطرف جہاں سے اسرائیلیوں نے یوشع کے وقت عبور کیا۔ چلے جاتے ہیں۔ بھیڑ کو دیکھو۔ (متی ۲۳-۵-۷ + لوقا ۱۳-۱۲) سب قسم کے لوگ۔ جلیلی مچھوے یردن کی پرلی طرف کے رہنے والے گڑریئے۔ یہودیہ کے انگوروں کے نگہبان۔ اریحا اور کفرناحوم کے محصول لینے والے۔ سپاہی جو عرب کے بادشاہ سے لڑنے کے واسطے جاتے ہیں۔ مغرور فریسی اور حقارت کرنے والے صدوقی یروشلم سے چلے جاتے ہیں۔ اُن کے بیچ میں یوحنّا ہے + وہ کیا کہتا ہے؟ (متی ۳-۲)

(۲) بعض یہہ سوچتے ہیں کہ ہمکو کیوں توبہ کرنی چاہیے؟ جب بادشاہ آویگا تو ہم اُس سمیت ملکے رومیوں سے لڑیں گے + توبہ سے کیا مطلب؟ پر یوحنّا اُن کے گناہوں اور خدا کے غضب کی بابت بیان کرتا ہے۔ بعض سوچنے لگے کہ اگر ہم درخت ہیں اور لکڑہارا اپنا کلہاڑا لیکر بے پھل درختوں کے کاٹنے کو آوے تو ہم بھی ضرور گرائے جائیں گے۔ سو وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر کے آئے۔ اور یوحنّا سے پوچھنے لگے کہ ہم اپنی زندگی کس طرح درست کریں؟ تب اُس نے کیا جواب دیا؟ (لوقا ۳-۱۰-۱۴)

(۳) تب وہ اُنہیں دریا کے کنارے پر لے گیا اور اُن پر پانی ڈالا + یہہ کس کا نشان تھا؟

(ا) کہ وہ اپنے گناہوں کو چھوڑیں اور غریب۔ عاجز۔ تائب اور تابعدار دل سے اِس آنے والے بادشاہ کو قبول کرنے کے لئے طیار ہوں۔ (ب) کہ خدا اُن کو قبول کرنے۔ معاف کرنے۔ اور پاک کرنے پر مستعد ہے۔ (لوقا ۳-۳ + متی ۳-۶)

(۴) بعض اُسے حقیر سمجھ کے لوٹ گئے + (لوقا ۷-۳۰ + ایوب ۸) کیوں؟ وہ سمجھے کہ ہم ابرہام کی نسل ہونے کے باعث مسیح کی بادشاہت کے لایق ہیں۔ بپتسمہ پانا غیر قوموں کو چاہیے تاکہ وہ اِس عہد میں شریک ہوں۔ اور شاید یہودی محصول لینے والوں اور گنہگاروں کے واسطے بھی درکار ہے لیکن ہمارے

واسطے نہیں۔مگر سب خدا کی بادشاہت کے لایق ہونے کے حاجت مند ہیں؟ (یوحنّا ۳-۳) اور اُس کے حاصل کرنے میں ابرہام کی نسل سے ہونا کیا فایدہ دیتا ہے؟ (یوحنّا ۱-۱۳)

(۵) پر لوگ خیال کرنے لگے کہ کہیں یوحنّا خود ہی تو مسیح نہیں ہے؟ تب اُس نے اُس آنے والے بادشاہ کی بابت بیان کیا۔یعنے اُسکی بزرگی اور آسمانی بپتسمہ جو کہ دل کو بھی بدن کی مانند صاف کرے گا۔اور اُسکی خوفناک قوّت کی بابت جو اچّھے بُرے کو جدا کرے گی۔(لوقا ۳-۱۵-۱۷)

۳۔اُسکے کام سے کیا نتیجہ نکلا؟

یوحنّا بہت ممتاز تھا۔(لوقا ۲۰-۶) پر کیا اُس نے اپنا مقرری کام کیا؟ کیا اُس نے خداوند کا راستہ تیار کیا؟

(ا) یسوع کو پہلے شاگرد کہاں سے ملے؟ (یوحنّا ۱-۳۵-۴۲)

(ب) جب یوحنّا قتل کیا گیا تو اُسکے پیرو کہاں گئے؟ (متی ۱۴-۱۲)

(ج) یسوع نے جواب دینے کے وقت کسکی طرف رجوع کیا؟ (یوحنّا ۵-۳۲ و ۳۵)

(د) یوحنّا سے اُن لوگوں پر جو یردن کے پاس رہتے تھے کیا تاثیر ہوئی؟ (یوحنّا ۱۰-۴۰-۴۲)

(ہ) یوحنّا کے شاگردوں نے جو کہ دور دراز ملکوں میں گئے ہوئے تھے

مسیح کی انجیل سُنکے اُسکو کس طرح قبول کیا؟ (اعمال ۱۸ - ۲۴ - ۲۸ + ۱۹ - ۱ - ۱۶) سو جنگل میں پکارنے والے کی آواز مدّت تک اور دُور دُور سُنی گئی تھی +

کیا اب بھی یوحنّا کے کام کی مانند کوئی کام ضرور ہے؟ ہاں وہ بادشاہ پھر آویگا + اُسکا راستہ تیار کرنا چاہئے + کس طرح؟ کن لوگوں کی معرفت؟ (مسیح کی آمد کے تیسرے اتوار کی دعا کو دیکھو) + پر مسیح ہر روز آدمیوں کے دلوں میں آتا ہے + وہ دروازے پر کھڑا ہے کھٹ کھٹاتا ہے + (مکاشفات ۳ - ۲۰) کیا اکثر یہہ دروازہ کھولا جاتا؟ لوگ اِسکی بابت کچھہ پرواہ نہیں کرتے + اگر تمکو دولتمند ہونے کے واسطے دنیاوی ترقّی کا راستہ بتایا جاوے تو تم بہت خوشی سے سنوگے اور جاؤگے اور کہنے کے موافق کروگے + تمکو ایک دوست اور بچانے والے کی بابت کہا گیا + مگر تم کُچھہ پرواہ نہیں کرتے + کیا کمی ہے؟

اُس کا راستہ تیار ہونا چاہئے - کس طرح؟ یوحنّا نے یہودیوں کے دلونکو کس طرح تیار کیا؟ اُن کو اُنکے گناہوں سے خبردار کیا + تو بعض نے قبول کیا اور بعض نے قبول نہ کیا + کس نے قبول کیا؟ اُن لوگوں نے جو اپنے گناہوں سے واقف ہوکر بچانے والے کے محتاج ہوئے + (لوقا ۷ - ۳۷ + ۱۵ - ۱ + ۲۰ - ۶ - ۷ + ۲۳ - ۴۱ - ۴۲)

ایک غرق ہونے والا ملاح - ایک قیدی قید میں - ایک مجرم سزایاب چھوڑانے والے کو کس طرح قبول کرتے ہیں؟ کیوں خوشی سے؟ اس لئے کہ اپنے خوف اور خطرے

سے واقف ہیں + ہم بھی ایسے ہی ہیں + دل جو کہ ناہموار راستے کی مانند سخت ہیں نرم ہو جائیں گے اور جو ٹیڑھے ہیں سیدھے ہو جائیں گے + کون دلوں کو نرم کر سکتا ہے؟ اور مسیح کو قبول کرنے کے لئے تیار کر سکتا ہے؟ (حزقیال ۳۶ - ۲۶) روح القدس گُناہوں کو ظاہر کرتا ہے + (یوحنّا ۱۶ - ۸)

تفسیر

جب کہ یوحنّا بپتسمہ دینے والا ظاہر ہوا تو اُسوقت سے بیس[۲۰] برس پہلے یہودیہ ایک رومی صوبہ ہو گیا تھا۔ قیصر نے ہرودیس کے بیٹے ارخلاؤس کو۔ جو یہودیہ کا حاکم تھا اُس کے ظلم کے باعث جلاوطن کر کے گال کے ملک میں بھیجدیا اور اُسکی جگہہ ایک رومی شخص۔ جو سوریہ کے فرمانروا کے ماتحت تھا۔ حاکم مقرر کیا تھا + ان حاکموں میں سے پنطوس پلاطوس چھٹا حاکم تھا + (لوقا ۳ - ۱)

(۲) یہودیہ کا بیابان اُس غیر آباد خطہ کا نام ہے جو حبرون اور بیت لحم کے پہاڑوں اور بحرِ مُردار کے درمیان واقع ہے۔ جس میں وہ وادیاں شامل ہیں۔ جن سے ندیاں یکایک اُس جھیل کی طرف اُترتی ہیں۔ اور وہ بڑے بڑے پہاڑ جو اُن کو تقسیم کرتے ہیں۔ اور جسکی شمالی حد یریحو کے مقابل اور جنوبی عین جدی ہے + غالباً یوحنّا منادی کرتا ہوا شمال کی طرف جاتا تھا۔ چنانچہ اُسکا پہلا بپتسمہ بیابان کے قریب اور یریحو کے مقابل یردن کے جنوبی گھاٹوں پر تھا۔ اور پھر

(یوحنّا ۱-۲۸)- تھوڑی دیر کے بعد بیت برا میں پہونچا جو کہ غالباً یردن کا شمالی گھاٹ تھا۔ جہاں بعبوق ندی یردن میں گرتی ہے (قاضیوں ۷-۲۴) اور اُسکے بعد سلیم کے قریب اینون مین بپتسمہ دیتا رہا جسکا محل وقوع ندی کے اوپر کو بیت سان کی طرف دریافت کیا گیا ہے +

(۳) اِس شخص کے ظاہر ہونے سے بڑی تاثیر ہوئی + وہ عادت اور پوشاک میں الیاس کی مانند تھا اور اُسی کی روح اور طاقت سے منادی کرتا تھا۔ اور اُسوقت سے جبکہ ملاکی نے پیشین گوئی کی کہ مسیح کے آنے سے پہلے الیاس آوے گا ۴۰۰ برس بعد ظاہر ہوا۔ اور بہت سے لوگ وادیوں کی طرف سے یردن میں اُسکی منادی سُننے کو اُترے۔ حالانکہ یوحنّا نے کوئی مُعجزہ نہیں دکھلایا تھا۔ (یوحنّا ۱۰-۴۱)

(۴) اِس بات پر بہت بحث ہوئی ہے کہ کیا یوحنّا کا بپتسمہ ایک نئی رسم تھا یا نہیں + مگر اِس میں کچھ شک نہیں کہ یہہ دستور اِس سے پہلے یہودیوں میں جاری تھا۔ کیونکہ وہ اِسی طریق سے غیر قوموں کو اپنے دین میں شامل کرتے تھے۔ اور ربیز کاہنوں اور لاویوں کے سوال سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسیح اور الیاس کے بپتسمہ دینے کو تعجب انگیز بات نہ سمجھے ہونگے +

بارہواں سبق

مسیح کے بپتسمہ پانے۔ اور روزہ رکھنے۔ اور آزمایش کا بیان

"ضرور تھا کہ وہ ہر ایک بات میں اپنے بھائیوں کی مانند بنے"

متی ۳-۱۳-۱۷+۴-۱-۱۱+ لوقا ۳-۲۱-۲۲+ عبرانیوں ۲-۱۷-۱۸

پہلے ہم نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت گفتگو کی۔ کہ اُسکا کیا کام تھا+ اُس نے اُسے کس طرح پورا کیا اور کیا نتیجہ نکلا+

آج ہم بیان کرتے ہیں کہ یوحنا نے اِس بادشاہ کو جسکی راہ اُس نے تیار کی کس طرح قبول کیا+

ایردن کا بیان

(۱) یوحنا یردن پر بہت لوگوں کو بپتسمہ دیتا تھا+ یہہ بپتسمہ کسکا نشان تھا؟ پھر ایک جلیلی بڑھئی جسکی صورت عام آدمیوں کی سی تھی بپتسمہ پانے کے لئے آیا+ لیکن وہ کون تھا؟ یوحنا اُسکو پہچانتا تھا کہ وہ اُسکا رشتہ دار ہے۔ (لوقا ۱-۳۶) اگرچہ اُسے بہت دفعہ نہیں دیکھا تھا۔ کیونکہ اُن کے کام جُدا جُدا تھے۔ کیا یوحنا جانتا تھا کہ وہ مسیح خدا کا بیٹا ہے؟ (یوحنا ۱-۳۱) لیکن وہ جانتا تھا کہ اُسکی خصلت سادہ اور حلیم ہے+ وہ جانتا تھا کہ باوجودیکہ میں خدا کا نبی ہوں اِس شخص کے بپتسمہ دینے کے لایق نہیں+ اُس نے کیا کہا؟

(۲) کیا یوحنّا کا حیرانی ظاہر کرنا درست تھا؟ یوحنّا کا بپتسمہ توبہ اور معافی کے واسطے تھا + کیا یسوع کو اس بپتسمہ کی ضرورت تھی؟ (۲ قرنتیوں ۵ - ۲۱ + عبرانیوں ۷ - ۲۶ + ا یوحنّا ۳ - ۵) لیکن وہ اِس لئے آیا تاکہ ہمارے گناہوں کو اپنے اوپر اُٹھاوے تاکہ وہ گنہگاروں میں گنا جاوے + جو کچھ گنہگاروں کو مناسب ہے اُسے بھی ویسا ہی کرنا چاہیئے تاکہ سب راستبازی پوری ہو۔ اور اسبات میں بھی وہ عام لوگوں کی مانند رہوا +

(مثلاً بادشاہ اور باغی + باغی بادشاہ کے سامنے آکے اپنے ہتھیارونکو رکھہ دیتے ہیں کیا کوئی بے جُرم آدمی اُن کے ساتھہ آتا ہے؟ اُن باغیوں کے ساتھہ شمار ہونا نہیں چاہتا + توبھی یسوع کو ایسا کرنا لازم آیا) +

(۳) یسوع کنارے سے پانی میں اوترا اور دُعا مانگ کے باہر نکلا۔ (لوقا ۳ - ۲۱) اور دیکھو کہ آسمان کھُل گیا اور روشنی آئی اور ایک عجیب صورت اُس پر اُتری۔ اور آسمان سے ایک آواز سُنی گئی + یہہ تینون کون تھے؟ ایک جو آسمان بولا + دوسرا جو زمین پر تھا۔ اور تیسرا جو آسمان سے اُترا۔ الگ الگ اقنوم سب الٰہی۔ لیکن تین خدا نہیں + ہم اُن کو کیا کہتے ہیں؟ اُس آواز سے کیا معلوم ہوا؟ یوحنّا کو کیا بتلایا گیا؟ کہ یہہ جلیلی بڑھئی جسکے چال چلن کو وہ تعجب سے دیکھہ رہا تھا وہی بادشاہ ہے جسکا لوگوں میں تذکرہ ہو رہا ہے + اُس نے یہہ کس طرح معلوم کیا؟ اِس کے سوا اور کیا ظاہر ہوا؟ (یوحنّا ۱ - ۳۳ و ۳۴)

اِس آواز نے یسوع کو کیا کہا؟ کہ اُسیوقت جبکہ اُس نے جو بے گُناہ تھا۔ گنہگاروں کی مانند فروتنی سے بپتسمہ پایا باپ اُس سے راضی ہوا + (یشعیاہ ۵۳-۱۰ + فلپیوں ۲-۸-۱۰)

۲۔ یسوع کا حال بیابان میں

(۱) اب یسوع روح القدس سے ممسوح ہوا۔ تمام لوگوں میں بادشاہ اور نبی ظاہر ہوا۔ (اسموئیل ۱۰-۶ + ۱۶-۱ و ۱۲ و ۱۳ + اسلاطین ۱۹-۱۶ + زبور ۸۹-۲۰) آیندہ کو وہ آدمی کی مانند روح القدس کی ہدایت میں رہا + لیکن ہم میں اور اُسمیں بہت فرق تھا۔ کیونکہ ہم لوگ روح القدس کے تابع نہیں رہتے + وہ روح القدس سے بھرپور تھا + (لوقا ۴-۱ + یوحنّا ۳-۳۴) لیکن یہہ رہنما یسوع کو کہاں لے گیا؟ یروشلم کو؟ (متی ۴-۱-۱۱ + مرقس ۱-۱۲-۱۳ + لوقا ۴-۱-۲) آؤ ہم بیابان میں اُس کے پیچھے پیچھے چلیں اور اُسکو نگاہ رکھیں +

(۲) بیابان کیا چیز ہے؟ ایک پتھریلی اور ویران جگہہ + وحشی حیوان چلتے پھرتے۔ (مرقس ۱-۱۳) اور آدمی کم آتے جاتے ہیں +

یسوع وہاں اکیلا رہا + چالیس دن تک اُس نے کچھہ نہ کھایا۔ تو بھی بھوک نہ لگی کیونکہ وہ دعا اور فکر میں مصروف تھا + اُس کے موافق کس نے روزہ رکھّا؟ (استثنا ۹-۹ + اسلاطین ۱۹-۸) اور کون اپنے کام کرنے سے بیشتر دنیا سے الگ ہوا؟ (خروج ۳-۱ + لوقا ۱-۸۰ + گلتیوں ۱-۱۶-۱۸) اِسی طرح اُس نے بندوں کے

موافق کام کرنا پسند کیا +

(۳) ایک شخص وہاں تھا جو اُس سے خوف کرتا اور دشمنی رکھتا تھا + وہی اُس بے گناہ ناصری بڑھئی پر تاک لگائے تھا + اُس نے وہ عجیب آواز یردن پر سُنی اور وہ جانتا تھا کہ یہہ وہی نجات دینے والا ہے جسکا وعدہ مدت ہوئے باغِ عدن میں کیا گیا تھا + (پیدایش ۳-۱۵)

اور وہ جانتا تھا کہ وہ کس کام کو آیا ہے + (۱ یوحنّا ۳-۸) اور وہ اِس کوشش میں تھا - کہ یہہ قدّوس امتحان کے وقت گناہ میں پڑے اور یہہ زورآور مغلوب ہو +

(۴) چالیس دن گذرے + دفعتاً اُسکو چھہ ہفتے کے روزے کی تکلیف معلوم ہوئی + جسدم کہ یسوع کو تکلیف معلوم ہوئی شیطان کو امتحان کا موقع ملا آیندہ ہم بیان کرینگے کہ شیطان نے یسوع کا کس طرح امتحان کیا - اور یسوع کس طرح شیطان پر غالب آیا + لیکن جب مقابلہ ہو چکا اور یسوع کو ضُعف معلوم ہوا تو کھانا کون لایا ؟ اِس موقع پر بھی مالک بندوں کی مانند ہوا + (اسلاطین ۱۹-۵ + زبور ۷۸-۲۵)

ان باتوں سے ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کا بیٹا ہر ایک بات میں اپنے بھائیوں کی مانند بنا + ہم نے یہہ دریافت کیا +

(ا) کہ اُس نے جو بیگناہ تھا گنہگاروں کی مانند توبہ کا بپتسمہ پایا +

(ب) کہ وہ جو خدا کی مرضی کو اچھّی طرح سے جانتا اور پیار کرتا تھا روح کی باطنی

ہدایت کے تابع تھا جیسا کرنا ہم لوگوں کو ضرور ہے ۔ جو روح کی ہدایت کے سوا کچھ نیکی نہیں کر سکتے +

(ج) اُس نے جو تمام دنیا کا بادشاہ تھا کھانے کی محتاجی کی تکلیف برداشت کی +

(د) اُس نے جو فرشتوں کا خداوند ہے اپنے آپ کو پست کیا سکہ بُرے فرشتوں کے سردار سے امتحان کیا جاوے اور اپنے فرمانبردار فرشتوں سے خدمت کیا جاوے +

ہم کو چاہیئے کہ ہم اُسکی بے بدل محبّت کے لئے ۔ اُسکی پرستش کریں + ہم اُسکی مانند ہونے کی جس نے ہماری مانند ہونا پسند کیا کوشش کریں کسطرح ؟

کیا ہم گناہوں کا اقرار کرتے اور پاک ہونا چاہتے ہیں ؟

کیا ہم دعا کرتے ہیں کہ ہم روح القدس سے بھر جائیں ۔ اور اُسکی ہدایت کے تابع رہیں ؟

کیا ہم اپنی نفسانی خواہشوں سے پرہیز کرتے ہیں تاکہ ہمارا بدن روح کا تابعدار رہے ؟ .

کیا ہم کسی تکلیف کی جو خدا ہمپر بھیجتا ہے صبر سے برداشت کرتے ہیں ؟

کیا ہم ثابت قدمی سے شیطان کا مقابلہ کرتے ہیں ؟

تفسیر

(۱) وہ یونانی لفظ جسکا ترجمہ مرقس کی انجیل میں "کھُل گیا" کیا گیا ہے ۔

اُس لفظ سے جُدا ہے جسکا ترجمہ متی اور لوقا میں اِسی لفظ سے کیا گیا ہے۔ کیونکہ اسکے اصل معنی "پھٹ گیا" کے ہیں +

تیرہواں سبق

تین امتحانوں کا بیان

"ساری باتوں میں ہماری مانند آزمایا گیا۔ پر اُس نے گناہ نہ کیا"

متی ۴-۱-۱۱+ عبرانیوں ۴-۱۵+ یعقوب ۴-۷+ زبور ۱۷-۵+

آج ہم تھوڑا سا اور بیان یسوع مسیح کی آزمایش کی بابت کریں گے + ہم نے یہہ بیان کہاں چھوڑا تھا؟ یسوع بیابان میں کتنی مدّت رہا؟ چالیس دنوں کے بعد یسوع نے کس سے تکلیف اٹھائی؟ شیطان یہہ سوچ کے کہ اب میرا موقع ہے آیا + آزمایش اُس نے کس طرح شروع کی؟

پہلی آزمایش۔

شیطان نے وہ آواز جو اُس نے بپتسمہ کے وقت سُنی تھی یاد دلائی + "تو خدا کا بیٹا ہے"؟ کیا خدا نے اپنے بیٹے کو بھوکوں مرنے کو چھوڑا؟ کیا وہ تیرا باپ ہو سکتا ہے؟ لیکن اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو تجھے بھوکا مرنا ضرور نہیں + تجھ میں طاقت ہے + وہ طاقت خرچ کر۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو کہہ کہ یہہ پتھر روٹی بنجائے + کیا یسوع جھجک گیا؟ کیا باپ کی محبّت کی بابت کچھ شک لایا؟ کیا اُس نے اپنے

واسطے معجزہ کیا؟ اُس نے اُس آزمایش کو بالکل رد کیا + کس طرح؟ کیا اُس نے خدا کے بیٹے ہونے کی بابت بحث کی؟ اُس نے اُس بات کو چھوڑ دیا + اُس نے اپنا مرتبہ آدمی کا سا ٹھہرایا + کمزور گنہگار آدمیوں نے دنیوی خوراک کے بدون نہ صرف چالیس دن بلکہ چالیس برس پرورش پائی تھی۔ (استثنا ۸-۲-۶) اور اُس نے خدا کی باتیں جو بنی اسرائیل کو کہی گئیں بیان کیں۔ بلکہ وہ خوش تھا کہ اُن کی اور باقی آدمیوں کی مانند صرف خدا کی بخشش پر بھروسا رکھے +

دوسری آزمایش +

اِس سادہ بچوں کے سے اعتماد میں شیطان کچھ خلل نہ ڈال سکا + اُس کی اُمید تھی کہ یسوع چاپلوسی سے بھول جاوے گا + اُس نے اسکو ہیکل کی دیوار کے اونچے کنگورے کے کنارے پر جا کھڑا کیا + یہو سفط کی وادی نیچے تھی۔ جس کے گہرائی ایسی تھی کہ خوف سے کوئی نیچے کی طرف نہ دیکھ سکتا تھا + شیطان نے اُس طرف اُنگلی سے اِشارہ کیا اور کہا کہ اپنے آپ کو گرا کے دِکھلا کہ تو باپ پر کتنا بھروسا رکھتا ہے + نوشتوں کو یاد کر کہ خدا کے فرزند فرشتوں کی حفاظت میں ہیں + "اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئیں نیچے گرا دے" + یسوع نے یہہ کام کیوں نہ کیا؟ کیونکہ بیٹے کو عزت دینے کے لئے یہہ مقرری طریقہ نہ تھا۔ اور یسوع نے لوگوں کو دِکھا دیا کہ خدا کے مقرری راستوں پر نہ چلنا اور پھر اُسکی مہربانیوں کی اُمید رکھنا خدا کو آزمانا ہے + (زبور ۹۱-۱۱) اور ایسا کرنا گناہ ہے (استثنا ۶-۱۶)

تیسری آزمایش +

شیطان نے ایک اور کوشش کی + جب سے آدم نے گناہ کیا تھا شیطان دنیا کا خدا اور مالک بنا (۲ قرنتیوں ۴-۴ + یوحنا ۱۲-۳۱ + ۱۴-۳۰ + ۱۶-۱۱)

وہ جانتا تھا کہ یہہ جلیلی خدا کا بیٹا ہے۔ جو اپنے غصب شدہ تخت کا دعوی کرنے کو آیا ہے۔ شاید ایسا ہو سکے کہ یسوع یہہ بادشاہت شیطان سے حاصل کرے اور اس طرح اُسکی عظمت کو تسلیم کرلے؟ یسوع کی آنکھوں کے سامنے جنہوں نے تیس برس تک صرف جلیلی پہاڑوں کو دیکھا تھا اب شیطان نے بہت بڑے خزانے اور اپنی وسیع بادشاہت کی شان و شوکت اسواسطے ظاہر کی کہ اگر وہ صرف اُسکو سجدہ کرے تو یہہ سب کچھہ اُسکا ہوگا + اس پاک منجی کے لئے یہہ بات کیونکر آزمایش ہوسکتی تھی؟

اس میں یہہ باتیں تھیں کہ (۱) اُسکی بادشاہت جو سب گناہوں اور تکلیفوں کو جنکو دیکھکر اُسے اس قدر رنج ہوتا ہے دور کریگی ابھی شروع ہو جاوے + (۲) کہ وہ اس بادشاہت کو بغیر لڑائی اور تکلیفیں برداشت کرنے کے حاصل کرلے + لیکن یسوع بھلائی کی اُمید پر بُرائی کبھی نہ کرے گا۔ (اسموئیل ۲۴ مقابلہ کرو)۔ کیا وہ پیالہ جو کہ اُسکے باپ نے دیا نہ پیئے؟ (یوحنا ۱۸-۱۱ + عبرانیوں ۲-۹ و ۱۰ + فلپیوں ۲-۸-۱۱ + یشعیاہ ۵۳-۱۲) بڑے غضب سے اُس نے اس

آزمایش کرنے والے کو اپنے سامنے سے ہٹا دیا + پر کس طرح؟ نہ اس دلیل سے کہ وہ خدا کا بیٹا ہو کے خود سجدہ کے لایق ہے - اور نہ اس دلیل سے کہ وہ سب پر بلکہ شیطان پر بھی قادر ہے - نہیں بلکہ ایک انسان کی مانند جو ہم میں سے ہے - اور اُسکو آدمی کی طرح خدا کے حکم ماننا چاہیئے + اُسکو صرف تابعدار رعیّت کی مانند صرف خدا ہی کی پرستش کرنی چاہیئے + شیطان نے کچھہ مدّت تک اُسے چھوڑ دیا + پھر کب آیا؟ دیکھو کس طرح بڑے فریب سے وہ پھر کاہنوں بلکہ رسول کے وسیلہ سے یسوع پر حملہ کرتا رہا - (متی ۲۷ - ۴۰ - ۱۶ - ۲۲ - ۲۳) اُسکے آخری حملہ پر جو کہ اُس نے باغ میں اور صلیب پر بھی کیا خیال کرو - (یوحنّا ۱۴ - ۳۰ + لوقا ۲۲ - ۵۳) خدا کے بیٹے کو یہہ سب برداشت کرنا کیا ضرور تھا؟ کیا شیطان مقابلہ میں ایک خوفناک دشمن نہ تھا؟ وہی دشمن اُنہیں آزمایشوں سے اب بھی ہمپر حملہ کرتا ہے + کبھی خدا کی محبّت پر شک پیدا کرتا ہے - کبھی خدا کی آزمایش کرنے - اور کبھی بھلائی کی اُمید پر بُرائی کرنے کی ترغیب دیتا ہے - ہم کیا کریں؟

(۱) مسیح سے ہمدردی کے اُمیدوار رہوں - (عبرانیوں ۲ - ۱۸ + ۴ - ۱۵ + لوقا + ۲۲ - ۳۱ - ۳۲)

کیا ہم اِن بُرائیوں میں گھرے ہیں جو شیطان "مکر اور فریب سے ہمپر لایا چاہتا ہے"؟ ہم اپنی فکر یسوع پر ڈالدیں - کیونکہ اُسیکو ہماری فکر ہے +

(۲) مسیح کو اپنا نمونہ ٹھہراویں + ہم کس طرح اُسکی پیروی کرسکتے ہیں؟

(ا) شیطان کا سامنا کرنے سے - (یعقوب ۴ - ۷ + ا پطرس ۵ - ۹)

چھوٹے چھوٹے گناہوں کے خیالوں سے بھی بچنے۔(زبور ۳۹۔۱+متی ۲۶۔۴۱+ تسلنیکیوں ۵۔۲۲) اور برابر آزمایشوں کا مقابلہ کرنے سے۔(افسیوں ۶۔ ۱۰۔۱۳+عبرانیوں ۱۲۔۴+لوقا ۲۱۔۳۶+۱ قرنتیوں ۱۶۔۱۳)

(ب) خدا کا کلام ہتھیار کی طور پر استعمال کرنے اور اُسے ہر وقت تیار رکھنے سے۔(افسیوں ۶۔۱۷+عبرانیوں ۴۔۱۲+زبور ۱۷۔۴+ ۳۷۔۳۱+۱۱۹۔۱۱)

(۳) مسیح سے طاقت طلب کریں + شیطان ہم سے زور آور ہے لیکن مسیح اُس سے بھی زور آور ہے + سب کچھ اُسی کے بھروسے پر کریں + ہمیشہ دعا کریں +(زبور ۱۷۔۵ +۱۹۔۱۲+ ۲ قرنتیوں ۱۲۔۹+ افسیوں ۶۔۱۶+متی ۶۔۱۳)

تفسیر

(۱) مسیح کے تینوں امتحانوں کو حوّا کے امتحانوں اور اُن تین باتوں سے جو ا یوحنا ۲+۱۶ آیت میں مذکور ہیں۔اور عام قول سے جو مشہور ہے۔یعنے دُنیا۔ نفس۔اور شیطان ان سب سے عجیب مشابہت ہے۔مثلاً:

(ا) کھانے کے لئے اچھا" نفسانی خواہشیں" "شہوت" مسیح کا پہلا امتحان +

(ب) آنکھوں کے لئے خوشنما۔آنکھوں کی بُری خواہش"۔ دنیا دوسرا امتحان (لوقا کی انجیل کے موافق)

(ج) عقل بخشنے میں خوب + "زندگی کا جھوٹھا فخر" "شیطان" تیسرا امتحان۔

یہہ سب آپس میں مناسبت رکھتی ہیں +
قریبًا تمام گناہ جو ہم سے سرزد ہوتے ہیں وہ سب اِن تینوں امتحانوں میں شامل ہیں +

(۲) امتحان کے تمام بیان واقعی تھے لیکن دنیا کی تمام بادشاہتیں دکھلانا غالبًا ممتحن کی قدرت سے رویا کے طور پر تھا +

(۳) ہیکل کا کنگورا غالبًا اُس شاہی محل کے اُس بُرج سے مُراد ہے جو ہیکل کے جنوبی مشرقی کونے کے مقابل بنا ہوا تھا اور جس کے نیچے یہوسفط کی وادی تھی + یوسیفس نے لکھا ہے کہ اُسکی بلندی اِس قدر تھی کہ سر میں چکّر آتے لگتے تھے اور اِس بات کو اگرچہ مدّت تک مبالغہ سمجھتے رہے لیکن اب چونکہ سب عمارتیں ظاہر کی گئی ہیں تو اِس امر کی تصدیق ہوگئی - یہہ بُرج پہاڑ کی چوٹی سے دوسو چالیس[۲۴۰] فُٹ اونچا تھا اور خود اِس پہاڑ کے بلندی جیسے نیو رکھّی گئی تھی کدرون ندّی سے دوسو[۲۰۰] فُٹ تھی یعنے کل ارتفاع چارسو چالیس[۴۴۰] فُٹ تھا +

(۴) خیال کرنے کے لایق ہے کہ وہ آیتیں جو ہمارے خداوند نے پیش کیں - استثنا کی کتاب کے ایک حصّے میں سے تھیں جو کہ خصوصًا یہودیوں کے لڑکوں کو سکھایا جاتا تھا - اور کہ مسیح نے خود بھی جب کہ لڑکا تھا پڑھا تھا + شیطان نے نوشتوں کی آیتیں اِس لئے پیش کیں کہ وہ جانتا تھا کہ یسوع اُن کا ادب وتعظیم کرتا ہے + اِس سے ہم سیکھتے ہیں کہ اپنے مطلب کے واسطے شیطان بھی نوشتوں کو پیش کر دیتا ہے اور اِس لفظ کے

یعنے "میری سب راہوں میں" چھوڑنے سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ وہ اکثر آیتوں کو بدل کر پیش کرتا ہے +

چودھواں سبق

بپتسمہ دینے والے کی گواہی +

"تم نے یوحنّا کے پاس پیغام بھیجا اور اُس نے حق پر گواہی دی"

(یوحنّا ۱-۱۹+۳۷-۲۳+۲۶-۳۶+یوحنّا ۳-۲۸-۳۰+۲ قرنتیوں ۴-۵)

ہم پھر یوحنّا بپتسمہ دینے والے کی بابت بیان کریں گے + پہلے ہم بیان کر چکے ہیں کہ اُس نے یہودیوں سے صاف صاف بیان کیا کہ میں وہ آنے والا بادشاہ نہیں ہوں۔ بلکہ صرف اِس لئے بھیجا گیا ہوں تاکہ اُسکا راستہ تیار کروں + جو کچھ اُس نے اُس بادشاہ کی بابت گواہی دی ہم اب بیان کرتے ہیں +

گواہی کیا ہے؟ ہم سب گواہ ہیں۔ ہر روز گواہی دیتے ہیں + یعنے جو کچھ ہم نے دیکھا اور سُنا بیان کرتے ہیں + کیا ہماری گواہی ہمیشہ سچ ہے؟ جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا کہنا ناپسند۔ نامقبول۔ اور ہنسی کے لایق ہوگا۔ یا کہ لوگ ہمیں حقیر سمجھینگے تو اکثر آنکھ بچاکے بولنے کی آرزو اُٹھتی ہے + اب ہم بیان کرتے ہیں کہ یوحنّا نے کسطرح گواہی دی اور اُس سے کیا نتیجہ نکلا +

۱- گواہی

(۱) پہلے اُس نے کیا کہا تھا؟ (متی ۳-۱۱-۱۲)

(مرقس ۱-۷، ۸ + لوقا ۳-۱۶ و ۱۷) وہ آنے والا مجھ سے اتنا بڑا ہوگا کہ میں اپنے آپ کو اُسکی غلامی کے بھی ناقابل سمجھتا ہوں وہ بپتسمہ دیگا - لیکن نہ صرف پانی سے جو تو یہ کا نشان ہے بلکہ باطنی طور پر روح القدس کو دلوں میں داخل کرنے سے - اور اُسکو سر بسر صاف کرنے سے جیسا کہ دھاتیں آگ سے خالص کیجاتی ہیں + وہ ایک کسان کی مانند ہوگا جو دانہ اُوڑاتا ہے - بھُوسے کو جو اُسکی نظر میں ناچیز ہے اور پاک صاف دانوں کو جو کھانے کے لایق ہے کیا کریگا؟

(۲) لیکن اب یوحنّا اور زیادہ صاف صاف کہتا ہے کہ وہ آنے والا آچکا اور میں اُسے جانتا ہوں - اور اُسے دیکھ چُکا ہوں - کب؟ اور اُسیوقت اُس نے کیا دیکھا تھا؟ وہ اُس عجیب نشان کا مطلب کس طرح جانتا تھا؟ (متی ۳-۱۶-۱۷ + یوحنّا ۱-۳۲-۳۳) اُس دن سے چھ ہفتے گذر گئے تھے - اور اب ایک سنجیدہ ایلچی یروشلم سے یوحنّا کی اصلیّت دریافت کرنے کو آیا (آیت ۱۹-۲۸) یوحنّا نے کس طرح جوابدیا؟ اور اِس بادشاہ کا کسطرح بیان کیا؟

(أ) کہ وہ آچکا ہے - (آیت ۲۶) "اب تمھارے درمیان ایک کھڑا ہے" نامعلوم ہے اور لوگ اُس سے بے خبر ہیں + (یوحنّا ۱-۱۰) یہہ وہی ہے + جب سے

یوحنّا نے اُسے پچھلی دفعہ دیکھا وہ کہاں رہا؟

(ب) کہ وہ خدا کا برّہ ہے۔ آیت ۲۹ + حقیقی برّہ جسکا عیدِ فسح کے برّے نشان تھے جسکی بابت پیشین گوئی تھی کہ اُسے قربان گاہ پر لیجاوینگے + (یسعیاہ ۵۳-۷ + خروج ۱۲-۱-۱۳ + اعمال ۸-۳۲ + اقرنتیوں ۵-۷ + مکاشفات ۱۳-۸)

(ج) کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ (آیت ۳۴) نہ صرف آدمی گراہوا اور کمزور۔ بلکہ قادرِ مطلق اور سب کے واسطے کافی + (عبرانیوں ۷-۲۵-۲۷)

۲۔ گواہی کسطرح مقبول ہوئی؟

(ا) کیا کاہنوں اور لاویوں نے اِس پر یقین کیا؟ اُنہوں نے اُسکی بابت جو اِن کے درمیان کھڑا تھا دریافت بھی نہیں کیا اور دیکھو کہ یسوع نے اُس سے پیچھے کیا کہا + (یوحنّا ۵-۳۳-۳۸ + ۴۰-۴۳) تیتس برس پہلے جبکہ مجوسی یروشلم میں آئے ایسا ہی ہوا تھا + لیکن ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ اُنہوں نے یوحنّا کی بات کیوں نہیں یقین کی + وہ خیال کرتے ہونگے کہ

(ا) یہہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ مسیح ہمارے درمیان کھڑا ہو اور ہم اُسے نجانیں؟ اور کس طرح ہوسکتا ہے کہ یہہ جنگلی منادی کرنیوالا ہم سے بہتر جانے؟

(ب) مسیح برّہ کی مانند کسطرح ہوسکتا ہے؟ وہ بے شک جہان کے گناہ غیرقوموں کو قتل کرنے سے لیجا سکتا ہے لیکن ایسا کام برّہ کے موافق نہیں ہے +

(ج) اور کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی جو لوگوں میں ہو اور وہ اُسے نہ جانیں خدا کا بیٹا ہو؟

(۲) لیکن بعضوں نے یقین کیا +

دو جلیلی مچھوے تھے جو یوحنّا کی باتیں سُننے کو آئے تھے۔ اپنے گناہوں سے قایل ہو کر متفکر ہوے۔ اُنہوں نے بپتسمہ پایا۔ اور تب سے پھر اپنے گھر نہ گئے۔ بلکہ یوحنّا کے ساتھ رہے۔ اور جو کچھہ اُنہیں چاہئے تھا یوحنّا نے اُن سے بیان کیا۔ (ا) کہ ایک شخص ہے جو کہ اُن گناہوں کو جنکا اُنہوں نے اقرار کیا لیجا سکتا ہے۔ جیسا کہ اُنہوں نے یشعیاہ نبی کی پیشین گوئی میں پڑھا تھا کہ یہہ اُسکے وسیلے ہوگا۔ جو کہ برہ کی مانند قربانگاہ پر پہونچایا جائے گا + (یشعیاہ ۵۳) "خُدا کا برّہ" +

(ب) اُسکی بابت بھی بیان کیا جو اُنہیں میں سے ہو کر اُن کا حال سمجھہ سکے + "تمہارے درمیان" +

(ج) تو بھی "خدا کا بیٹا" جو اُن کو آخر تک بچا سکتا ہے + اُنہوں نے یہہ باتیں صاف صاف جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں نہ سمجھیں۔ لیکن جبکہ یوحنّا نے دوبارہ اِشارہ کیا کہ "یہہ خدا کا برّہ ہے" تب اُنہوں نے کیا کیا؟

کیا یوحنّا ناراض ہوا کہ اُسکے شاگرد اُسے چھوڑ کر کسی اور کے پیچھے گئے؟ اُس کو کچھہ اور بھی برداشت کرنا تھا کیونکہ تھوڑی دیر بعد یسوع۔ یوحنّا کی مانند لوگوں کے سامنے سکھلانے اور بپتسمہ دینے اور وہ کام بھی کرنے لگا جو یوحنّا نے نہیں

کیا + وہ کام کیا تھا؟ (یوحنّا ۲-۲۳+۱۰-۴۱) اور اُسکا نتیجہ کیا ہے؟ (یوحنّا ۳-۲۶+۴-۱) یوحنّا نے لوگوں کا اپنے پاس سے جانا کس طرح پسند کیا؟ (یوحنّا ۳-۲۸-۳۱) وہ جانتا تھا کہ میں دولہا نہیں اور اُس کا دوست ہونا پسند کرتا ہے تاکہ دولہا یعنے مسیح - اور دولہن یعنے اُس کے لوگوں کو ملاوے + اُسکا دل غیرت سے نہیں بلکہ خوشی سے بھرا تھا اور دیکھو کہ اُس نے مسیح کی بابت کیا کہا جو کہ بہ نسبت اور باتوں کی جو اُس نے پہلے کہیں بہت سنجیدہ ہے + (آیت ۳۶) دیکھو کہ یوحنّا کیا اچھّا گواہ تھا - کیا جو کچھ سچ تھا اُسنے بیان کیا؟ (یوحنّا ۳-۳۲) جو کچھ اُسنے بیان کیا کہاں سے سیکھا؟ کیا اُس نے صرف وہی کچھ کہا جسے یہودی پسند کرتے تھے؟

اُسکی گواہی نے اُسے چھوٹا یا بڑا کیا؟ جب یسوع اُس سے بڑھ گیا تو اُس نے کس طرح پسند کیا؟

کیا یوحنّا بپتسمہ دینے والے کی مانند کوئی اور گواہ ہے؟

(ا) بہت گواہ ہیں + جیسے منادی کرنے والے سکھلانے والے بیبل اور اچھی کتابیں جو کہ ٹھیک ٹھیک طور پر بیان کرتے ہیں +

(ا) کہ یسوع ہم میں سے ایک آدمی ہے +

(ب) کہ یسوع برّہ ہے جو گنہگاروں کے واسطے ذبح ہوا +

(ج) کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے +

ہم اِس گواہی کو کس طرح مانتے ہیں؟ کیا یہودیوں کی مانند جنہوں نے خدا کو

چھو ٹھا جانا۔ (یوحنّا ۵ - ۱۰) یا اِن دو مچھوؤں کی مانند جنہوں نے مُہر کی ہے کہ خدا سچّا ہے۔ (یوحنّا ۳ - ۳۳)

(۲) تمکو بھی گواہ ہونا چاہیئے +

ہم چراغ کو کیوں جلاتے ؟ کیا صرف تیل جلانیکے واسطے ؟ تو اور کسواسطے + دیکھو (متی ۵ - ۱۵ - ۱۶) مسیح اپنے لوگوں کو کسکی مانند ہونا چاہتا ہے ؟ اور دیکھو کہ اُسنے یوحنّا بپتسمہ دینے والے کو کس طرح بُلایا ؟ (یوحنّا ۵ - ۳۵ + فلپیوں ۲ - ۱۵) ہمکو پطرس کی مانند کہنا چاہیئے "ممکن نہیں کہ جو کچھ ہم نے سُنا اور دیکھا نہ کہیں" + (اعمال ۴ - ۲۰) اگر ہم یسوع کی بابت گواہی دیں تو اوروں کے واسطے کیا نتیجہ نکلے گا ؟ یوحنّا کے شاگردوں کے لئے اُسکی باتوں سے کیا نتیجہ نکلا ؟ چاہیئے کہ یہہ آیت ہمارے حق میں صادق ہو + (۲ قرنتیوں ۴ - ۵)

تفسیر

(۱) معلوم ہوتا ہے کہ اِس لفظ (یعنے خدا کا برّہ) نے یوحنّا کے دل پر بہت تاثیر کی کیونکہ اُس نے اِس لفظ کو بہت استعمال کیا۔ چنانچہ مکاشفات میں تیس بار لکھا ہے۔ اور دوسرے رسولوں کی کتابوں میں بالکل نہیں آتا ہے +

پندرہواں سبق

پہلے شاگرد

"بہت سے حاکم۔ بہت عقل ور روپے والے اور بہت اشراف شامل نہیں ہیں"

یوحنا ۱-۳۷-۵۱ + یوحنا ۱-۱-۸ + ا قرنتیوں ۱-۲۶-۲۷ +

پھر یسوع یردن کے کنارے پر آیا۔ اپنے بپتسمہ سے مخصوص ہوا۔ اپنے روزوں کے برداشت کرنے اور اپنے اِمتحان کے غلبہ سے طاقت پائی۔ اور بے اندازہ روح القدس سے بھرپور رہا + اُسکی عام منادی زمین پر شروع ہونے کا وقت آیا۔ وہ اِس کو کس طرح شروع کرے گا؟ کیا یروسلم کے سرداروں کے سامنے اپنے آپ کو ظاہر کرے گا؟ کیا اپنے ظہور کے واسطے بہت معجزے دِکھائے گا؟ نہیں ہی سے شروع کرے گا + اُس کے پہلے شاگرد بڑے آدمی نہ تھے + آج کی آیت میں کیا بیان ہے؟ اب دیکھو کہ وہ کیسی صادق آتی ہے + کیا تم نے کسی بڑے دریا کو دیکھا ہے؟ چوڑا اور گہرا ہے۔ اُس پر پُل اور کشتیاں ہیں + کیا تم پانی کی بوندیں گن سکتے ہو؟ مسیح کی کلیسیا ایسے ہی ہے + تمام دنیا میں ہر اتوار کو بہت سے لوگ عبادت کرتے ہیں کیا تم اُن کو گن سکتے ہو؟ لیکن دریا کے نکاس پر جاؤ ایک چھوٹی سی سوت نکلتی ہے + بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہہ بڑا دریا بنجائے گا + کیا ہم کلیسیا کے شروع کو معلوم کر سکتے ہیں؟ آج ہم اِس کا بیان کریں گے + پہلے پانچ شاگردوں کا

حال بیان کرتے ہیں +

۱۔ یوحنّا اور اندریاس + (یوحنّا ۱۔ ۳۵۔ ۴۰)

ہم نے اس کا بیان کر دیا ہے کہ یسوع دو جلیلی مچھوؤں پر کس طرح ظاہر ہوا +
وہ کون تھے؟ بپتسمہ دینے والے نے اُسکی بابت اُن سے کیا کہا؟ جیسا کہ وے
سرگرمی سے یسوع کے پیچھے گئے ہم بھی اُن کا پیچھا کریں۔ یسوع کیسی مہربانی سے
اُن سے ہمکلام ہوا۔ اُنہوں نے اُس کے ساتھ گھر جانے کا کیوں ارادہ کیا؟ کیا تھوڑا
سا وقت اُن کے واسطے کافی ہوگا؟ وہ گنہ گار ہیں۔ جو نجات دہندہ کی تلاش کر رہے
ہیں۔ اور اُس کی بابت دریافت کرنے کے بہت مشتاق ہیں + اور اُسی شام کو
اُنہوں نے یقین کیا کہ یہہ بیچارہ ناصری بڑھئی بے شک وہی موعود بادشاہ ہے +
کس بات سے اُنہوں نے یقین کیا؟

کیا معجزوں سے؟ اُسکی مبارک باتیں کافی ہیں۔ (یوحنّا ۶۔ ۶۸ ۷۔ ۴۶)

۲۔ شمعون پطرس۔ (یوحنّا ۱۔ ۴۱۔ ۴۲)

وہ یہہ خوشخبری اپنے دل میں نہیں چھپا سکے + اگر تمکو کوئی اچھی خبر ملے تو
پہلے کس سے بیان کروگے؟

یوحنّا اور اندریاس کے بھائی ہیں + اندریاس کا بھائی نزدیک ہے +
وہ جلدی سے یسوع کے پاس پہونچایا گیا + اُس کا کیا نام ہے؟ لیکن یسوع نے ایک
نئے نام سے اُسے پکارا جو اُسوقت مشہور نہ تھا۔ (”تو کہلاویگا“) متی ۱۶۔ ۱۸

مقابلہ کرو + اُس وقت کیوں نہیں مشہور تھا؟ شمعون محبّت اور سرگرمی سے بھرپور
تھا لیکن بیقرار تھا۔ جلدی سے اِدھر اُدھر جھک جاتا تھا۔ سو پتھر کے موافق نہیں
لیکن مضبوط اور قایم ہو جائے گا + یسوع کی ہمراہی سے یسوع کی مانند ہو جائیگا +
(عبرانیوں ۱۳ ا-۸ + ۱ پطرس ۲-۴-۶ + ۱ قرنتیوں ۳-۱۱) اور اُس کلیسیا کے
جو اُس دن شروع ہوئی نیو کے پتھر کے لایق ہو جائے گا + (افسیوں ۲-۲۰ + گلتیوں
۲-۹ + متی ۱۶-۱۸)

۳- فیلبوس + (یوحنّا ۱-۴۳ و ۴۴)

دوسرے دن ایک چوتھا شاگرد اُن میں شامل ہوا۔ نہ اپنی مرضی سے
جیسا کہ اندریاس اور یوحنّا۔ اور نہ کسی کے بُلانے سے جیسا کہ شمعون تو کسطرح؟
کیا وہ اِس ناصری کے پیچھے چلنے میں ششدر رہا + جب وہ یسوع کے پاس آیا تو کس سے
ملا؟ کیا وہ اُس سے ناواقف ہے؟ (آیت ۴۴)

۴- نتھانئیل + (یوحنّا ۱-۴۵-۵۱)

فیلبوس کا ایک دوست تھا۔ چاہیے کہ وہ اُسے یسوع کے پاس لاوے
بے شک یہہ دونوں اکثر آپسمیں اُن وعدوں کی بابت جو موسیٰ کی شریعت میں
تھے اور پیغمبروں نے لکھے۔ بات چیت کرتے تھے۔ شاید جبکہ فیلبوس اُس کے پاس آیا
نتھانئیل اُن کی بابت سوچ رہا تھا + عجب خبریں! ہم نے اُسے پایا" + کسکو؟ کہاں +
کیا ناصرت سے؟ ناممکن ہے + فیلبوس نے کیسی دانائی سے جواب دیا۔ نہ غصہ سے

نہ جھگڑے سے بلکہ آرام اور صبر سے + آہستہ آہستہ نتھانئیل اُس کے موافق ہو جائیگا +
یسوع نے اِس شک کرنے والے کو آتے دیکھا۔ کچھ خفا نہ تھا جانتا تھا کہ بہت سے یہودی
اپنے نام کے موافق نہیں + (رومیوں ۹-۶ + مکاشفات ۳-۹) جانتا تھا کہ
یہہ آدمی خدا کے اِسرائیلیوں میں سے ہے + (گلیتیوں ۶-۱۶ + رومیوں ۲-۲۸ و
۲۹) وہ شخص جس نے شمعون کے استقبال کی پہلے خبر دی اب نتھانئیل کی صفائی کو
ظاہر کرتا ہے +

نتھانئیل کے تعجب کا خیال کرو۔ کس بات پر؟

(۱) اِس پر کہ ایک اجنبی آدمی نے میری خو پہچانی۔ آیت ۴۷ + (۲) اِسبات
کے معلوم کرنے پر کہ ایک اجنبی نے میری حالت کو دیکھا + (یوحنا ۴-۱۷-۱۸ آیت
۴۸) اُس نے بھی داؤد کی مانند معلوم کیا + (زبور ۱۳۹-۱-۳) اُسکا سارا دل
عبادت میں جھکا + اُس نے جو سچا اِسرائیلی تھا معلوم کیا کہ یہہ ناصری اسرائیل کا
الٰہی بادشاہ ہے + وہ یوسف کے بیٹے کو دیکھنے کے لئے بُلایا گیا لیکن اُس نے
خدا کے بیٹے کو دیکھا + دیکھو کہ یسوع نے سچے اِسرائیلی کے ایمان کا کس طرح اجر دیا (آیت
۵۱) + کیسی عجیب بات! اُس کے پردادوں میں سے ایک نے (جسکا نام خدا نے
اِسرائیل رکھا) ایک خواب دیکھا + وہ کیا تھا؟ (پیدائش ۲۸-۱۲)

پر نتھانئیل اصلی سیڑھی دیکھے گا۔ اچھا راستہ جس سے آسمان کو چڑھیں اور
وہ راستہ وہی آدمی ہے جسکا اُس نے اقرار کیا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے +

یسوع کے پہلے شاگرد یہی تھے + اور عیسائی کلیسیا کے پہلے ممبر کا کلیسیا چھوٹا شروع ہے ۔ اب دیکھو کہ کلیسیا کس قدر بڑھ گئی اور اب تک بڑھتی جاتی ہے + وہ کام جو خود یسوع نے یردن پر شروع کیا اب مشنری یا پادری لوگ گنگا اور نیگر دریا پر کر رہے ہیں۔

ہم اس کلیسیا میں ہیں + بپتسمہ میں مسیح کے سپرد ہوئے لیکن جیسا کہ تب بعضے نام کے اسرائیلی اور بعضے سچے اسرائیلی تھے ویسا ہی اب سب جو کلیسیا میں شامل ہیں سچے شاگرد نہیں ہیں + کیا ہم مسیح کے سچے شاگرد ہیں ؟ دیکھو کیا ہم اُن کی مانند ہیں جنکی بابت ابھی بیان ہوا ؟ کیا ہم یوحنّا اور اندریاس کی مانند خدا کے برّہ کے پاس آتے ہیں ؟ کیا ہم چاہتے ہیں کہ شمعون کی مانند کلیسیا کی بڑی عمارت میں پتّھر بنجائیں ؟ ہمکو کون ایسا بناسکتا ہے ؟ (افسیوں ۲-۲۲) کیا ہم فیلبوس کی مانند یسوع کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرتے ہیں ؟ کیا ہم چاہتے ہیں کہ اندریاس اور فیلبوس کی مانند اوروں کو یسوع کے پاس لاویں ؟ خاصکر اپنے عزیزوں کو ؟ پطرس کے حال سے معلوم ہوتا ہے کہ بھائی کی بات سے کیا فایدہ ہوتا + کیا ہم نتھانئیل کی مانند اقرار کرتے ہیں کہ مسیح ہمارا بادشاہ ہے ؟ یاد رکھنا چاہئے کہ مسیح ہمکو پہچانتا ہے + ان سوالوں کے ٹھیک ٹھیک جواب جانتا ہے + وہ جو پطرس اور نتھانئیل کی خو جانتا تھا ہماری بھی جانتا ہے (متی ۹-۴-۱۲-۲۵ + لوقا ۶-۸ + یوحنّا ۲-۲۴ و ۲۵ + مکاشفات ۲-۲۳)

مثلاً ایک سردار قید ہوا + قید خانہ کی دیوار میں ایک چھوٹا سا چھید تھا جس میں سے ایک پہرے دار اُسے ہمیشہ دیکھتا رہتا + اوس کا ہمیشہ دیکھنا

سب سے زیادہ مصیبت تھی + یسوع ہم میں کیا دیکھتا؟ کچھہ مگر نہیں + یہی ہے جسکی وہ تلاش میں ہے۔ (زبور ۵۱-۶ + ۳۲-۲ + ۱ پطرس ۲-۱) کیا ہم پطرس کی مانند کہہ سکتے؟ (یوحنّا ۲۱-۱۷)

تفسیر

(۱) نتھانئیل کا اقرار بہت عجیب تھا۔ اور پطرس۔ (متی ۱۶-۱۶) اور مارتھا۔ (یوحنّا ۱۱-۲۷) اور تھوما۔ (یوحنّا ۱۰-۸) کے اقراروں سے مقابلہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ اُنہوں نے کچھہ مدّت بعد اقرار کیا۔ نتھانئیل نے دوسرے زبور سے معلوم کیا ہوگا کہ آنیوالا بادشاہ خدا کا بیٹا ہوگا۔ لیکن ان باتوں سے جو (یوحنّا ۵-۱۸- اور ۱۰-۳۰-۳۹) میں مذکور ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہودی لوگ اِس بات کو کم سمجھتے تھے +

(۲) اکثر مفسّر اِس عبارت کو جو یوحنّا ۱-۵۱ آیت میں مذکور ہے یعقوب کی سیڑھی سے متعلق سمجھتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ اس سے وہ حقیقی سیڑھی مُراد ہے یعنے یسوع مسیح جو کہ درمیان آسمان اور زمین کے رکھّی گئی ہے۔ جسکی اُلوہیت اُسے آسمان سے ملاتی اور اِنسانیت زمین سے ملاتی ہے۔ جسکے ذریعہ سے فرشتے پاک خدا کی طرف سے گنہگاروں کی خدمت کے لئے اوترتے چڑھتے ہیں +

(۳) خیال کرنے کے لایق ہے کہ یسوع نے عین اُس وقت کہ جب کسی نے اُسے خدا کا بیٹا کہا اپنے واسطے ابن آدم کا لفظ اِستعمال کیا + ہم اِس لفظ کو انجیلوں میں ۸۸ دفعہ پاتے ہیں۔ اور مسیح نے ہر ایک دفعہ خود اپنی بابت اِستعمال کیا۔ لیکن اور جگہہ میں

صرف تین۳ دفعہ پائے ہیں۔ یعنے (اعمال ۷-۵۶+مکاشفات ۱-۱۳+۱۴-۱۴)
جہاں سے یسوع کی انسانیت کا آسمان میں ہونا معلوم ہوتا ہے+چونکہ مسیح
ابنِ آدم تھا اُس لئے گناہوں کی معافی سبت کا خداوند ہونا۔ اور اِنصاف کرنیکا
دعویٰ کیا۔ (مرقس ۲-۱۰-۲۸+یوحنّا ۵-۲۷+متی ۲۵-۳۱)

سولہواں سبق

پہلا معجزہ

"ابن آدم کھاتا پیتا آیا"

یوحنّا ۲-۱-۱۱+فلپیوں ۴-۱۹+افسیوں ۳-۲۰

آج ہم اُس آسایش کے گھر ناصرت کا جہاں یسوع بہت مدّت تک رہا تھا
بیان کرتے ہیں + وہ اِس موقع پر وہاں نہیں تھا۔ کیونکہ دو مہینے سے اَور رونکی
مانند اُس منادی کرنے والے سے بپتسمہ پانے کے واسطے یردن کو گیا ہوا تھا+ اِس
عرصہ تک یسوع واپس نہ آیا+مریم کے دل میں کیا گذرتا ہوگا؟

آخرش وہ آیا لیکن نہ تنہا۔ اُس کے ساتھ کون تھا اور کتنے تھے؟ کیوں
اُس کے ساتھ آئے؟ اُنہوں نے اُسکی بابت کیا سمجھا؟ (یوحنّا ۱-۳۷ و ۴۱ و ۴۵ و
۴۹) مریم کی خوشی اور انتظاری کا خیال کرو+اُس کے دل میں کیا کیا باتیں آئی
ہونگی۔ (لوقا ۱-۳۲ و ۳۳) کیسے اشتیاق سے یسوع کے کاموں کی جو کہ وہ اب

کرنے پر تھا انتظاری کرتی ہوگی +

ا۔یسوع ایک شادی کی دعوت میں گیا

یہہ شادی قانا میں جو کچھہ فاصلہ پر تھا اُس کے خاندان میں تھی - مریم بھی واں تھی + جب یسوع گھر میں آیا تو وہ بھی بُلایا گیا - اور اُس کے نئے دوست بھی جنمیں سے ایک اُسی جگہہ کا تھا - (یوحنا ۲۱-۲) کیا وہ وہاں جائیں گے ؟ یوحنا بپتسمہ دینے والا تو کبھی نہ گیا تھا - کیونکہ وہ سخت گیر اور اکیلا رہتا تھا + اُس نے اپنے شاگردوں کو کیا سکھلایا ؟ (لوقا ۵-۳۳-۷-۳۴) کیا یہہ نیا نبی اُسکی مانند نہوگا ؟ یسوع نے کیا کیا ؟ اندریاس اور باقی شاگرد اُسکے پیچھے ہولئے - لیکن اُنہوں نے کسقدر تعجب کیا ہوگا + سب لوگ جمع ہوئے تھے - لیکن مہماندار اپنی غریبی کے باعث بہت شراب نہ پلا سکے - قریبًا سب خرچ ہوچکا - اب وہ کیا کرینگے ؟ مریم نے یہہ حال دیکھا - اور یہہ خیال اُس کے دل میں گذرا کہ کیا یسوع اُنکی مدد نہ کرسکیگا ؟ الیاس نے تیل اور روٹی کو بڑھایا (۲ سلاطین ۴-۱-۷ + ۴۲-۴۴) کیا یہہ موعود بادشاہ اِس سے کم قدرت رکھتا ہوگا ؟ یسوع کا جواب دیکھو - باوجودیکہ نرم تھا تو بھی ملامت آمیز تھا - تابعداری کا وقت گذر گیا تھا - وہ اب اپنے آپ سے کرے گا - تو بھی نہ اپنے آپ سے کیونکہ اُسے اپنے باپ کا کام کرنا ضرور تھا - اپنے باپ کے اِشارے پر سب کام کرتا تھا - یہہ اُسکا وقت تھا لیکن اُس نے کہا

"ہنوز نہیں" سو مریم نے صبر کیا اور خادموں کو اُسکی اطاعت کا حکم دیا +

۲- یسوع نے کیا کیا؟

عام پانی سے قیمتی شراب بنائی - آیت ۷-۱۰ + کھانا شروع تھا - شراب ہو چکی - تو بھی خادم میر مجلس کے پاس کچھ لے گئے - اُس نے اُسے چکھا + اُسے کیسی شراب کی اُمید تھی؟ اور اُسے کیسی ملی؟ آیت ۱۰ + یہہ کس طرح ہوا؟ دولہا کو معلوم نہ تھا - اُس نے خیال کیا کہ سب ہو چکی + کہاں سے آئی ہوگی؟ کیا اُن بڑے مٹکوں سے؟ لیکن وہ تو پانی کے واسطے تھے اور ابھی پانی سے بھرے ہوئے تھے + بے شک - لیکن اب عمدہ اچھی شراب سے بھر گئے - جو چند مہینوں کے خرچ کے واسطے کافی تھے + یہہ کسطرح ہوا؟ دولہا کے شکرگذاری - مہمانوں کا تعجب - اور مریم کی خوشی کو خیال کرو + لیکن یوحنا اور اندریاس نے کیا سوچا ہوگا؟ یہہ بہت عجیب بات ہے کہ یسوع شادی میں گیا - لیکن اب اُس نے کیا کیا؟

یوحنا بپتسمہ دینے والے نے شراب کو کبھی چکھا بھی نہ تھا + (لوقا ۱-۱۵) اور اُن کو بھی اکثر روزہ رکھنا سکھلایا تھا + اُس نے اُنھیں اُن کے گناہ بتلائے + ایک نئی زندگی کے واسطے بپتسمہ دیا - پھر خدا کے برّے کی طرف اِشارہ کیا + اُنہوں نے اُس خدا کے برّے کا پیچھا کیا - اور وہ اُسی ہفتے میں اُن کو ایک ضیافت میں جو کہ اُسکی قدرت ظاہر کرنے کے واسطے مخصوص تھی لے گیا - کہ وہاں اُس نے بہت سی

شراب بنائی + اسکا کیا مطلب ہے؟ کیا وہ اُسکے پاس سے چلے گئے؟ آیت ۱۱ + نہیں۔ بلکہ اُنکی محبت اور اُن کا ایمان زیادہ بڑھ گیا +

۳۔ یسوع نے ایسا کام کیوں کیا؟

اپنا جلال ظاہر کرنے کے واسطے + یسوع نے کیا دکھلایا؟ کیا اپنی قدرت؟ اکثر آدمیوں کی قدرت اور اُن کا جلال ایک ہی ہوتا ہے (جیسا کہ سکندر بادشاہ کا جلال صرف اُس کے اور قوموں کے شکست دینے کی قدرت سے ظاہر ہوتا تھا) + پر یسوع نے اپنی قدرت اِس طرح نہیں دِکھلائی۔ وہ سارا اختیار رکھتا تھا (متی ۲۸-۱۸) لیکن اُس نے اِس اختیار کو کس طرح استعمال کیا؟

(ا) لوگوں کے خوش کرنے میں استعمال کیا + وہ اُنکی خوشی پر چین بجبیں نہوا۔ بلکہ اُس میں شامل ہوا + (رومیوں ۱۲-۱۵) اور اُس کے بڑھانے کے واسطے معجزہ کیا +

(ب) اُس نے سب سے عام چیز کو ایک قیمتی چیز بنانے میں اُسکو استعمال کیا +

(ج) وہ اُسے پولوس کے اِس قول کو ظاہر کرنے کے واسطے استعمال میں لایا۔ (ا تمطاؤس ۴-۴)

(د) اُس نے اُسے چُپ چاپ استعمال کیا +

نہ نمود کے طور پر۔ نہ ساحروں کی مانند۔ پر خدا کی مانند جسکے کام چپ چاپ

ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ستارے بے شور و غل چلتے ہیں۔ اور پیڑ بے آواز بڑھتے جاتے ہیں + تو یہ یسوع کا جلال تھا +

لوگوں کو خوش کرنا + عام چیزوں کو قیمتی کرنا + خدا کی ساری نعمتوں کو پاک کرنا۔ چپ چاپ نیکی کرنی +

کیا ہم زیادہ خوش ہونا چاہتے ہیں؟ کیا ہو سکتا ہے؟ کس طرح ہو سکتا؟ اِس طرح کہ یسوع ہمارے ساتھ رہے + وہ ہمارے ساتھ کہاں ہوگا؟ نہ صرف گرجے میں بلکہ گھر میں۔ اِسکول میں۔ کھیلنے کی جگہہ میں۔ بازاروں میں۔ دوکان میں۔ باورچی خانے میں۔ کام کرنے کے وقت کھیلنے کے وقت۔ کھانے کے وقت۔ نہ صرف دعا مانگنے کے وقت بلکہ ہنسنے کے وقت بھی۔ جماعت کے ساتھ بھی ویسا ہی جیسا کہ اکیلے میں +

کیا اوس کے ساتھ رہنے سے ہمیں زیادہ خوشی ہوگی؟ کیا تم ڈرتے ہو کہ وہ تمہیں دلگیر کرے گا؟ کیا قانا میں ایسا ہوا؟ کیا یسوع نے اُن کی خوشی کو روک دیا؟ البتہ ایک چیز کو یعنے گُناہ کو ضرور بند کریگا + (یوحنا ۱۷-۱۵ + ۱ قرنتیوں ۷-۳۱ + یعقوب ۱-۲۷) کچھہ تعجب نہیں کہ وہ لوگ جو گناہ میں خوش ہیں اُسے نہ چاہیں + کیا ہم بھی ویسے ہی ہوویں؟ کیا گناہ حقیقتاً خوشی کو بڑھا دیتا ہے؟ ہرگز نہیں + مثلاً بہت سے خوشی کے دن خراب ہو جاتے ہیں کیونکہ ایک خود پسند اور دوسرا ناراض ہوتا ہے +

یسوع کا ہمارے پاس ہونا کسطرح ہمکو زیادہ خوشی دےسکتا ھے؟

ٹھیک ویسے ہی طور پر جیسا کہ قانا میں ہوا+

(ا) وہ ہمارے پانی کو شراب بنائے گا۔ یعنے ہماری عام چیزوں کو عمدہ نعمتیں بنائیگا۔ ہمارے روزانہ اور ناچیز کاموں سے بلکہ مصیبتوں سے بھی ایک راستہ بنائیگا جس سے ہم دن بدن خدا کے نزدیک پہونچیں+ (نحمیاہ ۱۳-۲+ زبور ۳۰-۱۱+ رومیوں ۵-۳+ یشعیاہ ۶۱-۳)

(ب) جو کچھ دیگا سو بے اندازہ دیگا۔ جو کچھ ہم مانگتے یا خیال کرتے ہیں اُس سے نہایت زیادہ بخشیگا+ (افسیوں ۳-۲۰+ فلپیوں ۴-۱۹)

(ج) سب سے پیچھے اپنی اچھی شراب یعنے نہایت عمدہ چیزیں دیگا۔ (لوقا ۱۸-۳۰+ یوحنا ۳-۲+ ۱ قرنتیوں ۲-۹+ زبور ۳۱-۱۹) پہلے صلیب بعدازاں تاج+ "نہ جس طرح سے کہ دنیا دیتی ہے۔ میں تمھیں دیتا ہوں"+ (یوحنا ۱۴-۲۷)

تفسیر

(ا) چونکہ نتھانئیل قانا کا رہنے والا تھا اور وہ لوگ اُسے اچھی طرح جانتے ہونگے تو بےشک اُس نئے اُستاد سے ملنے کے باعث تجسس میں پڑگئے ہوں گے+

(۲) یہہ لفظ یعنے "اے عورت" کچھ بے ادبی یا سختی کا لفظ نہیں اس لئے کہ ہمارے خداوند نے آخری وقت میں جبکہ وہ صلیب پر تھا اپنی ماں کے واسطے

یہہ لفظ استعمال کیا + (یوحنّا ۱۹-۲۶ + متی ۱۵-۲۸ + یوحنّا ۲۰-۱۵) پر اِس لفظ میں
کہ "مجھے تجھہ سے کیا کام؟" چونکہ وہ خود مختار تھا البتّہ کچھہ ملامت ہے + اُس کے اصلی
معنے یہہ ہیں کہ مجھہ میں اور تجھہ میں کیا واسطہ ہے؟ یہہ لفظ شیطانوں نے
ہمارے خداوند سے کہا اور اِن جگہوں میں ایسا ہی بولا گیا ہے + اور اِن آیتوں کو
(یشوع ۲۲-۲۴ + قاضیوں ۱۱-۱۲ + ۲ سموئیل ۱۶-۱۰-۱۹-۲۲ + ۱ سلاطین
۱۷-۱۸ + ۲ سلاطین ۳-۱۳) بھی دیکھو +

یسوع نے اِن لفظوں سے یاد دلایا کہ میں اب سے اِنسانی رشتہ کے اختیار
میں نہیں رہ سکتا اور مریم اِس ملامت کے لایق تھی کیونکہ وہ سمجھتی تھی کہ اور
ماؤں کی مانند وہ سب باتوں میں یسوع پر جسکی اُس کو اپنے خداوند کی مانند ادب
اور عبادت کرنی چاہئے تھی ۔ اختیار رکھتی ہے ۔ کچھہ شک نہیں کہ یسوع نے اِس لئے
اِن لفظوں کو استعمال کیا تاکہ آیندہ کو لوگ اُسکی ماں کو اُسکی بخششوں کا
وسیلہ نہ جانیں +

(۳) "میرا وقت ہنوز نہیں آیا" + یہہ آیت ان آیتوں سے مقابلہ کرو +
(یوحنّا ۷-۳۰-۸-۲۰-۱۲-۲۳ و ۲۷ و ۱۷-۱) ہمارے خداوند کی حالت
میں اِسبات کی بہ نسبت اور کچھہ زیادہ عجائب نہیں کہ وہ ہمیشہ ہر کام میں اپنا
اصلی مطلب مدِّ نظر رکھتا تھا اور الٰہی صبر کے ساتھہ اپنے آپ کو وقت سے آگے کام کرنے
سے روکتا تھا +

(۴) وہ عبرانی لفظ جو یوحنّا معجزہ کے واسطے اکثر استعمال کرتا ہے اُس لفظ سے جو دوسری انجیلوں میں پایا جاتا ہے جدا ہے + اور اُسکے اصلی معنے ایک نشان ہے جو کہ معجزہ سے کچھ زیادہ ہے اور یہی لفظ اس موقع پر بہت مناسب ہے۔ کیونکہ اِس معجزہ نے ہمارے خداوند کے کام کے طریقے کو ظاہر کیا۔ یعنے پہلے یہہ کہ وہ ہماری تمام زندگی کے کاموں کو پاک کرتا ہے۔ دوسرے یہہ کہ رسوم کی سختی کو اِنجیل کی خوشی سے بدلا۔ اور تیسرے یہہ کہ وہ آخر سب سے اچھّی نعمتیں دیتا ہے +

(۵) کئی بار مذکور ہوا ہے کہ موسیٰ اور مسیح کے پہلے معجزوں سے اُن کے اپنے اپنے کام کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ موسیٰ نے تو پانی کو خون سے بدلا جو سزا کا نشان تھا۔ اور مسیح نے شراب سے جو خوشی کا نشان تھا +

ستّرہواں سبق

پہلا عام ظہور یروشلم میں

"وہ خداوند جسکی تلاش میں تم ہو ہیکل میں ناگہاں آویگا"

یوحنّا ۲-۱۳-۲۵ + یوحنّا ۱-۱۱ + زبور ۱۱۹-۱۳۹ + لوقا ۱۲-۴۰ +

یسوع کی عام منادی اب شروع ہوئی + اُس پیغمبر نے جسکو خدا نے بھیجا تا کہ وہ لوگوں کو اُس کے آنے کے واسطے تیار کرے۔ اُسکی طرف اِشارہ کیا۔ اُس نے اپنے

پہلے شاگردوں کو جمع کیا اور اپنے ظہور کے واسطے ایک بڑا معجزہ دکھایا۔ اور اسوقت سے وہ ساری قوم کے سامنے ظاہر ہوا + اُسے کہاں ظاہر ہونا چاہئے تھا؟ بے شک بڑے بادشاہ کے شہر میں + بہت اچھا وقت کیا ہوتا؟ بے شک وہ وقت جبکہ لوگ ملک کے چاروں طرف سے اور بہت سے لوگ بھی جو غیر ملکوں میں بستے تھے یروسلم میں جمع ہوئے +

یہہ کب ہوتا تھا؟ یسوع کو اپنے آپ کو کس طرح مشہور کرنا تھا؟ ہم اب اس ہی کا بیان کریں گے +

ا۔ مسیح کی انتظاری

اپنے آپ کو عید فسح کے وقت یروسلم میں حاضر ہوا تصوّر کرو + شہر کیسا بھرپور ہے۔ قریباً سب یہودیوں کی صورتیں ہیں۔ لیکن پوشاکیں اور زبانیں جُدی جُدی (اعمال ۲-۵-۱۱) دور ملکوں سے اُونٹوں اور گدھوں کی قطاریں۔ ہر ایک آدمی سرگرمی سے اپنے کام میں مشغول ہے + دوستوں کی ملاقاتیں۔ گھروںکا کرایہ کرنا۔ (مرقس ۱۴-۱۲-۱۶) ہزاروں برّے عید فسح کے واسطے لئے جاتے ہیں +

لیکن اُن میں بعض ہیں جو یہودی نہیں۔ یہہ سپاہی کون ہیں؟ اگلے وقتوں کی مانند جنگی اسرائیلی نہیں۔ لیکن رومی جنہوں نے ملک کو فتح کیا۔ اور اب معمول سے زیادہ ہیں۔ جو عید فسح کے لوگوں کی حفاظت کے واسطے قیصریا سے آئے ہیں + لوگ اُن سے کیسی نفرت کرتے ہیں اور کیسے مشتاق ہیں کہ یہہ موعود بادشاہ

خدا کا مسیح آوے اور اسرائیل کی بادشاہت کو بحال کرے۔(اعمال ۱-۶) کیا وہ جلدی نہ آوے گا؟ کیا یوحنّا نے ایسا نہیں کیا؟

۲- مسیح کی ضرورت

کیا یہودی آگے کی مانند خدا کے مقبول ہونے کے لایق ہیں؟ ہیکل میں آکر دیکھو وہ عمدہ اور سب عمارتوں کی نسبت جو ہم نے دیکھیں عالیشان ہے۔ اور کاہنوں اور لاویوں کی بھیڑ دیکھو۔ پرستش کرنے والوں کی بھیڑ۔ بہت قربانیوں کے دھوویں اُٹھ رہے ہیں + کیا خدا اُن سے راضی نہ ہوگا؟ دیکھو (یشعیاہ ۱-۱۱+ مرقس ۱۲-۳۳+ یوحنّا ۵-۲۴) خدا دلکو چاہتا ہے کیا وہ اپنا دل دیتے ہیں؟ پس اِن بھیڑوں کا ممیانا اور بیلوں کا بمبانا کس واسطے ہے؟ بڑے احاطہ کو دیکھو+ خدا کی پاک زمین پر مویشیوں کی پُرشور منڈی۔ لوگ قربانیوں کے واسطے حیوانوں کو بیچتے ہیں۔ غریبوں کے واسطے کبوتر+ (احبار ۱۲-۸+ لوقا ۲-۲۴) بعض صرّافی کرتے ہیں+ خدا کے گھر کی سنجیدگی کے کیسا خلاف۔ (واعظ ۵-۱+ پیدایش ۲۸-۱۷+ خروج ۳-۵) کیا لوگوں کو اس سے پہلے کہ خدا اُن کو پھر اُنکی بادشاہت دے اپنے آپ کو بدلانا ضرور نہیں؟ (یشعیاہ ۷-۱۲+ اسموئیل ۷-۳) ایساہی یوحنّا نے اُن سے بیان کیا+ (متی ۳-۸) کس بات کے واسطے مسیح کی زیادہ ضرورت ہے؟ کیا اپنے لوگوں کو گناہوں سے بچانے کے واسطے نہیں ہے؟ (متی ۱-۲۱)

۳۔مسیح آیا ہوا+(آیت ۱۳-۱۶)

مسیح موعود اُن عام دیہاتی جلیلیوں میں ایک نامعلوم شخص ہے + یہہ ہیکل اُس کے باپ کا گھر ہے + آیت ۱۶ + مسیح نے یہہ حال دیکھکر کیا خیال کیا ہوگا؟ کیسا مکرُوہ جانا ہوگا + اُس نے کیا کیا؟ اُس ناگہان گھبراہٹ کو دیکھو۔ مویشی نکالے گئے۔ میزیں اُلٹائی گئیں۔ ہانکنے والے اور صراف سقابلہ نہ کرسکے + سب فتنہ انگیز بھیڑ منتشر ہوگئی + کس سبب سے؟ اسکی الٰہی رُعب دار نگاہ سے اور اُس کے الٰہی غضبناک کلام سے (یوحنّا ۸ ۱-۶) کیا مسیح کو اپنے تئیں ظاہر کرنے کا یہی طریقہ تھا؟ (متی ۳ ۱-۳)

خدا نے مسیح کے ظہور کی جگہہ کی بابت کیا کہا؟ اور کہ وہ کیا کرے گا؟ "خلاص کرے گا" اور لوگ کس حال میں ہوں گے؟ یہہ ساری باتیں کیسی ٹھیک ٹھیک پوری ہوئیں + یسوع نے کھڑے ہوکر نہیں کہا کہ میں مسیح ہوں۔ اگر کہتا تو کون یقین کرتا؟ لیکن اُس نے جو کچھہ مسیح کو چاہیے تھا کیا۔ اور اُس نے اپنے باپ کی بابت گفتگو کی۔ اور یہہ سب بمعہ یوحنّا کی گواہی کے کافی ہونا چاہیے۔ (یوحنّا ۵ ۳۲ و ۳۳ و ۳۶)

۴۔مسیح رد کیا گیا+(آیت ۱۷-۲۵)

کیا یہہ کافی ہوا؟ شاگردوں نے کیا خیال کیا؟ (آیت ۱۷) (زبور ۶۹ ۹-

سارے یہودی سمجھتے تھے کہ یہہ زبور مسیح کے حق میں ہے۔ سرداروں نے کیا خیال کیا؟ اُنھوں نے یسوع کے کاموں کی بابت شکایت کرنے کی جرأت نہ کی۔ وہ اِن باتوں کے نہ روکنے سے اپنے گناہ کو سمجھتے معلوم ہوتے تھے۔ بے شک ملاکی کی پیشین گوئی اور یوحنّا کی باتوں کو یاد کر کے کہا ہوگا کہ یہہ جلیلی مسیح ہونے کا دعویٰ کرتا ہے + ہم دیکھیں گے کہ وہ کسی معجزے سے یہہ دعویٰ ثابت کر سکتا ہے + یسوع نے کس طرح جواب دیا؟ وہ اُنکے دلوں کو دیکھتا تھا۔ (آیت ۲۵) جانتا تھا کہ نشان دینا کچھہ مفید نہیں + سو اُس وقت اُس نے کوئی نشان نہ دیا۔ لیکن اُس نے اپنے قتل کئے جانے اور جی اُٹھنے کی بابت پیشین گوئی کی۔ یعنے خدا کی حقیقی ہیکل کی بابت۔ (قلسیوں **۲**-۹) جو کہ بڑا اور واحد نشان اُن کو دیا جائیگا۔ (متی **۱۲**-۳۸-۴۰ + رومیوں **۱**-۴) کیا وہ سمجھے؟ نہیں + تو بھی نہ بھولے + (متی **۲۶**-۶۱ + **۲۷**-۴)

لیکن یسوع نے کچھہ معجزے بھی دکھلائے۔ (آیت ۲۳) اگرچہ وہ ایسے نہ تھے جیسا کہ لوگ چاہتے تھے۔ شاید مہربانی کے کام جیسا بیماریوں کو چنگا کرنا۔ اور بعضوں نے یقین کیا کہ وہ مسیح ہے۔ لیکن اُس نے اِن پر اعتماد نہ کیا + وہ اُنکو خوب جانتا تھا + یسوع کا یہہ علم ہمکو اُسکی بابت کیا ظاہر کرتا ہے؟ (۱ سموئیل **۸**-۳۹)

اِس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ حقیقی اسرائیلی بادشاہ اپنی برگزیدہ قوم میں۔ اور ازلی بیٹا ہیکل میں کس طرح قبول کیا گیا + کیا (یوحنّا **۱**-۱۱) سچّا نہیں؟ لیکن ملاکی کی

پیشین گوئی ایک دفعہ اور پوری ہوگی کیونکہ خداوند ناگہاں پھر آوے گا + نہ مفلسی
کے حال میں بلکہ جلال میں + (متی ۲۴-۳۰ + ۲۵-۳۱) نہ حقارت اور نامقبولی
کے برداشت کرنے کو + تو پھر کس واسطے؟ (متی ۱۳-۴۱) اپنی بادشاہت یعنے
اپنے کلیسیا سے ٹھوکر نکالنے کے واسطے + کس کو؟ اب اچھّے اور بُرے لوگ کلیسیا میں
ملے ہوئے ہیں + تب جُدا جُدا ہوں گے - سب بُرائی نکالی جائے گی - تاکہ خدا کے
لوگ ایک مقدّس ہیکل اُس کے واسطے ہو جائیں + کون اُس کے آنے کے دن ٹھہر
سکیگا + وہ ہم کو کس طرح پاوے گا؟ کیا اُس کے قبول کرنے کو طیار پاویگا؟ یہہ
اِسپر موقوف ہے کہ آیا ہم اُسے اب قبول کرتے ہیں یا نہیں + کیونکہ وہ اب بھی
ہمارے گرجوں کے دیکھنے کے واسطے کہ ہم کس طرح عبادت کرتے ہیں آتا ہے -
اور ہمارے دلوں میں بھی کہ ہم زندہ خدا کے پاک ہیکل اور اُسکی عبادت کے
واسطے معیّن ہیں یا نہیں + (۱ قرنیتوں ۳-۱۶-۱۷ + ۲ قرنیتوں ۶-۱۶) ہم دعا
کریں کہ اب وہ ہمارے گُناہوں کو ہم سے دُور کرے - نہ اُس وقت ہم کو
اپنے سے +

تفسیر

(۱) ہیکل کی اِس صفائی کو اور اُسکو جو (متی ۲۱- اور مرقس ۱۱) میں
مذکور ہے ایک ہی نہ سمجھنا چاہئے کیونکہ پچھلی صفائی ہمارے خداوند کی عمر کے پچھلے
ہفتے میں واقع ہوئی - اور اِس موقع پر اُسکا کلام پہلے سے سخت تھا +

(۲) یوسی فس نے لکھا ہے کہ عید فسح کے وقت بہت لوگ جمع ہوتے تھے اور کئی قسم کی تجارت ہوتی ہے + خصوصاً اُن جانوروں کی کہ جو قربانی میں کام آتے تھے + سب کاروبار میں رومی سکّہ رائج تھا اور ہیکل کے محصول میں صرف شقال جو یہودیوں کا پورانا سکّہ تھا لیجاتی تھیں - اِس لئے ہیکل میں صرّافوں کی بہت ضرورت پڑتی تھی +

(۳) یوحنّا کی انجیل میں لفظ یہودی فقط سرداروں اور کاہنوں سے مُراد رکھتا - نہ عام لوگوں سے - اگر اِس پر خیال رکھّیں تو اُسکی انجیل کی اکثر باتیں خوب صاف ہونگی +

(۴) "اِس ہیکل کو ڈھادو" یہہ اُن دقیق باتوں میں سے ایک ہے جنکا اُسی وقت سمجھا جانا مطلوب نہ تھا - بلکہ صرف اِس لئے کہی گئی تھی تاکہ پوری ہونے کے بعد لوگوں کا ایمان پختہ ہو + اُس کے شاگرد بھی مسیح کے جی اُٹھنے کے وقت تک نہ سمجھے - پر معلوم ہوتا ہے کہ سرداروں نے اِس بات کو سمجھا - کیونکہ اُنہوں نے اپنی گفتگو میں جو پیلاطوس سے کی اِسکی طرف اشارہ کیا - (متی ۲۶ - ۶۳)

دو یونانی لفظ ہیں جنکا ترجمہ ہیکل سے کیا گیا + ایک کے معنے تمام عمارت ہیکل کی - اور دوسری کے خاص مقدّس جگہہ ہے - ۱۴ آیت میں پہلے معنے مراد ہے - اور ۱۹ آیت میں دوسرے +

اٹھارہواں سبق

نیقودیمُس سے گفتگو

"تمھیں سرِ نو پیدا ہونا ضرور ہے"

یوحنّا ۳-۱-۲۱+ یوحنّا ۳-۵-۷+ گلتیوں ۶-۱۵+

جبکہ ہمارے بہت سے مخالف ہوتے ہیں تو ایسے وقت میں ایک ایسے شخص کا ہونا جسپر ہمکو اعتبار ہو کیسی پسندیدہ بات ہوتی ہے + مدرسے کے نئے لڑکے کی مانند جو کہ ڈرتا ہے اور لڑکے اُس پر ہنستے ہیں + لیکن اگر ایک لڑکا اُسپر مہربان ہو تو اُس سے وہ باتیں کہہ سکتا ہے جو کہ اوروں سے نہیں کہہ سکتا + یروشلم کے لوگوں نے یسوع کو کس طرح قبول کیا؟ یسوع نے کنپر اعتبار نہ کیا؟ کیوں؟ آج ایک شخص کا بیان ہے جس پر یسوع نے اعتبار کیا +

۱- رات کی ملاقات

بے شک یہودی سرداروں نے بہت حقارت سے اُس نئے نبی کی بابت گفتگو کی "کیا وہ جلیلی دیہاتی مسیح ہے"؟ (یوحنّا ۷-۵۲) اور اُس کا کیا نشان ہے؟ لیکن بعض ایسے نہیں تھے بلکہ مسیح کی تعلیم سے موثر ہوئے + اُس نے نشان دِکھلائے اگرچہ اُن کی خواہش کے موافق نہ تھے۔ خاص کر

ایک بڑا معلم تھا جو کہ اِس تاثیر کو نہ روک سکا اور اُسے یسوع کے پاس آنا ضرور ہوا + لیکن ایسے آدمی کے جانے پر لوگ کیا کریں گے ؟ پوشیدہ جانا چاہیے - کیا یہہ تعجب کی بات ہے ؟

آیات ۱-۴ + نیقودیمُس کو دیکھو + گویا کہ وہ اندھیرے راستوں میں ہوکر ایک گھر میں جو کچھ بڑا نہیں داخل ہوا ہے + اور بیچارے بڑھئی کو ربّی کا خطاب دیا یہہ خطاب اکثر اُسکو ملتا تھا + نیقودیمُس اُسکو ایسا جانتا تھا گویا کہ وہ خدا کی طرف سے آیا + اب نیقودیمُس کس بات کا منتظر ہوگا ؟ اگر بے شک وہ مسیح ہے تو شاید کہے گا کہ اُسکا کیا کرنے کا ارادہ ہے + رومیوں کو ملک سے کسطرح نکالیگا اور اُس بادشاہت کو جس کے یہودی لوگ منتظر تھے کس طرح قایم کرے گا ؟ کس طرح یہودیوں کے اور خاصکر فریسیوں کے درجے بڑھائیگا ؟ اور اگر وہ صرف ایک معلم ہوتا تو شریعت کی نئی تفسیر ظاہر کرتا اور بہت روزے رکھنے اور خیرات کرنے کی بابت بیان کرتا اور اُس بادشاہت کی بابت بھی جسکے وہ منتظر تھے خدا کی طرف سے پیغام کا دعویٰ کرتا - نیقودیمُس کو دیکھو کہ وہ یسوع کے باتوں کا کس طرح منتظر ہے +

۲- اُس کو اِس بادشاہت میں داخل پانیکے واسطے کیا چاہیے ؟

نئی زندگی - اب مسیح کے جواب کو دیکھو کیسا سنجیدہ ہے - ’’سچ سچ‘‘ خاصکر

نیقودیمس کے واسطے تھا + (میں تجھ سے کہتا ہوں) + ہاں وہ اُس بادشاہت کی بابت بیان کرتا ہے۔ لیکن کس طرح ؟ کوئی آدمی خواہ یہودی خواہ غیر قوم کا۔ خواہ فریسی۔ خواہ محصول لینے والا۔ اور تو بھی اے نیقودیمس۔ اگر سرِ نو پیدا نہ ہو تو اُسے نہیں دیکھ سکتا + سرِ نو پیدا ہونے کا کیا مطلب ہے ؟ گذشتہ عمر کو ناچیز سمجھنا اور سب حالت کو بدلنا + زندگی کا شروع کس سے ہے ؟ ایسا ہونا چاہئے گویا کہ از سرِ نو پیدا ہوا اور سب کچھ نیا شروع ہوا + دیکھو کہ نیقودیمس نے کیا کہا ؟ (آیت ۴) کیسی بیوقوفی اور بے مطلب بات ہے ! اُس نے تعجب کیا۔ اور نہ سمجھا کہ یسوع نے کیا کہا ؟ یہہ جلیلی ایک بادشاہت قایم کرتا ہے جس میں ایک سخت گیر اور پڑھا ہوا فریسی بجز اِس کے کہ وہ اپنی سب حالت بدل ڈالے دخل نہیں پا سکتا +

پھر یسوع نے اُس سے تین باتیں بیان کیں +

(۱) کہ یہہ نئی پیدایش پانی اور روح سے ہے +

دو تین مہینے سے یوحنا بپتسمہ دینے والا کیا کرتا آیا ؟ اُس بپتسمہ کا کیا مطلب تھا ؟ یہہ کہ لوگ پانی میں غوطہ ماریں تا کہ اپنے گناہوں کو دور کریں اور نئی طرح سے زندگی گذاریں۔ اور اُس نے کیا کہا ؟ (لوقا ۳-۱۶) وہ جو آنے والا ہے بپتسمہ دیگا + لیکن کس طرح ؟ نہ ظاہری بلکہ باطنی طور پر۔ یعنے روح القدس سے تا کہ دل کو صاف کرے۔ تو نیقودیمس کو دو باتیں ضرور ہوئیں + (رومیوں ۱۰-۱)

(ا) پہلے محصول لینے والوں کی مانند دلیری سے لوگوں کے سامنے ظاہر ہو کر اپنی گنہگاری کا اقرار کرنا۔ اور اُس نشان کو قبول کرنا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ زندگی خواہ کیسی ہی سخت ہو دھوے جانے کی محتاج ہے تاکہ نئے طور پر شروع ہو +

(ب) مسیح کے پاس اُس چیز کے واسطے آنا جو صرف وہی دے سکتا ہے یعنے روح + اُس کے بغیر سب کچھ بے فایدہ ہے۔ اور نئی زندگی کا شروع کچھ کام کا نہیں + کیونکہ وہ پھر پہلے زندگی کے مانند خراب ہو جائے گی + روح القدس ضرور چاہئے +

(۲) یہہ پیدایش کہاں سے آتی ؟

نیقودیمس جسمانی پیدایش کی بابت سوچتا تھا۔ آیت ۴ + لیکن اگر یہہ ہو بھی جائے تو کیا فایدہ ؟ کیونکہ گناہ باپ سے بیٹے کو پہونچتا ہے (جو جسم سے پیدا ہوا ہے۔ جسم ہے) اگر پھر سے نو بچہ ہوگا تو بھی گنہگار ہوگا۔ اگر دل۔ خیالات۔ خواہشیں اور زندگی نئے ہونا چاہئے تو خدا کی طرف سے ہونا چاہئے + (روح سے پیدا ہونا)

(یوحنا ۱-۱۳ + رومیوں ۸-۵-۹ + ۱ پطرس ۱-۲۳)

(۳) یہہ پیدایش کس طرح معلوم ہوتی ؟ (آیت ۸)

افرض کرو کہ درختوں میں ہوا بند اور بالکل چپ چاپ ہے + پھر اُن میں سے کھڑکھڑاہٹ سُنائی دیوے + وہ کیا ہے ؟ پتّے ہلتے ہیں۔ کیوں ؟ بہ سبب تازہ ہوا کے

ایسی نرمی سے کہ تم نہیں کہہ سکتے کہ کدھر سے آتی۔ لیکن تم جانتے ہو کہ ہوا ہے + یوں ہی ہے ایک آدمی یا لڑکا جو کہ پہلے خدا کی بابت کچھ فکر نہ کرتا ہو اور پھر وہ اس طرح دیکھنے بولنے کام کرنے لگے گویا کہ وہ فکر کرتا ہے سونے والے کی مانند جو جاگنے کے وقت کچھ ہلتا۔ اب جانو کہ یہہ روح کا کام ہے۔ اُسکو دیکھہ نہیں سکتے ہو مگر جو کچھ وہ کرتا ہے اُسے دیکھہ سکتے۔ (گلیتوں ۵-۲۲-۲۳ + ایوحنّا ۲-۲۹+ ۳-۹-۱۴- ۵-۱-۴-۱۸) (آیات ۹ و ۱۰) نیقودیمس کو کیا سمجھنا چاہیئے تھا؟

(ا) اُسکو پیدایش کی بابت سمجھنا چاہیئے تھا کیونکہ جبکہ یہودی غیر قوموں کے لوگوں کو جو کہ سچّے خدا پر یقین لاتے تھے بپتسمہ دیتے۔ تو اُن کے لئے ”نئے مولود بچوں“ کے الفاظ استعمال کرتے تھے + (ب) اور اُن نوشتوں سے جنکو وہ خوب جانتا تھا معلوم کرنا چاہیئے تھا کہ یہہ صرف ظاہری پیدایش نہیں۔ بلکہ روحانی ہونا چاہیئے + (زبور ۵۱-۶-۱۰ ۱۷+ یشعیاہ ۱-۱۰-۱۷ + یرمیاہ ۴-۱۴+ حزقیاہ ۱۱-۱۹+ ۱۸-۳۱+ ۳۶-۲۵-۲۷) اور یہہ نئی پیدایش ضرور چاہیئے۔ اگر اس کے بغیر نجات نہو تو نیقودیمس اُسے کس طرح پاویگا؟ (آیت ۹) تو یسوع نے اُسے بیان کیا +

۳- وہ اُسے کسطرح پاویگا

ابن آدم پر ایمان لانے سے۔ اگر سب کو بباعث گنہگاری کے بدلنا ضرور ہے تو سب کو نیست ہونا چاہیئے ہاں نیقودیمس کو بھی لیکن پھر کیا؟ ”خدا نے

جیسا اُن کو ایسا پیار کیا" ہاں سب کو برابر + یہودی بھی غیر قوموں کی مانند گنہگار تھے۔
اور خدا نے جیسا کہ یہودیوں کو پیار کیا ویسا ہی غیر قوموں کو۔ تو ہلاک ہونیوالونکو
کس طرح بچائے گا؟ "بخشتا" + کس کو؟ وہ کون ہے؟ (آیت ۱۴) ابن اللہ اور ابنِ
آدم ایک ہی + تب اِس بیچارے ناصری نے ۔ آرام سے گھر میں بیٹھے بیٹھے خدا کا
اکلوتا بیٹا ہونے کا دعوےٰ کیا ۔ اور کہا کہ نجات کے واسطے اُس پر ایمان لانا چاہیئے +
لیکن ابنِ آدم لوگوں کو کس طرح بچائے گا؟ جیسا موسیٰ نے پیتل کے سانپ
سے کیا وہی اُس سے کیا چاہیئے "بُلندی پر رکھا" + نیقودیمُس جانتا تھا کہ ڈسے ہوئے
اِسرائیلیوں کو کیا کرنا چاہیئے تھا تو اُسکو بلندی پر رکھے گئے مسیح پر جو گنہگار کی
مانند مصلوب ہوا ایمان لانا چاہیئے + کیسی تعجب کی بات ۔ اُس وقت نہ
سمجھ سکا ۔ لیکن جب یسوع اُٹھایا گیا تب نیقودیمُس نے کیا کیا؟ (یوحنا ۱۹ -
۳۹) تین برس کے شک و شبہہ کے بعد دلیری سے نکلا اور جس وقت کہ سب سولوں
نے یسوع کو چھوڑ دیا اُس نے شاگردی کا اقرار کیا + اگر ایسا نہ کرتا (آیت ۱۸)
تو اُسپر کیا گذرتا؟ پر اب اُسکو کیا مِلا؟ (آیت ۱۵) کیا تم نئی زندگی رکھتے ہو؟
کیا تم سرِ نو پیدا ہوئے؟ تم نے ظاہری اور دیدنی نشان پایا ہے؟ کب؟
کیا تم نے باطنی اور روحانی فضل پایا یعنے روح القدس کو؟
اِس کے سوا نہ تو خدا کی بادشاہت کو دیکھنا ہے اور نہ ہمیشہ کی زندگی
پانا + ہم کس طرح معلوم کرسکتے ہیں کہ ہم نئی زندگی رکھتے ہیں + آٹھویں آیت میں

کیا بیان ہوا ہے؟ یہہ کس طرح ہے کہ ہم جو بیچارے گنہگار ہیں ایسی بخشش پا سکتے؟ اِسواسطے کہ خدا باپ نے پیار کیا۔ خدا کا بیٹا اُترا اور روح القدس ہم پر توجہ کرتا ہے +

تفسیر

(۱) یہہ لفظ یعنے اُستاد دسویں آیت میں درج ہے۔ اِس سے یہہ مُراد نہیں کہ تو اُستادوں میں سے ایک ہے"۔ بلکہ یہہ مطلب ہے کہ "تو سب سے بڑا ہے"+ یسوع نے جو جواب نیقودیمُس کو دیا اُس سے یہہ مطلب ہے کہ مسیح کی بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے نہ علم بلکہ زندگی ضرور ہے۔ اور زندگی پیدایش سے شروع ہوتی ہے + اُسیری تعلیم امر و نہی کی بابت نہیں بلکہ آدمی کے بدلنے کی بابت ہے۔ نہ نئے کام کرنے کی بابت بلکہ ایک نیا آدمی بننے کی بابت جو اِن کام کو کرنے کے لایق ہو۔ نہ صرف نئی زندگی بلکہ نئی پیدایش کی بابت +

(۲) "پانی اور روح سے پیدا ہونا"+

یاد رکھنا چاہئے کہ اِس سے تین چار مہینے پہلے تمام مُلک میں یوحنا کی منادی اور بپتسمہ کا چرچا پھیل چکا تھا + غالباً نیقودیمُس بھی دوسرے سرداروں کے ساتھ اِس بپتسمہ سے محروم رہا ہوگا + (لوقا ۷۔ ۳۰) ہمارے خداوند کی باتوں نے اُسے یاد دلایا کہ اُسے بھی وہ کام جو محصول لینے والوں اور گنہگاروں نے کیا کرنا چاہیے یعنے لوگوں میں سے دلیرانہ نکلنا اور سر نو پیدا ہونے کی حاجت کا اِقرار کرنا + علاوہ بریں جب کہ یوحنا نے ایک اعلیٰ درجہ کے روحانی بپتسمہ کیطرف جو

مسیح کے وسیلے ہوگا اِشارہ کیا۔ تو اِس سے معلوم ہوا کہ یہہ ظاہری نشان اُس باطنی تبدیلی کے بغیر بے فایدہ ہوگا + اور دوسرے پہلو پر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص باطنی تبدیلی چاہتا ہے وہ اِس ظاہری نشان کا اِنکار نہ کرے گا + چونکہ روح سے پیدا ہونے کی بابت بغیر اور باتوں کے ۶ اور ۸ آیت میں دو بارہ ذکر کیا گیا تو اِس سے معلوم ہوا کہ روح سے پیدا ہونا نہایت ضروری امر ہے۔ یہہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مسیح خدا کی بادشاہت کا ظاہری نشان مقرر کرنے کو آیا تھا۔ یعنے اپنی ظاہری کلیسیا۔ اور یہہ بھی غور کرنیکے لایق ہے کہ اُس نے پیچھے ایک خاص حکم دیا کہ جو شخص اِس میں داخل ہونا چاہے بپتسمہ پاوے + اِس میں ہم دو باطنی امروں کے دو ظاہری نشان پاتے ہیں + پانی کا بپتسمہ جس سے ظاہری کلیسیا میں داخل ہوسکتے ہیں اُس روح کے بپتسمہ کا نشان ہے جس سے نئی پیدایش اور باطنی کلیسیا میں داخل ہوسکتے ہیں + سو اگلے وقت میں اسرائیلی نعمتوں میں داخل ہونے کے لئے ختنہ ضرور تھا۔ لیکن چونکہ سب لوگ جو اسرائیلی کہلاتے تھے سچے اسرائیلی نہ تھے اِس لئے خدا کے روحانی خاندان میں داخل ہونے کے لئے دل کا ختنہ ضرور تھا +

(۳) ۸ آیت میں جو مثال کی خوبی ہے۔ اِسبات کے سمجھنے سے اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ یونانی لفظ جسکا ترجمہ ہوا اور روح کیا گیا ہے ایک ہی ہے۔ اور اِس سے معلوم ہوا مُراد ہے کیونکہ سخت ہوا کے لئے ایک اور لفظ بولا جاتا ہے +

(۴) "یہہ باتیں کیونکر ہو سکتی ہیں" +

یعنے فرض کیا کہ ایسا ہو۔ لیکن یہہ نئی پیدائش کس طرح ہو سکتی ہے؟ ہمارے خداوند کے جواب کا پورا بیان اِس موقعہ پر نہیں ہو سکتا۔ لیکن اُس کا خلاصہ بیان کرتے ہیں + یعنے پہلے اُس نے نیقودیمس سے اُسکی جہالت اور بے ایمانی کی بابت کچھہ کہہ کر۔ جیسا ۱۰ اور ۱۱ آیتوں میں مذکور ہے۔ پھر پوچھا کہ اگر تو نے اِسبات کو جو سب لوگ خود بخود جانتے ہیں (یعنے اپنے مزاج کے بدلنے کی ضرورت کو) نہیں سمجھا۔ تو اِس امر کو جو صرف مکاشفہ کے طور سے معلوم ہوتا ہے (یعنے اُس نجات کو جو مصلوب نجات دہندہ کے وسیلے سے ہے) کس طرح سمجھہ سکیگا؟ آیت ۱۲ + پھر یسوع نے بیان کیا کہ کس لئے صرف میں ہی اِن باتوں کو ظاہر کر سکتا ہوں آیت ۱۳ + پھر جواب دیا کہ وہ وسیلہ جس سے نئی پیدائش حاصل ہوتی ہے مجھہ پر ایمان لانا ہے + کہ میں ابن آدم ہوں۔ اور نیز خدا کا اکلوتا بیٹا۔ جو نہ صرف یہودیوں کے لئے بلکہ تمام جہان کے لئے دیا گیا ہے۔ تاکہ میرے وسیلے ہمیشہ کی زندگی حاصل ہو (آیت ۱۵-۱۶) اور یہہ ایمان اُس ایمان کا عکس ہے جس سے مار گزیدہ اسرائیلی جنگل میں بچ گئے تھے۔ کیونکہ ابن آدم بھی اُس پیتل کے سانپ کی مانند اُٹھایا جائے گا۔ تاکہ سب لوگ اُسکو دیکھیں + "اُٹھایا جانا" کے لفظ سے صلیب پر کھینچا جانا۔ جو رومی سزا تھی۔ سمجھا جاتا ہے + اِس لئے نیقودیمس نے بھی اِس سے مسیح کی بے حرمتی سمجھی ہو گی۔ پر اُس نے دوسرے معنے یعنے سرفرازی اور شہرت نہ سمجھی ہو گی +

اُنیسواں سبق

یسوع سامریا میں

"اگر کوئی پیاسا ہو مجھہ پاس آوے - اور پیئے"

یوحنا ۴-۱-۲۶+

یسوع یروسلم کے سرداروں سے رد کیا جا کے دیہاتی لوگوں کی طرف متوجہ ہوا - (یوحنا ۳-۲۲) یوحنا کی مانند منادی کرتا ہوا یردن کی طرف اُترا+ لیکن کس نے لوگوں کو بپتسمہ دیا؟ (یوحنا ۳-۲۶+۴-۱) ہوتے ہوتے یہہ خبر یروسلم میں پہونچی - (یوحنا ۴-۱) سرداروں نے خیال کیا کہ یہہ تو بہت بُری بات ہے - اِسکو رد کیا چاہیئے + یسوع نے کیا کیا؟ ہنوز اُسکا وقت اُن کے ساتھہ مباحثہ کرنیکا نہ آیا تھا - کیونکہ چاہیئے تھا کہ پہلے جلیل میں کچھہ کام کرے - اِس لیئے وہ اُدھر کو روانہ ہوا + وہ کس راستے جائے گا؟ کیا یردن کے کنارے کنارے - یا سامریہ کے پہاڑوں پر سے؟ آج ہم بیان کریں گے کہ اُسے پچھلے راستے سے کیوں جانا چاہیئے تھا + ۔

۱- دنیاوی پانی نہ ملنے کی بابت

دو خوبصورت اونچے پہاڑوں کا تصور کرو +

یہہ وہی پہاڑ ہیں جنپر یشوع کے دنوں میں شریعت سُنائی گئی تھی + (یشوع

۸-۳۰+۳۵) اُن میں ایک وادی ہے جہاں ایک پورانا شہر ہے - اب کیا نام ہے؟ اور پہلے کیا تھا؟ وادی کے کنارے پر ایک بہت پُرانا کوا ہے + اُسے کس نے کھودا؟ وہ کوا اب بھی موجود ہے +

یہہ بات دوپہر کو جب کہ دُھوپ بہت تیز تھی ہوئی - کہ ایک قافلہ تھکے ہوئے مسافروں کا پہونچا جنمیں سے ایک شخص نہایت تھک کے آگے نہ جاسکا اِس لیے کوئے پر بیٹھ گیا - اور باقی لوگ کھانا لینے کے واسطے گئے + یہہ کون ہے؟ (آیت ۵-۹) اُس کُوئے میں ٹھنڈا صاف پانی ہے + کیا یہہ اُسے ملیگا؟ ایک عورت سر پر ایک گھڑا لیئے ہوے پانی نکالنے کو آئی + وہ اُس سے کُچھ پانی مانگے گا؟ کیا اِس میں کچھہ تعجب ہے؟ (پیدایش ۲۴-۱۷+۱ سموئیل ۱۷-۱۰) کیا وہ بہت تھکا ہوا نہ معلوم ہوتا تھا؟ کیا وہ عورت اُس پر ترس نہ کرے گی؟ وہ نہایت متعجب ہوکر کھڑی ہوئی - کیوں؟ سامری یہودیوں کے سخت دشمن تھے + یہودی اُنھیں اجنبیوں کے مانند حقیر سمجھتے تھے - اور اُن سے اِس لئے دشمنی رکھتے تھے کہ وہ ابرہام کے فرزند کہلاتے تھے - نہ اُنکے ساتھہ کھاتے تھے - نہ اُن کے برتن استعمال کرتے تھے + (یوحنّا ۸-۴۸) وہ یہودیوں سے رشک کھاتے تھے + اپنے کو اُنکی مانند سمجھتے تھے اور اُن یہودیوں کے ساتھ جو اُنکے ملک میں آتے بدسلوکی کرتے تھے - لوقا ۹-۵۲ و ۵۳) اِس لئے یسوع کو کچھہ پانی نہ ملا - دشمنی - قضیہ - رشک غضب - جھگڑوں کی بابت خدا نے کیا کہا؟ "حسد - دشمنی - اور بدگمانی سے - اے خداوند ہمیں بچا"+

۲-آسمانی پانی کا وعدہ

کیا یسوع نے عورت کو دھمکایا؟ (یوحنا ۴-۱۰) وہ اُس سے اور طرح سے سلوک کرتا ہے + اِن باتوں سے اُسکو بے ادبی کے لئے تنبیہہ کی - تو بھی بہت حلیمی سے - اور اُسے کیا بخشنا چاہتا تھا؟ دیکھو کہ وہ کیسی حیران ہوئی + پانی کہاں سے لائیگا؟ کوے سے تو نہیں (کیوں نہیں؟) اور کیا اِس یہودی کا یہہ مطلب تھا کہ اِس پانی سے اچّھا پانی دیوے + کیا یعقوب کے پانی سے وہ خوش نہیں ہے؟ لیکن یسوع نے باوجودیکہ یہہ پانی اچّھا ہے دو عیب نکالے +

(ا) پہلے یہہ کہ ابد تک سیر نہیں کرتا - (”پھر پیاسا ہوگا“) - آیت ۱۳ +

(ب) اور دوسرے یہہ کہ ہمیشہ نہیں ملتا - آیت ۱۴ + لیکن اِس پانی کو جو وہ دیتا ہے اگر ایک دفعہ پیا جائے تو پیاس بالکل دور ہو جاتی ہے - اور اگر ایک ہی دفعہ پیا جائے تو بھی ہمیشہ انسان اُسکی تاثیر سے تازہ دم اور سیر رہتا ہے + یسوع کی اِس سے کیا مُراد تھی؟ (یوحنا ۷-۳۷-۳۹) روح القدس - اور جو کچھ کہ وہ لایا - یعنے مسیح پر ایمان - پاک کرنے کو فضل سچائی - تسلّی - خوشی - غرض تمام روحانی نعمتیں (یعنے نجات) +

اب دیکھو کہ اُس نے اِس پانی کی بابت جو خدا کی بخشش ہے - یعنے نجات کی نعمتوں کے حق میں کیا کہا؟

(ا) پھر کبھی پیاسا نہوگا +

کیا کوئی ایسا شخص ہے جو ہر طرح سے راضی ہے؟ کیا ہر ایک اُس چیز کو جو اُس کے پاس نہیں ہے ہمیشہ نہیں چاہتا؟ ہر ایک کہتا ہے۔ اگر تھوڑا سا اور مال اور تھوڑا سا اور آرام ہو تو بالکل کافی ہے اور میں خوش ہوں + لیکن کیا یہہ سچ ہے؟ ہر کوئی کبھی اِسے اور کبھی اُسے چاہتا ہے۔ لیکن کبھی راضی نہیں ہوتا ہے + بہت سی چیزیں اچھی ہوتی ہیں۔ جیسا یعقوب کا پانی۔ لیکن تم پھر پیاسے ہوتے ہو + دیکھو (یشعیاہ ۵۵-۱-۲) اور سلیمان نے اپنی تمام شان وشوکت میں کیا کہا؟ (واعظ ۲) لیکن جن لوگوں نے خدا کا جیتا پانی پیا کیا کہا؟ مثلاً داؤد۔ (زبور ۴-۶-۷) اور پولوس رسول۔ (۲ قرنتیوں ۶-۱۰)+

(ب) "اُسی میں ایک پانی کا چشمہ ہے" +

کیا ہم دنیوی چیزیں جنہیں ہم چاہتے ہیں ہمیشہ پاتے ہیں؟ فضول خرچ بیٹے کی مثال کو دیکھو۔ (لوقا ۱۵-۱۳-۱۷) لیکن خدا کا جیتا پانی مانگنے پر ہمیشہ مل سکتا ہے۔ (یشعیاہ ۴۰-۱۷-۱۸-۵۵-۱)

کیا اُس عورت نے یہہ بات سمجھی؟ آیت ۱۵+ البتہ خوب تو نہیں۔ تو بھی کچھ تاثیر ہوئی۔ یعنے اُس نے سمجھا کہ اِس یہودی کے پاس کوئی نعمت دینے کو ہے۔ سو اُس نے اُس سے درخواست کی۔ لیکن وہ نہیں سمجھی کہ آیندہ باتوں سے جیسا کہ اُس نے کہا کہ میں دونگا وہ فی الحقیقت وہ پانی عطا کرتا ہے + آیندہ بیان کو دیکھو

۳-روحانی پانی کی بخشش + (آیت ۱۶-۲۶)

روحانی پانی کیا ہے؟ یسوع نے اُس عورت کو یہہ تمام نعمتیں دینے کو تین باتیں سکھلائیں +

(ا) خود اُسکی بابت -(آیت ۱۶-۱۹)

کہ تو گنہگار ہے اور میں اُس سے واقف ہوں + لیکن وہ کس طرح بہتر ہوگی؟ اُسکا خیال تھا کہ خدا کی پرستش گرزیم پہاڑ پر ہوتی چاہیئے + یہودی کہتے ہیں - نہیں - بلکہ صرف یروسلم میں ہونے چاہیئے + وہ کس طرح جانے گی؟ سو یسوع نے اُسے بیان کیا +

(ب) خدا کی بابت - کہ خدا ایک روح ہے - اور ہر جگہہ اُسکی پرستش ہو سکتی ہے کیونکہ وہ باپ ہے - مہربان - حلیم - معاف کرنے والا - سُننے کو تیار - اور بیچارے گنہ گاروں کو جو اُس کے پاس آویں - ڈھونڈھنے والا ہے + لیکن اُن کو کس طرح آنا چاہیئے؟ نہ صرف گھُٹنے ٹیکنے - ظاہری دعائیں مانگنے سے - بلکہ اپنے سارے دل سے یعنے روح سے نہ اِس طرح سے کہ معافی حاصل کر کے پھر گناہ کریں - بلکہ نئی چال چلنے کا مضبوط ارادہ رکھنے سے - یعنے سچّائی سے +

(ج) اپنی بابت + اب تک اُسکی سمجھ میں نہ آیا + وہ نیکی کرنا چاہتی ہے - پر ناواقف ہے - اور سمجھتی ہے کہ کچھ بات نہیں + مسیح ایک دن آنے والا ہے تب سمجھ لونگی + تصوّر کرو

کہ وہ اپنے گناہوں کی بابت فکرمند اور نجات کی محتاج کھڑی ہے + اُس کے سامنے ایک بیچارا مسافر۔ پیاسا تھکا ماندہ ہے۔ تو اُس وقت جبکہ اُسی شخص نے کہا کہ مَیں وہی ہوں" اُسکے چہرے کا کیا حال ہوا ہوگا؟ اُسکا نتیجہ پھر بیان کرینگے +

کیا ہم بھی اُس پانی کو چاہتے ہیں؟ تو اُس عورت کی مانند یسوع سے مانگنا چاہئے + وہ ہمیں روح القدس دیگا۔ اور روح ہمارے واسطے کیا کریگا؟

(ا) وہ ہمکو آپ ہمارے گناہ۔ ہمارے گنہگار دل دکھلائیگا۔ اور سچائی کے پیاسے بنائیگا۔ (متی ۵-۶) (ب) اور ہمیں قادر اور مقدس خدا کو جو کہ حلیم باپ بھی ہے اور معافی اور مدد پر تیار ہے دکھاوے گا۔ اور (ج) ہمکو مسیح کو دکھلائے گا۔ کہ وہی ایک بچانے والا ہے جو مر گیا۔ اب پھر جی اُٹھا۔ اور اب بھی جیتا ہے۔ اور ہماری نجات کے لئے سفارشی ہے + تب وہ گنہگار تازہ پانی کی تاثیر کی مانند یہہ تازہ زندگی پائیگا اور تازہ دم ہوگا۔ اور زور پکڑیگا۔ اور یہہ ایک ہی دفعہ نہیں بلکہ پھر کبھی پیاسا نہوگا۔ اور اگلے جہان میں اسکا کیا نتیجہ نکلے گا؟ (مکاشفات ۷-۱۷)

تفسیر

(۱) یورپ کے ملک میں سقے لوگ پانی کو خدا کی بخشش کہکر پکارتے ہیں کیونکہ لوگ اُسکو ایسا سمجھتے ہیں + اگر مسیح کے قول کو اِس مطلب سے کچھ علاقہ ہے تو اُسکی

یہہ غرض ہے کہ خدا کی اِس بخشش سے یعنے پانی سے جو مینے مانگا ایک اور زیادہ بڑی نعمت ہے۔ اگر تو اُسکو جانتی تو مجھہ سے مانگتی +

اِس جیتے پانی سے خداوند مسیح کی کیا مُراد ہے؟ بعضے کہتے ہیں کہ خود اپنے آپ سے مُراد ہے۔ اور بعض سمجھتے ہیں کہ روح ہے۔ اوروں کا قول ہے کہ اِس سے اُس کے خون کی صفائی مُراد ہے۔ اور بعضوں کے نزدیک نئے جنم کا غسل + چونکہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہہ گفتگو پینے کی بابت تھی۔ نہ صفائی کی بابت۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اوّلاً اِس سے روح کا باطنی کام مُراد ہے۔ اور بعد ازاں وہ تمام نعمتیں جو عہدِ عتیق میں پانی سے تعبیر کی گئی ہیں مُراد ہو سکتی ہیں + (زبور ۳۶-۸ و ۹ + یشعیاہ ۱۲-۳-۴۴-۳ + حزقیایل ۳۶-۲۵ و ۴۷ + زبور ۴۶-۱-۸)

(۲) اکثر لوگ تعجب کرتے ہیں کہ ہمارے خداوند کے اس حکم کا جو اُس نے اُس عورت کو اپنے شوہر کو بُلانے کو دیا پہلی گفتگو سے کیا علاقہ ہے + مسیح کا یہہ کلام اُس عورت کے سوال کے پورا کرنے کا پہلا جز تھا + کیونکہ یہہ درخواست عورت کے خیال کے موافق کُچھہ آسان بات نہ تھی + ضرور تھا کہ پہلے اُسکے دل کا حال خدا کے سامنے کھولا جائے۔ اور پوشیدہ گناہ خدا کے روبرو ظاہر کئے جائیں۔ اور ہمارے خداوند نے بھی ایسا ہی کیا + اِس زندہ پانیکا پہلا گھونٹ گناہ کی واقفی تھی +

(۳) (آیت ۲۱-۲۴) مسیح کا یہہ جواب اُسکی تمام اعلیٰ درجہ کی باتوں میں سے ایک ہے + اُس نے اِسبات سے اپنی تقریر شروع کی "میری بات کو یقین رکھہ"

اور کہیں اُس نے یہہ عبارت استعمال نہیں کی + اُس نے یہودی عبادت کا خدا کی طرف سے ہونا ثابت کیا۔ سو اُس نے اپنے آپ کو یہودیوں میں شامل کر کے کہا کہ ”ہم اُسکی جسے جانتے ہیں پرستش کرتے ہیں“ + تاہم بیان کیا کہ ہر ایک مذہب جو خاص جگہہ سے علاقہ رکھتا ہے جاتا رہے گا۔ اور وہ دن آئے گا جبکہ مرکز ہر ایک جگہہ اور دائرہ کہیں نہوگا۔ اور اُس نے ظاہر کیا کہ خدا۔

(ا) باپ ہے۔ کیونکہ ماں باپ کی مانند پرورش کرتا ہے۔ اور سچے پرستاروں کو ڈھونڈھتا ہے + اُس عورت کو کیسی تسلّی ہوئی ہوگی اِس سے کہ اگر وہ بھی سچے دل سے اُسکی طرف رجوع کرے گی تو خدا اُسے بھی قبول کریگا۔ خواہ کہیں پرستش کرے + یسوع نے یہہ بھی ظاہر کیا کہ۔

(ب) خدا روح ہے۔ سو اِس لئے یہہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ ایک جگہہ میں بہ نسبت دوسری جگہہ کے زیادہ رہتا ہے + (اعمال ۷-۴۸-۱۷-۲۴-۲۵ + ۲ اسلاطین ۸-۲۷ + یشعیاہ ۶۶-۱ + یرمیاہ ۲۳-۲۴) اور اُسکی عبادت روح اور راستی سے کرنی چاہیئے +

سامریوں کا بیان

یہہ لوگ جیسا کہ بعض لوگ غلطی سے خیال کرتے ہیں اسرائیلیوں اور غیر قوموں سے مخلوط نہ تھے۔ بلکہ یہہ وہ ہیں جنکو سلمنسر بابل اور دوسرے

شہروں میں سے اُن دس فرقوں کے گھروں میں جنکو پکڑ کے لے گیا تھا رہنے کے لئے
لایا + (۲ سلاطین ۱۷) خود مسیح کے کلام سے جو اُس نے (متی ۱۰-۵-۶- اور لوقا ۱۷
۱۸) میں کہا مفہوم ہوتا ہے - کہ اِن کو ابراہام کے فرزند کہلانے کا کچھہ دعویٰ نہ تھا +
پہلے یہہ لوگ بُت پرست تھے - اور یہوواہ کو بھی اپنے معبودوں میں سے ایک سمجھکر
پرستش کرتے تھے - اور یہہ بُت پرستی آہستہ آہستہ جاتی رہی - اور مسیح سے ۴۰۰ برس
پہلے ایک خوبصورت ہیکل خدا کی پرستش کے لئے گرزیم پہاڑ پر منسّی کاہن کی معرفت
جو جلاوطن کیا گیا تھا بنائی گئی تھی + لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہہ کاہن اُس سردار
کاہن کا - جسکو سُنبلّت کی بیٹی سے شادی کرنے کے باعث نحمیاہ نے نکال دیا - پوتا
تھا + (نحمیاہ ۱۳- ۲۸) اور یہہ ہیکل مسیح سے ۱۰۹ برس پہلے - یوحنّا ہرکنوس نے -
جو مکبّی یہودی سرداروں میں سے تھا - برباد کردی تھی + لیکن یہہ سامری
آج کے دن تک اگرچہ اُن کی تعداد صرف ۲۰۰ ہے اُسی جگہہ کی پرستش کرتے
ہیں - موسیٰ کی پانچ کتابیں جو اُن کے پاس ہیں اِس مطلب کے ظاہر کرنے کے لئے
کہ خدا کی برگزیدہ جگہہ گرزیم ہے - کہیں کہیں بدل کے بنائی گئی ہیں + یہودی
سامریوں سے اوّلاً اِس لئے دشمنی کرتے تھے کہ وہ اُن کے ملک میں آرہے - اور پھر
یہہ عداوت ہیکل کے پھر بنانے پر اُن کی مخالفت کرنے اور نئے طور سے گرزیم پر عبادت
کرنے اور اسرائیلی ہونے کا دعویٰ کرنے سے اور بڑہ گئی - (عزرا ۴- ۶) اُنپر عام طور سے
عبادت خانوں میں لعنت کیجاتی تھی اور ہر ایک دینی نعمت اور شرعی اِنصاف سے

محروم رکھّے جاتے تھے + ہمارے خداوند کو سامری کہنا بُری سے بُری بے عزّتی تھی جو یہودی
کرسکتے تھے + خیال کیا گیا ہے کہ یہودیوں نے سکّم کو جو سامریہ کا شہر ہے ٹھٹھے کے طور پر
سوئیکر سے جسکے معنی بیوقوف اور مخمور ہے - بدل دیا - اکلی سیئس ٹیکس (واعظ) کا مصنف
پہلے باب ۲۵ اور ۲۶ آیت میں لکھتا ہے کہ میرا دل اِن لوگوں سے جو سامریہ کے
پہاڑمیں اور اِن بیوقوفوں سے جو سکم میں رہتے ہیں متنفر ہے + طرف ثانی یعنے سامریوں
کے خیالات اُن کی نسبت ویسے ہی تھے اور اُنھوں نے کئی دفعہ موقع پر اپنی عداوت
ظاہر کی + وہ اُن یہودیوں کی جو اُن کے ملک سے ہوکر اپنی عیدوں کے لئے
یروسلم کو جاتے تھے - مہمانداری سے اِنکار کرتے تھے - (لوقا ۹ - ۵۲) اور کبھی
کبھی مسافروں کو لوٹتے بھی تھے + اُنھوں نے ایک دفعہ مُردوں کی ہڈیوں سے
ہیکل کو ناپاک کر دیا اور آتشی نشانوں کو جو یہودی لوگ اپنے لوگوں کو جمع کرنیکے
لئے عیدِ فسح کی رات کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر جلاتے تھے غیر وقتوں میں جلاکر غلطی میں
ڈالتے تھے + وہ یروسلم کو ایک نئی ایجاد یا بدعت سمجھکر حقیر جانتے تھے اور اپنی ہیکل کو قدیمی اور
سچّی مانتے تھے + اور موسیٰ کی پانچ کتابوں کے سوا ساری عہدِ عتیق کا اِنکار کرتے
تھے + اُن کا دعویٰ یہہ تھا کہ ہم شریعت کے سچّے تابعدار ہیں + کہتے ہیں سیکار وہی
سِکم ہے جسکا ذکر عہدِ عتیق میں ابراہام - یعقوب - یشوع - ابی ملک - اور رہابوام
کے احوالوں میں آتا ہے + (پیدایش ۱۲ - ۳۳ - ۳۷ + یشعیاہ ۸ - ۲۴ + قاضی ۹ +
اسلاطین ۱۲ + یشعیاہ ۲۱ - ۲۱ + زبور ۶۰ - ۶ - ۱۰۸ - ۷) وہ نیا شہر جو نبلوس

کہلاتا ہے اُس تنگ وادی میں واقع ہے جو گرزیم اور ابیال پہاڑوں کے درمیان ہے جس میں سے ایک راستہ بھی یروشلم سے شمال کو جاتا ہے + لوگ کہتے ہیں کہ یہہ وادی کنعان میں سب سے اچھّی جگہہ ہے + بہت مسافروں نے بیان کیا ہے کہ یہہ کُوا ایک سخت چٹان میں کھُودا ہوا ہے + اُس کی گہرائی ۷۵ فٹ اور قطر ۹ فٹ ہے۔ اور پانی ہمیشہ یکساں نہیں رہتا۔ کبھی ۱۵ فٹ چڑھ جاتا۔ اور کبھی بالکل خشک ہو جاتا ہے +

بیسواں سبق

یسوع سامریا میں

"میرے پاس کھانے کے لئے خوراک ہے جسے تم نہیں جانتے"

یوحنا ۲-۲۷-۴۲ + یوحنا ۴-۳۴ + زبور ۱۲۶-۸ +

تم نے بیج بونے والے کو بیج بوتے ہوئے دیکھا ہوگا + تم جانتے ہو کہ وہ کیا خیال کرتا ہے + کیا زمین کی بابت نہیں؟ کہ وہ اچھا پھل لائے گی؟ موسم پر مینہہ برسیگا اور دھوپ لگے گی؟ فصل اچھّی ہوگی؟ وہ آئندہ کا منتظر اور اُمید وار ہے۔ لیکن کیا وہ جلدی کرتا ہے؟ شاید اندیشہ مند ہے لیکن صبر کر سکتا ہے۔ ابھی فصل نہو گی + اور تم نے کاٹنے والوں کو اپنے ہاتھ میں درانتی لئے ہوئے پکّے کھیتوں کو کاٹتے اور پولے باندھتے دیکھا ہوگا سب خوش ہوتے ہیں + ان دونوں حالوں میں

بہت فرق ہے۔ تو بھی کیا فصل بغیر بونیکے ہو سکتا ہے؟ اِسی باب میں دونوں حالتوں کا بیان ہے۔

۱۔ بونیوالے کا صبر اور اُمید

جب یسوع یعقوب کے کوئے پر بیٹھا تھا تو اُس کے شاگرد کہاں تھے؟ آیت ۸+ بے شک وہ اپنے تھکے ماندے اُستاد کے پاس بہت جلدی واپس گئے+ اب خیال کرو کہ کیا اُنہوں نے اُس سے محبت کی باتیں کیں اور وہ خوراک جو لائے تھے جلدی اُسکو دیدی+ آیت ۲۷+ نہیں بلکہ تصویر کی مانند کھڑے رہے۔ چھہ۔ سات۔ آدمی جمع تھے لیکن کوئی ایک لفظ نہ بولا+ اُس کے شاگرد یہہ حال دیکھہ کر حیران ہوئے کہ یسوع اب کچھہ تھکا ماندہ نہیں اور نہ اُسے پانی کی خواہش ہے۔ بلکہ اُس کے چہرے سے اُمید۔ محبّت۔ خوشی۔ تازہ دلی ٹپکتی ہیں+ اور اِسپر بھی حیران تھے کہ یہہ دوسری کون ہے۔ اور وہ ایک عورت سامریا کی تھی+ وہ عورت اِس خیال میں چُپ چاپ تھی کہ یہہ غریب مسافر یہودی جس سے میں نے بدسلوکی کی یہی آنے والا مسیح ہے+ یسوع بھی خاموش تھا+ کیوں؟ اِس لئے کہ وہ سوچتا تھا کہ میں نے بیج بویا اور ابھی اُگتا ہے اور فصل نزدیک ہے (اُسکی بابت تھوڑی دیر کے بعد بیان ہوگا)۔ ایسی خاموشی کا یوحنا ۲۱-۱۲ میں بیان ہے+ پہلے پہل اپنی جگہہ سے کون ہلا؟ آیت ۲۸+ دیکھو کہ وہ کتنی جلدی شہر کو گئی اور اسی واسطے اُس نے اپنا بھاری گھڑا بھی وہیں چھوڑا+

تب شاگردوں نے اپنی خوراک نکالی - لیکن یسوع نے کچھ پرواہ نہ کی + کیوں؟

آیت ۳۱-۳۴ + اُسکا کیا مطلب ہے؟

(۱) کیا وہ حقیقت میں تھکاماندہ بھوکھا پیاسا نہ تھا؟ آیت ۶ کو دیکھو - اور وہ کیا وقت تھا؟ دوپہر کی دھوپ بہت تیز تھی جبکہ شاگرد شہر کو گئے تھے - تو وہ اکیلا کوئے پر بیٹھا تھا اور اُس نے اُس عورت سے پانی کی درخواست کی - اور دیکھو (عبرانیوں ۲-۱۷ + ۴-۱۵) ہماری مانند اُس نے بھی تکلیف پائی - توبھی اُس نے کیا کیا؟ پچھلے سبق میں دیکھو کہ اُس نے تمام حکمت اور نیکی کی باتیں اُس عورت کو سکھلائیں ہرچند کہ عورت شریر اور سخت دل تھی + کیونکہ وہ پانی نکال سکتی تھی مگر یسوع کو کچھ نہ دیا + یسوع کیسا صابر تھا - (رومیوں ۱۵-۳)

(۲) یہہ سب کچھ کسطرح سے کرسکا؟ نہ صرف اِس لئے کہ وہ خدا تھا - اپنی ذاتی طاقت میں بھی وہ ہماری مانند تھا - جیسا کہ دُکھہ اُٹھانے میں + جب کوئی آدمی نہایت محرک اور دلچسپ کام میں مشغول ہو تو اکثر دُکھہ ماندگی اور بھوکھہ پیاس بھول جاتا ہے + مثلاً ابی سینیا کے ملک میں انگریزی فوجیں بڑے بڑے اونچے پہاڑوں پر سے گذر کر مگدالہ کی طرف جاتی تھیں + ایک دن لمبا سفر کیا اور نہایت تھک گئے - بڑی مشکل سے آگے چل سکتے تھے + ناگہان ایک کونے پر پہونچے جہاں تھیوڈور بادشاہ کا لشکر تھا جھٹ پٹ وہ سب دُکھہ درد بھول گئے + آگے کو دوڑے - لڑائی ہوئی فتحیابی ہوئی + کچھہ وقت تک نہ آرام - نہ خوراک پایا - اپنی ملکہ اور مُلک کے

واسطے لڑائی کا موقع پانا اُن کے واسطے یہی خوراک تھی + یا مانند ملاحوں کی آندھی میں + (اعمال ۲۷-۳۳)

(۳) لیکن یسوع کی خوراک کیا تھی؟ ہم نے اُسکی مشابہت اپنے سے بیان کی۔ اب فرق بیان کرتے ہیں + کیا ایک کُند فہم۔ بے محبّت گُنہگار عورت کو خدا کی بابت سکھلانا نہایت محرک اور مفرّح کام ہے؟ کس سبب سے اِس کام نے اُسے ایسا خوش کیا؟

(ا) پہلے اِس سبب سے کہ یہہ کام اُس کے باپ کی مرضی کے موافق اور اُسکا کام تھا یسوع نے پہلے اسکی بابت کیا بیان کیا تھا؟ (لوقا ۲-۴۹) اور دیکھو کہ اُسکی بابت کیا پیشین گوئی ہوئی تھی؟ (زبور ۴۰-۸) اُس نے خدا کے کام کو کب تمام کیا؟ (یوحنّا ۱۷-۴ + ۱۹-۳۰)

(ب) دوسرے اِس سبب سے کہ وہ ہونے والا تھا۔ اُس کا صبر اُس عورت سے ٹھیک بونے والے کے صبر کی مانند ہے اور اُس نے آنے والی فصل کی انتظاری کی جیسا اُس نے صلیب پر کیا + (عبرانیوں ۱۲-۲)

۲- کاٹنے والے کی خوشی اور اجر + آیات ۳۵-۳۸

جب بیج بویا جاتا ہے تو کتنی مدّت تک فصل کی انتظاری کرنی پڑتی ہے + ایسا ہی یسوع نے اپنے شاگردوں سے بیان کیا + لیکن اُسکی فصل جلدی آنے والی تھی + اُسنے

کہا کہ اب کھیت پک چکے ہیں لیکن ایسا بالکل نہ تھا۔ کیونکہ ابھی تک دانے نہ اوگے تھے۔ تو اور کیا مُراد تھی؟ سکار کی طرف نظر کرو + ایک جماعت آتی ہے + یہہ سامری ہیں۔ وہ عورت اُنھیں لاتی ہے۔ وہی فصل ہے + اُس فصل کے واسطے شاگردوں نے کچھہ نہیں بویا۔ آیت ۳۸ + ایک ہی نے بویا اور سہ پہر کو نہایت گرمی میں بیج بونے کی محنت اُٹھائی دوسرے یعنے شاگرد خود کاٹینگے۔ آیت ۳۷ + وہ فصل کو جمع کریں گے۔ اور مزدوری یعنے خوشی پاویں گے۔ آیت ۳۶ + یسوع اور وہ دونوں باہم خوش ہوویں گے + لیکن بیج اتنی جلدی کس طرح اوگا؟ (آیت ۲۸ - ۳۰ + ۳۹ - ۴۲)

تصوّر کرو کہ ہم اُس عورت کے پیچھے گانؤں کو جاتے ہیں + وہ کیسے جوش میں ہے! اُس کے ہمسائے اُسکے گرد جمع ہوتے ہیں + وہ کہتی ہے کہ "آؤ" اور پھر اور کیا؟ کیا وہ اُس عجایب پانی کی بابت جو اجنبی کے پاس ہے بیان کرتی ہے؟ یا اُس سچی عبادت کی بابت جسکا اُس نبی نے بیان کیا کہ جو بجائے گرزیم کی ہوگی؟ کیا وہ اپنے حال اور اپنے گناہوں کی بابت اُسکی واقفیت چھپاتی ہے؟ نہیں۔ بلکہ وہ ٹھیک اُسی کا بیان کرتی ہے (برخلاف آدم کے۔ پیدایش ۳ - ۱۰) اِسی باعث سے اُس نے اُسے مسیح سمجھا + دیکھو کہ لوگ کس طرح یسوع کے پاس جمع ہوئے اور اُسے شہر کو اپنے ساتھہ لے گئے اور اُسکو اور اُس کے شاگردوں کو دو دن رکھا۔ یہودیوں کے مہماندار ہوے! وہ بیج جو اُس عورت کے دل میں بویا گیا ایک ہی دن میں اوگا + وہ بونے والا اور کاٹنے والے کیسے خوش ہوئے! کئی مہینوں سے یسوع اور لوگونکو کھلاتا تھا

اور شاگرد بپتسمہ دیتے تھے۔ لیکن وہ لوگ دو دلے تھے + (یوحنا ۲-۲۴-۳-
۳۲) ان بیچارے حقیر سامریوں سے کتنا فرق ہے!
لیکن یہہ صرف تھوڑے سے بوئے ہیں۔ آیندہ کو زیادہ ہونگے + دیکھو پطرس اور یوحنا
نے تھوڑے برس بعد کیسی بڑی فصل کاٹی۔ (اعمال ۸-۵-۹-۳۱ + ۱۵-۳)
اب بونے والے کون ہیں؟ خادم الدین + اور سب انجیل کے سکھلانے والے + وہ
کیا بوتے ہیں؟ (لوقا ۸-۱۱) اور کس فصل کی انتظاری کرتے ہیں؟ (تسلونیقیوں
۲-۱۹) اور وہ اُسے پاوینگے + (گلیتوں ۶-۹ + زبور ۱۲۶-۵ و ۶) تم بھی
بونے والے ہوسکتے ہو + کیا اُس سامری عورت نے نہیں بویا؟ اور جب کہ وہ
لوگ جنکو وہ یسوع کے پاس لائی اور وہ اُسپر ایمان لائے تو کیا وہ عورت کاٹنے
والوں کی خوشی میں شریک نہ تھی؟ لیکن اُس نے پہلے اُس بیج کو اپنے دل میں داخل
کیا + تمکو بھی ایسا ہی کرنا چاہیے +

تفسیر

(۱) خیال کرنا چاہیے کہ مسیح ۳۵ آیت سے ۳۸ تک بیان کرتا ہے کہ میں نے
کیا کام کیا۔ اور نیز شاگردوں کے سوال کا کہ اُسکی طاقت کس طرح باقی رہی جواب
دیتا ہے۔ اور اُس کام کے لئے جسکے واسطے وہ بلائے گئے تسلی دیتا ہے + اُس نے
ابھی محنت کی اور وہ بھی اُسکی محنت میں ایماندار سامریوں کو بپتسمہ دینے سے

شریک ہونگے + جیساکہ اُس کے خادموں کی کامیابی اُس کی محنت پر جو اُس نے لوگوں کی خلاصی کے لئے کی۔ اور اُسکی جان کے دُکھ پر موقوف ہے ۔ سو اُنکی محنتیں اُس کی محنت کے مقابلہ میں صرف کاٹنے کی خوشی کے موافق ہے +

اکیسواں سبق

کفرناحوم کا امیر

"ایمان کی تابعداری"

یوحنّا ۴-۴۳-۵۴ + یعقوب ۴-۵۰ +

ہم نے بہت دفعہ ایمان کی بابت بیان کیا ہے + کس نے سمجھا کہ ایمان کیا ہے ؟ بہت نہیں سمجھتے + آج ہم اِسکی ماہیّت کو سمجھنے کی کوشش کرینگے ؛ پہلے چھہ سبقوں میں ہم نے بیان کیا ہے کہ بہت سے لوگ یسوع پر ایمان لائے ۔ لیکن ایمان کی مختلف قسمیں ہیں + دیکھو (یوحنّا ۲-۲۳ و ۲۴- ۳- ۲ و ۱۲ + ۱-۴۱- ۴۹- ۲- ۱۱- ۴- ۳۹- ۴۲) آج بڑھتے ہوئے ایمان کی تصویر دیکھو + جیسا کہ کھجور کی گٹھلی سے ایک بڑا درخت ہو جاتا ہے ۔ ویسا ہی ایک آدمی کا ایمان جو پہلے کمتر اور آخر کو اپنے سارے دل سے ایمان لایا +

رُومی سردار پلاطوس صرف یہودیہ پر حکومت کرتا تھا + جیسا گلیل اور پریا یعنی جو یردن پار ہیں ہیرودیس بادشاہ کے بیٹوں میں سے ایک ہیرودیس انتپاس نامی

حکومت کرتا تھا + (لوقا ۳-۱) اُس کے محل میں بہت حضوری امیر عہدہ دار عیاش لوگ تھے (مرقس ۶-۲۱) جو اپنے دل محل کی باتوں اور عیش و عشرت پر لگاتے تھے۔ جو خدا کے وعدوں پر کچھ فکر نہیں کرتے تھے۔ کیا وہ کسی نئے پیغمبر کی بابت پرواہ کر سکتے ہیں؟ تو بھی یوحنا بپتسمہ دینے والے سے واقف تھے + اُنھوں نے اُسے ہیرودیس کے سامنے منادی کرتے ہوئے سُنا ہوگا + (مرقس ۶-۲۰) لیکن ایک آدمی کو جس نے ایسی سختی سے گناہ سے دھمکایا پسند نہ کر سکے + اب اُنہوں نے یسوع کی بابت سُنا + کیا وہ اُسے پسند کریں گے؟ وہ نہ کہیں گے کہ کیا یہ آدمی پیغمبر ہے؟ وہ تو صرف ایک ناصری ہے۔"

لیکن بعض لوگ عید فسح کو گئے تھے۔ سو جلیل کی طرف یسوع کے معجزوں کی بات باتیں کرتے ہوئے واپس آئے۔ آیت ۴۵۔ (یوحنا ۲-۲۳) تو بھی بہت سے لوگ اُس کا کچھ خیال نہ کرتے ہونگے + وہ کیا چیز ہے جو کبھی کبھی بے خیال لوگوں کو مسیح کے پاس لاتی ہے؟ (یشعیاہ ۲۶-۹-۱۳ + زبور ۱۱۹-۶۷) ہیرودیس کے حضوریوں میں سے ایک پر خدا نے مصیبت بھیجی۔ اُسکا بیٹا بیمار رہا + حکیم علاج نہ کر سکے۔ سخت بیمار ہوتا گیا۔ عین مرنے پر پہونچا۔ آیت ۴۷ + اب اُس بیچارے باپ کو سب عیش و عشرت بھول گیا + اُسکا سب مال بیفایدہ نکلا + وہ کیا کرے گا؟ اب اُس امیر کو دیکھو کہ وہ

ا- مسیح کی قدرت پر ایمان لایا

اُسے اپنی مصیبت میں ناصری بڑھئی کی یاد آئی کہ اُس نے یروشلم میں بعضوں کو چنگا کیا ہے + کیا وہ میرے بیٹے کو چنگا نہ کرسکیگا؟ یسوع صرف ۲۰ میل کے فاصلہ پر تھا (آیت ۴۶) بہت سویرے اُس لڑکے کا باپ روانہ ہوا + سفر تھکانے والا تھا- پہاڑی ملک - راستہ اونچا نیچا تھا - شاید اُس شخص نے نعمان کے مانند خیال کیا ہوگا کہ وہ نبی ایسے بڑے آدمی کے آنے میں اپنی بڑی عزت سمجھے گا + (۲ سلاطین ۵-۷-۱۲) اور جلدی سے شاید اجر کی اُمید پر کفرناحوم کو اُس بیمار کے پاس چلا آوے گا +

یہہ کس قسم کا ایمان ہے؟ اُس امیر نے خیال کیا کہ یسوع چنگا کرسکتا ہے - لیکن یہہ نہ سمجھا کہ کس طرح - شاید کسی منتر سے اُمید رکھتا ہوگا + بے شک دم بھر میں اور فاصلے پر اور موت کے وقت ہی چنگا کرنا بالکل اُس کے خیال میں نہیں آیا + مارتھا اور مریم سے اِسکا مقابلہ کرنا (یوحنا ۱۱-۲۱و۳۲) بہرحال اُس امیر نے خود یسوع کا کچھہ خیال نہ کیا + اُسے کچھہ پرواہ نہیں مسیح کوئی ہی کیوں نہو + تب مسیح نے کیا کہا؟ آیت ۴۸ + اُسکا کیا مطلب تھا؟ شاید یہہ کہ تم یہودی لوگوں کے پاس نوشتے ہیں جو میری بابت گواہی دیتے ہیں + بپتسمہ دینے والے نے بھی میری بابت خبر دی اور میں نے تمہارے سامنے نبوت کو پورا کیا - تو بھی تم

نہیں چاہتے کہ مجھہ پر ایمان لاؤ۔ تم خیال بھی نہیں کرتے کہ میری بابت دریافت کرو
صرف بڑے بڑے معجزے دیکھنا چاہتے ہو اور اگرچہ معجزے دیکھنے تو بھی کم لوگ مجھے قبول کرتے +
کیا یہہ ملامت اُنکی بابت سچ نہیں تھی؟ (یوحنا ۲-۱۸+ متی ۱۲-۳۸ +
اقرنتیوں ۱-۲۲) اور اِس آدمی کی بابت سچ نہیں تھا؟ جب تک کہ وہ یسوع کے
چنگا کرنے کی طاقت کا حاجتمند نہوا تب تک اس نے اُسکی بابت کچھہ خیال نہ کیا + تو
بھی صرف اپنے ہی مطلب کی درخواست کی۔ شاگرد بننے کا کچھہ خیال نہ تھا +
کیا یسوع کی باتیں کچھہ موثر ہوئیں؟ اور وہ اِس نصیحت سے متاثر ہوا؟ اُس نے
صرف ایک ہی بات پر فکر کیا اور یسوع سے کوئی اور بڑی چیز نہ چاہتا تھا + اُس نے
زندہ پانی اور جہان کے بچانے والے کی بابت کچھہ نہ جانا + آیت ۱۴ و ۴۲ + وہ نعمان
کے سوافق ناراض نہ ہوا۔ مگر نہایت غمناک اور فکرمند تھا۔ بلکہ یہہ باتیں یسوع
کے غصہ ہونے کا باعث تھیں۔ مگر بہت دردمندی اور رحمدلی سے یسوع اُس سے
جو اُس امیر نے مانگا یا خیال کیا نہایت زیادہ کرے گا +

یسوع نے ایسا پہلے کب کیا؟ (یوحنا ۲-۱-۱۱) تب اُس نے دنیا کی اچھی
چیزوں پر اپنی قدرت ظاہر کی۔ اب وہ اپنی قدرت دنیا کی بُری چیزوں پر
ظاہر کرے گا۔ رُوکنے اور چنگا کرنے سے۔ لیکن ایمان کی آزمایش ضرور ہے۔
چاہیئے کہ وہ امیر اکیلا واپس جائے۔ اب دیکھو کہ یہہ شخص

۲- مسیح کی بات پر ایمان لایا

"تیرا بیٹا جیتا ہے + اُس امیر کے دل میں ایسے خیالات گذرتے ہوں گے + یہہ یہاں قانا میں کس طرح معلوم کرسکا؟ اور یہہ کیونکر سچ ہوسکتا ہے؟ کیا یسوع بیمار کو ہاتھہ لگانے کے بغیر چنگا کرسکتا ہے؟ کیا میں اکیلا جاؤں؟ شاید یہہ غلط ہو+ کیا جانے اُس نے اِس میں شش و پنج کیا؟ لیکن دیکھو کہ اُس نے جلدی نہیں کی یہہ دوپہر کے وقت تھا- اگر وہ جلدی کرتا تو رات کو گھر پہونچ جاتا- کیا رات کو پہونچا؟ یہہ دوسرا دن ہے جب کہ نوکر اُسے راستے میں ملے + اُس نے جلدی کیوں نہ کی؟ اُس پر جو ایمان لاوے اوتاولی نہ کرے گا" (یشعیاہ ۲۸-۱۶) یہہ کس قسم کا ایمان ہے؟

(ا) مسیح کی باتوں کی سچائی کو یقین کرتا ہے + یہہ بعضوں کی نسبت زیادہ ہے- (یوحنا ۵- ۴ و ۱۲ و ۳۲) اگر کوئی شخص مسیح کے باتوں کو قبول کرسکتا ہے تب اُسکا دل مستعد ہے + زیادہ ایمان لانے کے واسطے صرف زیادہ پہچان ضرور رہے +

(ب) مسیح کی تابعداری چاہتا ہے + ایمان کی یہہ ایک علامت ہے + ابراہام کی مانند + (عبرانیوں ۱۱- ۸) برخلاف نعمان کے + ایمان کو بڑھتے ہوئے دیکھو + اب اُس خوشخبری کو سُنو + "لڑکا نہ مرا بالکل چنگا ہوگیا"- "تپ جاتی رہی" اور کب چنگا ہوا؟ تب اُس نے جانا کہ یہہ سب سچ ہے + اُسی یسوع نے یہہ کیا اور پھر کیا ہوا

دیکھو کہ یہہ آدمی اور اُس کا سارا گھر۔

۳۔خود مسیح پر ایمان لائے

(آیت ۵۳)

اِس آیت کا کیا مطلب ہے؟ نہ صرف اِس پر ایمان لائے کہ مسیح چنگا کرسکتا ہے۔ یہہ تو ابھی جان چکے۔ بلکہ اِس سے زیادہ + اُس نے اُس نبی کو مسیح سمجھا۔ اپنے ایمان کا اقرار کیا + (رومیوں ۱۰-۱۰) اور ظاہراً سب اُس کے شاگرد بنے + ہیرودیس کے محل کا بڑا امیر دلیرانہ اُس غریب مردود ناصری کے ساتھ ملا + اب دیکھو کہ یہہ ایمان کس قسم کا ہے؟

(ا) دلیری اور خوشی کا باعث ہے + بزدلی اور دلگیری کا باعث نہیں + پولوس کے مانند + (۲ تمطاؤس ۱-۱۲) اور پطرس کے معتقدوں کی۔ (۱ پطرس ۱-۸)

(ب) ایمان جو محبّت کے راہ سے اثر کرتا ہے" آرام سے نہیں رہتا بلکہ مسیح کیواسطے کام کرنے اور دُکھ اُٹھانے پر مستعد ہے + ہمارا ایمان کس قسم کا ہے؟ بے شک ہم (۱) مسیح کے قدرت پر ایمان رکھتے ہیں + لیکن کیا ہم (۲) اُسکے کلام پر بھی یعنے سب کچھ جو اُس نے بیبل میں فرمایا۔ ایمان رکھتے ہیں؟ کیا خاصکر (۳) خود مسیح پر + اُسے اپنا بچانے والا خداوند۔ دوست۔ مانکر اور اُسے سب سے زیادہ پیار کر کے ایمان رکھتے ہیں۔ یہہ کس طرح ظاہر ہوتا ہے؟ دیکھو (یعقوب ۲-۲۲) ہم سُوکھے اور سرسبز درخت کو کس طرح پہچانتے ہیں؟ سو کیا اِسی طرح ہمارا ایمان جو مسیح پر ہے ہمکو کثرت

سے نیک کاموں کے پھل لانے کے قابل کرتا ہے ؟

تفسیر

(۱) جس لفظ کا ترجمہ ”منتظم“ کیا گیا ہے اصل یونانی میں اُس کے معنی ایک ”امیر“ کے ہیں + لیکن یوسیفس اِس لفظ کو خصوصاً کنعانی بادشاہوں کے امیروں اور سرداروں کے لئے استعمال کرتا ہے تاکہ رومی سرداروں سے امتیاز ہو + پس معلوم ہوا کہ وہ شخص جو یسوع کے پاس آیا چوتھائی کے حاکم ہیرودیس انتپاس کے گھر میں سے تھا +

(۲) اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح معجزوں کو۔ ایمان لانے کے واسطے۔ بڑی دلیل نہ سمجھتا تھا + یسوع نے اپنے معجزے صرف تعجب میں ڈالنے کے واسطے نہیں دکھائے۔ بلکہ اُس نے وہ معجزے جنمیں رحم پایا جاتا ہے۔ خواہ کم ہی عجایب ہوں۔ ظاہر کئے۔ جو کہ اُسکی رسالت اور اُس کے رحم کے ٹھیک نشان تھے۔ اور جن سے اُسکی محبت معلوم ہوتی تھی + اکثر ضرور تھا کہ وہ لوگ جنکو یہہ معجزے دکھلائے جاویں ایماندار ہوں + چنانچہ ایک موقع پر اُس نے کہا کہ کیا تمھیں اعتقاد ہے کہ میں یہہ کرسکتا ہوں؟“ اور پھر لکھا ہے کہ ”وہ اُنکی بے ایمانی سے حیران تھا“ اور پھر کہا ہے ”نہیں تو معجزوں کے لئے ایمان لاؤ“ اور اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کم درجہ کا ایمان تھا)“ + اکثر یسوع کے وفادار شاگرد اُس کے کلام اور حضوری کی تاثیر سے اُس کے ساتھ مل گئے۔ اگر کبھی کوئی شخص اُس کے معجزے دیکھکر اُس پر

ایمان لایا تو مسیح نے اُس پر اعتماد نہ رکھا۔ (یوحنا ۲-۲۳ و ۲۴) تو بھی معجزوں نے ایمان کو اکثر پختہ بھی کیا ہے +

بائیسواں سبق

اہلِ ناصرت کا مسیح کو رد کرنا

"کیا یہہ بڑھئی نہیں؟"

لوقا ۴-۱۶-۳۲ + یشعیاہ ۵۳-۱-۳ +

اگر کوئی آدمی ہمارے شہر یا قرب جوار کا رہنے والا کچھہ مدت تک کہیں چلا جاوے۔ اور بڑا عہدہ دار یا سیاح ہوکر واپس آوے تو لوگ اُس سے کس طرح پیش آتے ہیں؟ یسوع تیس برس ناصرت میں رہا + وہ چھوٹا سا قصبہ تھا سب لوگ یسوع کو خوب جانتے تھے + وہ وہاں کیا کام کرتا تھا؟ کسی نے نہ سمجھا کہ وہ کون ہے + اب وہ وہاں سے چلے جانے کے بعد واپس آیا۔ جب سے کہ وہ وہاں سے غیر حاضر تھا اُس نے بڑے معجزے دکھائے + دیکھو کہ لوگ کس طرح اُس سے پیش آئے +

۱۔ بڑھئی کا بیٹا اپنے شہر میں

یہہ سبت کا دن تھا + لوگ عبادت خانہ میں سبت کے دن کی بندگی اور تعلیم کے واسطے (جیسا کہ اب گرجا میں) جمع ہوتے تھے + اِس دن لوگ بڑے شوق سے گئے ۔کیونکہ

ایک شخص کے دیکھنے کے منتظر تھے۔ جو کہ کئی برسوں تک ہمیشہ وہاں جایا کرتا تھا۔ مگر کچھ مدت سے غیر حاضر تھا + وہ یوسف بڑھئی کی بیوہ کا بیٹا تھا + وہ ایسا نیک تھا کہ اُسپر کوئی کچھ عیب نہ لگا سکا۔ ایسا نیک کہ سب کے پسند نہ آیا +

(لوقا ۶۔۲۶) اُسکے دیکھنے کے کیوں مشتاق ہیں؟ اُنہوں نے اُن کاموں کی بابت جو اُس نے یروسلم میں اور قانا میں کئے اور اُسکی عام منادی اور شاگرد رکھنے کی بابت عجایب خبریں سُنیں تھیں + عبادت خانہ بھر گیا + وہ بھی وہاں تھا آگے سے کچھ فرق نہیں تھا۔ اور اُسکی پوشاک اگلے پیغمبروں کی مانند یا اُس زاہد آدمی کی مانند جو یردن میں بپتسمہ دیتا تھا نہ تھی + بندگی ہو رہی تھی + تھوڑی دیر بعد ورد پڑھنا تھا + یسوع سفر فقیہہ کی مانند اُٹھا اور اُس نے وہ طومار جو اُسے دیا گیا یعنے یشعیاہ نبی کے نبوتوں کا لیا۔ اور خدا کی طرف سے ایک عمدہ پیغام سُنایا (یشعیاہ ۶۱) یعنے وہ باتیں جو وہ لوگ اچھی طرح جانتے تھے تب وہ سمجھانے کے واسطے اُسی عبادت خانے میں جسمیں کہ وہ پہلے سُننے والوں کی مانند بیٹھا کرتا تھا بیٹھ گیا۔ سب کی آنکھیں اُسپر لگی تھیں +

۲۔ بڑھئی کے بیٹے کا دعویٰ

اِس آیت (آیت ۱۸ و ۱۹) اور اُسکی وعظ کے پہلے جملے کو دیکھو (آیت ۲۱) کیونکہ اور نہیں لکھا گیا "وہ کہنے لگا" لیکن اِس میں کتنا مطلب ہے! اور کیسا مناسب!

کس کس قسم کے لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے؟ چھوٹے سے قصبے کے عام لوگ اُنمیں سے اکثر غریب بھی تھے جو ہر روز محنت سے کام کرتے تھے + بعض تکلیف اور دُکھ سے شکستہ دل۔ بعض اُلجھانے والے گناہوں میں گرفتار۔ بعض اندھے (خواہ اصل میں۔ خواہ جہالت سے) کوئی شخص اُن کو خوشخبری نہیں سُناتا تھا لیکن وہ آیت سُنائی ہے + خدا نے یوبل کے برس (احبار ۲۵۔ ۹۔ ۱۱) یعنے سب بُری گرفتاری سے چھُڑائے جانے کیوقت کا اور غیر فانی میراث کے واپس ملنے کا وعدہ کیا +

لیکن اُس خوشخبری کا لانے والا کون ہے؟ ایک جو خدا کے روح سے ممسوح ہوا + وہ مسیح جسکی بابت یسعیاہ نبی نے بہت لکھا تھا۔ اور کب؟ یسوع نے اُن لوگوں سے کیا کہا؟ (آیت ۲۱) "اب" اِس دن سے۔ تو اُسکا مطلب ہے کہ میں مسیح ہوں +

۳۔ بڑھئی کے بیٹے کا رد کیا جانا

اب دیکھو اہلِ ناصرت نے اِسکی بابت کیا خیال کیا۔ انہوں نے اسکی باتوں کو پسند کیا؟ یہہ تو اُن باتوں سے جو فقیہہ بیان کرتے تھے بہت مختلف تھیں + کوئی سخت قانون نہیں جو کوئی شخص نہ یاد کر سکے۔ نہ عمل کر سکے + بے شک "فضل کی باتیں" تھیں + اور وہ خوب جانتے تھے کہ یہہ ایک عالم آدمی ہے + پہلے وہ سب اُس پر شیفتہ تھے۔ لیکن دیکھو کہ اُن کی نظروں میں فرق آگیا + کانا پھوسی کرنے اور کُڑکُڑانے لگے + کیا وہ شخص جسے ہم تمام عمر سے یوسف کا بیٹا بڑھئی جانتے ہیں اپنے آپ کو خدا کا

مسیح بناتا ہے؟ یسوع ٹھہر گیا + اُس نے اُن کے سب خیال معلوم کر لئے + دیکھو کہ اُس نے کیا کہا؟ (آیت ۲۳-۲۷) یہہ وہی ہوا جسکی اُسے اُمید تھی - جو کہ ہمیشہ کا دستور ہے - لیکن اُن کو ہوشیار ہونا چاہیئے کیونکہ وہ بڑی نعمتوں کو کھوئیں گے + کیا انہوں نے غیرت کھائی کہ اُس نے اپنے معجزے پہلے وہاں ظاہر نہیں کئے؟ خدا نے اگلے وقتوں میں کیا کیا تھا؟ کیا ایلیاہ کے زمانے میں عبرانیوں کے گھروں میں آٹے کے مٹکے باقی رہے + کیا الیشع نبی نے اسرائیلی کوڑھیوں کو چنگا کیا؟ اگر وہ اُس خوشخبری کو قبول نہین کریں گے تو خدا اُسے کفرناحوم کے محصول لینے والوں اور مچھوؤں اور غیر قوموں کی طرف بھی بھیج سکتا ہے (اعمال ۱۳ - ۴۶ + ۱۸ - ۶ + ۲۸ - ۲۸) +

اِن باتوں نے اُنھیں جلا دیا + کیا یہہ بڑھئی اپنے آپ کو الیاس کی مانند سمجھتا ہے؟ کیا وہ اِسبات کے کہنے کی جرأت کرتا ہے کہ اسرائیل کا وعدہ غیر قوموں یعنے کُتّوں اور نامختونوں کو دیا جائے گا؟ پولوس کی ایسی باتوں سے بھی ہنگامہ ہوا + (اعمال ۲۲ - ۲۱ و ۲۲) دیکھو کہ سبت کے دن عبادت خانہ میں ساری جماعت نے اُٹھکر اُس حلیم یسوع کو پکڑ لیا + اُسے باہر کھینچ لائے اور ایک ٹیلے کی طرف اُسے گرانیکے واسطے لیکر دوڑے + وہ جھٹ پٹ چلا گیا + کہاں گیا؟ کوئی نہیں جانتا - الغرض اُنہوں نے ایک معجزہ دیکھا لیکن اِس معجزے نے اُنھیں اپنے بچانے والے سے جدا کیا + ہم میں سے کون اِن ناصرت والوں کی مانند ہے +

(۱) ایک طرح سے ہم سب اُنکی مانند ہیں +

وہی بچانے والا + وہی انجیل سُناتا ہوا ہمارے پاس آتا ہے۔ لیکن کیا ہم اُسکو چاہتے ہیں؟ کیا ہم غریب ہیں؟ شاید ہمارے پاس کچھ نہیں + سلیمان بیان کرتا ہے کہ یہہ کس طرح ہے + (امثال ۱۳-۷ + مرقس ۲۳-۱۷) کیا ہم شکستہ دل ہیں؟ ہمکو گناہوں کے سبب ایسا ہی ہونا چاہئے + دیکھو کہ داؤد کیا کہتا ہے؟ (زبور ۵۱-۱۷) کیا ہم اندھے ہیں؟ پطرس (۲ پطرس ۱-۹) یا یوحنا (۱ یوحنا ۲-۱۱) ہم کو بیان کرتا ہے کہ یہہ کس طرح ہوسکتا + کیا ہم گرفتار اور سخت دشمنوں سے کچلے گئے ہیں؟ اِس کے جواب میں پولوس مدد کرسکتا ہے (رومیوں ۷-۲۳ و ۲۴ + ۲ تمطاؤس ۲-۲۶) کیا اِن آیتوں میں سے ایک آیت آئینہ کی مانند ہے جس میں ہم اپنے آپ کو دیکھیں؟ اگر ایسا ہی ہے تو یسوع دولتمند کرنے (اعمال ۸-۱۷ و ۱۸) تسلّی دینے + (یوحنا ۱۴-۱۸ و ۲۷) آنکھیں کھولنے۔ (اعمال ۲۶-۱۸) قید سے چھڑانے۔ (رومیوں ۶-۱۴ + ۷-۲۵) اور ہر ایک چیز ہمارے لئے کرنے کو ہمارے پاس آتا ہے + (فلپیوں ۴-۱۹)

(۲) ہم میں سے بعض دوسرے طور سے اُن ناصریوں کی مانند ہیں + اُنہوں نے یسوع کو رد کیا۔ اب بھی اکثر آدمی ایسا ہی کرتے ہیں + شاید تم کہو گے کہ جیسا اُنہوں نے کیا ہم نہیں کرتے + کیوں جی؟ یہہ تمکو یقین ہے؟ فجر کو اُن ناصریوں کو اِسبات کا خیال بھی نہ تھا کہ وہ تیسری پہر یسوع کے ساتھ کیسا سلوک کرینگے؟ اور کئی طرح سے تم یسوع کو رد کرسکتے ہو + اُس سے غافل رہنا اُس کا

رد کرنا ہے۔ (مثلاً میں کچھ روپے تمہارے پیش کروں) اور تم اُن کے لینے کو ہاتھ
نہ بڑھاؤ تو کیا یہہ رد کرنا نہیں ؟

(۳) ایک اور طرح سے ہم اُن ناصریوں کی مانند ہیں + کس سبب سے اُنہوں
نے یسوع کو رد کیا ؟ کیا یہہ سبب نہیں کہ وہ اُسے ایسا خوب جانتے تھے۔ اُس کا چہرہ
اور آواز یہاں تک پہچانتے تھے کہ اُنہوں نے اُنکی کچھہ پرواہ نہ کی۔ اور تم بھی اُسکی
کیفیت خوب جانتے ہو۔ تم نے اُسے بہت دفعہ سُنا + تمہارے واسطے انجیل کچھہ نئی بات
نہیں۔ کیا یہہ سبب ہے کہ تم یسوع کی کچھہ پرواہ نہیں کرتے ؟ مثلاً دھوپ کی روشنی
اور سانس لینے سے دل کی حرکت ایسی عام نعمتیں ہیں جنکی کچھہ قدر نہیں کی جاتی +
حبشی اور وحشی لوگ جو کہ تمہاری مانند لباس نہیں پہنتے ہیں اور تعلیم نہیں پاتے اور
جنکو تم کم قدر جانتے ہو وہ اکثر خدا کے کلام سُننے کے مشتاق ہیں اور وہ آسمان پر ہونگے
جب اور لوگ نکالے جائیں گے۔ لیکن تم اِسوقت آسکتے ہو +

"خداوند کا سال مقبول ہے" (۲ قرنتیوں ۶۔۲) اب کسی طرح سے کوئی
آنے والے نکالے نہ جائیں گے۔ (یوحنا ۶۔۳۷)

تفسیر

عبادت خانے کی بابت +

اصلی یونانی لفظ کے معنی عبادت کرنے والوں کے مجلس کے تھے لیکن بعد ازاں

اُس جگھہ پر جہاں عبادت کی جاتی تھی بولنے لگے + اور غالباً یہہ عبادت خانے گرفتاری کے زمانے میں شروع ہوئے - جبکہ ہیکل میں لوگ عبادت نہیں کر سکتے تھے - یا اِس سے پہلے - (زبور ۷۴ - ۸) اور پھر یہہ عبادت خانے ہر کہیں جاری ہوئے اور دین کے بڑھانے میں بہت موثر ہوئے + وہ اکثر اونچی زمین پر شہر میں یا شہر کے باہر بنائے جاتے اور اِس طرح تعمیر ہوتے تھے کہ اُنکی ایک طرف یروسلم کو سیدھے ہوئے جسمیں نوشتوں کا صندوق اور اوّل کرسیاں (متی ۲۳ - ۶ + یعقوب ۲ - ۲ و ۳) جنھیں لوگ بہت چاہتے تھے بنتی تھیں اور ممبر اونچی جگھہ پر جیسا کہ گرجوں میں ہوتا ہے رکھّا ہوا ہوتا تھا + وہ جو سب ربّیوں سے بڑا ہووے عبادت خانے کا سردار تھا + جالوس کفرناحوم میں - (لوقا ۸ - ۴۱) اور کرسپس قرنتس میں - (اعمال ۱۸ - ۸) یہہ منصب رکھتے تھے +

عبادت کا یہہ دستور تھا کہ عبادت خانے کا سردار دعائیں پڑھتا اور لوگ کھڑے رہتے اور "آمین" کہتے تھے - (مرقس ۱۱ - ۲۵ + لوقا ۱۸ - ۱۱) زبور گائے اور بجائے جاتے - پہلے دوسرے وِرد کے لئے توریت اور نبیوں کے کلام سے کچھہ پڑھا جاتا تھا - اور نصیحت کی باتیں سُنائی جاتیں + (اعمال ۱۳ - ۵) اور ہر ایک شخص نبیوں کی کتابوں سے پڑھ سکتا تھا اور مسیح کو بھی اِس کام سے کچھہ روک نہ تھی + پڑھنے والا ہمیشہ کھڑا ہو کر پڑھتا تھا (متی ۵ - ۱) عبادت خانہ میں عدالتیں بھی ہوتی تھیں اور سزائیں بھی دی جاتی تھیں +

(متی ۱۰ - ۱۷ + مرقس ۱۳ - ۹) +

(۲) کتاب کے کھولنے اور بند کرنے سے نوشتوں کے طومار کا کھولنا اور لپیٹنا مُراد ہے + پُرانے عہد کی ہر ایک کتاب جدا جدا طوماروں میں لکھی جاتی تھیں۔ یسعیاہ نبی کے نوشتوں کا طومار مسیح کو دیا گیا تھا۔ غالباً اُن دلوں میں یشعیاہ نبی کے نوشتوں کے پڑھنے کی نوبت تھی +

(۳) ناصرت کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ۴۰ فٹ اونچی ہے جس پر بہت سے نشان پُرانی عمارتوں کے ہیں + شاید ناصرت کا نوُں وہاں ہی ہوگا اور عبادتخانہ کا ہونا تو یقینی امر ہے + اگر ایسا ہی ہے تو مسیح صرف تھوڑی ہی دُور تک اُس کھڈ کے کنارے گھسیٹا گیا +

تیئسواں سبق

چھُو ونکا بُلانا

"دیکھ ہم نے سب کچھ چھوڑا اور تیرے پیچھے ہو لئے"

متی ۴-۱۲-۲۲ + لوقا ۵-۱-۱۱ + متی ۱۰-۳۷ و ۳۸ + فلپیوں ۳-۷ و ۸ +

اچھیل کی بابت

دریا سمندر کیطرف کیوں بہتا ہے؟ سمندر کی سطح زمین کی سطح سے نیچی ہوتی ہے۔ پانی ہمیشہ نیچے کی طرف بہتا ہے نہ اوپر کی طرف۔ سو دریا کا بہتا ہوا پانی نشیب

کی طرف روانی پر رہتا ہے۔ اور بہتے بہتے سمندر میں گرتا ہے۔

زمین پر ایک جگہ ہے جہاں ایک جھیل اور دریا سمندر کی سطح سے بہت نیچے ہے تو بھی زمین سے گھرا ہوا ہے + اگر ایک نہر سمندر سے اُن پانیوں کی طرف نکالی جائے تو جھیلوں کا پانی سمندر میں نہ گرے گا۔ بلکہ سمندر کا پانی اُن کی طرف بہے گا + اور اُس گہرے گھراؤ کو جہاں وہ ہیں بھر دے گا + یہہ جگہہ دنیا کی ساری زمین سے نیچی ہے + یہہ عجیب جگہہ یردن کی وادی ہے اور اُس میں گنیسرت کی جھیل اور بحر مردار واقع ہیں اور دریائے یردن بہتا ہے۔ غرض اُس کا گھراؤ سمندر کے سطح سے ۱۳۱۲ فیٹ نیچے ہے + فرض کرو کہ ہم نیچی نیچی جلیل کے دریا کو جاتے ہیں۔ اب وہ جگہہ ویران اور متروک ہے + اگلے زمانے میں آباد اور بھرپور تھی۔ اور قصبے اور ارد گرد کے گانوں لوگوں سے بھرپور تھے۔ بہت یہودی۔ لیکن اکثر پردیسی تھے۔ رُومی سپاہی یونانی سوداگر۔ عیّاش لوگ + ہیرودیس کا محل اُس کے نئے عالیشان شہر میں تھا + اُس شہر میں مصیبت بہت تھی۔ اندھے۔ لنگڑے۔ کوڑھی۔ دیوانے رہتے تھے۔ بہت گناہ بھی تھا۔ روپے کا لالچ۔ عیّاشی وغیرہ۔ ریاکاری۔ فریسی جو کہ صرف اپنا ہی خیال کرتے اور غریبوں کی کچھہ پرواہ نہ کرتے تھے۔ یسوع نے اِس جگہہ کو رہنے اور کام کرنے کے واسطے اختیار کیا + یروسلم کے مغرور سرداروں نے اور ناصرت کے ہم وطنوں نے اُسے نہ جانا اب وہ یہاں آگیا + دیکھو کہ خدا کا پیغمبر سات سو برس پہلے کیا پیشین گوئی کر گیا تھا +

(یشعیاہ ۹ - ۱۲ + متی ۴ - ۱۳ - ۱۷)

۲۔مچھُووں کی بابت

جھیل میں بہت مچھلیاں تھیں + بہت لوگوں کا گذارا مچھلیوں کے پکڑنے پر تھا + اُن کے پاس کشتیاں اور جالیں تھیں۔ محنت کا کام ہے + ساری رات باہر رہنا پڑتا ہے۔ خطرناک آندھیاں۔ اکثر کچھ نہیں ملتا ہے + دو مچھوے یونس اور زبدی نامے دونوں کے دو دو بیٹے تھے۔ یعنے شمعون اور اندریاس۔ یعقوب اور یوحنا + وہ کہاں رہتے تھے ؟ (یوحنّا ۱-۴۴) جب کہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت ملک میں بڑی دھوم مچی جوان آدمی اُس کی باتیں سُننے کو گئے + اُن کو کیا ہوا ؟ اُسکے سوا اور کس سے واقفیت ہوگئی۔ (یوحنّا ۱-۳۵-۴۲) اُنہوں نے سمجھ لیا کہ ہم نے مسیح کو پایا جسکی بابت نوشتوں میں ہم نے پڑھا اور عبادت خانے میں سُنا + یروشلم۔ سامریا۔ قانا میں۔ اُس کے ساتھ رہے تھے۔ اُسکے معجزے دیکھے۔ اُسکی باتیں سُنیں۔ اور اُس کے لئے یوحنّا کی مانند بپتسمہ دیتے تھے۔ لیکن وہ پھر گھر میں آئے + آگے کی طرح کہ مچھلی پکڑنے سے گذارا کرتے تھے اور اب اُنہوں نے افسوس کی خبر سُنی + ہیرودیس نے اُن کے پُرانے اُستاد یوحنّا کو قید میں ڈال دیا۔ (متی ۴-۱۲) اور یسوع کی بابت کچھ خبر نہیں۔ کیا یہہ سب خواب ہے ؟ بادشاہت اب تک نہیں آئی +

۳- پہلی بُلاہٹ

(متی ۴- ۱۸- ۲۲)

ایک دن وہ سب کنارے پر تھے + اُن میں سے دو آدمی اُن مچھلیوں کے پکڑنے کے واسطے جو چٹان کے اِرد گِرد تیرتی تھیں۔ ایک چھوٹی سی جال ڈال رہے تھے۔ اور تین آدمی کشتی میں بیٹھے ہوئے جالوں کی مرمت کرتے تھے +

پاس سے کون گذرا؟ وہ کہاں سے اور کس کام کو آیا؟ وہ بھی شکار کرنے کو جاتا ہے۔ کن کے پکڑنے کو؟ یہہ لوگ جو ان آباد جلیلی شہروں میں رہتے تھے۔ اِس جھیل کی مچھلیوں کی مانند اندھیرے اور گناہ میں ڈوبے ہوئے تھے + (آیت ۱۶) وہ اُن کو پکڑے گا۔ اور حقیقی مچھوؤں کی مانند جان سے نہ مارے گا۔ بلکہ اُنھیں نئی زندگی بخشے گا + وہ اِس کام میں مددگاروں کی تلاش میں ہے ۔ کیا وہ عالم ربیّوں کو یا فقیہوں کو جنکی عادت سکھلانا ہے بُلائے گا؟ نہیں + وہ اِن مچھوؤنکو بُلائے گا + بے شک غریب تو ہیں۔ لیکن اپنے کام میں محنتی ۔ سرگرم اور صابر ہیں۔ اور وہ یعنے مسیح اپنے کام میں بھی اُنہیں ایسا ہی بنائے گا + کیا وہ اُس کے بلانے کو مانیں گے؟ وہ ابھی اُسکی عزّت اور محبّت کرنے لگیں گے + جھٹ پٹ اور خوشی سے روانہ ہوئے +

۴- دوسری بلاہٹ + لوقا ۵-۱-۱۱

یسوع گنیسرت کی جھیل کے آباد کنارے پر کام کرنے لگا + عبادت خانے میں تعلیم دیتا تھا + بیماروں کو چنگا کرتا تھا - بہت سے لوگ اُس کے پیچھے ہولئے + وہ چار آدمی جنھوں نے اپنے جال چھوڑے کہاں گئے ؟ مچھلی پکڑنے کو پھر چلے گئے + اُنہوں نے نہ سمجھا کہ اِن کو بالکل چھوڑنا چاہیئے + اُن کو یسوع کو پھر بُلانا ضرور ہوا + دیکھو کہ وہ اُنہیں کس طرح بُلائے گا ؟ اُنہوں نے تمام رات محنت کی لیکن کچھ نہ پکڑا - صبح کو کشتیاں ریگستانی کنارے پر کھینچ لائے + شمعون اور دوسرے آدمی کیا کر رہے تھے ؟ کفر ناحوم کی طرف سے ایک بڑی بھیڑ آکر اُس نئے نبی پر گر پڑتی تھی + اُس نے کہاں پناہ لی ؟ وہ کس ممبر پر منادی کرتا تھا ؟ دیکھو کہ کشتی دوبارہ گہرے پانی میں گئی + جال تو تیار ہی ہوتے تھے - بڑے تعجب کی بات ہے اگر رات کو جب کہ بہت مچھلیاں پکڑی جاتی ہیں ناکامیاب رہے تو دن کے وقت کس طرح امید کرتے ہیں ؟ "تیرے کہنے سے" لیکن خشکی کے رہنے والے کی بات کیوں مانیں گے ؟ اُنہوں نے اُسکی بات کی قدرت کہاں معلوم کی تھی ؟ جال ڈالا گیا + جھٹ پٹ ایک بھاری بوجھ کھنچتا معلوم ہوا + اُنہوں نے کیا خیال کیا ہوگا ؟ وہ مچھلیاں وہاں کسطرح آئیں ؟ (زبور ۸-۵-۸ + عبرانیوں ۲-۶-۹ + یونا ۱-۱۷ + ۲-۱۰ + متی ۱۷-۲۷ + یوحنا ۲۱-۶) مچھلیوں کے کھو جانے کے دو بڑے خطرے تھے + پہلے جال کا ٹوٹنا - پھر کشتی کا

ڈوبنا۔ لیکن جسکی قدرت سے مچھلیاں ملیں وہی اُن کو بچا بھی سکتا ہے +

اندریاس اور دوسرے آدمی کیا کرتے تھے؟ لیکن پطرس اپنے گھُٹنے پر گرا + مسیح کی قدرت اور محبّت نے اُس کے دل کو توڑ دیا + وہ اُس کے واسطے سب کچھ کرنے کو تیار ہے + اُسکی اپنی بے لیاقتی نے اُسے دبالیا کہ میں ایسے اُستاد کے ساتھ کس طرح رہ سکتا ہوں؟ اور کس طرح آدمیوں کا مچھوا ہو سکتا ہوں؟ بہتر ہے کہ یسوع میرے پاس سے چلا جاوے اور مجھے چھوڑ دے۔ (پیدائش ۲۷-۱۷ + خروج ۲۰-۱۹ + قاضیوں ۱۳-۲۲ + ایّوب ۴۲-۵ و ۶ + یشعیاہ ۶-۹) خداوند کے جواب کو دیکھو۔ کیا ملامت کی؟ نہیں بلکہ اِس وقت حکم بھی نہیں کیا۔ مگر وعدہ دیا + پطرس کی فروتنی نے اُسے اِس کلام کے لائق کیا۔ (زبور ۵۱-۱۷ + یشعیاہ ۵۷-۱۵ + ۶۶-

۲) اور اب ایک بڑے فیصلہ کا موقع ہے۔ یہاں مچھلیوں کا ڈھیر ہے جو بڑے نفع کا وعدہ دیتا ہے۔ وہاں بچانے والا اشارہ کرتا ہوا کھڑا ہے + ایک طرف گھر ہے دوسری طرف ایک زندگی ہے جو اوروں کی خاطر اپنے آپ سے انکار کراتی ہے + اِن دونوں میں سے یہ آدمی کس کو اختیار کرینگے؟ کیا وہ اب اپنے فیصلہ پر افسوس کرتے ہیں؟ وہ بُلائے گئے ہیں + ایسے ہی ہم بھی بُلائے گئے ہیں +

(۱) کیا چھوڑنا چاہئے؟ جو چیز مسیح سے روکتی ہے + اوّل تو گناہ + دویم دوسری ہر ایک چیز کو جو اچھّی بھی ہو جسے ہم مسیح سے زیادہ پسند کرتے ہیں + (متی ۱۰-۳۷- ۹-۲۲ + لوقا ۱۴-۱۸-۲۰ + ۲ تمطاؤس ۳-۴)

(ب) کیا کرنا چاہئے؟ مسیح کی پیروی - یعنے اُس سے محبّت رکھنی - اُس پر بھروسا رکھنا - اُسکی تابعداری کرنی + اُس کے نمونے پر چلنا + اُنھوں نے تابعداری کی کیا ہم ایسا کرنے میں پس و پیش کرتے ہیں؟ خیال کرو کہ کون بُلاتا ہے اور اُس نے ہمارے واسطے کیا کیا ہے - (۲ قرنتیوں ۵ - ۱۴-۱۵) انجام کے طرف دیکھو - جیسا کہ موسیٰ نے - (عبرانیوں ۱۱ - ۲۶) اور پولوس نے (فلپیوں ۳ - ۷ - ۱۴) اور خود یسوع نے کیا (عبرانیوں ۱۲ - ۲) اور دیکھو کہ یہہ انجام کیا ہے - (یوحنّا ۱۲ - ۲۶)

تفسیر

پطرس اور اُس کے ساتھی منادی کرنے کے لایق آہستہ آہستہ ہوئے + (ا) پہلے یردن کی وادی میں شاگرد بنکر یسوع کے پیچھے ہو لئے - (یوحنّا ۱) (ب) پھر دوسری دفعہ اُس کے ساتھی ہونے کو بُلائے گئے + (متی ۴ + مرقس ۱) اور (ج) تیسرے جبکہ اُنھوں نے اپنے گھر اور مال کا علاقہ بالکل قطع کیا + (لوقا ۵) (د) چوتھی جبکہ وہ رسالت کے لئے بُلائے گئے + (مرقس ۳ + لوقا ۶) (س) اور پانچویں جبکہ وہ منادی کرنے کو دو دو کرکے بھیجے گئے + (متی ۱۰ + مرقس ۶ + لوقا ۹) (و) چھٹی جب کہ مسیح کے جی اوٹھنے کے بعد دوبارہ اِس کام کے لئے بھیجے گئے + (یوحنّا ۲۰ - ۲۱) (ہ) ساتویں جب روح القدس سے بپتسمہ پایا - (اعمال ۲)

جلیل کے سمندر کا بیان

مقدّس کتاب میں اِس جھیل کو چار ناموں سے تعبیر کرتے ہیں + پورانے عہدنامے میں "وہ بحر کنرت" بولا گیا ہے + (گنتی ۳۴-۱۱ + یوشع ۱۲-۳) اِنجیل کے مصنّف اکثر اُسکو جلیلی سمندر بولتے ہیں + لوقا نے ایک دفعہ گنیسرت کی جھیل سے (لوقا ۵-۱) جو کہ اُسکی مشرقی طرف کے ایک ہموار مُلک کا نام تھا۔ تعبیر کیا۔ اور یوحنّا نے جو سب سے پچھلا مصنّف تھا اسکو تبریاس کے جھیل سے۔ جو اُس وقت بڑا مشہور شہر بن گیا تھا۔ ذکر کیا۔ (یوحنّا ۶-۱) اور اب بھی عربی زبان میں "بحر بتریاہ" بولا جاتا ہے + وہ ایک نشیب میں ہے جو اکثر دُنیا کے نشیبوں سے گہرا ہے اور جو حرمون کے پہاڑ سے لیکے ہور پہاڑ تک ہے واقع ہے + اِسی نشیب میں یردن دریا بہتا ہے۔ جو کہ جھیل میروم اور جھیل گنیسرت میں سے ہو کر بحر مردار میں گرتا ہے۔ اور اس بحر مردار کی تہ زمین جس میں یہہ بحر بہتا ہے سمندر کی سطح سے ۳۰۰۰ فٹ نشیب میں ہے اور اُسکی سطح سمندر کے سطح سے ۱۴۰۰ فٹ نیچے ہے + گنیسرت اِس قدر نشیب میں نہیں ہے۔ لیکن سمندر کی سطح سے ۶۵۰ فٹ نیچے ہے۔ اور اُن پہاڑی زمینوں سے جو اُس کی دونوں طرف واقع ہیں بہت گہرا ہے + اُس کے گہراؤ کے سبب اِسکی ہوا منطقۂ حارہ کی ہوا کے برابر ہے پر اُسکا پانی میٹھا اور ٹھنڈا ہے + اور جھیلوں کی مانند اس میں بھی بڑے بڑے سخت طوفان

ناگہاں آتے ہیں کیونکہ جب ہوا تنگ وادیوں میں سے جو اُس کے آس پاس کے پہاڑوں میں واقع ہیں گذرتی ہے تو پانی کو ایسی حرکت دیتی ہے جیسا کہ دیگ میں پانی کو جوش دیتے ہیں + اُس جھیل کا طول ۱۲½ اور عرض بڑے سے بڑا ۶¾ میل ہے + اوسکا گہراؤ ۸۰ فٹ سے ۲۰۰ فٹ تک ہے + اُس کی قریبًا چاروں طرف صاف زمین ہے لیکن خان منیاہ مجدیل اور ایک دو اور جگہوں کی طرف کچھ کھڈیں بھی واقع ہیں اور قریبًا سب طرف پہاڑ واقع ہیں + سوا اُن دو مقاموں کے جنمیں سے یردن دریا گرتا اور نکلتا ہے اور اُس صاف میدان کے جو اُسکی مغربی کنارے پر ہلالی شکل میں واقع ہے +

چوبیسواں سبق

کفرناحوم میں سبت کے دنکا حال

"کام اور کلام میں قدرت والا"

مرقس ۱: ۲۱-۳۵ + متی ۸: ۱۴-۱۷ + لوقا ۴: ۳۱-۴۴ +

پھر یسوع کفرناحوم میں آیا جو جھیل کے گہراؤ میں واقع ہے + یہاں بہت مدّت تک اپنے گھر میں تو نہیں شاید پطرس کے گھر میں رہا + اب وہ بڑھئی کا کام نہیں کرتا تھا لیکن ہمیشہ لوگوں کو چنگا کرتا پھرا + جھیل کے اردگرد کے شہروں - کرازین - بیت صیدا - مگدلہ - وغیرہ - اور پہاڑی ملک اور جھیل کے تمام ملک میں سفر کرتا

پھرا + عبادت خانوں میں منادی کرتا اور بیماروں کو چنگا کرتا رہا + کبھی آرام نہ کیا

تو بھی اپنے کام سے نہ ہارا +

آج بیان کرتے ہیں کہ اُس نے ایک دن کیا کیا + اُسے تعلیم دیتے ہوئے۔ کام

کرتے ہوئے اور دُعا مانگتے دیکھو +

یسوع کی باتیں

(۱) اُن باتوں کی بابت جو اُس نے آدمیوں کے اُستاد کے طور پر کہیں +

وہ سبت کا دن تھا + کفرناحوم کے لوگ بندگی کے واسطے عبادت خانے میں

جمع ہوئے تھے + جیرُس اور دوسرے سردار اور بزرگ لوگ صدر جگہوں میں بیٹھے

ہوئے تھے + شاید اور لوگ بھی جنکو ہم جانتے ہیں۔ جیرُوس کی چھوٹی بیٹی + وہ امیر

اور اُسکا چنگا کیا ہوا بیٹا + وہ فیّاض رومی افسر جس نے یہہ عبادت خانہ بنایا تھا۔

(لوقا ۷-۵) اُن لوگوں کی عادت تھی کہ وہ اُن نوشتوں کو سُنتے تھے جو فقیہہ پڑھتے

اور بیان کرتے تھے۔ لیکن آج کا وعظ بالکل مختلف تھا (آیت ۲۲)۔ کوئی لمبی اور بے مزہ

بحث اِس یا اُس ربّی کے خیال کی بابت نہ تھی + یہی اُستاد اپنے اختیار سے "فضل کی

باتیں"، شاید اُن کی مانند جو ناصرت میں کہی گئیں بولتا تھا + اُس نے آدمیوں کے کاندھوں پر

بھاری بوجھہ نہیں لادے (متی ۲۳-۴) کوئی سخت پیچدار قانون نہیں۔ لیکن

غریبوں اور محتاجوں کے واسطے خوشخبری۔ (لوقا ۴-۱۸) تو بھی بپتسمہ دینے والے کی مانند

گناہوں سے ڈرایا۔ (آیت ۱۵) یہہ کہکے کہ لوگوں کو توبہ کرنا۔ گناہوں سے باز آنا اور نئی بادشاہت کے واسطے تیار ہونا چاہئے + یہی تعلیم ناصرت میں کس طرح قبول ہوئی؟ پہلے تعجب۔ پھر حسد۔ نفرت اور حقارت سے + یہاں کے لوگ بھی حیران ہوئے۔ لیکن یسوع کو گانوں کا بڑھئی نہیں جانتے تھے + اُنہوں نے اپنے آپ کو اُس کے برابر نہ سمجھا۔ اور تعلیم پانے کو تیار تھے اور اُس نے جو کچھہ کہ ناصریوں کو نہ دے سکا اُنکو دیا۔ یعنے نشان +

(۱) یسوع کی باتیں شیاطین پر فتحیاب ہونے کے طور پر + ایکبارگی دہشت و کینہ کی ایک بڑی چلّاہٹ سُنی گئی + ایک آدمی کی آواز تھی۔ لیکن نہ خود اُسکی۔ بلکہ ایک بُری روح کی جو اُس میں ہمیشہ رہتی تھی۔ نہایت دہشت ناک۔ یہہ پاگل سے بھی زیادہ بدتر طور پر چلّائی + اُس نے کیوں کہا کہ مَیں تجھے جانتا" (یعقوب **۲**-۱۹) وہ ناپاک روح خدا کے قدّوس سے کینہ رکھتی اور اُس سے ڈرتی تھی (از بور **۱۶**-۱۰+ دانیال **۹**-۲۴+ اعمال **۳**-۱۴) کیوں؟ (ایوحنّا **۳**-۸) مسیح کی باتیں سنو جو اُس بیچارے آدمی سے نہیں کہی گئیں کیونکہ اُس نے اُسپر تو رحم کیا۔ بلکہ اُس ناپاک روح کو کہی گئیں + محبّت کی باتیں نہیں ہیں + شیاطین خدا اور انسان کے خونخوار و غیر متبدّل دشمن ہیں + اِن کے اور یسوع کے درمیان صرف دشمنی ہوسکتی ہے (پیدایش **۳**-۱۵) یسوع نے نہ چاہا کہ وہ مددگار کے طور پر بھی اُسپر گواہی دیویں +

چپ ہو (آیت ۳۴+ باب **۳**-۱۲+ اعمال **۱۶**-۱۷-۱۸) اُس کے کلام میں

دو باتیں دیکھو + اختیار + حکم دینا سب کے خداوند کا حق ہے اور قدرت وہ اُنکو ماننے پر مجبور کرسکتا تھا + (لوقا ۴-۳۶) متشنج ہو کے یہہ بیچارہ آدمی جماعت کے سامنے گر پڑا اور پھر سلامتی اور آرام سے اپنے ہوش میں آکے اُٹھا + بے شک یہہ تو گرفتار کا چھٹکارا ہے + خیال کرو کہ یہہ لوگ گھر کو جاتے ہوئے کس طرح خبر مشہور کرتے گئے ہوں گے +

۲- یسوع کے کام

ہم نے ایک بڑا کام بیان کیا ہے + فرض کرو کہ ہم یسوع کے ساتھ جاتے ہیں + کس کے گھر کو؟

پطرس کیوں مصیبت میں ہے - وہ کس حکیم کے پاس گیا؟ (لوقا ۴- ۳۸) دیکھو کہ یسوع پلنگ کے پاس کھڑا تھا + وہ کس سے بولا اور اُس نے کس کو چھوا؟ ناپاک روح کی مانند تپ جاتی رہی + لیکن کیا اوروں کی مانند تپ کے بعد کمزوری باقی رہی؟ بالکل نہیں + پہلے کے موافق طاقتور ہوئی + اور کھانے کو طیار کرتی تھی + شام ہوئی - سورج غروب ہوا - گلی میں دیکھو + بیمار اور کمزور لوگوں سے بھرتی جاتی تھی - یہاں ایک لنگڑا - اپنی لاٹھیوں کے سہارے پر وہاں ایک اندھا اپنا راستہ ٹٹولتا کہیں لوگ اپنے قریب المرگ دوست کو چارپائی پر اُٹھائے ہیں - اور سب شہر کے بیمار آتے ہیں + کیوں آتے؟ اُنھوں نے جو کچھ کہ فجر کو عبادتخانے

میں ہوا سُنا + وہ سورج کے ڈوبنے کے مشتاق ہو رہے تھے ۔ تاکہ (بغیر سبت کے
توڑنے کے) اِس عجیب حکیم کے پاس جو شمعون کے گھر میں تھا آویں + ہر ایک چنگا
ہوا + ایک بھی اپنے گھر کو بیمار یا کمزور واپس نہ گیا + کیا تم خیال کرتے ہو کہ یہہ کام
یسوع کو آسان تھا ؟ کچھہ مشکل نہ تھا + ایک ہی لفظ سے ہو گیا ؟ (متی ۸-۱۷)
اُس آیت کو دیکھو + کیسی سنجیدہ باتیں ہیں! یسوع کو اِس کام کے کرنے میں تکلیف اُٹھانی
پڑی + کس طرح ؟

(ا) دُکھہ کا دور کرنا پسندیدہ ہے ۔ تو بھی اُس کا دیکھنا دردانگیز ہے + خود غرض
لوگ اُسے خود نہیں دیکھتے ۔ بلکہ روپئے دینے کے واسطے اور لوگوں کو بھیجتے ہیں + یہہ درد
کس کو زیادہ معلوم ہوا ہے ؟ کیا اُسکو نہیں جو سب سے زیادہ رحمدل ہے ؟ سو یسوع کو
کتنا درد ہوا ہوگا ؟ (مرقس ۷-۳۴) (ب) لیکن اُسے اِس سے بہت زیادہ معلوم
ہوئی ۔ اُس نے جانا کہ اِس دُکھہ کی جڑ گناہ ہے اور گناہ ۔ اگرچہ اُس نے اُس سے
نفرت کی ۔ اُٹھانے کے واسطے آیا تھا + سو ہماری بیماریاں بھی اُٹھائیں اور
(ج) بے شک اِس کام میں ساری شام خرچ ہوئی + کیا یسوع نے ہر ایک سے
بات نہیں کی ہوگی ؟ سو یہہ کیسا تھکانے والا کام تھا +

۳۔ یسوع کی دعائیں

کیا اُسے دیر تک سونے اور آرام کرنے کی ضرورت نہ تھی ؟ تو بھی کب اُٹھا ؟

دیکھو کہ وہ اندھیری رات میں تمام شہر کو چُپ چاپ اور سوتا ہوا چھوڑ کر نکلا اور پہاڑوں میں کسی الگ جگھہ میں چلا گیا + وہاں دیر تک گھٹنے ٹیکے رہا + اُس نے کیوں دعا مانگی؟ کیا فرض کے طور پر؟ جسکا کرنا ضروری ہے؟ یہہ کام اُسکی بڑی خوشنودی اور آسودگی تھی + ہم نہیں جانتے کہ اُس نے کیا کہا۔ لیکن اور دعاؤں کے یاد کرنے سے جنکا بیان لکھا ہوا ہے ہم خیال کر سکتے ہیں کہ اُس نے اُن بڑے معجزوں کیواسطے اپنے باپ کی شکرگذاری کی ہوگی۔ (یوحنّا ۱۱-۱۴) کیونکہ اُس نے اکیلے کُچھہ نہیں کیا۔ (یوحنّا ۱۴-۱۰) اور اُن لوگوں کی روحوں کے واسطے جنکے بدنوں کو چنگا کر چُکا تھا + دعا مانگی ہوگی + (لوقا ۲۲-۳۲)

یہہ نمونہ ہے کہ یسوع نے مدّت تک اپنی عمر روز بروز کس طرح گذاری + ہم اپنی عمر کس طرح گذارتے ہیں؟ کیا ہم اُس کے قدموں پر چلتے ہیں؟ بہت لوگ ہیں جنپر ہم چھوٹے چھوٹے احسان کر سکتے ہیں + جیسا کہ ایک چھوٹا لڑکا بھی کر سکتا ہے کیا ہم خودغرض ہیں؟ اور اپنا ہی خیال کرتے ہیں؟ اور اپنا ہی آرام اور خوشنودی اور ترقی چاہتے ہیں؟ یہہ یسوع کے بالکل برخلاف ہے + (رومیوں ۱۵ ۱-۳) ہمکو چنگا ہونے کی ضرورت ہے +

کیا ہمارے دلوں میں بُری خواہشوں کی گرمی جوش مارتی ہے؟ کیا شیطان ناپاک کرنے کے واسطے ہمکو گرفتار کرتا ہے + تب یہہ یاد رکھو کہ یسوع یکساں ھے۔ وہ اب بھی ویسا ہے جیسا تب تھا + وہ اب بھی رحم کرتا۔

دعا مانگنا۔ چنگا کرتا ہے (عبرانیوں ۷-۲۵) اُس گرمی کو زندگی کے پانی سے ٹھنڈا کر سکتا ہے۔ (مکاشفات ۲۲-۱۷) اور ضعیفوں کو مضبوط کر سکتا ہے (یشعیاہ ۴۰-۲۹-۳۱) ناپاکوں کو پاک کر سکتا (حزقیاہ ۳۶-۲۵) بُری روحوں کو نکال سکتا ہے (رومیوں ۱۶-۲۰) اُس کے نزدیک کوئی حالت دُشوار نہیں۔ (لوقا ۱۸-۲۷) تمام جماعتیں۔ تمام اِسکول۔ تمام محلہ۔ اُس کے دروازے پر کیوں نہیں جمع ہوتے ؟ کھٹ کھٹاؤ کہ تمہارے واسطے کھولا جائیگا۔"

پچیسواں سبق

مسیح کا وعظ پہاڑ پر۔ حصہ ا

"میری بادشاہت اِس جہان کی نہیں"

متی ۵ و ۶ و ۷+

اُن عجیب معجزوں کی خبر جو کفر ناحوم میں دکھائے گئے چاروں طرف پھیل گئی+ بہت سے لوگ آس پاس کی بستیوں اور قصبوں سے اِس نئے پیغمبر کی باتیں سُننے اور دیکھنے کو آئے+ اور شمال وجنوب کے دُور دراز مُلکوں سے مثلاً فینکیا اور عدوم سے بھی بہت لوگ آئے+ (متی ۴-۲۵+ مرقس ۳-۸) اُن کے سرگرم بحث پر خیال کرو "کیا آنے والا بادشاہ یہہ ہے؟ کیا آخرش ایک پیشوا رومیوں کو نکالنے اور اسرائیلیوں کی بزرگی کے واپس دلانے کو آیا؟" یوحنا بپتسمہ دینے والے نے کہا تھا

کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہے اور بیان کیا تھا کہ یہہ ناصری وہی آنیوالا
ہے۔ اور اب وہ بھی اِس "بادشاہت" کی بابت خبر دیتا ہے۔ (متی ۴ب۔ ۱۷) یسوع
اُن کو ایک جواب دیگا اور اِس کا حال سب کو سُنا دے گا + پہاڑوں پر ایک جگہہ
تھی جہاں ہزاروں آدمی ایک ہی دفعہ سُن سکتے تھے + وہ دوسرے یہودی معلّموں
کے طور پر بیٹھا + یوحنا اور اندریاس اور دوسرے شاگرد اُس کے پاس بیٹھے +
اور بڑی بھیڑ اُس کے اِردگرد نہایت شوق سے اُسکی باتوں کی منتظر تھی (باب ۵
۱۔۲) جو کچھہ اُس نے بیان کیا اِن تین بابوں میں ہے + ہر ایک باب کو اچھی طرح
بیان کرنے میں بہت مدّت لگے گی۔ ایک دو بڑی باتوں کو دیکھو +

۱۔ بادشاہت کی بابت

(۱) اُس کے پہلے ہی لفظوں کو دیکھو (آیت ۳) ہاں وہ بادشاہت کا بیان
کرتا ہے۔ لیکن کس کو ملے گی؟ کیا! یہودیوں کو نہیں کیا مدّت سے خدا نے اِس بادشاہت
کی بنا جبکہ ابراہام کو غیر قوموں میں سے بُلایا اور اِس زمین کا وعدہ کیا نہیں ڈالی؟
کیا یہہ بادشاہت ابراہام کے فرزندوں کے یعنے ہم یہودیوں کا مُلک نہیں؟ ایسے
خیال کرتے تو ہونگے۔ لیکن بالکل غلطی سے + داؤد کے تخت کے واپس دینے کی بابت
کوئی بات نہیں + اور خدا کے نزدیک اِسرائیلیوں کے بزرگ ہونے کی بابت کچھہ ذکر
نہیں۔ بے شک اُس نے زمین کے نمک اور دنیا کے نور کی بابت بیان کیا لیکن وہ

کون ہیں؟ نہ یہودی (آیات ۱۱-۱۲) اور دیکھو کہ یوحنا بپتسمہ دینے والے نے کیا کہا؟ (متی ۳-۹) سو وہ بادشاہت پرانی نہیں بلکہ نئی اور بالکل مختلف ہوگی +

(۲) پھر دیکھو کہ یہہ بادشاہت کنکو ملیگی؟ اور کون اسمیں داخل ہونگے؟

(۱) یسوع نے نیقودیمُس سے کیا کہا کہ دوبارہ پیدا ہونا - نئی زندگی - نیا شروع ضرور ہے + جو کچھہ کہ یسوع نے اُس رات یروسلم کے چھوٹے سے گھر میں بیان کیا تھا وہی پہاڑ پر سب لوگوںسے بیان کیا + "دل کے غریب" + ابراہام کے فرزند اور خدا کے برگزیدہ ہونے پر فخر نہ کرنا چاہیئے + اپنے آپ کو کسی طرح بڑا نہ سمجھنا چاہیئے - اپنے آپ کو ناچیز اور بے قدر اور ہر ایک چیز کے محتاج سمجھنا چاہیئے "یعنے غریب" - (مکاشفات ۳-۱۷) (ب) جو لوگ "راستبازی کے سبب ستائے جاتے ہیں" یہہ بادشاہت اُن کی ہے + اِس بادشاہت میں اُن کے خیالوں کی مانند قدرت - شان وشوکت اور آرام نہیں بلکہ دُکھہ اُٹھانا ہے - تو بھی کیا یہہ لوگ ناخوش اور ترس کے لایق ہیں؟ نہیں - بلکہ مبارک! (ج) شاید سُننے والے سمجھتے ہونگے کہ اگر یہہ بادشاہت صرف بعض یہودیوں کو ملے اور نیکی پر موقوف ہو تو بے شک سخت گیر فقیہوں اور فریسیوں کو ملے گی - لیکن ۲۰ آیت کو دیکھو - اُنکی نسبت زیادہ راستبازی کا درکار ہونا مذکور ہے -

(۳) کون سی راستبازی فریسیوں کی راستبازی کی بہ نسبت بڑی ہو سکتی ہے؟ شریعت کے جاننے اور ہر ایک بات پر عمل کرنے میں یہہ لوگ بہت کوشش

کرتے تھے۔ مثلاً دعائیں۔ خیرات۔ روزہ رکھنے۔ وغیرہ میں۔ (لوقا ۱۸-۱۱-۱۲)
یسوع اُسکی بابت سب کچھہ بیان کرے گا۔ (باب ۵-۲۱-۴۸-۶-۱-۱۸) دو
باتیں یاد رکھو + (ا) چھٹے حکم کے حق میں فریسیوں نے خیال کیا کہ اگر ہم خونی نہیں
تو اُسپر عمل کر چکے + یسوع نے کیا کہا؟ آیات ۲۱-۲۴ + بے مہربان۔ بے رحم خیال
اور سخت باتیں اِس حکم کو توڑتی ہیں + (ا یوحنا ۳-۱۵) سے مقابلہ کرو۔ کیونکہ
کون جانتا ہے کہ خیال سے کیا نکلتا ہے؟ قاین نے پہلے ہابیل کو پیار کیا تھا + فرض کرو
کہ اگر کوئی تمہارے ساتھ بیرحمی کرے اور تکلیف پہونچاوے تو تم اُس سے کسطرح
پیش آتے ہو؟ آیت ۴۴ +

(ب) دعا کی بابت۔ باب ۶-۵-۶ +

دعا مانگنا چاہئے۔ نہ اِس لئے کہ دستور ہے یا ضروری امر ہے یا اسی اراد سے
کہ لوگ دیکھیں۔ اصل مطلب اپنے مہربان باپ سے جو کچھہ ہمیں درکار ہے۔ اُسکی
درخواست کرنا ہے + کیا لوگ نہ کہتے ہوں گے کہ ایسی راستبازی کے لایق کون ہے؟
فی الواقع یسوع نے یہی چاہا کہ لوگ یہہ معلوم کریں۔ پس اگر کریں تو دل کے غریب
ہیں (رومیوں ۷-۷-۱۴) وہ گنہگار ہو کر خدا کی طرف آتے ہیں اور اُسی کی راستی
سے بچنے کو تیار ہیں + کیا ہم یہہ راہ نہیں جانتے ہیں؟ وہ کیا ہے؟ گناہ کسطرح
دور ہو جاتا ہے؟ کونسی راستبازی ہم کو اِس بادشاہت میں داخل کریگی؟
(رومیوں ۳-۱۹-۲۶) تو پس تم پہلے خدا کی بادشاہت اور اُسکی راستبازی کو

ڈھونڈھو'' (متی ۶-۳۳) +

۲- بادشاہ کی بابت

بادشاہ کون ہے؟ خود یسوع + اُنہوں نے یہہ معلوم کیا کیونکہ وہ اختیار سے بات کرتا تھا- باب ۷- ۲۹ + نہ یہہ کہ وہ صرف فقیہوں کی مانند بلکہ اگلے نبیوں کی مانند بھی تعلیم نہ دیتا تھا + کیونکہ نبی وغیرہ تو کہتے تھے کہ خُدا نے ایسا فرمایا'' یسوع کیا کہتا تھا؟ باب ۵- ۱۷- ۱۸- ۲۰- ۲۲- ۲۶- ۲۸ + لیکن وہ کس قسم کا بادشاہ ہوگا؟ اسبات میں بھی لوگوں نے غلطی کھائی تھی + جیساکہ وہ یہودی بادشاہت کی انتظاری کرتے تھے ویساہی ایک بادشاہ کے منتظر تھے جو داؤد کی مانند ظالموں پر غالب ہو- اور یروسلم میں بادشاہت کرے اور غیر قوموں سے خراج لیوے- لیکن یسوع اس کی بہ نسبت زیادہ کرنے والا تھا + کیونکہ وہ

(ا) نئی بادشاہت کا بانی ہوگا +

داؤد صرف اُس قوم پر جو خدا سے چُنی ہوئی تھی حکومت کرتا تھا- پر یسوع نے خود آدمیوں کو نئی مقدّس قوم خاص لوگ ہونے کے واسطے بُلایا + (۱ پطرس ۲-۹) کیا اُس نے باب ۵- ۳- ۱۱- میں نہیں بیان کیا کہ وہ کون ہوں گے؟

(ب) اِس بادشاہت کا شریعت بنانے والا + داؤد صرف موسیٰ کی

شریعت پر عمل کرتا تھا + یسوع اس شریعت کو منسوخ نکرے گا۔ باب ۵۔ ۱۷۔ بلکہ ایک نیا قانون دیگا جو اُس سے بڑا اور اونچا ہے۔ باب ۷۔ ۱۲ + اگر کوئی شخص اِس حکم پر ہمیشہ عمل کرے تو اُسے اور کچھہ ضرور نہیں +

(ج) آدمیوں کے دلوں کا منصف ہوگا۔ تاکہ دریافت کرے کہ فی الحقیقت فلانا شخص بادشاہت میں ہے یا نہیں + داؤد جھوٹے پیرؤوں سے فریب کہا سکتا تھا لیکن (باب ۷۔ ۲۱۔ ۲۳) کوئی یسوع کو فریب نہیں دے سکتا تھا۔ نیک کام اور برے کام بے فایدہ ہیں + دل درست ہونا چاہیئے +

کیا وہی یسوع جو ناصرت کا بڑھئی ہے یہہ باتیں کہتا ہے؟ لوگونکا حیران ہونا کچھہ تعجب نہیں ہے۔ آیت ۲۸ + وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہونگے +

ہم لوگ بھی مسیح کی باتیں سُننے والے ہیں +

ہم کسطرح سُنتے؟ شاید تعجب سے نہیں + کیونکہ ہمارے لئے وہ ایک معمولی امر ہوگیا ہے + کیا اچھّی طرح جاننے کے باعث اُن پر بہت چلتے ہیں؟ توفیق کے واسطے دعا مانگو۔ تاکہ عاجزی کے ساتھہ ہم سُنیں اور خالص محبّت سے اُن کو قبول کریں۔ اور روح کا پھل لاویں + کیونکہ یہہ بڑا سوال ہے کہ کیا ہم بھی عمل کرنے والے ہیں؟ "راستبازی کے پیاسے" + کیا اُسکی راستبازی کے ہم مانگنے والے۔ ڈھونڈھنے والے۔ کھٹ کھٹانے والے ہیں؟ باب ۷۔ ۷۔ ۱۱ + اور کوشش کرنیوالے ہیں تاکہ اُسکی مانند بنیں؟ باب ۵۔ ۴۸ + اگر ایسا ہی ہے تو ہم چٹان پر ہیں باب ۷۔ ۲۴۔ ۲۷ + کوئی

چیز ہم کو نقصان نہیں پہونچا سکتی + ہمیشہ کا امن ہے +

تفسیر

(۱) اگرچہ پہاڑ کا وعظ مسیح کی تعلیم کا بڑا نمونہ ہے لیکن جب ہم اِسکو بادشاہ کا حکمنامہ سمجھیں تو اور بھی دلچسپ معلوم ہوگا + یہہ سچ بات ہے کہ یہودی اپنے آپ کو خدا کی بادشاہت اور خدا کو اپنا بادشاہ سمجھتے تھے کیونکہ خدا نے ابرہام کے بلانے سے اِس بادشاہت کی بنیاد ڈالی تھی + موسیٰ کو شریعت دینے سے خدا نے اُس بادشاہت کے قانون بنائے اور خود اُس کا انصاف کرتا تھا + داؤد اور حزقیاہ صرف عوض خدمت اور ناظم تھے + وہ نہ بنیاد ڈال سکتے تھے۔ نہ قانون بنا سکتے تھے۔ اور نہ پورے طور پر انصاف کر سکتے تھے اور خیال کیا جاتا تھا کہ مسیح بھی اُن ہی کی مانند ہوگا + یسوع نے اگرچہ داؤد کی ظاہری شان و شوکت اور اختیار سے تو انکار کیا تو بھی سب سے بڑے بادشاہی کاموں کے پورے کرنے کا دعویٰ کیا + جیسا کہ خدا نے ابراہام کو بلایا ویسا ہی اُس نے لوگوں کو نئی بادشاہت میں بُلایا + اُس نے اپنے اختیار سے قانون بنائے اور اُس نے دعویٰ کیا کہ میں سب لوگوں کی آیندہ زندگی میں عدالت کرونگا۔ اور اِس طرح اُس نے بنیاد ڈالنے والے۔ قانون بنانے والے۔ اور انصاف کرنے والے کا عہدہ حاصل کر کے الٰہی بادشاہت کا دعویٰ کیا۔ اور اُس نے اِس پہاڑ کے وعظ میں اِس بادشاہی اختیار کا صاف صاف طور پر دعویٰ کیا۔

کیونکہ یہی تین بڑی باتیں یعنے اُن لوگوں کا چال چلن جو اس بادشاہت میں بلائے گئے ۔ اور اِس بادشاہت کے قانون ۔ اور اُسکی رعایا کا آخری فیصلہ اِس وعظ میں بیان کئے گئے ہیں +

(۲) یسوع نے جو اپنے آپ کو اِس وعظ میں قانون بنانے والا ٹھہرایا اُس بات کا کچھ مخالف نہیں ہے جو ۵ باب ۱۷ آیت میں مذکور ہے ۔ کیونکہ شریعت کے پورے ہونے کا مطلب اُس کا بڑھنا ہے ۔ جیسا کہ مصوّر خاکے کو پورا کرتا ہے + اُس کے اِس کہنے سے کہ "میں تم سے کہتا ہوں" موسیٰ کے حکموں کی مخالفت مُراد نہیں ۔ بلکہ ربّیوں کی تاویلوں کی مخالفت مُراد ہے ۔ جو موسیٰ کے احکام میں کرتے تھے + تاہم مسیح کی تعلیم نئی طور پر تھی ۔ کیونکہ (۱) پورانی شریعت اور روایتوں میں اکثر سالبہ جملے مستعمل ہیں ۔ لیکن مسیح کے حکموں میں موجبہ جملے ہیں ۔ اور (۲) اُس نے سب قانونوں کی اصلیت سے لوگوں کو واقف کیا ۔ مثلاً اِس حکم سے جو (متی ۷ - ۱۲) میں مذکور ہے ۔ یہہ دو نوں باتیں نکلتی ہیں + (۱) ہلیل نام ایک بڑے یہودی معلّم نے کہا تھا کہ "جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ نہ کریں تم اُن سے نہ کرو" + مسیح کا کلام ہلیل کے حکم کی ضد نہیں بلکہ اُن دونوں میں اتنا فرق ہے ۔ جتنا محبّت اور زبردستی میں فرق ہے + (۲) ہماری چال چلن کے دُرست کرنے کے لئے بجائے بہت سے احکام دینے کے مسیح نے اِس عجیب فقرے میں ایک مجموعی اصلیت بیان کی ۔ یعنے محبّت رکھنا ۔ جو کہ پولوس کے کلمے

کے موافق تمام شریعت کا پورا کرنا ہے"+ (رومیوں ۱۳-۱۰)

اِس وعظ کی تشریح

۱+ بادشاہت کے باشندے+ (۵-۱-۱۶)

(ا) اُن کی خصلت+

جو خود اُن سے متعلق ہے+ (۵-۳-۶)

اور جو کہ اوروں سے متعلق ہے+ (۵-۷-۱۲)

(ب) اُن کی تاثیر+ (۵-۱۳-۱۶)

۲- نیا حکم+ (۵-۱۷-۴۸) جو کہ

(ا) پرانے حکموں کو پورا کرتا ہے- اور

(ب) خاص حکموں کی اصلیت ظاہر کرتا ہے+ (۵-۱۲-۴۸)

۳- نئی زندگی+ (۶-۷-۲۳)

(ا) بندگی کے طریقے (۶-۱-۱۸)

(ب) غرض+ (۶-۱-۱۸)

(ج) چال چلن+ (۷-۱-۱۲)

(د) خطرے+ (۷-۱۳-۲۳)

۴- بڑے فرق کا بیان+ (۷-۲۴-۲۷)

چھبیسواں سبق

مسیح کا وعظ پہاڑ پر۔(حصہ ۲)

"تمہارا باپ جو آسمان پر ہے"

متی ۵-۶-۷+متی ۱۱-۲۷+رومیوں ۸-۱۵+

جب کوئی لڑکا خواہ سب سے چھوٹا ہو خدا سے دعا مانگتا ہے تو وہ خدا کس کو کہتا ہے؟ پہلے پہل ہمارا باپ کہنا کس نے آدمیوں کو سکھلایا؟ اور کب سکھلایا؟ اُس پہاڑ پر جسکا ہم آگے بیان کر چکے+جو کچھہ اُس نے بادشاہت کی اور اُس کے لوگوں کی اور اُس کے بادشاہ کی بابت بیان کیا ہم نے دریافت کر لیا+آج بیان کریں گے کہ اُس نے خدا کی بابت کیا کہا کہ خدا کی بابت کس طرح خیال کریں اور اُس سے کیسا معاملہ کریں+

۱۔خدا باپ ہے

یسوع کا یہہ کہنا کیوں ضرور تھا؟ یہہ وہی بات ہے جسے لوگ صاف تشریح کے بدون نہیں سمجھتے ہیں+(ا) بہت سی غیر قومیں یقین کرتی ہیں کہ اُن کے بتوں سے اعلےٰ ایک بڑی روح ہے لیکن سمجھتے ہیں کہ وہ دُور ہے اور اُن کا کچھہ خیال نہیں کرتی+(ب) لیکن یہودی اِس کے برخلاف سمجھتے تھے+ہاں۔زیادہ تو

سمجھتے تھے۔ تو بھی یہہ نہ سمجھے۔ عہد عتیق میں خدا قادرِ مطلق یہوواہ۔ ابرہام کا خدا
ہے۔ لیکن باپ صرف کبھی کبھی یہودیوں کی دعا میں سو اشعیاہ (باب ۶۳ - ۱۶+
۶۴-۸) اور ایک دفعہ داؤد کی دعا کے (۱ تواریخ ۲۹-۱۰) خدا باپ کر کے نہیں پکارا
گیا + بے شک خدا نے اُن کے باپ ہونے کا وعدہ تو کیا + (ہوسیع ۱-۱۰+ یرمیاہ
۳-۴) لیکن یہہ بات نہیں سمجھی گئی + بے شک وہ بھیڑ جو پہاڑ پر تھی محمدیوں کی
مانند خدا کو خدا کہتی تھی +

سو ایک بھاری مقصد جسکے واسطے مسیح آیا یہہ ظاہر کرنا تھا کہ خدا باپ
ہے + یہہ کام کیوں صرف اُسی سے ہو سکتا ہے ؟ (متی ۱۱-۲۷) یسوع کی پہلی
باتوں کو دیکھو (لوقا ۲-۴۹) اور اُسکی اُن باتوں کو جب کہ وہ پہلے ہیکل میں
مسیح کے حیثیت میں ظاہر ہوا + (یوحنا ۲-۱۶) اس طرح اُس نے خدا کو اپنا باپ کہا۔
اب فرماتا ہے کہ وہ ہمارا باپ بھی ہے + آگے بھی ایک شخص سے کہا تھا (یوحنا ۴-
۲۳) اب اِس بڑی بھیڑ سے کہا + دیکھو کہ کئی دفعہ اپنے وعظ میں اسیطرح بولا۔ پندرہ
دفعہ "تمہارا باپ" + (۵-۱۶ و ۴۵ و ۴۸- ۶-۱-۴ و ۶ و ۸ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۸ و ۲۶
و ۳۲ + ۷ - ۱۱) ایک دفعہ "ہمارا باپ" ۶-۹ + اور ایک دفعہ "خدا کے فرزند" ۵-
۹ + دیکھو کہ اِن باتوں سے لوگ کیسے حیران ہوئے ہوں گے +

۲- خدا کس طرح باپ ہے

اِن باتوں کا خیال کرو جنمیں تمہارا باپ تمہارے لئے اور لوگوں سے مختلف ہے - سو اِسطرح سمجھو کہ خدا باپ کی مانند ہے +

(ا) اگر کوئی شخص بادشاہ سے کچھ مانگنا چاہے تو اُس کے پاس جانا مشکل ہے - راستے میں بہت روک ٹوک ہے + اُس کے پاس رسائی نہیں لیکن تمہارا باپ تمہارے پاس ہے - تم ہر وقت بے خوف اُس کے پاس جا سکتے ہو - ایسا ہی خدا ہے - ۶ - ۴ و ۶ و ۱۸ + پوشیدگی میں بھی دیکھتا ہے - ہمارے نزدیک ہے - "ہم میں کسی سے دور نہیں" (اعمال ۱۷ - ۲۷) کیا یہہ خوفناک بات ہے؟ لیکن وہ تمہارا باپ ہے - ہمیشہ اُس کے نزدیک آ سکتے ہو (یعقوب ۴ - ۸) دنیاوی باپوں سے بھی زیادہ ہے - کیونکہ یہہ تو کبھی پاس نہیں ہوتی مگر یہہ ہمیشہ پاس رہتا ہے +

(ب) کیا باپ اپنے بچّوں کی درخواست سے اِنکار کرتے ہیں؟ ہمیشہ جب کچھ دے سکتے ہیں تو دیتے ہیں + کبھی کبھی نفع نقصان سوچے بغیر دیتے ہیں - نہایت شفیق - اور اچھے ماں باپ کیسی چیزیں اپنے بال بچّوں کو دیتے ہیں؟ کیا بُری چیزیں؟ دیکھو کہ یسوع نے کیا کہا + ۷ - ۱۱ + لیکن اور کیا کہا؟ "تمہارا آسمانی باپ کتنا زیادہ تمھیں دیگا" + دیکھو ۶ - ۴ - ۶ و ۱۸ + ہماری خیرات اور دعاؤں میں کچھ ثواب نہیں تو بھی وہ کیسا مہربان ہے کہ ظاہرًا اجر دیتا ہے - (جیسا کہ باپ

پوشیدگی میں اپنے لڑکے کو بہن سے کچھ مہربانی کرتے ہوئے دیکھے۔ تو گھر کے لوگوں سے اُسکی تعریف کریگا) بے شک اُس بیوہ عورت نے چاہا کہ میرے دو چھدام کو کوئی نہ دیکھے۔ تو بھی ظاہر میں اُس نے کتنا بڑا اجر پایا + (لوقا ۲۱-۱-۴) (ج) کیا باپ اپنے بچوں کے واسطے دور اندیش نہیں؟ آیندہ کی فکر کرتا ہے۔ خیال کرتا ہے۔ تجویز کرتا ہے کہ کیا درکار ہوگا + ایسا ہی آسمانی باپ + ۶-۸-۳۲ + نہ صرف جانتا بلکہ تجویز بھی کرتا ہے۔ پھولوں اور جانوروں کے واسطے بھی ۶-۲۶-۳۰ + تو کیا تمکو زیادہ نہ پہنائے گا؟

(د) ماں باپ اپنے سب بچّوں پر۔ ہاں بُروں پر بھی مہربان ہوتے ہیں + کیا خدا ایسا ہی نہیں؟ کن کو گرم دھوپ اور سرد مینہہ دیتا ہے؟ پھر یسوع کی باتوں کو دیکھو + ۵-۴۵ + اب اِس بڑی بھیڑ کو سوچو + آگے اُنہوں نے اِن باتونکو کبھی نہیں سمجھا تھا۔ نہ فقیہوں نے بیان کیا تھا اُن کے واسطے کیسی خوشخبری ہے + تم سے بھی یہہ بیان کیا گیا ہے۔ کیا تم اُسے دل میں رکھتے ہو؟ تب وہ تیسری بات جو یسوع نے لوگوں کو سکھلائی سیکھنا چاہوگے۔ یعنے

۳۔ ہمکو اپنے آسمانی باپ سے کسطرح معاملہ کرنا چاہیئے؟

(ا) یاد رکھو کہ وہ ہمیشہ نزدیک ہے۔ پوشیدگی میں دیکھتا ہے ہر وقت سمجھو کہ "اے خداوند تو مجھے دیکھتا ہے" اگر یہہ ریاکار یہہ سمجھتا تو کیا اپنا وہی برتاؤ رکھتا؟

۶-۲-۵ و ۱۶ +

(ب) اِس آسمانی باپ کے نزدیک آؤ۔ جو خود نزدیک ہے۔ نہ صرف آدمیوں کے دِکھانے کے واسطے ریاکاروں کی مانند دعا مانگنا۔ بلکہ جو چیز کہ ضرور ہو مانگو +

یہی تو ٹھیک دعا ہے + شاید ہم نہیں جانتے کہ کیا کہیں۔ سو یسوع نے ہمکو خداوند کی دعا سکھلائی +

(ج) باپ کی دور اندیش خبرداری پر بھروسا رکھو + جیسا کہ دنیاوی ماں باپ پر۔ اور کل کی بابت بہت فکر مند نہو +

(د) اپنے باپ کی مانند بنو + (۵ - ۴۸، افسیوں ۵ - ۱) خاص کر اِس باب میں کہ اُن لوگوں سے جو ہم سے بُرائی سے پیش آتے ہیں محبت اور مہربانی کرو + ۵ - ۴۵ + اُن کو معاف کرو + ۶ - ۱۴ و ۱۵ + جھگڑنے والوں کے درمیان صلح کرواؤ۔ تب خدا کے فرزند کہلاؤ گے + ۵ - ۹ +

(ہ) باپ کی عزّت بڑھاؤ +

کِس طرح؟ جیسا کہ ایک لڑکا نیک ہونے سے اپنے ماں باپ کی حُرمت بڑھاتا ہے۔

لیکن یہہ سب اِن لڑکوں کی بابت ہے جو گھر میں اور خاندان میں باپ کے

ساتھ رہتے ہیں + کیا تم ایسے ہو؟ کیا تم مصرف کی مانند ہو جو گھر سے نکلا ہوا ہے؟ یا کھوئی ہوئی بھیڑ کی مانند؟ اصل میں سب ایسے ہی پیدا ہوتے ہیں + (مثلاً اگر اُس ملک میں جہاں مصرف بیٹا چلا گیا تھا اُسکا ایک بیٹا پیدا ہوتا تو مصرف کا باپ اُس لڑکے کا دادا ہوگا۔ اگرچہ وہ لڑکا اپنے دادا کے گھر میں نہ رہتا۔ بلکہ پیدائش سے آوارہ ہوتا) ایسا ہی ہماری زندگی میں۔ سب کو کہنا چاہیے "اے قادرِ مطلق اور رحیم باپ ہم نے خطا کی ہے۔ اور کھوئی ہوئی بھیڑوں کی مانند تیری راہوں سے بھٹک گئے ہیں" + لیکن خدا چاہتا ہے کہ ہم اُس کے فرزند بنیں اور بپتسمہ کا حکم دینے سے جو اُسکی فرزندی کا نشان ہے اپنی خواہش ظاہر کرتا ہے + ہم کس طرح اُس کے سچے فرزند بن سکتے ہیں؟ (گلیتوں ۳-۲۶) صرف ایمان کے وسیلے جو یسوع مسیح میں ہے + مسیح کے باعث بحال اور لے پالک ہو سکتے ہیں + (گلیتوں ۴-۵ + رومیوں ۸-۱۵) وہ ہمارا بڑا بھائی ہے اور ہمکو اُسکی مانند بننا چاہیے + (۱ یوحنا ۳-۱ تا ۳)

تفسیر

(۱) اس بیان سے یہہ مُراد نہیں کہ پُرانے عہد کے بزرگ خدا کو حاضر و ناظر دوست نہیں سمجھتے تھے + کیونکہ اسبات کے ثابت کرنے کے لئے کئی مثالیں پیش ہو سکتی ہیں + چنانچہ آجکل خدا کے فرزندوں کی عبادت کا ذوق شوق ظاہر کرنیکے لئے

داؤد کے زبور مستعمل ہیں + تاہم یہہ سچ ہے کہ خدا کا باپ ہونا عہدِ عتیق میں کم مذکور ہے + ذیل کی آیتوں میں اِسبات کا صاف صاف بیان ہے اگرچہ اور آیتوں سے بھی مفہوم ہوتا ہے + (استثنا **۳۲**-۶ + اتواریخ **۲۹**-۱۰ + یشعیاہ **۶۳**-۱۶ + **۶۴**-۸ + یرمیاہ **۱۳**-۴ + **۳۱**-۹ + ہوسیع **۱**-۱۰ + متی **۱**-۶ + **۲**-۱۰) اِن آیتوں سے عہد جدید کا جنمیں خدا کا باپ ہونا مذکور ہے مقابلہ کرو۔ خصوصاً اِن آیتوں کو (رومیوں **۸**-۱۴-۱۷ + گلیتیوں **۴**-۴-۷ + افسیوں **۴**-۶ + ایوحنا **۳**-۱ و ۲) اور پولوس رسول کے ہر ایک مکتوب کے سلام کو۔ اور بے شک ہمارے خداوند نے پہلے پہل اِس پہاڑ کے واعظ میں خدا کو تمہارا باپ کہکر تعبیر کیا۔ اور بے شک خدا کا حقیقی باپ ہونا مسیح کے مجسّم ہونے اور کفارہ ہونے پر موقوف ہے۔ اور مسیح کے آنے سے پہلے پورے طور پر ظاہر نہو سکا +

ستّائیسواں سبق

کوڑھی کی بابت

"جُو آگے دور تھے نزدیک ہو گئے"

متی ۸-۱-۴ + مرقس ۱-۴۰-۴۵ + لوقا ۵-۱۲-۱۴ + لوقا ۱۷-۱۱-۱۲ + افسیوں ۲-۱۲ و ۱۳ +

مدّت کی بیماری کیسی دُکھہ دینے والی ہے۔ تو بھی جو بیماری پیدائش سے ہو

بہت بُری ہوتی ہے اور زیادہ تر سخت۔ اگر بے علاج ہوا اور اگر دن بدن بڑھتی بھی جائے تو کیا ہی بلا۔ اور اِس سے زیادہ جب کہ بیماری موروثی ہو نہ صرف بیمار کے بال بچّون کو ہو۔ بلکہ اسیطرح بچّوں کے بچّوں کو بھی لگتی جائے۔ اور بہت ہی بُری ہے۔ جبکہ بعضے بیماروں کے موافق سلوک نہ کیا جائے۔ مثلاً مکان اچھّا خوراک اچھّی۔ مہربان دوست وغیرہ نہ مل سکیں۔ بلکہ برعکس اسکے اپنے خاندان میں نہ رہ سکے۔ بلکہ اُن ہی کے ساتھ رہے جو اُسی بیماری میں مبتلا ہوں۔ اور کوئی شخص اُسے اپنے پاس نہ آنے دے۔ تو یہہ کیسی ہی بُری ہے کوڑھ ایسی ہی بیماری ہے + آج ایک کوڑھی کا بیان ہے جسکا بُرا حال تھا "کوڑھ سے بھرا ہوا" + (لوقا ۵-۱۲)

۱۔ کوڑھی کی بیماری

(۱) اُسکی کیفیت اِس بیچارے آدمی کے صرف اعضا یا چمڑے یا لہو پر بیماری نہیں ہوتی۔ بلکہ سارے بدن پر۔ شاید جنم کا ایسا ہوگا۔ اگر یہی تھا تو خوش اور تندرست بچّا کبھی نہوا تھا۔ بلکہ لاش کی مانند زرد رُو رنگیتوں ۱۲ + ۲ سلاطین ۵-۲۷) یا چھوٹے سفید داغ سے شروع ہوتی ہے کیسی بُری معلوم ہوتی۔ وہ رُکتی نہیں۔ آہستہ آہستہ سارے بدن پر ظاہرا پھیل جاتی ہے جیسا کہ تھوڑا سا خمیر سارے لوئی کو خمیر کر ڈالتا ہے +

کیا ایسے بیمار کو چنگا ہونے کی اُمید ہو سکتی ہے ؟ اِسرائیلیوں کا ایک بڑا بادشاہ یہی سمجھتا تھا کہ کوڑھی کو خدا کے سوا کوئی چنگا نہیں کر سکتا ہے + (۲ سلاطین ۵-۷) اُسکا حال بُرے سے بُرا ہو جاتا ہے - یہاں تک کہ ہاتھ پانؤں گر جاتے ہیں اور وہ سخت مصیبت سے مرتا ہے لیکن اِسکی بہ نسبت اور زیادہ افسوس کے لایق ہے +

(۲) اُسکی لعنت -

اُسوقت سے کہ کوئی بیچارہ آدمی کوڑھی ہووے اُسے دوسرے کوڑھیوں کے ساتھ رہنا پڑتا ہے اور اُن کے بغیر اوروں کے ساتھ رہنے سے منع کیا جاتا تھا - اگر کوئی شخص اُس کے پاس آوے تو ہٹنے کے واسطے اُسے خوفناک طور پر چِلّانا ضرور ہوتا تھا - (احبار ۱۳-۴۵) اور مُردوں میں شمار کیا جاتا تھا + اُسے سر ننگا رکھنا اور آدھا مُنہہ چھپانا اور پھٹے ہوئے کپڑے ماتم زدوں کی مانند رکھنا ضرور ہوتا - (احبار ۱۳-۴۵ + گنتی ۶-۹ + حزقیاہ ۲۴-۱۷) ڈر کے مارے سب لوگ اُس سے کنارہ کش رہتے تھے - ناپاکی کے باعث اُسے عیدِ فسح یا یروسلم - یا ہیکل میں جانا ناممکن تھا (احبار ۱۳-۴۶ + گنتی ۵-۱-۳) اور یہہ حکم بہت سخت تھا - اور ایک نبی اور ایک بادشاہ کو بھی اُسکا ماننا ضرور تھا + (گنتی ۱۲-۱۴ + ۲ تواریخ ۲۶-۱۹-۲۱)

۲- کوڑھی کے علاج کی بابت

یسوع کے کراماتوں کا شہرہ کوڑھیوں کے گھر تک بھی پہونچا۔ لنگڑے۔ اندھے۔تاپی۔دیوانے سب چنگے ہوتے ہیں ؛ کیا وہ ہم کو چنگا نہ کرسکیگا ؛ بعضوں نے شک کیا ہوگا لیکن ایک اُن میں سے آزمایش کے واسطے کوشش کرے گا + کچھ فاصلہ پر یسوع کے پیچھے ہولیا اور شاید پیچھے کھڑا ہوکر پہاڑ کا وعظ سُنا ہوگا جس میں یہہ عمدہ باتیں بیان ہوئیں کہ " مانگو کہ تمھیں دیا جائے گا " + اُس نے سمجھا کہ یسوع فقیہوں کی مانند نہیں وعظ کرتا بلکہ اختیار سے بولتا ہے۔ اور اُس نے یقین کیا کہ یسوع مجھے چنگا تو کرسکتا ہے۔لیکن کیا کرے گا ؛ مجھ نکالے ہوئے سے کنارہ نہ کرے گا ؛ آخرش آزمایش کے واسطے دلیری کی + دیکھو جبکہ وہ بھیڑ میں گھسا تو وہ لوگ اِس خوف سے کہ کہیں ناپاک نہ ہوجاویں کسطرح کنارہ کش نہ ہوئے ہونگے + یسوع کیا کریگا +

کیا وہ ناپاکی کا خطرہ کرے گا ؛ دیکھو کہ آگے بڑھا اور اِس گردہوئے کوڑھی کو چھوا + پاک اور ناپاک ایک دوسرے سے ملے۔پاک ناپاک سے ناپاک نہوا۔بلکہ ناپاک پاک ہوا + کوڑھی نے اُسکا چھونا معلوم کیا اور ایک دم میں اُسے تندرستی معلوم ہوئی۔ اور کوڑہ دُور ہوگیا۔لیکن دیکھو کہ یسوع نے کیا حکم دیا۔آیت ۴ + کیوں کہا کہ کسی سے نہ کہنا (ا) اِس لئے کہ

بھیڑ بہت تھی ۔ اگر اور لوگ آویں تو شور و غل کرتے اور حاکم مواخذہ کرتے + (ب) اِسلئے کہ کوڑھی اب تک بحال نہیں ہوا تھا ۔ آزمایش نہیں کیا گیا تھا ۔ نہ کاہنوں نے اُسے پاک صاف بتلایا تھا ۔ (احبار ۱۴) لعنت ابتک اُس پر ہے ۔ اگر کاہن سُنیں کہ وہ کسطرح چنگا ہوا تو شاید اُسے آزادگی دینے سے اِنکار کریں ۔ لیکن وہ کاہن کے پاس کیوں جائے گا ؟ کیا سب نہیں دیکھہ سکتے کہ وہ چنگا ہو گیا ؟ (ا) اِسلئے کہ اگر کاہن اُسے آزادی دے اور پھر یہہ مُعجزہ مشہور ہو تو یسوع کی قدرت کی کیا بڑی گواہی ہو گی ! خاص کر یہہ گواہی اِن بے ایمان کاہنوں کے مخالف ہو گی + (ب) اور اِس لئے کہ شریعت پر عمل ہو + کیا یسوع شریعت کو منسوخ کرنے کو آیا ؟ (متی ۵ ۔ ۱۷)

۳ ۔ گُنہگار کی بیماری

خدا نے اپنے عبادت خانے سے کوڑھیوں کو کیوں خارج کیا ؟ کیوں ناپاک اور مُردے شمار ہوے ؟ کیوں علحدہ رکھے گئے ؟ اِس لئے کہ خدا آدمیوں کو گناہ کی بابت سکھلاوے + کوڑھ کے مقابلہ پر گناہ کی بیماری اور اُسکی کیفیت اور لعنت کا قیاس کرو +

(۱) اُسکی کیفیت +

(ا) کہ وہ موروثی ہے + (رومیوں ۵ ۔ ۱۲)

کوڑھ کی مانند بہت جلدی بال بچوں میں ظاہر ہوتا ہے + بچے نافرمان - فریبی اور تُندمزاج کیوں ہوجاتے ہیں؟ (زبور ۵۸-۳) یہہ گناہ کی بیماری کا شروع ہے +

(ب) پوشیدہ پوشیدہ پھیل جاتا ہے + اور تمام بدن کو بگاڑتا ہے (یسعیاہ ۱-۶) ہم میں کچھہ سلامتی نہیں ہے +

(ج) وہ زیادہ خراب ہوتا جاتا ہے + کیا ایک جھوٹھ سے دوسرا جھوٹھ نہیں نکلتا؟ (جیساکہ یعقوب کے ساتھہ ہوا) اور خودپسند اور نافرمان لڑکا سرکش آدمی نہیں ہوجاتا؟ جیساکہ ابی سلوم - اور ایک بُری عادت اِسکول میں کس طرح پھیل جاتی ہے "خبردار ناپاک کو مت چھوؤ" + (۲ قرنتیوں ۶-۱۷)

(د) وہ آدمیوں کے علاج سے باہر ہے +

پولوس رسول کا تجربہ دیکھو + (رومیوں ۷-۱۴-۲۴ + یرمیاہ ۱۳-۲۳) لوگ ظاہرًا اپنے آپ کو اچھا بنانا چاہتے ہیں - لیکن یہہ ایسا ہے جیساکہ کوڑھی اپنے آپ پر رنگ لگاوے اور اچھے کپڑے پہنے + (متی ۲۳-۲۷) بدی دل میں ہوتی ہے (یرمیاہ ۷ ا-۹ + مرقس ۷-۲۱)

(۲) اُسکی لعنت + گناہ کا پہلا کام یہہ ہوا کہ اُس نے آدم اور حوّا کو خدا کی مہربانی اور حضوری سے محروم کیا + اور ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہے + (یشعیاہ ۵۹-۲ + زبور ۶۶-۱۸) یہہ وہی ہے جس سے داؤد ڈرا + (زبور

۱۵-۱۱) یشعیاہ بنی نے ہماری نسبت کیا کہا؟ (یشعیاہ ۶۴-۶) اور پولوس نے ہمیں کن میں شمار کیا؟ (افسیوں ۲-۱) اور آخرش ایسا ہی ہوگا + (مکاشفات ۲۱-۲۷)

۴- گنہگار کے علاج کی بابت

کوڑھی کی بابت اُسے یسوع کے پاس آنا چاہیے + مگر کیا وہ کوڑہ کی مانند گناہ کو بھی دور کرسکتا ہے؟ (عبرانیوں ۷-۲۵) اور کیا وہ یہہ چاہتا ہے؟ کیا وہ لوگوں کو نہیں بُلاتا؟ اور قبول کرنے کا وعدہ نہیں دیتا؟ (متی ۱۱-۲۸ + یوحنا ۶-۳۷) لیکن وہ یہہ کام کسطرح کرسکتا ہے +

(ا) وہ ہماری ذات میں آیا اور کسے اپنے قبضہ میں لایا (عبرانیوں ۲-۱۴۰) + (ب) اُس نے لعنت اُٹھائی (گلتیوں ۳-۱۳) (ج) وہ روح دیتا ہے جو ہم کو صاف اور تندرست اور طاقتور کرسکتا ہے + (رومیوں ۸-۳-۹)

تو کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ فی الفور لعنت دور ہوجاتی ہے + ہم خدا کے پاس آسکتے ہیں + دور کے لوگ نزدیک ہوجاتے ہیں + لیکن اِس بیماری سے تندرستی رفتہ رفتہ ہوتی ہے اور کامل تب ہوتی ہے جب ہم اُس جگہہ پہونچیں جہاں کوئی گناہ نہیں +

لیکن فرض کرو کہ اگر وہ کوڑھی اپنے کوڑہ کو نہ جانتا یا جان کے کچھہ پرواہ نہ کرتا اور نہ معلوم کرتا کہ اُسکا اور لوگوں سے کیا فرق ہے۔ تو کیا اِس حال میں یسوع کے پاس آتا بھی ؟ اِسی واسطے لوگ پاک صاف نہیں ہوتے (مکاشفات ۳-۱۷) کیا ہمارا یہہ حال ہے ؟

تفسیر

(۱) وہ کوڑہ جسکا ذکر خدا کے کلام میں ہے متعدی نہ تھا + کاہن اپنے منصبی کام کے لئے کوڑھیوں کو ہاتھہ لگاتے تھے۔ (احبار ۱۴) جہازی جب کہ وہ کوڑھی ہوا بادشاہ کے پاس آسکتا تھا + (۲ سلاطین ۸-۵) اور نعمان کوڑہ کی حالت میں سوریا کی فوج کی افسری کرتا تھا + لیکن یہہ بیماری متعدی نہ تھی تو موسیٰ کی شریعت میں کوڑھیوں کی بابت سخت قانون کیوں مقرر ہوئے ؟ ٹھیک جواب تو یہہ ہے + چونکہ یہہ بیماری سب سے بدتر تھی۔ اِس لئے خدا نے اُسکو گناہ کا خاص نمونہ ٹھہرایا۔ اور یہہ قانون اِس سے نمونہ کے طور پر متعلق ہے اور موت کے نشان جیسے پھٹے ہوئے کپڑے ہونٹھوں کا ڈھانپنا۔ سر کا منڈانا اِسکے ساتھہ ہے + (احبار ۱۳-۴۵ + گنتی ۶-۹ + حزقیاہ ۲۴-۱۷) اور کوڑھی لوگ ناپاک سمجھے جاتے تھے + (گنتی ۱۹-۱۳ + حزقیاہ ۴۴-۲۵) اور کوڑھی کے پاک ہونیکے لئے

وہی رسمیں مقرر تھیں جو مُردے کی لاش کے چھونے والے پر مقرر تھیں + احبار
۱۴-۴-۷ + گنتی ۱۹-۶ و ۱۳ و ۱۸) اور داؤد کا یہہ کہنا کہ" زوفا سے مجھے پاک کر"
اُنہیں رسموں کی طرف اشارہ کرتا ہے + (زبور ۵۱-۷) اور کوڑھی کا جماعت
سے نکالنا (احبار ۱۳-۴۴-۴۶ + گنتی ۵-۱-۳-۱۲-۱۴ و ۱۵ + ۲ تواریخ
۲۶-۱۹-۲۱) اِسبات کا نمونہ تھا کہ گنہگار خدا کے حضور سے نکالے جاتے
ہیں (گنتی ۵-۳ + یشوع ۷-۱۲) شاید یہی سبب ہوگا کہ خدا نے بےحُرمتی
کے لئے کوڑھ کی سزا ٹھہرائی جیسا مریم۔ اور جہازی اور عزریاہ کو اُس نے یہہ
سزا دی۔ اور اِس سے یہہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جہاں لوگ موسیٰ کی شریعت
کے پابند نہ تھے۔ تو وہاں کوڑھی نہ نکالے جاتے تھے۔ جیسا نعمان۔ اور
جہازی جو کنعان کے شمالی مُلک میں رہتا تھا +

اٹھائیسواں سبق

رومی سردار اور اُسکا نوکر

"ایسا بڑا ایمان اِسرائیل میں بھی نہ پایا"

لوقا ۷-۱-۱۰ + متی ۷-۵-۱۳ +

کس قسم کے لوگ اکثر حیران ہوتے ہیں + کیا جاہل لوگ نہیں ہ(مثلاً
چھوٹا لڑکا کسی نئے کھلونے سے حیران ہوتا ہے۔ لیکن وہ جو بڑا ہے سو نہیں ہوتا)

جس قدر ہم نئی چیزوں سے واقف ہوتے جاتے ہیں اُسیقدر تعجب گھٹتا جاتا ہے + وہ کیسی عجیب چیزیں ہونگی جنہوں نے مسیح کو تعجب میں ڈالا + اُس کا تعجب دو دفعہ مذکور ہے۔ کیوں؟ ایک دفعہ تو بے ایمانی سے۔ (مرقس ۶-۶) اور ایک دفعہ ایمان سے جسکا ہم آج بیان کرتے ہیں + کیا یہہ عجب باتیں تھیں جب وہ بے ایمانی کی بہتایت دیکھتا تھا تو کیا یہہ تعجب کی بات تھی؟ اور ایمان تعجب کے لایق اسواسطے ہوئی ہوگی کہ تھوڑوں کا ایمان لانا دیکھتا تھا۔ کیسی بڑی بے ایمانی اور کیسی بڑی ایمانداری وہ ہوگی جنہوں نے یسوع کو تعجب میں ڈالا! یسوع نے اُسے بڑا ایمان کہا + اب ہم اِس میں تین باتوں کا بیان کرینگے +

۱۔ یہہ بڑا ایمان کہاں پایا گیا؟

کیا ایک عالم ربّی میں جس نے کہ پیشین گوئیوں کو جاننے سے مسیح کو پہچانا؟ یا سخت گیر فریسی میں جو وقت پر دعائیں مانگتا اور خیرات کرتا اور روزہ رکھتا تھا؟ اِنمیں ایمان بڑا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ انکو تو یسوع کو پہچاننا چاہیے تھا تو بھی اُنہوں نے نہیں پہچانا + کسی یہودی میں نہیں بلکہ غیر قوم میں اور وہ رومی مغضوب فتحیابوں میں سے تھا + اُسمیں تین نادر باتیں تھیں +

(۱) اُسکا غلام اُسکا بہت پیارا تھا +

رومی مالک اکثر اپنے غلاموں پر بیرحمی کرتے تھے + اُن کو روپیوں سے خرید لیتے یا لڑائیوں میں گرفتار کرتے تھے اُن کو مال سمجھ کے جیسا چاہتے اُن سے کرتے تھے + اُن کو پیار کرنے کا کبھی خیال نہ کرتے تھے۔ سو تھوڑے آدمیوں کی مانند یہہ سردار اچھا اور مہربان تھا + (ب) وہ یہودیوں کو پیار کرتا تھا رومی لوگ یہودیونکو حقیر اور بُرا جانتے تھے۔ کیونکہ اُن کو دق کرتے اور دوسرے مغلوب قوموں کی مانند اچھی طرح سے اُنکی تابعداری نہ کرتے تھے (اعمال ۵-۳۶ و ۳۷ + ۱۶-۲۰ + ۱۸-۱۴-۱۶) اِس صوبے دار کے فرق کا کیا باعث تھا؟ اُس نے معلوم کیا ہوگا کہ یہودی سچّے خدا کو مانتے ہیں۔ اور شاید دوسرے صوبے دار کرنیلیس کی مانند دیندار خدا ترس۔ اور ہمیشہ دعا مانگنے والا ہوگا + (اعمال ۱۰-۲) اُس نے کفرناحوم کے واسطے کیا کیا؟ آیت ۵۔ وہ عبادت خانہ جسمیں یسوع اکثر تعلیم دیتا تھا اُسی کا بنایا ہوا تھا (ج) یہودی اُسکو پیار کرتے تھے۔ کیا اُس پلٹن کے سردار کو جو اُن کو مطیع رکھنے کے لئے مقرر تھے پیار کرتے؟ اُن کے بزرگ لوگ اُس سردار کے لئے کیا کرنے کو مستعد ہوئے؟ حالانکہ بیمار صرف اُس کا ایک غلام ہی تھا + لیکن اُس میں ایک زیادہ نادر بات تھی + وہ بڑا ایمان جس سے یسوع نے تعجب کیا +

۲- یہہ ایمان کسطرح ظاہر ہوا

(۱) کفرناحوم کا سب سے بڑا آدمی ایک غریب بڑھئی کی مدد مانگتا ہے جو کہ حقیقت میں نبی تھا۔ لیکن خود اُسکی قوم نے بھی اُسے نہ جانا + کیا اِس لئے کہ وہ بڑا آدمی تھا سمجھتا تھا کہ یسوع اُس کے لئے مقدور بھر کوشش کریگا ؟ اُس امیر سے مقابلہ کرو سبق ۱۲ +

وہ ایسا نہ تھا۔ بالکل برعکس + اُس نے اپنے آپ کو بُرا نہ جانا۔ بلکہ نالایق جانا کہ یسوع اُس کے گھر میں آوے (آیت ۶) اور اپنے کو اُس کے پاس جانے کے لایق بھی نہ جانا (آیت ۷) اپنی جگہہ یہودی بزرگوں کو بھیجا + یہہ کیوں ہوا ؟ شاید اس لئے کہ اُس نے اِس عبادت خانے میں فقیہوں کی تعلیم سُنی ہوگی کہ وہ آسمان سے بڑے بادشاہ کے منتظر ہیں لیکن وہ یہودیوں کا بادشاہ ہوگا۔ اور رومیوں کو نکالے گا۔ جب تک کہ میں یہودی نہ بنوں تو میرے لئے کچھہ نعمتیں نہیں۔ تو اس لئے اُس نے سمجھا کہ میں اِس بادشاہت سے باہر ہوں اور معجزہ مانگنا میرے واسطے کچھہ مُفید نہیں تو بھی اُس نے مانگا +

(۲) اُن بزرگوں نے یسوع سے کیا درخواست کی ؟ آیت ۳ + یہہ کہ جاکر نوکر کو چنگا کرے + جیسا کہ اُس امیر نے جسکا آگے بیان ہوا ا یوحنا ۴ ۔

(۴۹) لیکن دیکھو کہ صوبہ دار نے کیا پیام دیا جبکہ اُس نے سُنا کہ یسوع آتا ہے

(آیت ۶-۸) اُسکا مطلب کیا تھا؟ اُس نے سوچا کہ اُس کے آنے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا جہاں کہیں وہ ہو اُسکی بات کافی نہیں؟ میں خود حکم دینے والا ہوں۔ اور لوگ بہت جلدی مانتے ہیں + میرے سپاہی اور میرے غلام جہاں کہیں حکم دیتا ہوں جاتے ہیں + میں بھی اپنے افسر کے حکم میں ہوں۔ اور وہ اِس سے بڑی فوج کا حاکم ہے نہ سو آدمیوں کا بلکہ ہزاروں فرشتوں کا۔ اور ساری چیزوں کا جو آسمان اور زمین میں ہیں + بے شک بیماریاں اُس کے اختیار میں ہیں + کیا وہ دور سے نہ حکم دے کہ میرے غلام کی بیماری دور ہو (زبور ۱۰۷-۲۰) ایسا کچھ اُس نے یسوع کی بابت خیال کیا ہوگا۔ اِتنا تو ہم جانتے ہیں کہ وہ اپنے سارے دل سے مسیح کی عام محبّت پر جو کہ غیر قوم کے نوکر کو بھی پہونچی ایمان لایا اور اُس کے اختیارِ مطلق کو مانا جو سب چیزوں میں حکومت کرتا ہے + یہودیوں اور شاگردوں میں سے بھی ایسا ایمان کسکو تھا؟ "اِسرائیل میں بھی میں نے نہ پایا" کچھ تعجب نہیں کہ یسوع حیران ہوا +

۳- ایسے بڑے ایمان کا کیا اجر ملا؟

کیا اُسکی درخواست منظور ہوئی؟ ہاں۔ بلکہ اِس سے بھی زیادہ۔ دیکھو کس طرح + شاید بزرگوں نے خیال کیا ہوگا کہ اگر یسوع اُس غلام کو چنگا کرے تو اُنکی درخواست پر کرے گا + (جیسا کہ اگر اُن کو قیصر سے کسی چیز کی

ضرورت پڑتی تو ضرور کسی سفارشی کے وسیلے مانگتے) اور یسوع تو چلتا پھرتا منادی کرتا ہے کہ "بادشاہت نزدیک ہے" + خیر یہہ بادشاہ جبکہ وہ بادشاہت آویگی تو ابرہام اور اُسکے فرزندوں یعنے ہماری قوم کے واسطے ہوگی + تو ہم اُن مہمانوں کی مانند ہوں گے جو ضیافت میں روشنی اور آرام میں ہوں۔ اور دوسرے یعنے غیر قوم جو کتے ہیں اندھیرے میں باہر رہیں گے۔ اور اگرچہ ہم لوگ ہی محل کے برگزیدہ ہوں تو بھی اُمید ہے کہ اگر ہم بادشاہ سے درخواست کریں تو کسی غریب نکالے ہوئے کو بھی کچھہ ٹکڑا ملیگا +

اب دیکھو کہ یسوع نے کیا کہا (متی ۸ - ۱۱ و ۱۲) ہاں یہہ بادشاہت ضیافت کی مانند تو ہوگی جس میں آرام اور خوشی اور ہر حاجت کا پورا ہونا ہوگا + ہاں ابرہام تو وہاں ہوگا اور بہت سے دوسرے مہمان۔ لیکن کون اور کہاں سے؟ جہاں سے اسرائیل کے دشمن آئے۔ یعنے مشرق کی طرف سے جیسا بابلی اور مغرب کی طرف سے جیسے رومی + کب داخل ہوئے؟ رومی بادشاہت میں کس نے پہلے منادی کی؟ ہم لوگ مشرق میں ہیں۔ اور اُسوقت بھی بعض مشرق سے داخل ہوئے تھے۔ یعنے مجوسی + اور بھی بہتیرے داخل ہوتے ہیں + لیکن باہر کی بابت کیا ہے؟ (بادشاہت کے فرزند متی ۸ - ۱۲) ہاں باہر اندھیرا ہے + وہاں کون لوگ ہیں + بعض اُن میں سے جنکو پہلے خدا نے بادشاہت دی۔ جو غیر قوموں کے ساتھہ کھانا نہیں چاہتے تھے۔

اب نہیں کھا سکیں گے + اُنکی سخت مایوسی اور دانت پیسنے پر خیال کرو۔ لیکن
کیا سب غیر قومیں داخل کی جائیں گی اور سب یہودی نکالے جاویں گے ؟
اصل میں فرق کیا ہے ؟ داخل ہونے کے حق کا کیا باعث ہے ؟ وہی ہے جو
یہہ صوبہ دار بہتایت سے رکھتا تھا۔ یعنے ایمان۔ لیکن کیسا ایمان ہوا ؟
جو صوبہ دار کے ایمان کی مانند ہے + خود مرد و ناصری پر۔ یعنے یسوع پر
اور اُسکی عام محبّت۔ اور مطلق اختیار پر + یہہ ہی ہر ایک کو خواہ یہودی ہو
خواہ غیر قوم۔ خدا کی ضیافت میں داخل کرے گا + اِس کے سوا اور کچھہ
داخل نہیں کر سکتا ہے (رومیوں ۳- ۲۹ و ۳۰) جبکہ بزرگوں نے یہہ
باتیں سُنی تو اُن کے چہرے کیسے ہو گئے ہوں گے +

کیا ہم لوگ اندر ہوں گے یا باہر ؟ بھلا تم تو کہتے ہو گے کہ میں بندگی
اور نیکی کرتا ہوں + خدا بہت مہربان ہے۔ سب کچھہ اچّھا ہوگا + ایسا
نہیں۔ گناہ کیسا ہی ہو ہمکو باہر نکالیگا۔ لیکن مسیح گناہ لیجانے کے واسطے
مُوا + سو سوال یہہ ہے کہ کیا ہم اُسکے پاس آئے ہیں ؟ اور اُسے اپنا
بچانے والا اور دوست اور بادشاہ کر کے قبول کر چکے ہیں یا نہیں ؟
اور اُس سے محبّت رکھتے اور اُسپر بھروسا رکھتے ہیں یا نہیں ؟ کیا ہم
ایماندار ہیں ؟ (یوحنّا ۳- ۱۶ و ۳۶) بعض لوگ جو اپنے آپ کو اچّھا جانتے
ہیں اوراوروں کو بباعث غریبی اور غیر قوم ہونے کے حقیر جانتے ہیں۔

دیکھیں گے کہ وہ لوگ ابرہام اور خود اُس بادشاہ کے ساتھ شامل ہوں گے اور وہ خود نکالے جائینگے +

تفسیر

(۱) "مَیں بھی دوسرے کے اختیار میں ہوں" +

اِسپر لوگ بحث کرتے ہیں کہ اِس صوبہ دار کی اِس بات سے کیا مُراد ہے + آیا اُس نے خیال کیا کہ بیماریوں کی فوج مسیح کے اختیار میں ہے - یا فرشتے جو اِن بیماریوں کے دور کرنے کے لئے اُس کے خدمت گار ہیں + خیر خواہ کچھ ہی مُراد ہو - لیکن اُس نے اپنے اختیار سے جو کہ اگرچہ محدود تھا کامل طور پر بھا مسیح کے اختیار کو عموماً سمجھا + اُسکو خداوند بادشاہ کی مانند معلوم ہوا جو کہ نہ صرف زمینی فوج پر بلکہ آسمانی فوج کا بھی ممتاز تھا (کلسیوں ۱-۱۶)

صحت اور بیماری - آرام اور تکلیف - خوشی اور غم - زندگانی اور موت - اُس کے خیال میں ایک بڑے لشکر کی مانند تھے - اور وہ شخص جس سے وہ باتیں کرتا تھا اِن فوجوں کا مختار تھا - یعنے رب الافواج جس کے حکم سے وہ کوچ مقام کرتے ہیں +

(۲) "بہتیرے پورب اور پچھم سے آوینگے" +

مسیح کا یہہ کلام ربیوں کے کلام سے مقابل ہے + اُنکا قول تھا کہ خدا نے

فرمایا کہ میں ایک بڑا دسترخوان تمہارے لئے بچھاؤں گا جسکو اور قومیں دیکھکر
پریشان ہونگی - سو فقیہوں نے اپنی روایتوں سے پورانے عہد کے وعدے جو
غیر قوموں سے کئے گئے تھے باطل کیا +

یہہ لوگ تو مریدوں کو یہودی مذہب میں قبول کیا کرتے تھے - لیکن
خدا کے عہد میں غیر قوموں کا داخل ہونا ایک ایسا بھید تھا - (افسیوں ۳ -
۳ - ۶) جسکو رسول بھی مشکل سے سمجھے + کفرناحوم کے سرداروں نے یسوع کے
رحم کو کس قدر کم سمجھا کہ اُنہوں نے اپنے دوست کی سفارش میں ظاہر کیا کہ "وہ
ہماری قوم سے محبّت کرتا ہے" گویا کہ اُنہوں نے سمجھا کہ یسوع کی ناخوشی جو غیر قوم
سے ہوگی اِسبات کے ذکر کرنے سے رفع ہو جائے گی + یسوع کا دور سے اچھا اور
چنگا کرنا - اِسبات کا نمونہ ہے کہ انجیل اُن لوگوں کو جو دور ملکوں میں رہتے ہیں
سُنائی جائے گی + یہہ بات کہ بادشاہت کے فرزندوں سے یہودی
مُراد ہیں متی ۲۱ - ۴۳ سے ثابت ہوتی ہے - یعنے وہی لوگ تمثیلی بادشاہت
کے فرزند تھے کہ جسکا بادشاہ خدا تھا + بیبل میں اِس بادشاہت کی اکثر ضیافت
سے تشبیہہ دی گئی - جیسا کہ (زبور ۲۲ - ۲۶ - ۲۹ + یشعیاہ ۲۵ - ۶ + متی
۲۲ - ۱ - ۱۳ + ۲۶ - ۲۹ + لوقا ۱۴ - ۱۵ - ۲۴ + مکاشفات ۱۹ - ۹)
یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ بادشاہت سے صرف بہشت مراد ہے - بلکہ انجیل کے سُنانیکے
وقت سے مراد ہے - اور بہشت اِس کی کمالیت کا وقت ہے - کیونکہ دنیاوی

نعمتیں آخری نعمتوں کا نمونہ ہیں +

اُنتیسواں سبق

نائین کی بیوہ کے بیٹے کی بابت

"مُردے خدا کے بیٹے کی آواز سنیں گے"

لوقا ۷-۱۱-۱۶+ یسعیاہ ۲۵-۸- + یوحنا ۵-۲۱-۲۵+

تم نے بہت دفع کفن دفن کی رسمیں دیکھیں ہونگی- اور جانتے ہو کہ رنج کی باتیں ہوتی ہیں- کیا خود معلوم کیا اور خود تمہارے گھر میں واقع ہوئیں؟ کیا تمھیں وہ رنج یاد ہے جبکہ حکیم نے کہا کہ "کچھ اُمید نہیں" اور بیمار کے پلنگ کے پاس رہنا اور وہ بات جو ہر ایک کی زبان پر ہے کہ "گذر گیا" رونا پیٹنا اور آخری بار دیکھنا اور دفن کرنا قبر- پھر اوسکو اوسکی معمولی جگہہ میں نہ دیکھنا- یہہ سب جانتے ہو؟ نہایت رنج کی بات ہے کہ بڑے خاندان سے ایک شخص مر جائے- تو کتنا زیادہ جب کہ دو میں سے ایک گذر جائے جسکا ہم آج بیان کرتے ہیں +

(۱) بیوہ اور اُس کے بیٹے کی جدائی +

چونکہ وہ بیوہ تھی تو ظاہر ہے کہ اس سے پہلے بھی ایک رنج کا کفن دفن ہوا ہوگا + اگر تھوڑی دیر سے ہو تو وہ خوش ہوئی ہوگی کہ اگرچہ خاوند مر گیا لیکن بیٹا جوان ہو گیا ہے- میری پرورش کرے گا + اگر خاوند کے مرکو دیر ہوئی ہو

تو وہ اپنے چھوٹے بچّے کے ساتھ رہی ہوگی اور اُس کی پرورش کی ہوگی اور اُسی کو اپنا سارا مال جانتی ہوگی + یسوع نے کیسی دانائی سے فرمایا "مال اپنے واسطے زمین پر جمع نہ کرو" + کیا وہ اچھّا بیٹا تھا؟ ہم نہیں جانتے ۔ لیکن اگر تھا تو ماں کا بڑا نقصان ہوا + اب وہ دنیا میں اکیلی رہی ۔ شاید غریب ہوگی اور نہ جانتی ہوگی کہ کس طرح گذران کروں گی ۔ آیندہ کچھ اُمید نہیں ۔ تو بھی اُس کے بہت مہربان دوست ہیں + شہر کے لوگ اُس سے اور اُس کے بیٹے سے محبّت رکھتے تھے ۔ اِس لئے بہت سے لوگ اُس جنازہ کے ساتھ تھے ۔ شہر کے دروازہ کے باہر وہ غم انگیز انبوہ چلا جاتا تھا ۔ نہ چُپ چاپ بلکہ واویلا کرتے اور چلّاتے جاتے تھے + (یرمیاہ ۱۱ - ۱۷ و ۱۸ + اموس ۵ - ۱۶ + متی ۹ - ۲۳) اُن میں سے ایک عورت زار زار روتی تھی (یرمیاہ ۶ - ۲۶ + عاموس ۸ - ۱۰ + زکریاہ ۱۲ - ۱۰)

(۲) بیوہ اور اُس کے بیٹے کا پھر ملنا +

جس وقت کہ وہ انبوہ شہر سے نکلتا تھا تو ایک دوسرا انبوہ پہاڑ پر سے شہر کو آتا تھا + وہ بہت دور سے آیا تھا یعنے صبح سے پچاس میل کا سفر پہاڑی رستوں سے طے کر چکے تھے + ہم خیال کرتے ہیں کہ اُنہوں نے تھکنے کے باعث سے گذرنے والے جنازے کی کچھ فکر نہ کی ہوگی ؟ لیکن اُن میں سے ایک نے تو فکر کی + وہ سب کچھ جانتا تھا اِس بیوہ کے رنجیدہ دل کو دیکھتا تھا + خیال کرو کہ اُس نے

کیسی نرم آواز سے اُس کے ساتھ گفتگو کی "مت رو"۔ کیوں نہ روئے؟ کیا اُس کے رونے کا باعث نہیں؟ لیکن وہ متحیر اُٹھانے والے یسوع کے چھونے سے ٹھہر گئے۔ سب لوگ حیران ہو کے چپ چاپ رہے کہ یسوع ایک لاش سے جو نہیں سُن سکتی باتیں کرتا ہے + (رومیوں ۴-۱۷) لیکن اُس لاش نے سُنا۔ وہ روح جو اُڑ گئی تھی سُنکے واپس آئی + دل پھر ہلنے لگا۔ خون رگوں میں جاری ہونے لگا۔ پھیپھڑوں سے دم آنے لگا۔ ایک زندہ آدمی جنازہ پر بیٹھ گیا + کیا دیکھنے والے اُس کو خواب سمجھتے ہوں گے؟ نہیں کیونکہ وہ جوان بولا اور اُنہوں نے معلوم کیا کہ بیوہ کے بیٹے کی سی آواز ہے + ہمنے پہلے بہت خوشی کے ملاقاتوں کا بیان پڑھا ہے (مثلاً یعقوب اور یوسف کی) لیکن یہہ تو کیسا عجایب ملنا ہوا ہوگا!

اب لوگوں کا حال دیکھو + نائین کے لوگوں نے اِس سے پہلے یسوع کو کبھی نہ دیکھا تھا + اُنہوں نے کیا سوچا آیت ۱۶ + "بڑا نبی" اور اُنہوں نے جو کچھ الیسع اور الیاس نے کیا یاد کیا ہوگا + کیا یسوع اُن نبیوں کی مانند تھا؟ اُنہوں نے تو بہت دعا اور کوشش سے مُردوں کو جلایا تھا (۱ سلاطین ۱۷-۱۹-۲۲ + ۲ سلاطین ۴-۳۲-۳۵) یسوع نے کس طرح کیا؟ بے شک خدا نے اُس طور سے جو لوگوں کے دل میں کبھی نہ آیا نظر کی۔ نہ نبی بھیجنے سے بلکہ خود آنے سے + لیکن وہ لوگ جو یسوع کے ساتھ آئے تھے۔ جنہوں نے اور بھی معجزے دیکھے تھے جیسا کفرناحوم کے لوگ۔ اور شاگرد۔ یہہ کیوں حیراں ہوئے؟ اِس لئے کہ

اونہوں نے اس امر سے دو باتیں اور سیکھیں +

۱۔ یسوع کا ترس

کیا وہ اُن کے شہر کے بیماروں پر سبت کے شام کو مہربان نہ ہوا؟ بیشک لیکن اُنہوں نے تو درخواستیں کیں تھیں۔ اب ہمراہیوں نے دیکھا کہ یسوع اُن لوگوں کو پیار کرتا ہے جو اُسے نہیں جانتے۔ اور اُن لوگوں پر جو اُس سے درخواست کرنے کا خیال بھی نہیں کرتے مہربانی کرنے کا مشتاق ہے + سب دُکھوں میں ہمدرد ہے اُسکا ترس خود رو ہے۔ یعنے خود بخود چلتا ہے +

کیا یسوع اب بھی ویسا ہی ہے؟ جب کبھی تمکو کوئی رنج یا تکلیف یا بے اُمیدی یا درد ہوا۔ یسوع نے اُسکو معلوم کیا اور تم پر رحم کیا اگرچہ اُس سے درخواست نہیں کی + کیا وہ غم تھوڑی دیر بعد موقوف ہو گیا؟ اُسی نے مدد کی اگرچہ تم نے نہ معلوم کیا + کیا یسوع کسی باعث سے تمہارا خیال نہیں چھوڑ سکتا ہے؟ لیکن اُس کا ترس کم نہیں ہوتا + اُس شخص کی بابت جسے تم سب سے زیادہ مہربان جانتے ہو خیال کرو کہ وہ مسیح کی مانند نرم دل نہیں۔ کیا اُسکی محبت ایسی ذاتی معلوم ہوتی ہے کہ جس میں کچھ تعجب کا باعث نہیں؟

پھر سوچو کہ دُکھ کے دیکھنے سے کس کو زیادہ دُکھ اُٹھتا ہے سخت دل کو یا نرم دل کو؟ پس جو کچھ یسوع نے دیکھا اُس سے کتنا دُکھ اُٹھایا ہوگا + (عبرانیوں

۴-۱۵-۱+یشعیاہ ۵۳-۳-۴+۱۴۳-۹)

۲- یسوع کی قدرت

اِس کو بھی ہمراہیوں نے پہلے دیکھ لیا تھا+جھیل کی مچھلیوں پر شیاطین
اور تپ اور کوڑھ پر۔ اور دور سے چنگا کرنے پر بھی۔ (یعنے صوبہ دار کے نوکر پر)
لیکن مُردے پر یعنے اُس بے جان جسم پر۔ اُس روح پر جو کہ خدا دینے والے کی
طرف چلی گئی اختیار رکھنا بے شک وہ نئی بات تھی+سو یسوع کی قدرت اب
بھی ایسی ہی ہے+کیا وہ اب مُردوں کو جلاتا ہے؟ بے شک وہ جلائے گا
(یوحنا ۵-۲۸-۲۹) ہمارے جسم موت کے قبضہ میں نہ رہیں گے+اگر ہم
اُس پر بھروسا رکھیں تو موت ہماری روحوں کو بھی کچھ تکلیف نہ پہونچا سکیگی+
کیوں؟ (عبرانیوں ۲-۱۴-۱۵+مکاشفات ۱-۱۸) وہ دن آتا ہے جبکہ
نہ آنسو نہ موت رہے گی (مکاشفات ۲۱-۴+ہوسیع ۲۵-۸) کیا یہ
بڑی قدرت اور بڑا ترس ہے؟ اِس سے بھی ایک زیادہ قدرت
اور ترس ہے+دیکھو کہ خدا کس کو مُردہ کہتا ہے؟ (افسیوں ۲-۱+
اطمطاؤس ۵-۶) کیوں مُردے کہلائے؟ کیا مردہ جسم کچھ دیکھ سکتا؟
سن سکتا۔ بول سکتا ہے؟ ایسا ہی مُردہ روح اپنا حال نہ دیکھتی نہ خدا کی باتیں
سُنتی۔ خدا کی محبّت نہیں جانتی۔ اور سچّی دعا اور تعریف نہیں کرتی +

خدا کی مرضی کے موافق کام نہیں کرتی + ہم میں سے ایسا کون ہے؟ مُردہ روحوں پر
یسوع نے ترس کھایا۔ آسمان سے نگاہ کر کے انسان کی ذات کو ایسا مردہ پایا جیسے
وہ نہ سمجھتے تھے + کس نے اُس سے رحم کرنے اور نیچے آنے کی عرض کی؟ وہ بغیر عرض
کرنے کے آیا۔ اور مُردہ روحوں میں رہا اور اُس نے اُنہیں اپنے آپ کو قتل
کرنے دیا۔ تاکہ وہ اُن کے لئے زندگی خرید لے + مُردہ روحوں پر
یسوع اختیار رکھتا ہے وہ بھی اُس کی یہہ آواز سُنتے ہیں کہ "میں تجھ
سے کہتا ہوں۔ اُٹھ" + وہ زندگی کے بخشنے والے۔ یعنے روح القدس کو
بھیجتا ہے۔ تاکہ انسان میں زندگی کا دم پہونچے +

لیکن چاہیے کہ جسم کے مرنے سے پہلے روح زندہ ہو۔ نہیں تو ہمیشہ کی
موت ہوگی + تمہارے جسم کب مریں گے؟ کیا جب کہ تم بوڑھے ہوگئے؟ کیا
یہہ تم کو یقین ہے؟ ایک لڑکے نے بیان کیا کہ شاید وہ تو جوان ہو کر مریگا؟
مگر اُس نے قبرستان کو جا کے قبروں کو ناپا۔ اور اُس نے دریافت کیا کہ بعضے
مجھ سے بھی چھوٹے مرے ہیں + پس تم مسیح کی آواز جھٹ پٹ سُنو اور بولو کہ
"میں اُٹھوں گا" +

تفسیر

(۱) یہہ نایین جو اب ہے وہی ہے جسکا ذکر انجیل میں ہے + اگرچہ اب

ایک چھوٹا سا گانوں ہے لیکن اُس کے کھنڈروں سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی ما نہ میں ایک بڑا شہر تھا جسکی فصیل اور دروازے تھے + یہہ گانوں آید وھی پہاڑ یعنے چھوٹے حرمون کے شمال میں واقع ہے جو کہ آس ڈریلین کے میدان کے جنوب مشرق کے پہاڑوں میں سے ہے + جبکہ مسافر جلیلی پہاڑوں سے جنوب کی طرف اوترتا ہے تو ناین سامنے ایک پہاڑی پر نظر آتا ہے + اِس گانوں کے مشرق میں تھوڑے فاصلہ پر محمدی قبرستان ہے اور مغربی طرف غاروں سے پُر ہے + یہہ گانوں کفرناحوم سے قریباً پچیس ۲۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے +

تیسواں سبق

مفلوج کی بابت

یہہ کون ہے جو گناہ کو بھی معاف کرتا

مرقس ۲-۱-۱۲ + متی ۹-۲-۸ + لوقا ۵-۱۷-۲۶ + زبور ۱۰۳-۲-۳ + اعمال ۵- ۳۱ +

جبکہ بعض آدمیوں کی زبانی یہہ بیان سُنا جاتا ہے کہ خدا اُن کی دعائیں سُنتا ہے تو کبھی کبھی اُن کے دل میں خیال آتا ہے کہ بے شک اگر فضل کے واسطے دعا مانگی جائے تو شاید سُنتا ہوگا۔ لیکن اگر روزمرّہ حاجتوں کے واسطے دعا مانگیں تو وہ اکثر نہیں دیتا + لیکن خدا جو کچھ کہ اچھا ہے ضرور دے گا + کیا تم ایک چھوٹے لڑکے کو وہ زہردار پھل جو وہ مانگتا ہے دیتے ہو؟

بعض آدمی سب سے اچھّی چیزوں کی یعنے روحانی برکتوں کی پروا نہیں کرتے + کیوں؟ اِس لئے کہ اُن کی قدر نہیں جانتے جیسا کہ لڑکا کھلونوں کو اور عمدہ چیزوں سے اچھا سمجھتا ہے + آج کا بیان یہہ ہے کہ یسوع نے کس طرح اپنی سب سے اچھّی بخشش پہلے دی اور پھر جو اس سے کم ہے +

ا

یسوع پھر اپنے گھر میں آیا + یہہ بات کفرناحوم میں ہر ایک کی زبان زد تھی + دیکھو کہ بھیڑ کس طرح گھر میں آئی — دروازہ بھر گیا۔ راستے میں بھی بھیڑ ہے۔ کوئی اندر نہیں آسکتا + چار آدمی آتے ہیں + وہ کس کو اُٹھائے ہوئے ہیں؟ "مہربانی سے ہمیں داخل ہونے دو" + ناممکن۔ کیا کریں؟ کیا وہ کل تک یا یسوع کے نکلنے تک نہیں ٹھہر سکتے؟ لیکن وہ بیچارہ آدمی۔ نہ صرف اعضا کی ناطاقتی سے لاچار تھا۔ بلکہ دل میں بھی بہت رنجیدہ تھا + اپنی گنہگاری کو جانتا تھا اور جانتا تھا کہ گناہ کے سبب گرفتار ہوں + اُس نے سُنا ہوگا کہ یسوع شکستہ دلوں کے چنگا کرنیکو بھیجا گیا ہے (لوقا ۴ - ۱۸) شاید اگر وہ ایسے گنہگار کو چنگا نہ کرے گا تو البتہ وہ کچھ تسلّی کی باتیں سُنائیگا + اِس لئے وہ بیمار نہ ٹھہر سکا + جلدی یسوع کے پاس گیا + دیکھو ایک آدمی جو دنیاوی برکت کا بہت مشتاق ہے۔ لیکن تو بھی کس بات کو عزیز جانتا ہے؟ اِسکو۔ یا روحانی کو؟

لیکن کس طرح یسوع تک پونہچیگا؟ جھٹ پٹ اُس کے دوستوں نے ایک تدبیر

نکالی + دوسرے گھر کے دروازہ سے دخل پاکر اُسکی چھت پر چڑھے + پھر اُس گھر پر جہاں یسوع بیٹھا تھا آئے + صحن کی طرف دیکھو۔ کہ لوگوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور یسوع برآمدہ میں بیٹھکر تعلیم دیتا ہے + اُٹھانے والوں نے جھٹ پٹ برآمدہ کے تختے اوپر سے اُٹھائے۔ پھر کیا کیا؟ اندر کا حال دیکھو + بھیڑ تو ہر ایک طرف چپ چاپ کھڑی ہے اور دیکھتی ہے کہ ایک آدمی رسّی سے آہستہ آہستہ یسوع کے پاؤں پر لٹکتا آتا ہے + وہ اُسکی مہربانی کو جانتے تھے۔ لیکن کیا وہ اس سے ناراض نہوگا؟ چونکہ اُس شخص نے یسوع کی تعلیم میں دخل دیا اور اِس نئے طور سے آگھسا۔ توبھی یسوع کے چہرے پر کوئی غصّہ کا نشان نہیں۔ صرف رحم ہے۔ تو وہ چنگا کرے گا؟ نہیں وہ کیا کہتا ہے؟ ”گناہ معاف ہوئے“ + لوگوں نے کیا سوچا؟ ”کفر“ (متی **۲۶** - ۶۵ + یوحنّا **۱۰** - ۳۳) کیا اُنہوں نے سچ کہا؟ ہاں اپنی سمجھ کے موافق تو سچ + کون گناہ کو معاف کرسکتا ہے؟ صرف خدا + ہر ایک گناہ خدا کے خلاف ہے + (۱ یوحنّا **۳** - ۴ + پیدائش **۳۹** - ۹ + زبور **۵۱** - ۴) سو خدا ہی معاف کرسکتا۔ مغفرت کے کلمہ میں وہ صرف اُن لوگوں کو جو سچّی توبہ کرتے ہیں خدا کی مغفرت سُناتا اور فرماتا ہے + کیا یسوع نے صرف یہہ کہا کہ اگر تم خدا سے درخواست کرو تو وہ تمہیں معاف کریگا؟

نہیں بلکہ یہہ کہا کہ ”تیرے گناہ معاف ہوئے“ + وہ یہہ بات کس طرح کہہ سکا؟ اِس لئے کہ وہ خدا تھا۔ اور جیسا کہ خدا آسمان میں گناہ معاف کرسکتا ہے ویسا ہی جب کہ وہ اُترا اور ابنِ آدم بنا زمین پر گناہ معاف کرسکا۔

(ا) یوں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح گناہ کو معاف کرتا ہے +

۲

(ا) یسوع نے اِس آدمی کے گناہ کیوں معاف کئے؟

خدا کب معاف کرتا ہے؟ وہ کس کو معاف کرتا اور بخشتا ہے؟ سچی توبہ کو کس طرح معلوم کرتا ہے؟ خدا دلکو جانتا + (۱ تواریخ ۲۸-۹ + ۲ تواریخ ۶-۳۰ + یرمیاہ ۱۷-۱۰) تو یسوع نے کیا جانا ہوگا؟ اُسکی پہلی باتوں کو دیکھو؟ "خاطر جمع رکھہ" + یہہ کیوں کہا؟ اُس نے آدمی کے دل کو۔ اور اُسکی روح کی مصیبت کو۔ اُسکی عاجز اور تائب حال کو۔ دیکھا اور دریافت کیا کہ وہ روحانی نعمتوں کی طرف بہت راغب ہے +

(ب) یسوع نے اور کیا معلوم کیا؟ "اُن کے ایمان کو دیکھہ کر" کیا اُس بیچارے آدمی کے دوست اگر یسوع کی قدرت اور محبّت پر یقین نہ کرتے تو یہہ تکلیف اُٹھاتے؟ کیا ہم بھی ایمان سے کوشش کرتے ہیں کہ کسیکو مسیح کے پاس لاویں؟ یقین کرو کہ وہ دیکھتا ہے۔ اور نا اُمید نہ کرے گا + (ج) یسوع نے ایک اور بات معلوم کی آیت ۸ فریسی نہیں بولے۔ اور نہ ہم جانتے ہیں کہ اُنہوں نے ایک دوسرے کے کان میں کُچھہ کہا +

تو بھی مسیح نے اُن کے خیالوں کو معلوم کیا (متی ۱۲-۲۵ + لوقا ۶-۸ + ۷-۳۹-۴۰ + یوحنا ۲-۲۴ + ۶-۶۱-۶۴ + ۲۱-۱۷ + مرقس ۲-۲۳)

یسوع نے اُس اختیار کا دعوی کیا جو صرف خدا ہی رکھتا ہے + کیا اُس نے

اپنی غیب دانی ظاہر کرنے سے اپنا حق نہیں ثابت کیا + توبہ - ایمان - اور گڑگڑانا - وہ سب کچھ جانتا ہے + ہم دیکھتے ہیں کہ -

(۲) مسیح دل کو جانچتا ھے +

۳

شاید لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ البتہ یہہ کہنا کہ ’’تیرے گناہ معاف ہوے‘‘، آسان ہے - لیکن کس طرح معلوم ہو کہ ہاں وہ ضرور معاف ہوئے ؟ یسوع اُن کو دکھلا دیا چاہتا ہے کہ اُسکا الٰہی اختیار صرف بولنے کی بات نہیں بلکہ ثبوت کے قابل ہے - اُن کے خیالوں کے دریافت کرنے سے وہ بات کو ظاہر کر چکا تھا - لیکن اب اور ایک صاف دلیل دیتا ہے + کسطرح ؟ جیسا کہ اگر تم دیکھو کہ کوئی دعا دنیاوی نعمتوں کے لئے قبول ہو تو تم بہ نسبت روحانی نعمتوں کی دعا کے زیادہ حیران ہوتے - سو اسی طرح لوگ اِس مُعجزہ سے جو بدن پر ظاہر ہوا اُسکی بہ نسبت جو روح پر ظاہر ہوا زیادہ حیران ہوئے ہوں گے + یسوع نے فقیہوں سے کہا ’’لیکن تا کہ تم جانو‘‘، تب کچھ ٹھہر کے اُس بیچارے پڑے ہوئے مفلوج کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ ’’اُٹھ‘‘ + مفلوج آدمی کس طرح کھڑا ہو سکتا تھا ؟ تو بھی وہ جھٹ پٹ کھڑا تو ہو گیا + دیکھو کہ اِس بھیڑ نے جس نے اُس کو اندر نہ آنے دیا اب اُس کے نکلنے کے لئے راستہ کھول دیا + کیا وہ خواب دیکھتے ہیں ؟ وہ ایسا ہی خیال کرتے ہونگے + اُنہوں نے پہلے اور معجزے تو دیکھے تھے لیکن یہہ بالکل نئی بات ہے + تصوّر کرو کہ ہم اِس خستہ گناہ گئے ہوئے اور بخشے گئے

آدمی کے پیچھے چلتے ہیں جسکو بدنی اور روحانی نعمتیں ملیں اور اپنا بستر اُٹھائے جاتا ہے + اُس کے گھر کے پہونچنے کی بابت سوچو + پس ہم دیکھتے ہیں +

(۳) مسیح بدن کو چنگا کرسکتا ہے +

معاف کرنے کا اختیار - دلوں کا حال جاننا - بدن کی تندرستی - اور ہر ایک اچھی نعمت کا دینا - سب یسوع میں ہے - اور اِس میں کیوں ہے؟ اِس لئے کہ اگرچہ وہ سچ مچ آدمی تھا - لیکن صرف آدمی نہ تھا وہ خدا ہمارے ساتھ" تھا + (متی ۱-۲۳ + یوحنّا ۱- ۱ و ۱۴ + اطمطاؤس ۳-۱۶ + عبرانیوں ۱- ۸)

وہ اب بھی ہمارے دلوں کو جانتا اور ہمارے خیالوں کو معلوم کرتا ہے - اور کیا جانتا ہے کہ ہم روحانی نعمتوں کو زیادہ چاہتے ہیں - یا دنیاوی کو؟ کیا ہم معافی اور فضل کو کم چاہتے ہیں - مگر مال عیش و عشرت اور دنیاوی ترقی چاہتے ہیں؟

کیا اُس بچانے والے سے جو ہمارے واسطے موا محبّت کرنا یہی ہے؟ کیا ہم اُس سے اُمید کرسکتے ہیں کہ جو کچھ ہم چاہتے ہیں ہمیں دیگا؟ لیکن کیا ہم معافی اور فضل کو سب سے زیادہ چاہتے ہیں؟ کیا ہم گناہ کے بوجھہ کا دور ہونا نہایت آرزو سے چاہتے ہیں؟ اور فضل کی بہت خواہش کرتے ہیں - تاکہ پھر گناہ نہ کریں؟ تو یقین کرو کہ مسیح جو ہم چاہتے ہیں دیگا + (ا یوحنّا ۱- ۷- ۱۰) اور کیا پھر ہمیں چھوڑ دیگا؟ کہ ہم اپنے کو آپ بنا ہیں؟ نہیں وہ سب اچھی چیزیں بھی دیگا + (رومیوں ۸- ۳۲ + متی ۶- ۳۳) ہم اِس لائق ہوں گے کہ داؤد کی خوشی کا گیت گاویں (زبور ۱۰۳- ۲- ۳)

تم چاہتے ہو کہ ہم روحانی نعمتوں کا زیادہ خیال کریں۔لیکن کسی باعث سے نہیں کرسکتے۔تب مسیح کی ایک اور بخشش مانگو۔یعنے توبہ+(اعمال ۵۔۳۱)

تفسیر

(۱) سوریا کے تمام گھر مربع شکل کے بنائے جاتے ہیں۔جس میں ایک صحن ہوتا ہے۔اکثر ایک منزلہ اور کبھی دو منزلے بھی ہوتے ہیں۔اور اِس صحن کا کچھ حصّہ چھپّر سے جو کبھی لکڑی کا اور کبھی کھپّریل کے برآمدے کے طور پر ہوتا ہے دھوپ کے بچاؤ کے واسطے چھپا دیا جاتا ہے+اِس صحن کا گلی تک ایک کھُلا راستہ ہوتا ہے+ہمارا خداوند اُس برآمدہ میں بیٹھے ہوئے لوگونکو جو صحن کے اور اِردگرد کے کمروںمیں اور کھُلے راستے میں تھے تعلیم دیتا تھا۔آدمی دوسرے گھر سے یا اُس سیڑھی سے جو گلی کی طرف ہوتی تھی چھت پر چڑھ سکتا تھا+

(۲) اگر ہم اُس سلوک کا مقابلہ کریں جو یسوع مختلف بیماروں سے کرتا تھا۔تو معلوم ہوگا کہ یہہ سلوک اُنکی مختلف طبیعتوں کے موافق تھا۔تو اِس بات سے کہ یسوع نے اچھّا کرنے سے پہلے اُس مفلوج کو معافی دی۔معلوم ہوتا ہے کہ یہہ بیمار معافی کی برکت کو زیادہ چاہتا ہوگا۔اور معاف کرنے سے پہلے یہہ کہنا کہ وہ خاطر جمع رکھہ،، اِسی امر کو ظاہر کرتا ہے+ورنہ یہہ بات بے مطلب ٹھہرتی ہے+

اکتیسواں سبق

محصول لینے والے کو بلانا

"محصول لینے والوں اور گنہگاروں کا دوست"

متی ۹-۹-۱۷ + مرقس ۲-۱۴-۲۲ + لوقا ۵-۲۷-۳۹ +

محصول لینے والے کے دیکھنے سے خوشی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اکثر محصول دینا دشوار ہوتا ہے۔ لیکن کیا کوئی اُس آدمی سے عداوت رکھتا ہے جو صرف ضرورتی پیسے جمع کرتا ہے۔ لوگوں سے زیادہ نہیں چاہتا۔ نہ فریب دیتا ہے۔ سب کچھ سرکار کو ادا کرتا ہے + سرکار اُسے جہازوں۔ سپاہیوں۔ پولیس۔ اسکولوں وغیرہ پر خرچ کرتی ہے + لیکن فرض کرو کہ حاکم۔ جو محصول لیا جاوے۔ اپنے کاموں میں خرچ کریں۔ نہ ملک کے کاموں پر۔ تو محصول دینا کیسا مشکل معلوم ہوگا۔ یا فرض کرو کہ محصول لینے والا جس قدر ہو سکے لوگوں سے لے کے سرکار کو مقرری روپیہ ادا کرے۔ اور باقی کو آپ دبا بیٹھے۔ تو اُسے کون عزیز اور اچھا سمجھیگا؟ جبکہ یسوع زمین پر تھا تو یہودیوں میں ایسا ہی تھا کہ (ا) محصول لینے والے رومی فتحیابوں کے لئے محصول جمع کرتے تھے (ب) اور اکثر یہودی تھے۔ سو لوگ اُنسے زیادہ عداوت رکھتے تھے اور (ج) اپنے نفع کے لئے لوگوں پر ظلم کرتے تھے اور فریب دیتے تھے۔ پہلی دفعہ محصول لینے پر جبکہ یسوع دس برس کا تھا جلیلی

لوگوں نے محصول دینے سے اِنکار کیا۔ اور سرکشی کی تھی۔ (اعمال ۵۔ ۳۷)
لیکن آخر ش مطیع ہو گئے + سب اچھّے اور معتبر آدمی محصول لینے والوں سے کنارہ
کرتے اور اُن کو حقیر جانتے تھے (لوقا ۱۹۔ ۷) خاصکر فریسی (لوقا ۱۸۔ ۱۱۔ ۲۰)
صرف بُرے اور کم ذات لوگ اُن کے دوست تھے۔

کفرناحوم میں ایک متی نام محصول لینے والا تھا۔ یہہ شہر بڑا آباد تھا۔
اور بہت لوگوں سے محصول لیا جاتا تھا۔ اِس لئے بہت روپیہ جمع ہوتا تھا +
بے شک متی اکثر یسوع کو دیکھتا اور اُسکی باتیں سُنتا تھا لیکن

(ا) کیا متی نے یسوع کی بابت خیال بھی کیا ہوگا؟ یسوع نے کیسے لوگونکو
مبارک کہا؟ (متی ۵۔ ۳) کیا متی دل کا غریب تھا؟ کیا وہ خود غرض اور لالچی
نہ تھا؟ وہ اپنے واسطے کیا جمع کرتا تھا؟ کیا اُس نے اُس نبی کو جس نے کہا کہ
"جمع نہ کرو" پسند کیا ہوگا؟ (متی ۶۔ ۱۹) اور اگر وہ یسوع کی باتیں سُننے اور
اُسکی تابعداری کرنے کو تیار ہو تو کیا (ب) یسوع اُسکو قبول کریگا؟ کیا یسوع نے
اُن لوگوں کو جو فریسیوں کی بہ نسبت راستباز تھے نہ چاہا؟ (متی ۵۔ ۲۰) یعنی جو
خود غرض نہ تھے۔ اور اوروں سے نیکی کرتے تھے (متی ۵۔ ۴۴۔ ۴۶۔ ۴۷)
اُس لالچی اور بے دین شخص سے وہ کس طرح نیکی کرسکے؟ تو بھی دو عجایب باتیں
دیکھو کہ (ا) یسوع نے اُس محصول لینے والے کو چنا۔ سو وہ سب کچھ چھوڑ کر یسوع
کے پیچھے ہو لیا۔ اور (ب) متی نے ایک بڑی ضیافت کی۔ اور محصول لینے والوں

اور دوستوں کو بُلایا۔ جو کم ذات اور بد معاش لوگ تھے۔ اور اُن کے سوا اور کس کو؟ کچھ تعجب نہیں کہ کفر ناحوم میں بڑی تکرار ہوی + دو باتوں پر بحث تھی (ا) اِن لوگوں کی بابت جنکو یسوع نے اپنے دوست اور شاگرد بنایا (ب) اُسکی بابت جو اُس نے اُنہیں کرنے دیا۔ اِن کے جواب میں اُس نے اپنے آپ کو کِن سے تشبیہہ دی؟ (متی ۵-۱۰-۱۷)

ا۔ مسیح کے حکیم ہونے کی بابت

ضیافت پر خیال کرو۔ "بڑی بھیڑ" یسوع۔ متی کے پاس۔ عزت کی جگہہ میں بیٹھا ہوگا + شاگرد اور محصول لینے والے سب اکٹھے بیٹھے + ہرج ہوا کہ اور لوگ دروازے پر آئے + وہ کون تھے؟ اُنکی مغرور شکلوں۔ اور اُنکے جبّوں کے لمبے دامنوں کو دیکھو۔ جو راستبازی کے نشان تھے + (متی ۲۳-۵) وہ محصول لینے والے کے گھر میں کس طرح آسکتے؟ نہ مہمانوں کے طور پر۔ بلکہ مسیح پر الزام لگانے کے واسطے آئے تھے + وہ کس سے باتیں کرتے ہیں؟ (متی ۹-۱۱) کیوں؟ شاید اس لئے کہ پطرس۔ یوحنا وغیرہ کو اپنے اُستاد کا مخالف بنائیں + اُنہوں نے کیا کہا؟ ہم نے سمجھا کہ بہر حال یسوع نیک خصلت۔ اور معزز ہے۔ لیکن یہہ کیونکر ہو سکتا؟ ایسی جگہہ میں وہ کیا کرتا ہے؟ ایسے لوگوں کو اپنے دوست کس طرح بنا سکتا ہے؟ ایسی ضیافت میں کیوں آتا ہے"؟ (متی ۱۱-۱۹ + لوقا ۱۵-۲) کیا پطرس نے

جواب دیا؟ شاید نہیں جانتا تھا کہ کیا جواب دے۔ لیکن یسوع نے سوال کو سُن لیا تھا+ اُس کے جواب کو دیکھو+ کیا تم ایسے نیک اور یہہ لوگ ایسے بُرے ہیں؟ تو مجھے کن کے پاس جانا چاہیئے؟ حکیم کے کون محتاج ہیں؟ تندرست یا بیمار؟ تب اُس نے جو کچھ خدا نے اگلے وقتوں میں کہا تھا یاد دلایا (ہوسیع ۶-۶) خدا کو ظاہری خدمت کی بہ نسبت۔ محبّت سے بھرا ہوا دل زیادہ پسند آتا ہے+ (اعمال ۲۱-۳+ مرقس ۲-۸) اگر فریسی ایسے نیک ہیں۔ تو کیوں نہیں کوشش کرتے۔ کہ بجائے غرور سے ان محصول لینے والوں سے الگ رہنے کے۔ اِنکو فایدہ پہونچاویں؟

مسیح حکیم ہے+ اِسی باعث سے+

(الف) یسوع محصول لینے والوں کے درمیان گیا نہ اس لئے کہ وہ اُن کی مانند بنے۔ بلکہ اِسواسطے کہ اُنہیں اپنی مانند بناوے+ حکیم بیمار کے پاس کیوں جاتا ہے اُس سے بیماری لینے کو یا اُسے چنگا کرنے کو؟ یسوع نے اُن سے کس طرح معاملہ کیا۔ اور کس کی طرف بُلایا؟ (متی ۹-۱۳) چونکہ مسیح حکیم ہے+

(ب) محصول لینے والے اُسکے پیچھے ہو لئے+

وہ اُس کی باتوں سے اپنی گنہگاری سے واقف ہو گئے۔ اور دوست کے محتاج ہوے۔ نہ ایسے شخص کے کہ اُن کے گناہ میں شریک ہو۔ بلکہ ایک بچانیوالے کے جو اُن کو گناہ سے چھڑاوے۔

جبکہ کوئی آدمی حکیم کو بُلاتا ہے تو وہ کیا جانتا اور سمجھتا ہے؟

۲۔ مسیح کے دولھے ہونے کی بابت

اب دوسرے الزام کو دیکھو+ اور لوگ بھی آگئے +فریسیوں کی مانند مغرور اور عصہ ور تو نہیں۔ بلکہ مشوّش ہیں+ کون ہیں؟ (متی ۹-۱۴) وہ اِسبات سے ناراض نہ تھے کہ یسوع نے محصول لینے والوں کو قبول کیا+ کیا اُن کے اُستاد نے قیدمیں پڑنے سے پیشتر ایسا نہیں کیا (لوقا ۳-۱۲+۷-۲۹) لیکن ایسے گنہگاروں سے کسطرح معاملہ کریگا؟ کیا اُن کو لمبے اور سخت روزے رکھنے کا حکم نہ دیگا؟ کیا یہہ لوگ جو یوحنّا کے وفادار شاگرد تھے۔ اُس وقت اُس کے حکم سے روزہ دار نہ تھے؟ لیکن یسوع نے اُن محصول لینے والوں کو ضیافت پر بیٹھنے دیا۔ اور خود اُن کے ساتھ شریک ہوا+ یسوع نے اسکا کسطرح جواب دیا؟

(الف) کیا اُس نے کہا کہ روزہ رکھنا نامناسب ہے؟ نہیں۔ اُس کے شاگرد بھی ایک دن روزہ رکھیں گے لیکن نہ اس لئے کہ فرض ہے۔ بلکہ غم کے باعث+ فرض کے طور پر دعا مانگنا یا روزہ رکھنا کچھہ فایدہ نہیں کرتاہے۔ یہہ کام دل سے ہونا چاہئے+ اِسی طرح گرجے کا جانا۔ اور بندگی کرنی۔ صرف تب ہی خدا کو خوش آتے ہیں۔ جب دل سے ہوں+

(ب) لیکن اُس وقت روزہ رکھنا کیوں واجب نہ تھا؟ اس لئے کہ یسوع اُن کے ساتھ تھا+ کیا دولھے کے دوست۔ بیاہ کے وقت غم کرسکتے ہیں؟

مسیح دولہا ہے۔ وہ ہی نام ہے جو بپتسمہ دینے والے نے اُسے دیا+ کیا یوحنّا اُس دولہے کے دیکھنے سے خوش نہ تھا جسکی مدت سے انتظاری تھی ؟ آخرش آگیا تھا (یوحنّا ۳-۲۹) خوشی کرنے سے کون باز رہ سکتا ہے ؟ یسوع لوگوں کے بیچ میں کس لئے آیا ؟ نہ سزا دینے کو۔ نہ سخت کام مقرر کرنے کو۔ جس سے لوگ بہشت میں داخل ہوں بلکہ اس لئے کہ اُن کو بلائے۔ تا وہ بھی آکے خوشی کریں۔ جیسا کہ لوگ بیاہ میں خوش ہوتے ہیں۔ کیا ان شاگردوں کا نیا اعتقاد پُرانی رسموں سے رہ سکتا ہے ؟ اور اُن کی خوشی روزہ رکھنے اور دعا مانگنے کی سخت رسموں سے کم ہو جائیگی ؟ ایسا ہوتا تو اسکی مانند ہوگا۔ کہ پُرانے کپڑے کو نئے ٹکڑے سے پیوند لگایا جاوے۔ یا اِسکی مانند کہ نئی شراب۔ جو کہ ابھی جوش کھاتی ہے۔ پرانی مشکوں میں ڈالی جاوے۔ ایسا کرنا سب کچھ برباد کرتا ہے +

مسیح اب بھی بلاتا ہے۔ جیسا کہ اگلے وقت میں گنہگاروں کو توبہ کے لئے بُلاتا تھا۔ اب بھی بُلاتا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی ہے جو اپنے آپ کو گنہگار نہیں جانتا ؟ تو یسوع سے کچھ کام نہیں + اگر کوئی گناہ سے واقف ہوا اور چاہے کہ گناہ دور ہو جاوے۔ چاہیئے کہ اِس حکیم کے پاس آوے +

اگلے وقتوں کی مانند مسیح ہمیں سخت رسمیں اور ناخوش زندگانی کی طرف نہیں بُلاتا۔ بلکہ خوشی کے لئے بُلاتا ہے + اگر اُن دلوں میں کوئی یہودی خدا سے محبت رکھتا تو اِسے نہلانے سے۔ روزہ رکھنے سے۔ معمولی دعاؤں سے ظاہر کرتا تھا+

تو بھی اس خوف سے ڈرتا تھا۔ کہ وہ کام جو خدا کو خوش کرنے کے لئے کافی ہیں نہیں کئے +

لیکن ہم کو یقین ہے کہ اگر ہم خدا سے محبّت رکھّیں تو کوشش کرتے ہیں کہ ہر چیز۔ مثلاً دعا۔ نیک کام۔ اپنے آپ کا انکار کرنا خدا کو پسند آوے۔ لیکن کس واسطے؟ نہ مقبولیت حاصل کرنے کو بلکہ اس لئے کہ ہم مقبول ہو چکے ہیں + (افسیوں ۱-۶) کاش کہ ہماری محبّت اس طرح ظاہر ہو۔ کہ ہم آپ خوش ہوں۔ اور اوروں کو خوش کریں +

ہم متی کی مانند یسوع کو ضیافت کے لئے نہیں بلا سکتے۔ لیکن وہ ہمکو بلاتا ہے۔ (یشعیاہ ۵۵-۱)

تفسیر

(۱) محصول کے ٹھیکے دار جو کسی ضلع کا ٹھیکہ لیتے ہیں تو جسقدر ہو سکے۔ لوگوں سے محصول لیتے ہیں۔ اور چونکہ صرف کمینے اور لاپرواہ لوگ رومی سلطنت میں نوکر ہوتے تھے۔ اسواسطے بہت کچھہ ناحق بھی وصول کرتے تھے (لوقا ۳-۱۳+ ۱۹-۸) انجیل کے اکثر جگہہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ محصول لینے والے لوگوں کے نزدیک بہت مردود تھے۔ اور ہمارے خداوند کے کہنے سے بھی یہہ بات خوب معلوم ہوتی ہے کہ اُس نے اُس شخص کو جو اپنے قصور سے باز نہ آوے۔ غیر قوم اور محصول لینے والے کی مانند گنا + (متی ۱۸-۱۷) اور یہہ بات یہودیوں میں مشہور تھی کہ

جو عہد چوروں۔ خونیوں اور محصول لینے والوں سے کیا جاوے توڑنے کے لایق ہے +

(۲) یہہ صاف ظاہر ہے کہ متی وہ ہی ہے جسکو مرقس اور لوقا نے لاوی کے نام سے ذکر کیا + چونکہ ان ہی مصنفوں نے رسولوں کے درمیان اسکو متی نام سے تعبیر کیا (مرقس ۳-۱۸ + لوقا ۶-۱۵) تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ متی (جسکے معنی ہیں خدا کی بخشش) اسکا رسولی نام ہے اور لاوی حقیقی نام۔ جیسا کہ شمعون کا پطرس۔ اور سولوس پولوس ہو گیا تھا۔

(۳) ایسا نہ سمجھنا چاہیئے کہ یوحنّا کے شاگردوں کا روزہ رکھنا اُس کے قید ہونے پر خود روی سے نہ تھا۔ بلکہ ایک مقرری وقت پر تھا۔ جسکا یوحنّا نے حکم دیا ہوا تھا +

چنانچہ لوقا کے بیان سے یہہ بات صاف ظاہر ہوتی۔ اور لوقا نے یہہ بھی بیان کیا کہ دعا مانگنا بھی اُس کے متعلق تھا۔ یعنے یہہ دعا کسی ضرورت کے واسطے نہیں تھی۔ بلکہ ایک مقرری کام تھا۔ جو معیّن وقت پر کیا جاتا تھا۔ اور ظاہر ہوتا ہے کہ روزہ بھی اسی قسم کا ہوگا۔ نہیں تو مسیح کے کلام کا جس میں اُس نے اپنی مرضی سے روزہ رکھنے۔ اور رغم اور مصیبت میں روزہ رکھنے کا مقابلہ کیا۔ کچھہ مطلب نہ ہوگا۔ یعنے کہ اوّل اُس نے کہا ”کیا تم روزہ رکھوا سکتے ہو؟“ پھر کہا کہ ”اُن دنوں میں تم روزہ رکھوگے“ (آیت ۳۴-۳۵) ان لفظوں سے

کہ وُے روزہ رکھیں گے،، کوئی حکم معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ پیشین گوئی کے طور پر ہے۔
یعنے وہ کسی باعث سے روزہ رکھیں گے (یوحنا ۱۶ - ۲۰) سب ظاہری کام دلی
خواہش سے ہونا چاہئے یعنے۔ جو خودبخود اُس کام کو چاہے +

(۴) پُرانے کپڑے سے پُرانے زمانے کی ریت اور رسم مُراد ہے جو اپنے وقت
مُفید تھیں۔ لیکن اب بیکار ہوگئیں + (گلیتوں ۴ - ۳ - ۹ + عبرانیوں ۸ - ۱۳)
اور نئے کپڑے سے انجیل کے زمانے کی رسمیں مُراد ہیں + اگر نئے کپڑے کا پیوند پُرانے
کپڑے پر لگایا جاوے۔ تو دو باتیں ہونگی پہلے یہہ۔ کہ نیا خراب ہوگا۔ اور دوسرے
یہہ۔ کہ پُرانا درست نہ ہوگا۔ کیونکہ نیا کپڑا اُسّے نہیں ملتا اور اگر کورا ہو۔ دھونے
سے کھنچ جائے گا اور پُرانے کپڑے کے سوت کو کھینچکر۔ اور بھی زیادہ پھاڑے گا۔
سو پُرانی ریت اور رسموں میں نئی رسمیں ملانا مناسب نہیں۔ یعنے شادی کا
کپڑا بالکل نیا چاہیے +

جیسا کہ کپڑے سے ریت و رسم مُراد ہے۔ ویسا مشکوں سے بھی وہی
مُراد ہے + لیکن دوسری تمثیل میں انجیل کی روحانی تاثیر سمجھی جاتی ہے +
اگر نئی۔ یعنے نہ اُٹھی ہوئی شراب پُرانی اور سخت مشکوں میں۔ جو اُسکے
جوش کھانے کے وقت کچھہ نہ بڑھیں۔ ڈالی جاوے۔ تو مشکیں پھٹ جائیں گی
اور شراب بہ جائے گی + ایسا ہی متی نے جو بیمار ہوگئی حکیم کو بُلایا + کون خیال
جو اُسوقت میں بڑھتی جاتی تھی۔ یہودی مذہب لے پُرانے اور ... اُس

نہ سما سکتی تھی۔ بلکہ اُس کے لئے نئے اور رزم قانون درکار تھے۔ تاکہ ظاہری اور باطنی تاثیر محفوظ رہے۔

بتیسواں سبق

بیمار عورت اور سردار کی بیٹی

"ایماندار کے لئے سب کچھ ہو سکتا ہے"

مرقس ۵-۲۲-۴۳+ متی ۹-۱۸-۲۶+ لوقا ۸-۴۱-۵۶

کسی گھر میں لڑکے بھوک سے مرنے پر ہوں۔ اور کھانا صندوق میں بند ہو اگر چابھی نہ ملے۔ تو کیا فایدہ؟ ہم گناہوں کی معافی اور اپنے اچھے ہونیکے لئے فضل مہربانی کے خیال۔ نیک عادتیں۔ امتحان کے وقت میں صبر۔ اور اُسکی برداشت کی طاقت کے محتاج ہیں۔ مسیح میں سب کچھ ہے + وہ دینے کو طیار رہے تو بھی تھوڑوں کو ملتے ہیں (مثلاً کسی بدمزاج لڑکے نے چاہا۔ کہ اپنی بدمزاجی کو دبائے۔ اور اُس نے جانا کہ مسیح میری بدمزاجی دور کرسکتا تو ہے۔ تو بھی اُس نے اپنے اُستاد سے کہا کہ "میں نہیں دبا سکتا") آج ان دو شخصوں کا بیان ہے جنہوں نے مسیح سے برکت مانگی اور اُنہیں کس طرح ملی +

مقابلہ کیا۔ کچھ مطلب نہ ہوگا۔ یعنے کہ آؤ ا ہا
پھر کہا کہ وہ اُن سردار کی بابت +

اگر ماں باپ کی ایک ہی لڑکی ہو تو اُس سے کتنی محبّت رکھتے ہیں + اگر وہ بیمار ہو جائے تو کیسا رنج ہوتا ہے + کفر ناحوم کے ایک بڑے گھرانے میں - بڑی مصیبت تھی کہ اکلوتی لڑکی مرنے پر تھی - کتنے برس کی تھی ؟ کیا کرنا چاہیے جیرس نے - جو کچھ کہ صدر چوکی پر عبادت خانہ میں بیٹھے ہوئے اُس نے دیکھا تھا - یاد کیا + سبق ۲۴ + وہ بھی دوسرے سرداروں کے ساتھ اُس مہربان رومی کی سفارش کے واسطے یسوع کے پاس آگے گیا ہوگا + اب اپنی لڑکی کی سفارش کرنے کو جائے گا + دیکھو کہ وہ کیسے جلد دوڑتا ہے + کدہر کو جاتا ہے ؟ اُس وقت یسوع کسی کے ساتھ گفتگو کرتا تھا ؟ (متی ۹ - ۱۸) سب مغرور فریسیوں اور بد ذات محصول لینے والوں کے رو برو جیرس جو عبادتخانہ میں سب سے صدر جگہہ میں بیٹھتا تھا - اپنی بڑی مصیبت میں یسوع کے پانوں پر گرا + یسوع کی طرف دیکھو - کہ جس نے کہ اپنے نئے شاگردوں کو رنجیدہ اور ناخوش دیکھنے سے انکار کیا کیا وہ اب اِس رنجیدہ کو رد کریگا ؟

(۳) بیمار عورت +

بارہ برس سے پہلے کا خیال کرو + جب کہ یسوع گانوں میں بڑھئی کا کام کرتا تھا - کفر ناحوم میں کیا ہوتا تھا ؟ آیت ۲۵ - ۴۲ +

(ا) جیرس اور اُسکی جورو - لڑکی کے پیدا ہونے سے خوش ہوئے +

(ب) اور ایک یہودی عورت نے جو بیمار ہو گئی حکیم کو بُلایا + کون خیال کرسکتا ہے کہ وہ غریب ناصری کچھ مدّت بعد ایک ہی دن میں اُس لڑکی اور اُس

عورت کو چنگا کرے گا؟ اُس وقت میں جبکہ یہہ چھوٹی لڑکی بڑھتی جاتی تھی - وہ عورت دُکھہ اُٹھاتی رہی + وہ مالدار تھی لیکن رفتہ رفتہ سب خرچ ہو گیا + کسطرح خرچ ہوا؟ اب علاوہ بیماری کے - غریبی بھی ہے + اور ہر طرح کے علاج کے بعد پہلے سے بدتر ہو گئی +

وہ بھی یسوع سے واقف تھی - لیکن شرم اور حیا سے اپنی طول طویل غم کی کہانی اُس سے بیان کرنا نہیں پسند کرتی + وہ تو بے شک اچّھا کر سکتا ہے - اگر ایسی قدرت ہے تو کیا معلوم کرنیکے بغیر اچھا کر نہیں سکتا؟ کیا اُسکو چھُونا کافی نہو گا؟ جب اُس نے دیکھا کہ وہ ہتی کے گھر سے جیرس کے گھر کو جاتا ہے - اور لوگ اُس پر گرے پڑتے ہیں - تب اُس کو خیال آیا کہ اب موقع ہے کہ میں اُس پاس بغیر اطلاع کرنیکے جا سکتی ہوں +

۲- اُن دونوں آرزومندوں نے اپنا مطلب کسطرح پایا؟

۱- بیمار عورت کا حال +

دیکھو کہ وہ بھیڑ میں کس طرح گھُستی جاتی ہے + اب یسوع کے پاس پہونچ گئی + اُس کے جبّے کا دامن دیکھا - جو فریسیوں کی مانند چوڑا نہ تھا - تو بھی اُسکی سمجھہ میں پاک تھا - (گنتی ۱۵-۳۷-۴۱) وہ اُسے چھُونا چاہتی تھی + ایک دم میں چنگی ہو گئی + جو کام کہ کُل حکیموں سے نہ ہو سکا سو اُس بڑے حکیم نے کیا وہ نہایت شکر گذار ہو کے بھیڑ میں سے پیچھے ہٹ گئی لیکن افسوس کہ یہہ بات کھُل گئی یسوع نے کیا پوچھا؟ آیت ۳۰ +

وہ پھر کر متوجہ ہوا + اُسکی نظر اُس عورت پر تھی (متی ۱-۷) وہ کانپتی ہوئی اُس کے آگے گر پڑی اور سب حال بیان کیا + اُسے یہہ برکت کس طرح ملی ؟ اُس میں بیماری اور یسوع میں چنگا کرنے کی قدرت تھی لیکن کس چیز نے ایک کو دوسرے سے ملایا ؟ کیا چھونے نے ؟ پطرس نے کیا کہا (لوقا ۸-۴۵) کیا یہہ سچ نہیں ؟ تو بھی یسوع نے کہا کہ یہہ چھونا- اوروں کے چھونے سے جُدا ہے- کس طرح ؟ دیکھو کہ یسوع نے اُس سے کیا کہا (مرقس ۵-۳۴) اُسے کسی چیز نے بچایا ؟ لوگوں نے اُسے بے خیال اور بے ارادہ چھوا مگر اُس نے ایمان سے اُسے چھوا + کس کو ؟ سو جبکہ اُس کے ہاتھ نے اُس کے جُبّے کو چھوا- اُس کے ایمان نے اُسکی الٰہی قدرت اور محبت کو چھوا + اور یسوع نے اُسے اِس لئے بُلایا- تاکہ وہ جانے کہ اُس کے ایمان کے باعث اُسکی اپنی قدرت اور محبت نے عورت کو چنگا کیا- مبادا وہ عورت یہہ سمجھی- کہ یسوع کے جبّے میں کچھ سحر ہے +

(۲) سردار کی بابت +

بیچارہ جیرس راستے کی دیری سے کیسا بے صبر ہو گیا ہوگا + اُس کے گھر سے خبر آئی- کہ افسوس- وقت گذر گیا + (مرقس ۵-۳۵) یسوع نے کیا کہا ؟ جیرس کو بھی یہہ بات سیکھنی تھی جس کے باعث اُسکی مدد ہوگی + لڑکی کا بیمار ہونا کافی نہیں + اور لڑکیاں بھی بیمار ہوتی ہیں لیکن چنگی نہیں ہوتیں اور چیز درکار ہے- یعنے ایمان + اگر وہ صرف اعتقاد رکھّے- تو یسوع کو کچھ پرواہ نہیں کہ لڑکی بیمار ہو- یا مر گئی ہو + آخرش گھر میں پہونچے + دیکھو کہ لوگ روتے پیٹتے ہیں + اُن کا شور و غل سُنو +

(۲ تواریخ **۲۵**-۲۵+یرمیاہ **۹**-۷-۲۰+اموس **۵**-۱۶) لیکن اُن کا رونا ہنسی
سے بدل گیا+کس بات پر؟ آیت ۳۹-۴۰+یسوع نے موت کو سونا کیوں کہا؟ (یوحنا ۱۱-
۱۱-۱۴) جیسا ہمیں سونے والے کو جگانا آسان ہے۔ ویسا ہی مسیح کو مُردے کو جگانا آسان
ہے۔ (یوحنا **۵**-۲۸+ا تسلونیقیوں **۴**-۱۵-۱۶) تب وہ پلنگ کے پاس کھڑا ہوا+
اِدھر تو بیجان بدن تھا۔ اُدھر اُسکا بنانے والا اور خلاصی دینے والا تھا+کیا چیز مسیح
کی قدرت کو اُس کے پاس لا سکتی ہے؟ صرف ایمان۔ جیسا پہلے بیان ہوا+وہاں
اور کون تھے؟ صرف ایماندار+اُس کے ماں باپ روتے تھے۔ اور پطرس۔ یوحنا۔
یعقوب۔ تعجب کرتے تھے۔ تو بھی ایماندار تھے+ہنسی کرنے والے نکالے گئے+اگر یہ
مُعجزہ اُن لوگوں کے ایمان پر موقوف ہوتا تو کب ظاہر ہوتا؟ (متی **۱۳**-
۵۸+**۱۷**-۲۰)

دیکھو کہ وہ اُس مُردہ لڑکی سے کچھ بولا۔ کیسی مہربانی سے+اُنہیں لفظوں
سے۔ جنسے اُسکی ماں فجر کو اُسے بلاتی ہوگی۔ یعنے ”اے میری لڑکی اُٹھ“۔ دیکھو کہ وہ
اُٹھی+کیا حقیقت میں زندہ ہوگئی؟

ہاں چل سکتی اور کھا سکتی ہے+آیت ۴۲-۴۳+کیا ہمکو بھی اُن کی مانند
مدد درکار نہیں؟ اِس عورت کی مانند ہمکو اپنے واسطے درکار ہے+ہم سمجھتے ہیں کہ
ہم میں بھی ایسی بات ہے جو بُرے خیالوں۔ اور بُری باتوں۔ اور بُرے کاموں کا
باعث ہے۔ ”جو ہمکو کرنا لازم تھا سو ہم نے نہیں کیا اور جو کچھ“ وغیرہ+کیوں؟

کیونکہ "وہ ہم میں کچھ سلامتی نہیں" + حکیموں کے پاس جاتے اور اپنی حالت بدلتے ہیں - اِس سے کچھ فایدہ اور کچھ بہتری نہیں بُرائی ہمارے اندر ہے + جیرس کی مانند اور رونے کے لئے بھی کرنا ضرور ہے + کیا مسیح جیسا کہ تب مدد دینے کے قابل اور تیّار تھا ویسا اب بھی نہیں؟ (عبرانیوں ۷-۲۵+۱۳-۸) اُسکی قدرت کو ہماری حاجت کی طرف کیا چیز لا سکتی ہے؟ اُس کو اپنے پاس سمجھنا کافی نہیں + اِس دبانے والی بھیڑ کو کیا فایدہ تھا؟ اور ناصرت میں اُسکی محبت اور قدرت سے کیا فایدہ ہوا (مرقس ۶-۶) اگر ہم روٹی کو کھا نہیں سکتے تو اُس کے پاس ہونے سے کیا فایدہ ہے؟

گرجے کو جانا اور دعائیں مانگنا اُسے چھونے کی مانند ہے + محض اُنہیں میں تو کچھ فایدہ نہیں +

تو اِسکے سوا ملانے والی چیز اور کیا چاہیے؟

ایمان سے چھونا + یہہ کس طرح ہے؟

گھٹنے ٹیک کر یسوع سے اپنی حاجت مانگو

(۱) اِس لئے کہ تمہیں ضرورت ہے +

(۲) اور اِس لئے کہ تم جانتے ہو کہ وہ سُنے گا اور مدد کرے گا + تب اُس کو بھولنا نہ چاہیئے + کیا جیرس بھول گیا؟ کیوں نہ بھولا؟ اِس لئے کہ اُس نے بہت چاہا (مثلاً جب تم پیغام دیتے ہو یا درخواست کرتے ہو تو کیا تم جواب کی انتظاری نہیں کرتے؟)

تینتیسواں سبق

بیت صیدا میں ایک لنگڑے آدمی کی بابت

"مسیح سے جو مجھے طاقت بخشتا ہے میں سب کچھ کر سکتا ہوں"

یوحنا ۵-۱-۱۶+ یسعیاہ ۵۷-۱۸+ رومیوں ۷-۱۸+ فلپیوں ۴-۱۳+

تم نے کبھی ہسپتال کے دروازے پر بھیڑ کی طرف خیال کیا؟ اتنے بیمار اور ناتواں لوگوں کے دیکھنے سے کیسا رنج ہوتا + تندرستی کیسی نعمت ہے! کیا تم نے کبھی اس پر خدا کا شکر کیا؟

(۱) اگلے وقتوں میں ہسپتال نہیں تھے جب تک کہ یسوع نے لوگوں کو اوروں کا خیال کرنا نہ سکھلایا۔ تب تک اسکا کسی کو خیال نہ تھا۔ یسوع کے وقت یروشلم میں بہت بیمار تھے۔ لیکن کوئی جگہہ نہ تھی جہاں مہربان بیمار دار اور ماہر حکیم مُفت ملے + تو بھی اُن اوساروں میں جو حوض کے گرد تھے ایک بڑی بھیڑ بیمار لوگوں کی دکھائی دیتی تھی آیت ۱-۵+ وہاں کیوں جمع تھے؟ کبھی کبھی پانی کو عجب حرکت ہوتی تھی۔ تب اُس میں چنگا کرنے کی طاقت ہوتی تھی۔ تو بیمار لوگ کیسے اشتیاق سے اُس وقت کی انتظاری رکھتے ہوں گے۔ اور جب اُس حرکت کو دیکھتے تو کیسے جلدی اُترتے ہوں گے +

(۲) ایک شخص وہاں پڑا ہوا ہے +

اڑتیس برس سے لنگڑا ہے۔ یعنے یسوع کی عمر سے سات برس زیادہ +
کیسا تنگ آیا ہوگا۔ آخرش اس حوض پر آیا۔ اوروں کی مانند وہاں رہا + پانی
کی حرکت دیکھتا اور اُترنے کی کوشش کرتا رہا + جلدی کیوں نہ کر سکتا تھا؟ اور
دوسرے کے پہلے اُترنے کے بعد کیوں ٹھہر جاتا؟ آیت ۷ + اب مایوس ہوگیا
اُمید کی دیر تک موقوف رہنے سے دل بے آرام ہوتا جاتا ہے" (امثال ۱۳-۱۲)
اُسکی اُمیدیں بھی اعضا کی مانند خشک ہوگئیں +

(۳) وہاں ایک دوسری بھیڑ بھی تھی + آیت ۱۳ + بعض بیماروں کے دوست
تھے اور بعض صرف پانی کی حرکت دیکھنے کو آئے تھے + بہت سے لوگ دُور کے ملکوں
سے جمع تھے کیوں؟ یروسلم میں ایک عید کے لئے آئے تھے + اُن میں سے ایک ناواقف
جلیلی آدمی اُس بیچارہ کے پاس آیا۔ لیکن وہ اس لنگڑے سے ناواقف نہ تھا +
وہ اُسکی بابت سب کچھ جانتا۔ یعنے اُسکی پورانی بیماری۔ اور اُس گناہ کو جو
اڑتیس برس سے پہلے اُس سے سرزد ہوا + آیت ۱۴ + یسوع نے درخواست کے
بغیر کب چنگا کیا؟ سبق ۲۹ + اب وہ پھر ایسا ہی کرتا ہے +

(۴) "کیا تو چاہتا ہے کہ چنگا ہو"؟ بے شک وہ تو چاہتا ہے + کیوں ایسا
سوال ہوا؟ لیکن پھر سُنو کہ یسوع نے کہا "اُٹھ" + وہ شخص کس طرح چل سکتا ہے؟
تو بھی وہ فوراً اُٹھا اور کیا کہا؟ کیا اپنے چنگا کرنے والے کا شکر ادا کیا؟ نہیں
کیونکہ یسوع چلا گیا تھا + آیت ۱۳ + دیکھو کہ وہ آدمی کفرناحوم کی مفلوج کی مانند

اپنا کھٹولا اُٹھائے ہوئے چلا گیا + ظاہر ہے کہ اپنے گھر میں تھوڑے دن ٹھہرنے کے بعد باہر جانا بہت پسندیدہ ہوتا ہے۔ تو اُس شخص کو کیسا ہی پسند آیا ہوگا +

(۵) وہ فوراً حاکموں سے روکا گیا + "تو کیا کرتا ہے؟ تجھکو معلوم نہیں کہ سبت کا دن ہے"؟ اُس نے کس قانون کے برخلاف کیا؟ (خروج ۳۱-۱۳-۱۷ انحمیاہ ۱۳-۱۵-۱۹ + یرمیاہ ۱۷-۲۱-۲۲) لیکن وہ اپنے چنگا کرنے والے کے قول کیوں شک کرے؟ جو ایسا قدرت والا ہے حکم دینے کا بھی اختیار البتہ رکھتا ہے + اُنہوں نے سوچا کہ جس شخص نے کسی کو سبت توڑنے کا حکم دیا بہت بُرا ہے + "وہ کون ہے"؟ دیکھو کہ اُنہوں نے اِسبات کو تو دریافت نہیں کیا کہ کس نے اُسے چنگا کیا۔ بلکہ یہہ پوچھا کہ کس نے سبت کو تڑوایا؟

(۶) وہ آدمی ہیکل میں گیا + کس لئے؟ (زبور ۲۷-۶ + ۱۰۳-۲-۳ + ۱۱۶-۱۲-۱۴ + لوقا ۱۷-۱۵ + اعمال ۳-۸) لیکن کیا خدا کا شکر کرنا کافی ہے؟ دیکھو کہ یسوع نے اُس کو کیا نصیحت کی؟ اور اُس بلا سے جو اڑتیس برس کی بیماری اور لاچاری سے بھی بدتر ہے۔ ڈرایا + اُسکو چاہیئے تھا کہ خدا کی تعریف۔ نہ فقط زبان سے بلکہ اپنے چلن سے ظاہر کرتا +

اِس معجزے سے جو کچھہ یسوع پر عاید ہوا۔ پھر بیان کرینگے + اب اُس مشکل کو جس سے اکثر لوگ حیران ہوتے ہیں۔ یعنے ناممکن کسطرح ممکن ہو سکتا ہے۔ حل کرتے ہیں +

ہم تین سوالوں میں بیان کرتے ہیں +

۱- یسوع نے اس آدمی کو کس کام کا حکم کیا؟

اُٹھنے اور چلنے کا- ایسا ہی ہمیں بھی حکم کرتا ہے + وہ ہمکو دیکھتا ہے کہ ہم سونے والوں اور مُردوں کی طرح روز بروز زندگی بسر کرتے ہیں- گویا کہ نہ کوئی خدا- اور نہ کوئی عدالت کا دن آنیوالا ہے- اور نہ گناہ اور شیطان سے کچھ خطرہ- اور نہ کوئی گناہوں سے بچانے والا ہے- اور وہ ہمیں کیا کہتا؟ "جاگ اور اُٹھ" (افسیوں ۵- ۱۴) اور "پھر چل" کس طرح؟ نئی زندگی میں (رومیوں ۶- ۴) جس سے خدا خوش ہو + (۱ تسلونیقیوں ۴- ۱) جیسا کہ یسوع چلتا تھا + (۱ یوحنا ۲- ۶ + ۱- ۶- ۷ + ۲- ۱۰- ۱۱ + ۲ یوحنا ۴- ۳ + یوحنا ۴) اور دوڑنے والے کی مانند دوڑ بھی آگے ہے + (۱ قرنتیوں ۹- ۲۴ + عبرانیوں ۱۲- ۱)

۲- حکم ماننے کے مشکل ہونیکی بابت

اُٹھنا اور چلنا کیوں دشوار تھا؟ اس لئے کہ وہ آدمی لنگڑا اور لاچار اور بے طاقت تھا- ہم بھی ایسے ہی ہیں + نہ جسم میں- کیوں کہ خوب دوڑ سکتے ہیں- نہ عقل میں- کیونکہ جلدی سے سیکھ سکتے ہیں بلکہ روح میں + تم جانتے ہو کہ ایسا ہی ہے + اکثر معلوم کرتے ہو اور جانتے ہو کہ دینداری حقیقت میں خوشی کی بات ہے- لیکن کسیطرح سے دیندار نہیں

ہوسکتے ہو + یہہ عادت - اور وہ ساتھی چھوڑنا چاہئے - لیکن نہیں چھوڑ سکتے ہو - یہہ یا وہ فرض ادا کرنا چاہئے - مگر نہیں ادا کر سکتے ہو کیوں؟ اِس لئے کہ بے طاقت ہو + (رومی ۵ - ۶) اور بے طاقتی کا کیا باعث ہے؟ یہہ - کہ تم مسیح سے جُدا ہو + (یوحنّا ۱۵ - ۵) ہمکو اپنی زندگی کا بدلنا ایسا مشکل اور ناممکن ہے جیسا حبشی کو اپنے رنگ کا بدلنا + (یرمیاہ ۱۳ - ۲۳) بلکہ جبکہ تم اُٹھہ کھڑے ہو - اور سچّے عیسائی ہو جاؤ - تو بھی چلنا آسان نہیں - دیکھو کہ پولوس رسول نے اِس کی نسبت کیا دریافت کیا + (رومیوں ۷ - ۱۵ - ۲۳)

۳ - حکم کا ماننا

یہہ آدمی کس طرح اُٹھنے اور چلنے کے قابل ہوا؟ اِس لئے کہ یسوع نے اُسے طاقت بخشی + بے شک - لیکن کس طرح بخشی؟ صرف اُسے اُٹھنے کا حکم دیا - اگر وہ آدمی کہتا کہ میں نہیں اُٹھہ سکتا تو چنگا نہوتا + اُس نے کوشش کی اور معلوم ہوا - کہ میں اِس قابل ہوں + اُسکی کوشش کرنے کا کیا باعث تھا؟ کیا یسوع نے پہلے اُسکے دل میں یہہ خیال ڈالا - کہ میں اُٹھہ سکتا ہوں؟ بالکل نہیں - صرف حکم دیا + لیکن اُس نے مسیح کے چہرے کی طرف دیکھا - اور یقین جانا کہ اُمید نہیں کہ ایسا شخص ناممکن امر کے حکم دینے سے ہنسی کرے + اِس لئے اُس نے مان لیا - اور ماننے کی طاقت پائی -

بہت لوگ جو اُٹھنا اور چلنا چاہتے ہیں - جانتے ہیں کہ خوشی کی بات ہے - لیکن سمجھتے ہیں کہ بعضی باتیں ناممکن ہیں - سو اُن کے نہ کرنے سے ملامت کے لایق نہیں -

کیونکہ ناطاقتی ہمارا قصور نہیں۔ لیکن اصل میں تواُن کا قصور ہے۔ کیونکہ مسیح کہتا ہے "اُٹھ" + وہ حکم دیتا ہے کہ ہم اُسکی طرف پھریں + (اعمال ۳-۱۹) کیا وہ ہم سے ہنسی کرتا ہے؟ صرف سچے دل سے اُسے مانو۔ اور اگرچہ یہہ سچ ہے۔ کہ تم خود تو نہیں کرسکتے۔ توبھی تم معلوم کروگے کہ ہم کرسکتے ہیں + (فلپیوں ۴-۱۳) روح القدس ضروری ہے لیکن اُن کو ملتا ہے جو درخواست کرتے ہیں (لوقا ۱۱-۱۳) لیکن سچا ارادہ چاہئے + کیا اُس لنگڑے آدمی نے یہہ خیال کرکے۔ کہ میں نہیں اُٹھوں گا۔ اُٹھنے کی کوشش کی؟ صرف بیٹے کی مانند کہو۔ کہ "میں اُٹھوں گا" +

چونتیسواں سبق

یروسلم میں تصدیعہ کی بابت

"سب بیٹے کی عزّت کریں جسطرح سے کہ باپ کی عزّت کرتے ہیں"

یوحنّا ۵-۲۳ + لوقا ۲۰-۱۳ و ۱۴ + عبرانی ۱۲- ۲۵ +

یروسلم کے سرداروں میں بڑا چرچا ہوا + ایک برس گذرا تھا کہ اُس ناواقف ناصری نے سوداگروں کو ہیکل سے نکالا تھا + بعدازاں سرداروں نے سُنا کہ وہ۔ یوحنّا کی مانند بپتسمہ دیتا ہے۔ اسپر نے آرام ہوئے + (یوحنّا ۴-۱) تب کچھ مدّت تک اُسکی کچھ خبر نہ پائی + پھر عجیب خبریں۔ عجب طرحسے چنگا کرنے کی۔ جو یوحنّا نے کبھی نہ کیا تھا۔ اور ایک بڑی بھیڑ کے اُس نئے نبی کے پیچھے ہونے کی۔ جلیل سے سُنی گئیں +

یسوع پھر یروشلم میں آیا ظاہراً سبت کا دن توڑنے اور توڑ ولانے کی جرأت کی اور خاصکر اُسوقت جبکہ شہر عید کے باعث لوگوں سے بھرا ہوا تھا + سردار کیا کریں؟ اُن کے دلوں میں بُرے خیال تھے - موت سے یا کسی اور طرح سے یسوع کو نکالنا چاہتے تھے - لیکن اور بڑا گناہ ظاہر ہونے پر تھا - جبکہ اُنہوں نے اُسی پر سبت کے توڑنے کا الزام لگایا تو دیکھو کہ یسوع نے کیا جواب دیا کہ خدا سبت کے دن کام کرتا ہے + کس طرح؟ پرورش کرنے اور سنبھالنے سے + کیا سبت کے دن میں لڑکے تولد نہیں ہوتے؟ اور مرتے نہیں - یا بیمار چنگے نہیں ہوتے یہہ سب کام کون کرتا ہے؟ سردار تو جانتے تھے کہ بیشک خدا کرتا ہے لیکن کہہ سکتے تھے کہ آدمی جو سبت کے دن کام کرے کس طرح راستباز ٹھہر سکتا ہے؟ پھر یسوع کی باتوں کو دیکھو + "میرا باپ اور میں" + وہ اپنے آپ کو خدا کے برابر کرتا ہے + لیکن وہ بولے کہ "یہہ کفر ہے - اور سبت کے توڑنے سے بُرا ہے تو اُسے ضرور مارنا چاہیئے" +

دیکھو کہ یسوع اُن سرداروں کے روبرو تھا - خیال کرو کہ ایک طرف اُن کے بڑے آدمی اور سردار مجلس - عالم ربّی - جیسا گملائیل اور نقودیمس - دولتمند جیسا یوسف ارمتیا کا (متی ۲۷ - ۵۷ + لوقا ۲۳ - ۵۰ - ۵۱) سردار کاہن مکّار فقیہہ - اور مغرور فریسی ہیں - اور دوسری طرف صرف ایک عاجز - غریب آدمی ہے - جس نے بڑے ربّیوں سے کچھ نہ سیکھا + (یوحنّا ۷ - ۱۵) اور ایک چھوٹے سے گانوں کا بڑھئی تھا + جو کچھ اُنھوں نے کہا نہیں لکھا گیا ہے - جو اُس نے اُنہیں

ا۔اپنی بابت اور باپ کی بابت کہا

بیان کرتے ہیں + اُنہوں نے یسوع پر خدا کو اپنا باپ کہنے کا۔ اور اپنے آپ کو
اُس کے برابر کرنے کا الزام لگایا + کیا اُس نے غلطی کا اقرار کیا؟ کیا اُس نے کہا کہ یہہ
میرا مطلب نہیں؟ آیت ۱۹ + ہرگز نہیں۔ بلکہ پھر وہی کہا + آیت ۲۳ + اُس نے کہا کہ میں
غریب ناصری بھی خدا کی مانند عزّت کے لایق ہوں + کیوں؟ اُسکے دو سبب ہیں +

(۱) جو کچھہ وہ کرتا ہے۔ سو خدا بھی کرتا ہے +

اُنہوں نے سبت کے دن میں معجزے ظاہر کرنے پر الزام لگایا تھا یسوع نے کیا کہا؟
آیت ۱۹۔ ۲۰ + وہ اِس کام میں اکیلا نہ تھا + اِس میں خدا بھی شامل تھا + خدا کے بغیر وہ کچھہ
نہیں کر سکتا تھا + کیوں؟ اِس لئے کہ باپ اور بیٹا ایک ہیں + (یوحنا ۱۰۔ ۳۰) مثلاً جو
کچھہ تمہارے ہاتھہ اور پانوں کرتے ہیں۔ وہ تم سے ہوتا ہے + بدن کا کوئی جز خود بخود کوئی
کام نہیں کر سکتا۔ سب ملکر کرتے ہیں + سو اُنہوں نے اُسکو تصدیعہ پہونچانے میں خدا کو
تصدیعہ پہونچایا + اُنہوں نے خیال کیا ہوگا کہ یہہ تو پہلے کی نسبت زیادہ کفر ہے + یسوع
کس قسم کا آدمی تھا؟ آیا جھوٹھا تھا۔ یا مغرور۔ یا لالچی؟ کیا وہ دل سے خاکسار نہیں؟
تو بھی وہ اپنے آپ کو خدا کا ہمسر کرتا تھا + کیوں؟ کیا اِسکا کچھہ اور جواب ہے۔ سوا اِسکے
کہ وہ بے شک خدا تھا اور ہے (متی ۱۔ ۲۳ + فلپیوں ۲۔ ۶ + قلسیوں ۱۔ ۱۵ +
عبرانیوں ۱ باب)

(۲) جو کچھہ خدا کرتا ہے وہ بھی کرتا ہے +

سرداروں کے خیال میں خدا کا بڑا کام کیا تھا؟ کیا پیدا کرنا؟ کس قسم کا پیدا
کرنا؟ نہ زمین۔ ہوا۔ پانی۔ وغیرہ بلکہ جاندار چیزوں کا پیدا کرنا + زندگی دینا سب سے
بڑا کام ہے۔ خیر وہ کام بھی وہ۔ یعنے یسوع ناصری۔ کرتا تھا + کیا اُنہوں نے اِس بات
سے تعجب کیا کہ صرف اُس کے اِس لفظ نے کہ "اُٹھ" لنگڑے کو طاقت دی؟ وہ اُس سے
بھی زیادہ تعجب کرینگے آیت ۲۰ + اُسکا کلام خدا کا سب سے بڑا کام کرے گا۔ یعنے مُردوں کو
زندہ کرنا + آیت ۲۱ + یسوع کی آواز اب مُردے روحوں کو سُنائی دیتی ہے آیت ۲۵ +
اُس کے حکم سے لنگڑا اُٹھ کھڑا ہوا + لیکن ایک اِس سے بھی زیادہ تعجب انگیز اُٹھانا ہوگا
یعنے رُوحوں کا گُناہوں کی موت سے۔ نئی۔ پاک۔ خوشی کی زندگی کے لئے اُٹھنا۔
آیت ۲۴۔ اور بدنوں کا اُٹھنا قبرستانوں سے۔ اندھیری کوٹھریوں سے۔ گہرے سمندروں
سے۔ اُن روحوں کے مِلنے کے لئے جو اُن سے جُدا ہوئے۔ اور بڑی عدالت میں حاضر
ہونے کے لئے۔ آیت ۲۹ + (دانیال ۱۲-۲) عدالت کون کرے گا؟ کیا یہہ بھی خود خدا کا
کام نہیں ہے؟ بے شک (زبور ۱-۴ + ۵۸ - ۲ + ۷۵ - ۷) تو بھی منصف کون ہو گا؟
آیت ۲۲ - ۲۷ (اعمال ۱۷ - ۳۱ + ۲ قرنتیوں ۵ - ۱۰) اور ابن اللہ اور ابنِ آدم کون
ہے؟ وہ غریب جلیلی ہے۔ جسے وہ تصدیعہ پہونچاتے ہیں۔ وہ لوگ۔ یعنے صدر مجلس۔
اب اُسے اپنے حضور بُلا سکتے ہیں۔ لیکن تب وہ اُس کے حضور کھڑے ہونگے اور اُس کی
زبانی سزا کا حکم پاوینگے + اور وہ لوگ کون ہیں جنکو کوئی سزا کا حکم نہیں؟ آیت ۲۴ + (یوحنا
۳ - ۱۸ - ۳۶ + رومیوں ۸ - ۱) وہ لوگ جو اُسکی سُنتے ہیں۔ پس عالم ربی اور سخت گیر

فریسیوں کو۔ اگر بچنا چاہتے ہیں۔ تو اس ناصری کو قبول کرنا چاہیئے + اُسکی باتیں سُننے پر خیال کرو کہ اُن کے خوف اور نفرت کتنی ہوئیں +

کیا وہ عدالت ہمارے لئے خوفناک ہے؟ بعضوں کے لئے خوفناک تو ہے + عبرانیوں ۱۰ (۲۷) لیکن اُسکا خوفناک ہونا لازمی نہیں۔ کیونکہ عدالت کرنے والا ابنِ آدم ہے جو کہ ہم کو جانتا اور پیار کرتا ہے۔ ہمارے لئے اپنی عمر گذاری۔ اور ہمارے لئے مُوا۔ ایک صورت ہے۔ جس سے ہم اُس کے آنے پر اُس کے آگے شرمندہ نہوں + (ا یوحنّا ۲ - ۲۸)

۲۔ پھر یسوع نے اپنی بابت اور یہودیوں کی بابت کہا

وہ کس طرح معلوم کر سکتے ہیں کہ یہہ سب سچ ہے؟ یسوع نہیں چاہتا کہ خود اُسکی بات پر (آیت ۳۱) یقین کریں۔ لیکن وہ اُنہیں اُس گواہی کا ثبوت یاد دلاتا ہے جو اُن کے پاس ہے۔

مدعا علیہ اپنے گواہوں کو گواہی کے لئے بلاتا ہے + کیا یہودی یوحنّا بپتسمہ دینے والے کو جو اَب ہیرودیس کے قید خانہ میں ہے اور ایک برس بیشتر بڑا مشہور تھا بھول گئے ہیں؟ اُس نے اُن کے قاصد کو کیا جواب دیا تھا؟ (یوحنّا ۱ - ۱۹ - ۳۴) لیکن یوحنّا سے ایک بڑا گواہ ہے + وہ کون ہے؟ (آیت ۳۲ - ۳۷) بے شک اُنہوں نے اُس گواہ کو نہ دیکھا تھا۔ نہ سُنا۔ (آیت ۳۷) تو بھی اُنہوں نے دو طرح سے گواہی پائی +

(۱) معجزے کی۔ کیا اِن سے ثابت نہ ہوا تھا کہ خدا یسوع کے ساتھ تھا؟ آیت ۳۶

(یوحنّا ۳-۲+۹-۳۳+اعمال ۲-۲۲)

(ب) خود اپنے نوشتوں کی +

اُن کو ڈھونڈھنا چاہیئے آیت ۳۹ تب دیکھیں گے کہ سب پیشین گوئیاں کس طرح یسوع کی طرف اشارہ کرتی ہیں + (لوقا ۲۴-۲۷-۴۴) تو بھی وہ جانتا تھا کہ اگرچہ وہ یہودیوں کے بچانے کا مشتاق تھا وہ اُسپر ایمان نہ لائیں گے؟ آیت ۴۰ کیوں نہیں ایمان لاونگے؟ آیت ۴۴ (متی ۶-۲-۵-۱۶) کیونکہ اُس کے شاگرد ہونا بڑی ذلّت کی بات تھی + وہ لوگ جو معزز ہیں اس ناصری کے ملنے سے اُن کے حق میں کیا کہا جائیگا؟ بعضے اُن میں سے اُس سے ملنا چاہتے تھے۔ مگر تو بھی ڈرتے تھے (یوحنّا ۳-۲+ ۱۲-۴۲-۴۳+ ۱۹-۳۸) ہم نہیں جانتے کہ اُن عجیب باتوں نے کیا نتیجہ نکلا۔ لیکن مدّت تک غالباً ڈیڑھ سال تک۔ یسوع یروشلیم کو نہ جاسکا + کیوں؟ (یوحنّا ۷-۱) دوسری دفعہ وہ سرداروں سے مردود ہوا (یوحنّا ۲- خدا نے اپنے بیٹے کو۔ جو وارث تھا انگورستان کو بھیجا اور اُنہوں نے کہا کہ "آؤ ہم اُسے مار ڈالیں" + کیا ہم خدا کے بیٹے کو ردّ کرتے ہیں؟ ہم یہودیوں کی نسبت بہت کچھ جانتے ہیں + اُن کی سمجھ میں جو یسوع صرف ناصری تھا۔ لیکن ہمارے لئے وہ مصلوب اُٹھایا گیا چڑھ گیا۔ قادر مطلق محبتّی بچانے والا ہے۔ کیا وہ اندھے اور بُرے تھے؟ تو جو لوگ اب اُسے ردّ کرتے ہیں کیسے ہی اندھے اور بُرے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے خدا کا کیا پیغام ہے؟ (عبرانیوں ۱۲-۲۵)

تفسیر

(۱) اُن واقعات میں سے جنکے باعث مسیح پر سبت کے دن کے توڑنے کا الزام لگایا گیا

یہہ پہلا واقعہ ہے + خیال کرنے کے لایق ہے کہ مسیح کے جواب کا طور۔ دوسرے وقتوں کے جواب سے بالکل مختلف ہے + بجائے آدمیوں کے طور پر راستباز ٹھہرنے کے۔ یعنے سبت کے دنکے ماننے کی اصلیت ظاہر کرنے سے۔ اُس نے یہاں دعویٰ کیا کہ چونکہ میں خدا ہوں اسلئے قانون کے تابع نہیں + سات دنوں میں سے ایک دن کی خصوصیت۔ اگرچہ آدمیوں کیلئے تربیت اور انعام کے طور پر ضروری ہے۔ خدا کے لئے جس کے پرورش اور فضل کے کام ہمیشہ جاری ہیں۔ کُچھہ ضرور نہیں اگر خدا سبت کے دن کُچھہ کام نہ کرے۔ تو کیا نتیجہ نکلیگا؟ اور یسوع نے بھی بباعث بیٹا ہونے کے۔ باپ کی مانند آزادگی کا دعویٰ کیا +

(۲) آیت ۱۸ یونانی لفظ کے۔ جو اس موقع پر ہے۔ یہہ معنی ہیں۔ کہ یسوع نے کہا۔ کہ خدا میرا ہی باپ ہے۔ تو یہودیوں نے خوب سمجھا کہ بیٹے ہونے کا ایک ایسے خاص طور پر دعویٰ کیا جس سے اُسکی برابری پائی جاتی۔ اور یہہ بات کہ مسیح نے کبھی اُن کی اِصلاح نکی۔ اُس کی اُلوہیت کی کامل دلیل ہے +

پینتیسواں سبق

یوحنّا بپتسمہ دینیوالے کی طرف سے پیام

”کیا جو آنے والا تھا تو ہی ہے“؟

متی ۱۱۔ لوقا ۷۔ ۱۷۔ ۳۵+

مواب کے پرانے ملک میں بحر مردار کے پاس۔ ہیرودیس بادشاہ کا ایک تنگ تاریک

قلعہ تھا۔ جو بڑے بڑے دیواروں اور مضبوط دروازوں سے بنا تھا + اُس کے قید خانہ
میں ایک قیدی تھا جسے ہم جانتے ہیں۔ یعنی یوحنّا بپتسمہ دینے والا + (لوقا ۳۔ ۱۹۔ ۲۰)
وہ سب لوگ جو بپتسمہ کے لئے اُس کے پاس جمع ہوئے تھے کہاں گئے؟ بعضے اپنے پُرانے
طریقوں کی طرف پھر گئے تھے۔ اور بعضے کفرناحوم کے بڑے نبی کے پیچھے ہو لئے تھے + تھوڑے سے
شاگرد اب تک اُسی کے ساتھ رہے۔ قیدخانہ میں اُس سے ملتے۔ اور اُس سے بہت سی
باتیں بیان کرتے تھے۔ خاصکر یسوع کی بابت کہ بہت لوگ اُس کے پاس جاتے ہیں (یوحنّا
۳۔ ۲۶) اور بہت سے معجزے ظاہر ہوئے (لوقا ۷۔ ۱۶۔ ۱۸) اور تو بھی بُرا تعجب ہے
بہر حال وہ مسیح نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ لوگوں کو رومیوں کے مقابلے پر برانگیختہ نہیں
کرتا۔ سیدھا سادا گذارا کرتا ہے۔ نہ کچھ سختگیر ہے۔ اور اگر وہ ایسے بڑے کام کر سکتا ہے
تو یوحنّا کو قیدخانہ سے کیوں نہیں نکالتا؟ کچھ تعجب نہیں کہ دارالسلطنت کے سرداروں
نے اُسے ردّ کر دیا +

یوحنّا بھی حیران ہوا + کیوں؟ کیا وہ یردن پر کی آواز کہ "یہہ میرا پیارا بیٹا ہے"
بھول گیا تھا؟ نہیں۔ اُسے کچھ شک نہیں کہ یہہ خدا کا بیٹا ہے + کیا وہ اس بات پر ناراض
ہوا کہ قیدخانہ میں مر رہنے کے لئے چھوڑا گیا؟ نہیں + اگر خدا کی مرضی ہو تو زیادہ دُکھ اُٹھانے
پر خوش ہے۔ تو بھی متعجب ہے + کیا وہ اپنے کھلیان کو صاف نہ کرے گا؟ اور بھوسے کو
نہ جلائے گا؟ (متی ۳۔ ۱۲) اور بادشاہوں کے ظلم کو اور فریسیوں کی ریاکاریوں کو
اور سب گناہ کو دور نہ کریگا۔ دیری کا کیا باعث ہے؟ کیا وہ صرف دُکھ اُٹھانے والا

خدا کا بڑا ہوگا؟ بھلا کوئی دوسرا بھی آوے گا جو بادشاہ اور منصف بنے؟ وہ اسبات کے دریافت کرنے کے لئے کسی کو یسوع کے پاس بھیجیگا +

یسوع پھر جلیل میں آگیا + آگے کی مانند بہت سے لوگ اُس کے اِرد گرد تھے۔ لیکن ایمان لانیوالے نہیں + وہ اپنے بیماروں کے چنگا ہونے پر خوش ہیں۔ لیکن اُس کے مسیح ہونے کی بابت اُن کا خیال یوحنا کے شاگردوں کے موافق ہے + وہ یوحنا کے پیام کی بابت کیا سوچتے ہونگے؟ سمجھتے ہونگے کہ اُسے بھی شک ہے + یسوع اُن کے دلوں کو جانتا تھا اور سمجھا کہ یوحنا کے علاوہ اُنکو بھی جواب دینا چاہئے۔ اُسکا جواب جو حکمت میں عجایب تھا۔ اوپر کے قول میں بیان ہوا + اس میں تین باتیں ہیں +

ا۔ یسوع کے مسیح ہونیکا ثبوت

(۱) اُس کے کام اور کلام (آیت ۴-۶)

قاصدوں کو جواب دینے سے پہلے یسوع نے کیا کہا؟

(لوقا ۷-۱۲) کیسی خوشی کی بات ہے! آنکھیں دیکھتیں ہیں۔ زبانیں کھُل جاتی ہیں۔ حکم فرمانا کہ جو کچھ اُنھوں نے دیکھا اور سُنا یوحنا سے بیان کریں۔ اور معجزے بھی ظاہر ہونا اُسے بتلاویں اور پھر کہا؟ "غریبوں کو خوشخبری سُنائی جاتی ہے" + فقیہوں کے بالکل مخالف تھے (متی ۲۳-۴-۱۴) اور ٹھیک وہی ہے جو مسیح کو کرنا چاہئے (یشعیاہ ۳۵-۳-۴ + ۶۱-۱)

لیکن یوحنّاؔ کے شاگردوں نے یہہ سب کچھ پہلے سے معلوم کر کے یوحنّاؔ سے بیان کیا۔ تو اب پھر یہہ پیام اُسے کیوں بھیجا گیا؟ اِسی ہدایت پر کہ اُسے راضی رہنا اور اعتقاد رکھنا چاہیئے اور اپنے خیالوں سے یسوع کا انصاف کرنا۔ اور بے صبر نہ ہونا۔ اور بدکاروں کے سبب کُڑھنا نہ چاہیئے (زبور ۳۷۔ ۱-۷) سب کچھ جو مسیح کو کرنا چاہیئے عین وقت پر پورا ہو جائیگا +

(۲) یوحنّاؔ کی گواہی + (آیت ۷۔ ۱۵) قاصد چلے گئے + اب یسوع لوگوں سے باتیں کرتا ہے + ایک برس سے پہلے۔ چاروں طرف سے لوگ یردن پر جمع ہوتے تھے + یسوع نے پوچھا کہ کس لئے جمع ہوئے تھے +

(ا) کیا صرف دریا پر ایک ہلنے والے سرکنڈے کے دیکھنے کے لئے؟ بہت سُست اور بے کار لوگ بھی اِس سے بڑے مطلب کے واسطے جاتے ہیں؟ اور وہ سخت گیر مضبوط آدمی جسے اُنہوں نے دیکھا سرکنڈے سے بالکل اور ہی ڈھنگ کا تھا + (متی ۳۳-۷) اگر وہ آسانی سے ہل جاتا تو کیا اب وہ قیدخانہ میں ہوتا؟

(ب) یا ایک عیّاش آدمی کے دیکھنے کو جو اُنہیں عیاشی کی طرف لاوے لیکن اِس غرض کے لئے تبریہ میں ہیرودیس کے محل میں جانا چاہیئے۔ اگر کوئی اِس غرض سے جنگل میں جائے تو کیسا نا اُمید ہو کیونکہ یوحنّاؔ کی زندگی کیسی تھی؟ (متی ۳۳-۴)

(ج) کیا ایک نبی کو دیکھنے کیلئے؟ خیر تب اُسکے کہنے پر یقین کرنا چاہیئے۔ اور اُس نے کیا کہا تھا؟ (متی ۳۳-۲) اُسکا کام صرف ایک آنے والے کی خبر دینا تھا اور اُس نے کسکی طرف اِشارہ کیا تھا؟۔

(۳) پیشین گوئیوں کا پورا ہونا +

لوگ اکثر پچھلے نبی کی کتاب سے کیا سُنتے تھے آیت ۱۰-۱۴ (متی ۳-۱۴-۵) وہ الیاس رسول جس کے لوگ منتظر تھے۔ یوحنا تھا۔ اسی واسطے سب نبیوں سے بڑا تھا لیکن اگر یوحنا قاصد ہے۔ تو وہ خداوند جسکی خبر دینے کو وہ آیا تھا۔ کون ہے؟ بے شک وہ یسوع ناصری جو اُن سے بولتا تھا۔ خود اپنے آپ سے مُراد رکھتا تھا۔ اور اگر یوحنا نبی سے زیادہ ہے۔ تو وہ خود کیسا ہوگا؟ پس اس بادشاہت میں داخل ہونا کوشش کے لایق ہے۔ لوگ صرف بڑی کوشش سے اس میں داخل ہوسکتے ہیں آیت ۱۲ (لوقا ۱۳-۲۴) کیوں؟ کیونکہ اس میں داخل ہونے کے لئے اُس مصلوب ناصری کے پیرو ہونا چاہیئے اور اُس کے لئے اپنے خیالوں کا اُکھاڑنا لازم ہے۔ اور سُست بیٹھنا نہ چاہیئے بلکہ کام کے لئے مستعد ہونا چاہیئے +

۲- ردّ کرنے والوں کی نادانی اور گناہ کی بابت

(۱) اُن کی نادانی +

اِسوقت کے موافق تب بھی لڑکے کھیلتے تھے۔ اور کھیلنے کے لئے اصلی چیزیں مثلاً شادی غمی کی نقلیں کرتے تھے۔ کبھی کبھی بالکل مخالف نقلیں کرتے۔ پہلے ایک کھیل شروع کرتے پھر دوسری + اس سبب سے کہ اور لڑکے بے رغبتی سے یا کسی اور کام میں مشغول ہونے کے باعث اُن کے ساتھ شریک نہ ہوتے ناراض ہوجاتے + کیا یہہ مناسب ہے؟ اب دیکھو کہ یسوع نے لوگوں کو اِن لڑکوں کی مانند بتلایا؟ یہودی

ناراض ہوئے پہلے یوحنا سے۔ اِس لئے کہ وہ جیسا کہ وہ چاہتے تھے عیاش اور خوش نہ تھا+ اُس کے سخت حکم اور سخت گیر زندگی اُن کو پسند نہ آتی تھی +اور دوسرے یسوع سے ناراض تھے۔ اِس لئے کہ اُس نے اُن کے سب روزے نہ رکھے۔ اور اُنہوں نے محصول لینے والوں کی ضیافت میں جانا پسند کیا+ لیکن اُن کے وہم پورے نہ ہونے کے سبب سے اعتراض کرنا کیسی بیوقوفی اور لڑکپن ہے۔ (مثلاً کیا کوئی قیدی۔ اِس لئے کہ رہائی کی خبر دینے والے کا لباس اُسکی مرضی کے موافق نہیں یا اُسکا چہرہ اُداس یا خوش ہے۔ اپنی رہائی سے اِنکار کرسکتا ہے؟)

ہم خدا کا پیام کس طرح قبول کرتے ہیں؟

بعضے لوگ تو خدا کے کلام سُننے کو رازجوئی۔ یا کھیل۔ یا لالچ کی غرض سے آتے ہیں۔ اور خدا کے کلام کا اصلاً کچھ خیال نہیں کرتے۔ لیکن چاہتے ہیں کہ اُنکو نقلیں سُنائی جائیں۔ یا اپنا ہی مذہب چاہتے ہیں جو بہت سخت نہو۔ یا وہ خود غرض اور نامہربان لوگ ہوتے ہیں+ یہہ سب یہودیوں کی مانند ہیں+ کیا تم ایسے ہی ہو؟

(۲) اُنکے گُناہ + آیت ۲۰۔۲۴+ یہہ صرف بیوقوفی نہ تھی۔ بلکہ ناشکری اور بُرائی تھی+ یہودیوں نے عجب نعمتیں پائی تھیں+ یسوع نے اُسی دن کیسی بڑی باتیں اُن کے ساتھہ کی تھیں اور کتنی ہی پہلے یہودیوں نے صور و صیدا اور سدوم کی بابت حیرانگی سے خیال کیا کہ اُن کے لوگ کیسے بُرے تھے لیکن اِن شہروں نے ایسی نعمتیں نہیں پائیں اگر پاتے تو کیا ہوتا؟ آیت ۲۱۔۲۳ تو بھی اُنہوں نے توبہ کی؟ لیکن ایک دن

آنے والا ہے۔ جس میں سب دیکھیں گے۔ کہ صور و صدوم کے لوگ ایسے بُرے نہ تھے جیسا کہ یہہ ہیں +

ہماری نعمتیں اُن یہودیوں سے بھی بڑی ہیں + یہہ لوگ جو یسوع کو قبول نہیں کرتے ہیں کیسے گُنہ گار ہیں +

۳۔ قبول کرنے والونکی خوشی

بعضوں نے اُسے قبول کیا؟ کن لوگوں نے؟

(۱) بچّوں نے۔ (آیت ۲۵) جنمیں لڑکپن نہ تھا بلکہ طفل مزاج تھے + وہ لوگ اپنی دانائی پر مغرور نہیں۔ اور اِس لئے کہ یسوع ٹھیک اُن کے خیالوں کے مطابق تو نہیں ہے۔ ناراض نہیں ہوتے۔ بلکہ ہدایت پانے۔ اور سیکھنے کو تیار ہیں + پطرس۔ اندریاس وغیرہ ایسے تھے + تو بھی وہ خود بخود یسوع کے پاس نہیں آتے۔ تو پھر کسطرح؟ آیت ۲۵ (یوحنا ۶-۴۴)

خدا کرے کہ ہر ایک ہم میں سے خدا کی بادشاہت کو بچّوں کی طرح قبول کرے + (مرقس ۱۰-۱۵) پاک روح کی درخواست کرو۔ تاکہ ہم سب خدا کی تعلیم پانے والے فرزند بنیں + (یشعیاہ ۵۴-۱۳)

تفسیر

(۱) یوسیفس کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ جگہہ جہاں یوحنا قید ہوا تھا۔ ایک قلعہ میکورس نامے۔ بحر مُردار کے مشرق کنارے پر واقع تھا +

(۲) چونکہ یسوع نے وہ کام جو یوحنا نے اپنی پیشین گوئی میں بیان کئے تھے نہ کئے۔

تو اِس واسطے بے شک یوحنّا حیران تھا۔ کیونکہ وہ سمجھتا تھا۔ کہ روح القدس سے بپتسمہ دینا۔ اور کھلیان کا صاف کرنا۔ اور بھوسے کا جلا دینا کہاں ہے؟ اور اِسکا کیا مطلب ہے کہ ہیرودیس کے امیر۔ ویسے ہی شریر اور فریسی سردار۔ ویسے ہی ریاکار رہے۔ اور مسیح بیماروں کو چنگا کرنے اور جلیل کے غریبوں کو تعلیم دینے میں اپنا وقت صرف کرے+ یوحنّا کو اُس کے مسیح ہونے میں تو کچھ شک نہ تھا بلکہ اُس نے سوچا ہوگا کہ شاید مسیح۔ صرف دُکھ اُٹھانے کے واسطے آیا ہوگا اور مسیح کے دوسرے سخت کام کوئی اور شخص پورا کرے گا+

(۳) آیت ۱۲+ شریعت کا اور پیغمبروں کا زمانہ یعنے تیاری کا وقت یوحنّا تک تھا کیونکہ لوگ پُرانے راستے پر آنے والی باتوں کی انتظاری کر رہے تھے+ جب یوحنّا آیا تو یہہ سب کچھ بدل گیا+ کیونکہ بادشاہت آگئی تھی۔ اور یہودیوں کو ابرہام کی نسل سے ہونے کے حقوق جیسا کہ وہ چاہتے تھے ویسے تو نہ مِلے تھے۔ بلکہ ہر ایک شخص جو اپنی مالوف چیزوں کو ترک کرے اپنی کوشش سے اِس بادشاہت میں داخل ہو سکتا ہے+ چنانچہ اسرائیل کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ کہ عہد اور وعدے موسیٰ کے وقت تک تھے+ سو موسیٰ کے وقت میں یہود زمین پر زبردستی ہوئی۔ اور زبردستوں نے اُسے لے لیا+ سو ہم تعلیم کے وقت میں جو تیاری کا وقت ہے۔ اور جوانی کے وقت میں جو خود درجہ مسیح حاصل کرنے کا وقت ہے۔ مقابلہ کرنے سے بھی ایسا ہی کہہ سکتے ہیں+

حاصل کلام - ان لفظوں میں متلوّن اور خود غرض لوگوں پر جنکا ذکر پہلے (آیت ۷-۹) اور پیچھے (آیت ۱۶-۱۹) ہے - پوشیدہ طور سے ایک ملامت ہے +

چھتیسواں سبق

فریسی اور تایب عورت

"کون اُسکو زیادہ پیار کریگا"

لوقا ۷-۳۶-۵۰ + یوحنّا ۱-۷-۹ +

پہلے سبق میں بیان ہوا کہ کس طرح بعضوں نے مسیح کو ردّ کیا + اور بعضوں نے اُسے قبول کیا + آج ہم ان دونوں کی مثال بیان کرتے ہیں - گویا کہ دو تصویریں ہیں - دیکھو کہ اُن کے فرق کا کیا باعث تھا +

۱ + یسوع سے معاملہ کرنے کے دو طریقے ہیں +

(۱) فریسی کا طریقہ +

کفرناحوم کے فریسیوں نے یسوع کی بابت کیا خیال کیا؟

اُنھوں نے اُسے پسند نہ کیا - اور اُس کے طریقوں پر - مثلاً محصول لینے والوں کے ساتھ کھانا وغیرہ پر اعتراض کیا - اُنہوں نے اُسے مسیح سمجھ کر قبول نہ کیا - لیکن ابھی تک اُس کے ظاہری دشمن نہیں ہوئے تھے + دوسرے سبق میں بیان ہوگا کہ وہ کس طرح ظاہری دشمن بنے + اُن میں سے ایک نے چاہا کہ میں مسیح پر مہربانی بھی

کروں اور اُس کے ساتھ اپنی مہمانداری بھی ظاہر کروں + یہہ سوچکے اس نے یسوع کو
کھانے پر بُلایا + مہمان آنے لگے۔ اور شمعون خلق سے پیش آتا اور اُنہیں چومتا تھا نوکر
اُن کے پانوُں دھونے کو تیّار تھے۔ اور بدن نرم کرنے کے لئے تیل ملتے تھے + میز لگائے
گئے۔ مہمان تخت پوشوں پر جو میزوں کے برابر تھے۔ اپنے بائیں بازو کے سہارے پر
پانوُں پیچھے کرکے لیٹ گئے + غیر لوگ جو دیکھنے کو اندر آئے تھے کون تھے؟ اور وہ
مہمان کون تھا؟ جو اوروں کی مانند نہ تھا؟ کیونکہ نہ تو دھویا گیا اور نہ اُس کے آنے پر
شمعون نے اُسے چُوما آیت ۴۴-۴۶ + اسکا کیا باعث تھا؟ شمعون نے سمجھا تھا کہ خاصکر
اُسکی طرف متوجہ ہونا کچھ ضرور نہیں وہ اس ناصری بڑھئی سے اپنے دولتمند دوستوں کی
مانند معاملہ کرنا نہ چاہتا تھا۔ بلکہ سمجھتا تھا کہ اتنا ہی کافی ہے +

(۲) عورت کا طریقہ +

اُن غیروں میں سے جو کمرے میں تھے۔ ایک خراب عورت جو بُرائی کے باعث
شہر میں مشہور تھی روتی تھی۔ کیوں روتی تھی؟ اپنے گُناہوں کے واسطے + مدّت سے
اپنی بُرائی کو جانتی تھی + لیکن اب اُسپر افسوس کرتے کرتے اور کسی بات کا خیال نکرتی
تھی + دیکھو کہ اور لوگوں نے کس طرح افسوس کیا (زبور ۳۸-۳-۴ و ۴۰ ا-۱۲+
حزقیل ۹-۶ + لوقا ۱۸-۱۳) وہ یہاں کیوں آئی تھی؟ اِس لئے کہ وہ جانتی تھی کہ
یسوع گنہ گاروں کا دوست ہے شاید جبکہ اُس نے یہہ باتیں کہیں کہ "میرے پاس
آؤ" تو اُس نے بھی سُنی ہونگی۔ اور اُس کے دل پر تاثیر ہوئی ہوگی + وہ بھی گُناہوں کے

بوجھ سے دبی ہوئی تھی۔ اور آرام کی طالب تھی اور کہنے والے پر بھروسا رکھتی تھی وہ اُسکی بابت بہت کچھ تو نہ جانتی تھی۔ لیکن اتنا ضرور جانتی تھی کہ بے شک خدا نے اُسے گنہگاروں کو بُرے راستوں سے ہٹانے کے لئے بھیجا ہے۔ وہ پھر گُناہ نہ کرے گی اور کوشش کرے گی کہ اُس بے گُناہ اور پاک نجات دینے والے کی مانند ہو + کیا وہ اُس کے لئے کچھ کرے گی؟ کیا کرے گی؟ وہ ایسی نالایق ہے + کیا کر سکتی ہے؟

اب اس کو ایک موقع ملا؟ اُس نے دیکھا کہ یسوع سے کیسا بے تکلفانہ معاملہ ہوا + وہ اُس کمی کو پورا کرنے پر تیار ہے دیکھو وہ کانپتی اور روتی یسوع کے پیچھے آئی اُس نے کیا کیا آیت ۷۔ ۳۸ + شمعون نے تو معمولی تیل بھی اُس کے سر کے واسطے نہ دیا تھا لیکن اُس عورت نے اپنا قیمتی عطر اُس کے پاؤں پر صرف کیا + شمعون نے تو اپنے نوکروں کو یسوع کی خدمت کا حکم نہ دیا تھا۔ لیکن یہہ عورت خود یسوع کی خدمت کرنے کو خوش ہوئی +

اِن دو معاملوں میں جو یسوع سے ہوئے کتنا بڑا فرق ہے + اب ہم

(۲) اُسکی وجہ بیان کرتے ہیں +

سب مہمان یسوع کی اِسبات کی روا داری سے حیران ہو کر خاموش رہے دیکھو کہ شمعون نے کیا سوچا؟ آیت ۳۹۔ (یشعیاہ ۶۵۔ ۵) کیا اُسکا خیال خلاف طبع تھا؟ اُسکی دینداری کے باعث لوگ اُسکا ادب کرتے تھے + کون دیندار بدکاروں کے ساتھہ دکھائی دینا پسند کرتا ہے؟ لیکن گُناہوں کا چھوڑنا ایک بات ہے اور اپنی حالت کو فراموش کر کے گنہگاروں کو حقیر جاننا دوسری بات ہے (لوقا ۲۔ ۳۷ + افرنیتوں

۱۳-۵) یسوع نے ملامت کی لیکن نہ عورت کو بلکہ شمعون کو جو سخت گیر فریسی اور ایسی گنہگار سے کنارہ کش تھا + یسوع اُس سے جو کچھ اب ہم بیان کرتے ہیں یعنے وہ فرق جو اُس میں اور اُس عورت میں ہے بیان کرے گا + کیا وہ ایسی طرح سے بیان کرے گا جس میں شمعون کی نے تکلفی کے باعث کچھ ناراضگی پائی جائے دیکھو کیسی نرمی سے بیان کرتا ہے + (آیت ۴۰-۴۷)

(ا) آیت ۴۷ اب وہ فرق کیا تھا؟ بہت پیار کرنا اور تھوڑا پیار کرنا ہے +

اِس عورت نے یسوع کو بہت پیار کیا اور سمجھی کہ وہ سب سے عمدہ چیز کے لایق ہے۔ اور سب سے زیادہ خدمت کے لایق + شمعون نے تھوڑا پیار کیا۔ بلکہ کچھ نہ کیا۔ اسلئے یسوع کے آرام سے غافل رہا +

(ب) لیکن اِس مثال میں اِس سے زیادہ مطلب ہے ایک قرضدار۔ بہ نسبت دوسرے۔ قرضدار کے اپنے قرضخواہ کا کیوں زیادہ شکرگزار تھا؟ شمعون نے یہہ سمجھا (آیت ۴۳) کہ "جسکو اُس نے زیادہ بخشا" + کیا یہہ عورت بڑی گناہ گار تھی؟ خیر اُس نے تو یہہ ہی سمجھا تھا سو اُس شخص کو جس نے گناہ گاروں کو کہا کہ "میرے پاس آؤ" بہت پیار کرتی تھی + کیا شمعون بہت نیک تھا؟ اُس نے تو ایسا ہی جانا۔ تو البتہ وہ نجات دینے والے کا کچھ بہت خیال نہ کرے گا + یسوع نے اِس مثال سے اُسے آگاہ کیا۔ کہ وہ بھی قرضدار ہے۔ اگرچہ اپنے سمجھ کے موافق تھوڑا ہی ہے۔ اور اُس کے نیک کام خدا کے آگے کچھ فایدہ نہ دینگے۔ بلکہ وہ بھی معافی پاسکتا ہے (دونوں کو بخش دیا)

(ج) لیکن ایک اور بھی اس سے زیادہ مطلب ہے +

شمعون خیال کرسکتا تھا۔ کہ فرض کیا اُس عورت نے توبہ کی۔ لیکن اُسکو اِس ناصری کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے؟ اور کیا ناصری کا یہہ مطلب ہے کہ وہ خود قرضخواہ ہے۔ اور میرا گُناہ اُسکا قرض ہے اور وہ مجھے معاف کرسکتا ہے؟ شمعون کے اِس گمان میں اور اُس عورت کے کام میں کیا فرق ہے؟ عورت نے تو یقین کیا کہ یسوع کو معاف کرنے کا اختیار ہے سو وہ معاف کرے گا +

کیا شمعون نے بھی ایسا یقین کیا؟ عورت تو ایماندار تھی۔ اور اُس کے ایمان نے اُسے بچایا (آیت ۵۰)

اب فرق ظاہر ہوا +

اِس عورت کو یقین تھا کہ (ا) یسوع نجات دینے والا ہے + (ب) اُس نے اپنے گُناہوں کو معلوم کرکے اُن کے معاف کرنے والے کو پیار کیا۔ اور اپنی محبت اُس کے معاملے میں ظاہر کی +

اُس فریسی کا (ا) یسوع پر ایمان نہ تھا + (ب) اور نہ اُس نے اپنے گناہونکو معلوم کیا۔ اس لئے یسوع کی محبّت کا خواہاں نہ تھا (ج) اور اُسنے یسوع کے ساتھ معاملہ کرنے میں اپنی محبّت کی کمی ظاہر کی +

ان دونوں میں سے ہم کسکی مانند ہیں؟

(ا) کیا ہم یسوع سے غافل رہتے ہیں؟ شاید ظاہراً بُرے نہیں ہمیشہ گرجے میں حاضر

ہوتے اُس کے نام کا۔ اور دین کا۔ اور اُسکی کتاب کا۔ ظاہراً ادب کرتے ہیں۔ تو بھی اُسے خوش کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ نہ اُسکی خاطر اپنا انکار کرتے۔ بلکہ اپنے فایدہ کا زیادہ خیال کرتے ہیں + یہہ بے شک اِس فریسی کی مانند ہے۔ لیکن اسکا کیا باعث ہے؟ یہہ ہی ہے کہ گناہوں کی واقفی نہیں۔ سو بچانے والے کی فکر نہیں۔

اگر حال یوں ہے تو ہم نے بڑی غلطی کھائی (۱ یوحنا ۱-۷-۹) گناہ موجود ہے۔ قرض ادا کرنا ہے۔ ادا کرنے کو کچھہ نہیں + قرض اگر اب نہ بخشا جائے تو حساب کے دن کوڑی کوڑی ادا کرنا پڑے گا +

(۲) لیکن کیا ہم اپنے گناہوں کو اور اپنے قرض کو جانتے ہیں۔ اور یہہ بھی جانتے ہیں کہ ہماری نیکی ناکارہ ہے اور ادا کرنے کو کچھہ نہیں؟ اگر ایسا ہے تو اِس عورت کی مانند مسیح کے پاس آوینگے اور اپنے گناہوں کا اقرار کرینگے + تب کیا ہوگا؟ (۱ یوحنا ۱-۷-۹) ہم تو یسوع کی بابت اِس عورت سے زیادہ جانتے ہیں۔ ہم نہ صرف اُسکی مہربانی جانتے ہیں اور نہ اُسکا یہہ کلام کہ "میرے پاس آؤ" سنتے ہیں۔ بلکہ یہہ بھی جانتے ہیں۔ کہ وہ سب کے گناہوں کے لئے مُوا۔ اور وہ قرض خود ادا کر گیا +

کیا تم اسکو جان سکتے ہو اور اُس سے محبّت نہیں رکھتے ہو؟ دیکھو کہ پولوس رسول کی محبت کا کیا باعث تھا؟ اگر ہم یسوع سے محبّت رکھتے ہیں۔ تو اُس کا غلام بننے۔ اور اُسکی خاطر تمام بُری چیزوں کے چھوڑنے۔ اور اُس کی خدمت میں سب اچھّی چیزوں کے صرف کرنے پر طیّار ہیں +

تفسیر

اِس تمام باب عورت کا حال بیت عنیا کی مریم سے جسکا ذکر (متی **۲۶** - مرقس **۱۴** - اور یوحنا **۱۲** باب) میں ہے جدا سمجھنا چاہیے بعضے لوگ اُن دونوں کو ایک ہی سمجھتے ہیں - لیکن اِن دونوں بیانوں میں یہی ایک بات مشترک ہے - کہ مہماندار - کا نام ایک ہی ہے یعنے شمعون - مگر یہہ نام تو سب یہودی ناموں سے زیادہ مُروّج تھا - اور گیارہ شخص اِسی نام کے ہیں - جنکا ذکر انجیل میں ہے +

سینتیسواں سبق

سبت کی بحث

"اِبن آدم سبت کے دنکا بھی خداوند ہے"

مرقس ۲-۲۲-۲۸-۳-۱-۶ + متی ۱۲-۱-۱۴ + لوقا ۶-۱-۱۱ + متی ۱۵-۸-۹ + یشعیاہ ۵۸-۱۳-

اُن لوگوں کو جو تمام ہفتے محنت کرتے ہیں - ہفتے کی رات کیسی پسندیدہ ہوتی ہے کیوں؟ اِس لئے کہ سبت کے آرام کے منتظر ہوتے ہیں - چھہ دن کے کام کے بعد ساتویں دِن کس نے پہلے آرام کیا + (پیدایش **۲** - ۱-۳) اور خدا نے فرمایا کہ آدمی کو بھی ہفتے میں ایک آرام کا دن چاہیے + کس لئے؟ کیا خوشی کو چھوڑ کر اُنہیں اُداس رکھنے کو؟ یا خوش رکھنے کو؟

لیکن لوگ خدا کی ہر ایک بخشش کو بگاڑتے ہیں (جیسا کہ جو کچھہ سیاہی میں پڑتا ہے

سیاہ ہو جاتا) سو گو خدا نے چوتھا حکم اپنی بخشش کی حفاظت کے لئے دیا۔ تاکہ لوگ ایک دوسرے کے پاک آرام کے چھوڑ لنے سے رو کے رہیں + لیکن لوگوں نے یہہ حکم نہ مانا۔ اور دو طرح سے اِس بخشش کو خراب کرتے رہے + (یشعیاہ ۵۷ - ۲ - ۶ + ۵۸ - ۱۳ + یرمیاہ ۱۷ - ۲۱ + نحمیاہ ۱۳ - ۱۵ - ۲۲) پہلے تو اُنہوں نے سبت کو کام کا دن بنایا۔ ہم دوسری صورت کا بیان آگے کرینگے + جبکہ مسیح آیا تو اُس نے ایک یہہ کام کیا۔ کہ لوگوں کو خدا کی بخششوں کی زیادہ قدر بتلائی۔ تاکہ اُن کو خراب نہ کریں + آج ہم بیان کرتے ہیں کہ اُس نے سبت کی اصلی قدر کیسی بتلائی +

۱۔ فریسی سبت کے دن سے کیسا معاملہ کرتے تھے

فریسی۔ چونکہ لوگوں کی نظر میں دیندار تھے۔ معزز تھے۔ اور یہہ کچھ تعجب نہیں۔ کیونکہ اُن کا مذہب ایسا ہی تھا۔ جسے ظاہرا لوگ دیکھ سکیں + اُنکی سخاوت فخرانہ تھی۔ اُن کی دعائیں لمبی لمبی تھیں + (متی ۶ - ۲ - ۵ + متی ۲۳ - ۵ - ۱۴ - ۲۳ - ۲۵) لیکن اُن کے پاس کونسی چیز نہ تھی؟ (متی ۱۵ - ۸ - ۹ + و ۲۳ - ۲۷ - ۲۸) سو حالانکہ اُنہوں نے بعضے احکام۔ مثلاً پانچواں (مرقس ۷ - ۹ - ۱۳) اور دسواں (لوقا ۱۶ - ۱۴) بجالانے میں کچھہ کوشش نہ کی۔ مگر چوتھے حکم کی بابت بہت کوشش کی کہ اُسکا بجالانا لوگ دیکھہ سکتے تھے۔ اور ایسے سخت قاعدے۔ جو خدا نے نہ فرمائے تھے۔ مقرر کئے۔ اور جو اُن بیچارے لوگوں کے لئے ایسے سخت تھے کہ وہ ہمیشہ اُنہیں نہ

یاد رکھہ سکتے نہ بجا لا سکتے (متی ۲۳-۴) سو سبت کا دن ایک بوجھہ ہو گیا تھا۔ اور لوگ فریسیوں کے خوف سے ایسے ویسے کام کرنے سے ڈرتے تھے + کیا یہہ خدا کی مرضی کے موافق تھا؟

لیکن فریسیوں کا سبت کا ماننا اُنکے اور دینی کاموں کی مانند صرف دکھانے کے واسطے تھا + اور یہہ بات اُنکی دوسری حالتونسے ظاہر ہوتی ہے۔ مثلاً +

(ا) کھیتوں میں +

شاگردوں نے کیوں بالیں توڑی تھیں؟ (متی ۱۲-۱) کس طرح بھوکھے ہوئے تھے؟ غالباً اِس لئے کہ بھیڑ کی بہتایت سے یسوع کو مدّت تک تعلیم دینی پڑی۔ اور کھانے کی فرصت نہ ملی + (مرقس ۳-۲۰ + ۶-۳۱) فریسی بھوکھے نہ تھے + کیونکہ سبت روزہ کا دن نہ تھا۔ اور بے شک اُنھوں نے بہت کھایا ہوگا + جبکہ اُنھوں نے اِن بیچارے بھوکھے شاگردوں کو سوکھے دانے کھاتے دیکھا۔ تو اُنہیں کیا خیال کرنا چاہئے تھا؟ کیا وہ خوش ہوئے کہ اُنہیں کچھہ ملا؟ بے شک وہ خوش ہوئے لیکن کیوں؟ اِسلئے کہ اب اُنہیں الزام کا موقع ملا + کیا اُن کے سبت کا ماننا پاک طور پر اور مہربانی کے خیالات سے تھا؟

(ب) یہہ خاصیّت فریسیوں کے کام سے بھی ظاہر ہوئی کہ عبادت خانے میں یسوع کی گھات میں لگے رہتے تھے + (زبور ۳۷-۳۲-۵۶ + یرمیاہ ۲۰-۱۰) کیا ایسے کام کو اُنہیں عبادت خانے میں آنا چاہیے تھا؟

کیوں گھات میں لگے رہتے تھے؟ کیا محبّت سے۔ یا کسی اور سبب سے؟ اور جبکہ وہ یسوع کے چوتھے حکم ماننے کی بابت ایسے سخت گیر تھے۔ تو خود اپنی کینہ ورنظروں اور خیالوں سے کس حکم کو توڑتے تھے؟ (۱ یوحنا ۳-۱۵)

۲۔ یسوع نے سبت کے دن کیسا معاملہ کیا؟

کیا اُس نے اُسے منسوخ کیا؟ (ایک میر عمارت جو کسی گھر کو مرمّت اور آراستہ کرنا چاہتا ہے اُسے گراتا نہیں)

کیا یسوع نے کہا کہ سبت کا دن صرف یہودیوں کے واسطے ہے؟ اور کہ میں اُسکے منسوخ کرنے کو آیا ہوں؟ ہرگز نہیں + سبت انسان کے واسطے ہوا + (مرقس ۲-۲۷) ہر ایک آدمی کے واسطے۔ سب کے واسطے ایک بخشش ہے +

اگر وہ سب کے لئے بخشش ہے۔ تو کیا یسوع نے کہا کہ ہر ایک جسطرح چاہے اُسے استعمال کرے؟ نہیں۔ کیونکہ ہر ایک پر راستی سے استعمال کرنے کا اعتماد نہیں + سو خدا نے سبت کی بابت قاعدے مقرر کئے۔ جنکا ماننا واجب ہے۔ لیکن ایک سبت کا بھی خداوند ہے۔ حکم کے تابع نہیں۔ بلکہ جسطرح چاہے اُسے استعمال کرسکتا ہے۔ وہ کون ہے؟ (مرقس ۲-۲۸) وہ کیوں ایسا کرسکتا ہے؟ نہ صرف اس لئے کہ وہ خدا ہے۔ بلکہ اسواسطے بھی۔ کہ وہ ابنِ آدم ہے۔ اِس لئے کہ وہ کامل انسان ہے اور اعتماد کے لایق اور جسقدر کہ کوئی اُس سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ اُسیقدر وہ شخص یسوع کی مرضی کے موافق سبت کے دن کے استعمال کرنے میں

زیادہ آزادگی پاتا ہے + کیونکہ اُسپر اعتماد ہے کہ وہ شخص اُسکا استعمال ٹھیک کریگا۔
لیکن کس طرح ٹھیک کرے گا؟ یہہ بات یسوع کے جواب سے جو اُس نے فریسیوں کو
دیا معلوم ہوتی ہے +

(ا) یسوع نے گیہوں کا توڑنا اور کہانا کس طرح روا رکھا؟
داؤد کے پاک روٹی کھانے کو اس سے کیا علاقہ ہے؟ (مرقس ۲-۲۵-۲۶) داؤد
اور جو لوگ اُس کے ساتھ تھے بھوکے تھے۔ اور اگر کھانا نہ ملتا تو ساؤل سے بھاگنے کی
طاقت نہ پاتے + سو اُنہوں نے ضرورت کے لئے خلاف شرع کیا اور (متی ۱۲-۵)
کاہنوں کو ضرورت کے لئے سبت کے دن کام کرنا روا تھا۔ سو (ا) ضرورت کے کام روا ہیں
اور سبت ہمارے لئے ایک بوجھہ نہیں +

(ب) یسوع نے چنگا کرنے کو کس طرح روا رکھا؟ (مرقس ۳-۴) جان بچانا یا جان
سے مارنا؟ تو فریسیوں کی کیسی ملامت ہوئی + وے لوگ کس بات کی کوشش میں تھے؟
(آیت ۶) اِس کلام سے وہ کیونکر روا ہوا؟ کسی نے اِس بیچارے کے مارنے کا ارادہ نہ کیا
تھا۔ لیکن نیکی سے غفلت کرنا نقصان پہونچانا ہے + مثلاً اگر زخمی آدمی سامری کے آنے سے
پہلے مرجاتا تو کیا کاہن اور لاوی گناہ گار نہ ہوتے؟ سو (ب) رحم اور مہربانی کا کام کرنا
چاہئے سبت اوروں کو تکلیف میں چھوڑنے کے لئے نہیں ہے +

۳- ہمیں سبت کو کسطرح کرنا چاہئے

خدا نے ہمیں ہفتہ میں سات دن بخشے + چھہ دن ہمارے کاموں کے لئے۔

ایک دن اپنے لئے + کیا روا ہے کہ اِس ایک دن کو بھی اُن چھہ کی مانند اپنے کاموں اور
کھیل میں صرف کریں؟ مثلاً اگر کوئی شخص اپنے لڑکے کو سات روپے دے۔ چھہ تو اسکے
لئے۔ اور ایک اپنے کام کے لئے۔ تو اگر وہ لڑکا اِس ایک کو بھی اپنے کام میں خرچ کرے تو
ہم اُسکی بابت کیا خیال کرینگے؟

پس سبت کو کس طرح ماننا چاہیئے۔

ایک نہایت ضروری چیز ہے جو فریسیوں کے پاس نہ تھی یعنے شکر گذار اور فرمانبردار
دل + ہر اِتوار اسپر غور کرنا چاہیئے۔ کہ آج میرا بچانے والا جس قبر میں میری خاطر پڑا
اُس سے اُٹھا ہے + مجھے اِسے پیار کرنا چاہیئے۔ آج کے دن وہ پاک روح ہمارے دل
پاک کرنے کو اُترا مجھے اُس سے مدد مانگنی چاہیئے۔ تو اِس صورت میں سبت کچھہ بوجھہ نہ
نبے گا + ضروری کاموں کو خوشی سے ہم کریں گے۔ جس قدر ہو سکے۔ ضروری کام
کم کریں گے۔ تاکہ خدا کی بندگی کے لئے وقت زیادہ ملے۔ اور رحم۔ اِس لئے نہیں
کریں گے کہ ضروری ہے۔ بلکہ اس لئے کہ ہم بہت چاہتے ہیں + خدا کی بندگی کریں گے۔
اور اُس کا حال زیادہ سیکھیں گے۔ اُسکا کلام مطالعہ کرینگے۔ اور یہہ سب کام شوق سے
کریں گے +

سب لوگ آسمان کو جانا چاہتے ہیں۔ لیکن آسمان کس کو کہتے ہیں؟ (عبرانیوں
۴-۹) کیا تم اُسے چاہتے ہو؟ اگر ہم ہمیشہ کے سبت کو چاہتے ہیں۔ تو اِس جہان کے
سبتوں میں خوشی کرنا چاہیئے +

تفسیر

(۱) یہودی تواریخ میں اِس بات سے زیادہ کوئی اور تعجب کے لائق نہیں۔ کہ جب بابل کے لوگ یہودیوں کو گرفتار کر لیگئے۔ تو اُنکی رسموں میں فرق آگیا۔ چنانچہ اِس سے پہلے اکثر یہودی بُت پرستی میں گرفتار تھے۔ لیکن بعد ازاں ایسا کبھی نہ ہوا + پہلے اپنی رسموں کے قانونوں پر کم فکر کرتے۔ اور پیچھے ہر ایک چھوٹی چھوٹی بات کو خوب بجالاتے۔ بلکہ اُن کے ربّیوں نے اپنی روایتوں سے اِن قانونوں کو بہت بڑھا دیا تھا۔ چنانچہ سبت کے دن کی نسبت ایسا ہی ثابت ہوتا ہے + پیغمبروں کی کتابوں سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ بادشاہوں کے وقت میں سبت کے دن کو لوگ کم مانتے تھے۔ اور بعد ازاں فریسیوں نے بہت کوشش کی۔ اور اِسکے لئے ایسے قانون بنائے۔ کہ اِس کا ماننا ایک بھاری بوجھ معلوم ہونے لگا + چنانچہ بیان ہے۔ کہ اُنتالیس ۳۹ قسم کے کام سبت کے توڑنے والے ہیں + مثلاً یہہ۔ کہ اِس دن گھاس کو پائمال نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہہ قریباً فصل کا کام ہے اور میخ والی جوتیاں نہ پہننا چاہئے۔ کیونکہ یہہ میخیں ایک بوجھ ہیں اور بوجھ اُٹھانا منع ہے + اور کسی درزی کو اپنے پاس جمعہ کے پچھلے پہر سوئی نہ رکھنی چاہئے۔ مبادا کہ سبت کا دن شروع ہو جائے۔ اور سوئی جو ایک بوجھ ہے اُس کے پاس رہے + معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی منادی کی ایک خاص غرض یہہ تھی۔ کہ سبت کے دن کو ایسے سخت اور ظلم کے قانونوں سے آزاد کرے۔ اُس نے معجزوں میں سے جو انجیل میں مندرج ہیں۔ سات معجزے سبت کے دن دِکھائے + (لوقا ۴۔ ۳۸۔ ۳۹ + ۶۔

۱۰-۱۳-۱۴+۱۴-۱۴-۱ + یوحنا ۵-۹-۹-۱۴) چھہ اِن میں سے خودبخود دکھلائے۔ اور چنگا کرنے کے معجزے جو اُس نے خودبخود دکھلائے۔ دو کے سوائے۔ سب سبت کے دن کئے گئے + اِس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے خداوند نے اِس غرض سے سبت کے دن معجزے دکھائے۔ تاکہ اسپر بحث ہو۔ اگرچہ وہ اور دنوں میں بھی چنگا کر سکتا تھا + چنانچہ چنگا کرنے کے دو معجزوں کے ساتھ جنہوں نے لوگوں کے دلوں پر بہت تاثیر کی۔ ایسے حکم تھے۔ جنسے مشہوری کی غرض پائی جاتی تھی + (یوحنا ۵-۸-۹-۷) اور یہہ بھی خیال کرنے کے لایق ہے کہ مسیح کا غصّہ ہونا۔ جو اِس سبق میں مذکور ہے صرف اِسی بات پر تھا۔ اور اِس میں کچھہ شک نہیں۔ کہ فریسیوں کی ریاکاری اور ظلم جو اِس دن کے متعلق تھے۔ مسیح کو نہایت ہی بُرے معلوم ہوتے تھے +

(۲) دوسرے کے کھیت میں سے چلتے چلتے دانے توڑنے کی شریعت میں اجازت تھی۔ چنانچہ اب تک پورب کے اکثر ملکوں میں دستور ہے + فریسیوں کے نزدیک شاگردوں کا یہہ قصور تھا۔ کہ اُنہوں نے سبت کے دن ایسا کیا۔ کیونکہ اُن کی سمجھہ میں ہاتھہ سے توڑنا کاٹنے کی مانند۔ اور ہاتھہ میں ملنا کوٹنے کی مانند تھا + (لوقا ۶-۱) اور یہہ دونوں کام سبت کے دن شریعت میں ممنوع تھے +

اڑتیسواں سبق

بارہ رسولونکی بابت

"میری بھیڑیں چرا"

مرقس ۳-۶-۱۹+ متی ۹-۳۵-۳۸+ مرقس ۶-۷-۱۳+ لوقا ۶-۱۲-۱۶+۹-۱-۶+

اب یسوع خطرے میں تھا+ اُس کے دشمنوں نے۔ جو یروسلم میں تھے فقیہوں کو جلیل میں بھیجا تاکہ فریسیونکو اُسکی مخالفت پر برانگیختہ کریں + وہ اُسکی بابت کیا کہہ سکتے ہیں؟ وہ اُس سبت کے توڑنے کی بابت کہتے اور آدمیونکو اُسکی گھات میں لگاتے ہونگے۔ جیساکہ پچھلے سبق میں بیان ہوا+ کفرناحوم کے سردار پہلے ہی یسوع کو پسند نکرتے تھے۔ لیکن اب وہ جل گئے۔ اور اُسکی برداشت نکرسکے۔ سو وہ اُسکے ہٹانے کو کیا کرینگے؟ ہیرودیس جلیل کا سردار تھا+ اُسکے امیروں کے پاس جائینگے۔ تاکہ وہ اُنکی مدد کریں۔ دیکھو کہ سخت گیر فریسیوں اور عیّاش امیروں نے اُسکی مخالفت پر اتفاق کیا (آیت ۶)

یسوع کیا کریگا؟ ہنوز اُس کے دُکھ اُٹھانے کا وقت نہیں آیا+ کچھ مدّت تک وہ شہر سے دریا کی طرف نکل جائیگا (آیت ۷) جہاں ہمیشہ پار جانیکے لئے کشتی مل سکتی تھی+ وہ پہاڑوں میں (آیت ۱۳) جہاں آدمی گوشہ نشین ہو سکتا ہے۔ جائیگا+ جبکہ یسوع خلوت میں تھا۔ اُس نے ایک بڑا نتیجہ وار کام کیا۔ جسکا آج بیان ہوتا ہے+

تم نے کبھی بھیڑوں کا گلہ گڈریے کے بغیر دیکھا ہوگا؟ کہ حیران۔ پریشان۔ تھکا ہوا۔

خوف زدہ ہوتا ہے + اور ڈر سے کھڑے ہو کر۔ اِدھر اُدھر۔ دیکھتا ہے + یسوع نے ایسا ہی دیکھا۔ اب جو کچھ اُس نے کیا ہے بیان کرینگے +

ا۔ بھیڑیں گڈریئے کے بغیر

کیا شہر کو چھوڑ کر یسوع گوشہ نشین ہوا؟ (آیت ۷-۸) آگے کی نسبت ایک بڑی بھیڑ دور دراز ملکوں سے اُس کے پاس آئی تھی + وہ اُس شخص کو۔ جو اُن کو تسلّی دیتا اور سکھلاتا اور چنگا کرتا تھا قتل کرنا نہ چاہتی تھی + ایسی بڑی بھیڑ تھی۔ کہ اُنسے بچانے کے لئے یسوع کو کشتی میں بیٹھنا پڑا (آیت ۹) لیکن وہ بے فایدہ نہ آئی۔ دیکھو کہ یسوع نے اُن کے واسطے کیا کیا۔ اور اُس نے اُنہیں کیوں چنگا کیا؟ کیا اپنے آپ کو مشہور کرنے کے لئے + یا اسلئے کہ فریسیوں کے مقابلہ پر بھیڑ کو برانگیختہ کرے؟ (آیت ۱۲) وہ چاہتا تھا کہ جسقدر ہو سکے۔ پوشیدہ طور پر اُن سے نیکی کرے + یشعیاہ نبی نے مسیح کی بابت ایسا ہی لکھا + (یشعیاہ **۴۲**-۱-۴ + متی **۱۲**-۱۵-۲۱)

اب دیکھو کہ یسوع نے اِس انبوہ کی طرف نظر کر کے کیا سوچا؟ اور کیا سمجھا؟ (متی **۹**-۳۶) اُس نے اُس امر کا جو فریسی اُس سے کرنا چاہتے تھے کچھ فکر نہ کیا۔ بلکہ اُس بات کا افسوس کیا جو فریسی اُن لوگوں سے گڈریوں کی مانند برتاؤ کرتے + اُنہیں سیدھا راستہ دکھلانا اور اچھی تعلیم سے سکھلانا اور نرمی سے پیش آنا چاہے۔ کیا اُنہوں نے ایسا کیا تھا؟ اگر کرتے تو جب یسوع نے غریبوں کو خوشخبری سُنائی۔ وہ اِسکو نئی اور عجیب بات کیوں

سمجھتے ؟ (متی ۱۱-۵)

فقیہہ لوگ اُن گڈریوں کی مانند تھے جنھیں حزقیل نبی نے دھمکایا + (حزقیل ۳۴-
۱-۱۰) سو یہہ لوگ بباعث خوراک نہ ملنے کے ناتوان ہوگئے - اور بباعث خبردار نہونے
کے تتر بتر ہوگئے + یسوع نے یہہ سب کچھہ دیکھکر کیا سوچا ؟ کیا اُس نے کبھی پہلے ترس کھایا تھا ؟
اِس اچھے گڈرئیے کے آسمان سے اُترنے کا باعث - (یوحنا ۱۰-۱۱) بجز کھوئی ہوئی بھیڑوں
کے تلاش کرنے اور بچانے کے اور کیا ہے ؟ (متی ۱۸-۱۱-۱۳) اور یہہ لوگ جنپر وہ ترس
کھاتا ہے صرف تھوڑے ہی سے ہیں جو پراگندہ ہیں (یوحنا ۱۰-۱۶) وہ اُن پر بھی غرض
سب پر ترس کھاتا ہے +

وہ اُن کے واسطے کیا کرے گا ؟ وہ پاسبانوں کو اُنکی نگہبانی کے لئے مقرر کریگا +

وہ کون تھے ؟

۲- بھیڑونکے لئے پاسبانوں کو مقرر کرنا

یسوع لوگوں سے الگ ہوکے صرف اپنے شاگردوں کو ساتھہ لئے ہوئے -
پہاڑوں کو چلا گیا + وہ سب شاگرد ہیں - یعنے سیکھنے والے + اُس نے بعضوں کو اُن سے
زیادہ درجہ دینے کے لئے چُن لیا - یعنے رسول کرکے اُنہیں اور جگہہ بھیجا + جو کام وہ
اب کرنا چاہتا ہے بڑا بھاری ہے + اُس نے اُسے کس طرح شروع کیا ؟ (لوقا ۶-
۱۲-۱۳) تمام رات کی دعا پر ذرا غور کرو ہم کسی بھاری کام کو کس طرح شروع
کرتے ہیں ؟ کیا ہم کو یسوع کی نسبت دعا مانگنے کی کم ضرورت ہے ؟ جب صبح کو سب

اُس کے گرد جمع ہوئے - تو اُس نے اُن میں سے بعضوں کو چُن لیا +

(ا) چُنے ہوؤں کا بیان +

(آیت ۱۶-۱۹+ متی ۱۰-۲-۴+ لوقا ۶-۱۴-۱۶) اُن میں سے سات کی بابت جو خاص طور پر بُلائے گئے بیان ہو چکا ہے - یعنے چار مچھوے اور محصول لینے والا - اور فیلبوس - اور اُسکا دوست - اب پانچ اور بُلائے گئے + اب دیکھو کہ کس قسم کے آدمی کمزور اور پراگندہ ہوئی بھیڑوں کی خبرداری کو برگزیدہ کئے گئے + نہ کوئی سخت گیر - نہ عالم فقیہہ بلکہ مچھوے محصول لینے والے وغیرہ سرزور پطرس + شکّی توما تند مزاج شمعون + یوحنّا اور یعقوب جو قریباً اُسکی مانند تند تھے + پر ایک بات میں وہ سب برابر تھے - یعنے اس میں کہ وہ سب یسوع پر ایمان رکھتے تھے - اور اُسکی تابعداری پر مُستعد تھے + بھیڑوں کی خبرداری کرنے کے وہ لوگ بہت لایق ہیں جو کہ بھیڑوں کے مالک کے تابعدار ہوں +

(۲) کیا کام اُن کو دیا گیا؟ (آیت ۱۴-۱۵)

(ا) منادی کرنا + کس طرح منادی کریں؟ (متی ۱۰-۷) وہی جو یسوع منادی کرتا تھا + (ب) اور معجزے دکھانے + ویسے ہی جیسے یسوع نے کئے + کن کو منادی اور کن کو چنگا کرنا چاہئے؟ انہیں لوگوں کو جن پر یسوع ترس کھاتا تھا - یعنے اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو + (متی ۱۰-۶) پہلے اُن کو - اور پھر اوروں کو بھی (یوحنّا ۱۰-۱۶+ متی ۱۰-۱۸)

(۳) اِس کام کے لئے رسول کس طرح تربیت پاوے؟ (آیت ۱۴)
"کہ اُسکے ساتھ رہ سکیں" + پطرس اور بعضے اور ہمیشہ اُس کے ساتھ رہتے تھے۔
اب سے بارہ ہی رہیں گے اور باوجودیکہ رسول ہوگئے۔ تو بھی یسوع سے سیکھتے رہیں گے +
کیا سیکھیں گے؟ (ا) منادی کے طریق یسوع کی عام باتوں کو سُنیں گے۔ اور وہ
اُنکو خلوت میں بھی تعلیم دیگا (ب) اور معجزوں کے طریق بتلائے گا + اُسکی بابت کیا سیکھنا
تھا؟ وہ قدرت جو اُس نے اُنہیں دی تھی۔ لیکن وہ اُس قدرت کو۔ ایمان کے بغیر
کام میں نہیں لاسکتے + (جیسا کہ بندوق اگر اچھی طرح سے نہ چلائی جائے تو بیفایدہ ہے) (متی
۱۷-۱۶-۲۰) اور کیسا ایمان چاہیے تھا؟ اِس بات پر یقین رکھنا کہ جب یسوع لوگونکو
چنگا کرنے کا حکم دے۔ تو اُسکی یہہ مُراد ہے۔ کہ رسولوں کو چنگا کرنے کی طاقت ملی۔ اور
وہ اِس ایمان کو صرف اُسکے ساتھ رہنے سے۔ اور اُس کے جاننے سے۔ اور اُسکی محبّت
اور قدرت کی بابت اور زیادہ سیکھنے سے حاصل کرسکتے ہیں +
حالانکہ اب تک سیکھتے تو تھے۔ لیکن رسول بھی تھے۔ سو دو دو ہوکر قریب قریب کے
شہروں میں جائینگے + (مرقس ۶-۷) سو اِس طرح جو اُنہوں نے سیکھا اُسکی مشق کریں گے
(مثلاً اُس لڑکے کو جو لکھنا سیکھتا ہے۔ دو باتیں ضرور ہیں یعنے پہلے مشق کو دیکھنا۔
پھر لکھنا) تو اِس طرح آہستہ آہستہ رسول بھی بڑے کام کرسکیں گے +

(۴) اُن کے کاموں سے کیا نتیجہ نکلیگا؟ (متی ۱۰) اُن کو اپنے اُستاد کی نسبت
لوگوں کی خوش خُلقی کی اُمید نہ رکھنی چاہیے + وہ بھی تو رد کئے جائیں گے۔ دُکھ

اُٹھائیں گے۔ دشمنی سہیں گے۔ توبھی اُن کو کچھ ڈرنا نہ چاہئیے۔ کیونکہ خدا اُن کی خبرداری کریگا+ بعضے سُنیں گے اور ایمان لاویں گے اگر کسی گھرانے میں ایک نہ ایمان لاوے۔ تو دوسرا لائے گا۔ اور آخری دن یسوع خود اپنے رسولوں کی شہرت کرے گا +

ہم بھی مسیح کی نظر میں بھیڑوں کی مانند ہیں

لیکن کیا ہم کھوئی ہوئی بھیڑیں ہیں؟ کیا اقرار کرتے ہیں؟ ہم نے خطا کی ہے'' وغیرہ (زبور **۱۱۹**۔ ۱۷۶+ یشعیاہ **۵۳**۔ ۶+ ا پطرس **۲**۔ ۲۵) لیکن مسیح گڈریوں کو بھیڑوں کے ڈھونڈھنے اور خبرداری کے لیے بھیجتا ہے + پطرس کو کیا حکم ملا؟ (یوحنا **۲۱**۔ ۱۵۔ ۱۷) اور جب پطرس نے اور خادم الدین کو لکھا تو انہیں بھی اُس نے یہی فرمایا + (ا پطرس **۵**۔ ۱۔ ۴) خدا کے خادم الدین پاسبان کہلاتے ہیں اور سکھلانیوالے بھی پاسبان ہیں۔ لیکن اُس سے کم درجے کے بّروں کے چرانے کے لئے +

کیا بھیڑوں کو گڈریے کی پیروی کرنا اور اُس سے خوراک لینی ضرور نہیں؟ اگر نہیں تو کیسے بیوقوف ہیں! تم کیسا کرتے ہو؟

ایک اور بات ہے + روحانی بھیڑیں خود گڈریے بن سکتی ہیں + شاگرد رسول بن سکتا ہے + متعلم معلّم ہوسکتا ہے + کون مسیح سے کہے گا کہ ''میں حاضر ہوں مجھے بھیج'' +

اُنتالیسواں سبق

دشمن اور دوست کا مقابلہ

مرقس ۳-۲۰-۳۵+متی ۱۲-۲۲-۵۰+لوقا ۱۱-۱۴-۲۶+

اگر کوئی ہمارا مطلب نہ سمجھے - اور ہم پر ہنسے - اور جھوٹی نالش کرے - تو کیسی رنج کی بات ہے - خصوصاً جبکہ ہم راستی اور نرمی سے معاملہ کریں اور ہمارے اچّھے کام بُرے سمجھے جائیں + اِسی طرح حضرت داؤد نے بہت تکلیف اُٹھائی (زبور ۳۵-۱۱-۷ اور ۵۶-۵-۶+۵۹-۳-۴) اگر اپنے خاندان یا دوستوں سے ایسا معاملہ پیش آوے تو بہت ہی بُرا ہے + (زبور ۳۱-۱۱+۴۱-۹+۵۴-۱۲-۱۴+۶۹-۷-۸)

لیکن یسوع کو جبکا داؤد سلطنت کرنے اور دُکھ اُٹھانے میں بھی ایک نمونہ تھا - سب سے زیادہ تکلیف پہونچی + اِسکی بابت آج بیان کرتے ہیں +

۱- مقابلہ کا بیان

(۱) دوستوں کی طرف سے + یسوع کی ماں نے جو کچھ ہو رہا تھا یعنے اُسکی تعلیم اور مُعجزوں - اور بڑی بھیڑ کے پیچھا کرنے وغیرہ کی بابت کیا خیال کیا ہوگا؟ وہ بات جو فرشتہ نے اُس سے فرمائی تھی یاد کر کے خوشی نہ ہوئی ہوگی کہ اُس لڑکے کو اُوسکے باپ داؤد کا تخت ملیگا -

لیکن وہ اب اسکا تعجب کرتی ہوگی کہ اب بجائے مبارک بادی کہنے کے تمام سردار۔ اور معلّم۔ کاہن۔ اور فقیہہ یسوع کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہہ کس طرح ہو سکتا؟ کیا وہ حد سے بڑھتا جاتا ہے؟ کیا یہہ بات ٹھیک ہے کہ سرداروں کو ناراض کر کے محصول لینے والوں کو، گزیدہ کرتا ہے؟ اگر وہ اِس سازش کی بابت جسکا ذکر پچھلے سبق میں ہوا۔ جانتی۔ تو کیا سوچتی؟ اور اُس کے خاندان میں سے بھی بعضے یسوع پر ایمان نہ لائے + اِس سے مریم کی حیرانی زیادہ ہوئی ہوگی + لیکن یہہ ایک اچھّی بات ہوئی کہ اب یسوع ہوشیاری سے خلوت میں گیا۔ تو اُمید ہے کہ آیندہ کو اور طرح سے چلیگا +

ایک دن اُس کے کفرناحوم میں آنے کی خبر مشہور ہوئی۔ اور اُس کے بارہ شاگرد نیا عہدہ پاکے اُس کے ساتھ تھے + اب وہ فریسیوں کا مقابلہ کرے گا۔ اور اب ایک اور خطرہ ہے۔ کہ اِتنی بھیڑ جمع ہوئی تھی۔ کہ باوجودیکہ اُس نے تمام رات پہاڑ پر کاٹی۔ تو بھی اُسے کچھہ کھانے کو نہ ملا ہوگا آیت ۲۰ + کیا وہ کام کرنے سے ناطاقت نہ ہو جائیگا؟ دیکھو کہ مریم اور لوگوں کے ساتھہ دوڑتی گئی آیت ۲۱۔ اور یہہ کہتی تھی۔ کہ بیشک وہ بیخود ہے اور ہمیں ضرور ہے کہ اُسے لیجا کے اُسکی خبرگیری کریں + اُنہوں نے اُس کی بابت ایسا خیال کیوں کیا؟

(۲) دشمنوں کی طرف سے بھی مقابلہ ہوا +

فرض کرو کہ ہم اُس گھر میں ہیں جہاں یسوع اُترا + شاید پطرس کا ہے + یہہ گھر لوگوں سے بھرا ہوا ہے۔ جیسا کہ پہلے ایک دفعہ ہو چکا جبکہ وہ آس پاس کے شہروں سے گشت کرکے

آیا تھا (مرقس ۲-۱-۲) بڑی دُھوم مچ گئی۔ کیونکہ اُس نے ایک ہی آدمی پر تین معجزے ظاہر کئے (متی ۱۲-۲۲-۲۳) دیو نکالا گیا۔ اندھی آنکھیں روشن ہو گئیں اور گونگی زبان بولنے لگیں + وہ پکارتے تھے کہ بے شک یہہ ہی مسیح ہے + اب فریسی کیا کر سکتے ہیں؟ (لوقا ۱۹-۴۷-۴۸) اُن مکّاروں نے جو یروشلم سے بھیجے گئے ایک تجویز نکالی + دیکھو کہ وہ بھیڑیں کس طرح گھُستے جاتے تھے۔ اور یہہ کہتے تھے۔ کہ بے شک دیووں کو نکال سکتا ہے۔ کیونکہ اُن کا سردار جسکا نام بعلزبول ہے اُسکے ساتھ ہے۔ اور کچھ عجب نہیں اگر دیو اپنے سردار کا حکم مانیں + کیا ہی تعجب کی بات ہے کہ وہ یسوع کی بابت جو خدا کا قدّوس ہے۔ اور جس سے دیو عداوت رکھتے اور ڈرتے تھے ایسی باتیں کہتے تھے + یہہ گمان اُس گمان سے جو اُس کے رشتہ داروں نے اُسکی بابت خیال کیا بہت ہی بُرا ہے اُس کا بیخود سمجھنا تعجب کی بات ہے۔ لیکن شیطان کا رفیق ہونا۔ اور شیطان کا اُسکے وسیلے لوگوں کو فریب دینا اور سب بُری باتوں سے بدتر ہے (متی ۱۱-۱۹) گویا کہ یہہ ایسا ہوا کہ وہ نکالا ہوا دیو کہنے والوں میں داخل ہوا۔ اور اُنکی آنکھیں اندھی کیں۔ اور اُنکی زبانوں کو نہ گونگی۔ بلکہ کُفر بکنے والی بنا دیا + حالانکہ یہہ وہ دینی سردار تھے۔ جنکو گڈریوں کی مانند کھوئی ہوئی بھیڑوں کا ڈھونڈھنا اور اُنکی خبرداری کرنی چاہیئے تھا +

۲- یسوع اِس مقابلہ سے کِسطرح پیش آیا؟

(۱) دشمن کا مقابلہ + کیا اُسے اُنپر غصّہ ہونا اور اُنہیں سختی سے ڈانٹنا لازم

نہ تھا؟ لیکن اُسکا مطلب تھا اِس نقصان کو رفع کرے۔ سو اُس نے اِس امر پر نرمی سے بحث کی + دیکھو کہ کس طرح (آیت ۲۳-۳۰)

(ا) اُس نے ظاہر کیا کہ اُنکی باتیں کیسی بے دلیل ہیں + آیت ۲۳-۲۶ + اگر شیطان دراصل اُس میں ہے تو کیا وہ لوگوں کو شیطانوں سے بچاتا اور دیوُں کو نکالتا۔ اور بیماروں کو چنگا کرتا۔ اور آدمیوں کو گُناہوں سے پاک کرتا۔ اور اُنکو خوش کرتا۔ تو اِس حالت میں شیطان اپنے آپ سے مقابلہ کرتا + پھر کیا ہوتا؟ کیا اگر کسی بادشاہت میں خانہ جنگی ہو جاوے۔ تو وہ مُلک دُشمنوں سے مقابلہ کر سکتا ہے؟ کیا وہ خاندان جسمیں ہمیشہ لڑائی ہو۔ خوشحال رہ سکتا ہے؟ شیطان ایسا بیوقوف نہیں کہ اپنے ہی کاموں کو خراب کرے +

(ب) یسوع نے اُنہیں اِس سوچ میں ڈال دیا کہ وہ حقیقت میں کون ہے؟ آیت ۲۷ (لوقا ۱۱-۲۰-۲۲) شیطان زور آور ہے۔ تو بھی تم دیکھتے ہو کہ اُسکا مال۔ جو کہ اُس نے خدا سے لے لیا یعنے آدمی کی عقل اور دل و مال اُس سے چھینا گیا۔ سو ایسا کون کرسکتا ہے؟ ضرور ہے کہ چھیننے والا اُس سے زور آور ہو۔ سو کون ہوگا؟ یشعیاہ اور یوحنّا بپتسمہ دینے والے نے یسوع کی بابت کیا پیشین گوئی کی تھی؟ (یشعیاہ ۴۰-۱۰- ۴۹-۲۴-۲۵+ ۵۳-۱۲+ لوقا ۳-۱۶) اِس صورت میں یسوع کون ہوگا؟ (قلسیوں ۲-۱۵+ عبرانیوں ۲-۱۴+ ۱ یوحنّا ۳-۸) تب بے شک خدا کی بادشاہت نزدیک آئی" +

(ج) اُس نے ایسے کفر بکنے کی سزا سے اُنہیں مطلع کیا آیت ۲۸-۳۰- کہ وہ کس طرح
خطرے میں تھے + کیا اِس گناہ کے لئے کہ اُنہوں نے یسوع کو بُرا کہا؟ بے شک۔ لیکن تو
بھی ممکن ہے کہ باز آویں۔ اور توبہ کریں۔ اور معاف کئے جاویں جیسا کہ سولوس نے کیا۔
(۱ِمطاؤس ۱-۱۳) لیکن باز آنا اور توبہ کرنا تب ہی ہو سکتا ہے۔ کہ جب روح القدس
اُن کے دلوں میں تاثیر کرے + (رومیوں ۸-۹-۱۴ + افرنتیوں ۱۲-۳) سو مغفرت
کے کلمہ میں لکھا ہے "آؤ ہم اُسکی منت کریں کہ سچی توبہ کی توفیق اور اپنی روح القدس ہمیں
دے"۔ لیکن اگر وہ ہمیشہ اُسکی مخالفت کریں تو وہ کس طرح تاثیر کر سکتا ہے؟ (اعمال ۷-
۱۵) اُنکی مخالفت کس طرح معلوم ہوئی؟ یوں۔ کہ وہ عمداً گناہ کرتے اور یسوع کی نسبت جان
بوجھکر جھوٹی باتیں کہتے تھے + کیسے خطرے کی بات یہہ ہے! کیونکہ اُن کے گناہ ہمیشہ اُن پر
رہیں گے + داؤد کی مانند دعا مانگو کہ "عمد کے گناہ سے مجھے باز رکھ" (زبور ۱۹-۱۳)

(۲) دوستوں سے پیش آنے کی بابت + جبکہ یسوع ایسی باتیں کر رہا تھا تو اُس گھر میں
کون آئے؟ (آیت ۳۱) اور کس لئے؟ (آیت ۲۱) بھیڑ کے سبب اندر نہ جا سکے تو اُنہوں نے
پیام بھیجا۔ اب دیکھو کہ یسوع نے کیا جواب دیا؟ آیت ۳۳-۳۵ اُسکی کیا مُراد تھی؟ دنیا میں
اُسکی ماں اور رشتہ دار تھے۔ لیکن علاوہ اِس کے۔ وہ خدا کا بیٹا بھی تھا۔ تو سب خدا کا
خاندان اُس کے رشتہ دار تھے۔ اور اُسکی ماں کے رشتہ سے زیادہ قریبی تھے۔ خدا کا
خاندان کون ہے؟ آیت ۳۵ + جو خدا کی مرضی پر چلتا ہے + وہ کون ہیں؟ دیکھو کہ اُس نے
پہلے کیا کہا تھا؟ وہ لوگ جو میرے "ساتھ ہیں" + اُنکے سوا سب اُسکے مخالف ہیں +

اُس وقت مریم اور اُسکا خاندان کس فرقے میں تھے ؟ کیا وہ خدا کی مرضی پر چلتے تھے ۔ اور ایسے کام کرتے تھے کہ وہ خدا کے فرزند اور یسوع کے روحانی رشتہ دار بننے کے لایق ہوں ؟ کون لوگ ایسے تھے ؟ آیت ۳۴ + اُس کے شاگرد اُسکی طرفداری سے نہ ڈرتے تھے ۔ سو وہ اُس کے طرفدار تھے ۔ کیا مریم کو یہہ ملامت تھی ؟ یسوع ایسا مہربان اور ایسا لایق فرزند تھا ۔ کہ وہ ظاہراً اپنی ماں کی ملامت کرنی نہ چاہتا تھا + تو بھی ماں نے یہہ معلوم نہ کیا ہوگا کہ میں نے کیسی بڑی غلطی کی ۔ اور مجھے چاہیئے کہ اُسکا سچّا رشتہ دار بننے کے لئے اُسپر بھروسا رکھوں ۔ اور دلیری سے اُسکی طرفدار بنوں +

ھم لوگ کس گروہ میں ھیں ؟ مسیح کے گروہ میں ۔ یا اُسکے مخالفوں میں ؟

کیا ہم ظاہراً اُس کے دشمن ہیں ؟ اور اُس کے گھر اور اُسکی کتاب ۔ اور اُس کے دین اور اُس کے لوگوں ۔ اور اُس کے حکموں کو ناپسند کرتے ہیں ؟ فرض کرو کہ کوئی تمہارا دوست ناگہاں بدل جائے اور سچّا عیسائی ہو جائے ۔ شیطان اُس سے نکالا جائے ۔ کیا تم اُس سے خوش ہوتے ہو ؟ یا اُس پر غصّہ ہوتے ہو ۔ یا اُسے گالی دیتے ۔ اور اُسپر ہنسی کرتے ہو ؟ تو اس صورت میں تم فقیہوں کی مانند ہو ۔ جو مسیح کے مُعجزے سے ناراض ہوتے ۔ اور اُسکے مخالف باتیں کہتے تھے +

کیا ہم یسوع کے دودلے دوست ہیں ؟ اُسکی عزّت کرتے بھی ہیں اور چاہتے بھی ہیں کہ ہم اُس کے بنیں ۔ لیکن جبکہ کوئی اُسکی ۔ یا اُسکے لوگوں کی مخالفت کرے ۔ تو ہم ڈر جاتے ہیں ۔ اور دوسری طرف ہو جاتے ہیں ؟ بے شک وہ کہیں گے کہ نہیں ۔ لیکن ایسے

لوگوں کے حق میں یسوع کیا کہتا ہے؟ (متی ۱۲-۳۰)

کیا ہم اُس کے وفادار شاگرد ہیں؟ تو اِس صورت میں ہمکو کیا اُمید ہے؟ (متی ۱۰-۲۴-۲۵) یہہ کہ لوگ ہمیں ناپسند رکھیں گے۔ اور بُرا کہیں گے۔ اور ہمکو گالی دینگے + اگرچہ ہم اِسے ناگوار جانتے ہیں۔ توبھی خوشی سے اُسکو برداشت کرنا چاہیئے + (متی ۵-۱۱-۱۲ + اعمال ۵-۴۱ + عبرانیوں ۱۰-۳۲-۳۴ + ا پطرس ۴-۱۲-۱۶) اور مسیح کے بھائی بہن بننے میں بڑا اجر ہے + اور اِس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ (رومیوں ۸-۱۷) یسوع کے موافقوں اور اُسکے مخالفوں کا کیا انجام ہوگا؟ (متی ۱۰-۳۲ و ۳۳)

تفسیر

(۱) (ا) روح القدس کے حق میں کُفر بکنے کی زیادہ بُرائی۔ نہ اِس لئے ہے۔ کہ اُسکا درجہ سب اقنوم سے بڑا ہے بلکہ اِس لئے کہ کفر سے روح القدس کی بیانات کی صفائی میں نقصان ہوتا ہے کیونکہ روح القدس کے حق میں کُفر بکنا باپ اور بیٹے کے حق میں سے کچھ زیادہ گناہ نہیں۔

(ب) سو کفر بکنے سے مسیح کی غرض صرف الفاظ یا خیالات نہیں ہے۔ بلکہ دل کی وہ حالت مُراد ہے۔ جس سے یہہ الفاظ یا خیالات نکلتے ہیں۔ اور دیدہ و دانستہ روح القدس کے فضل کے اِنکار پر مُنحصر ہے (متی ۱۵-۱۹) اور اِس لئے معافی کی اُمید نہیں کیونکہ توبہ روح القدس کے فضل کے بغیر۔ ناممکن ہے + یہہ نہیں لکھا گیا کہ فریسی اِس حالتمیں تھے + البتہ اُنکی باتوں سے اُس حالت میں پڑنیکا خطرہ معلوم ہوتا تھا +

چالیسواں سبق

مثالوں سے تعلیم دینا

"پس دیکھو کہ تم کس طرح سنتے ہو"

متی ۱۳-۱-۲۳ + مرقس ۴-۱-۳۴ + لوقا ۸-۱-۱۸ + یعقوب ۱-۲۱-۲۲ زبور ۱۱۹-۸

یسوع نے اُن دشمنوں کو جنہوں نے اُسے بعل زبول کہا۔ اور اُن دوولے دوستونکو۔ جنہوں نے اُسے بیخود سمجھا تھا دھمکایا۔ توبھی وہ دوست جو اُسکا کام بند کرنا چاہتے تھے موجود رہے (مرقس ۳-۶-۱۲) تو وہ کیا کریگا؟ دریا کنارے پھر گیا + وہاں اُس کے لئے کشتی تیّار تھی (مرقس ۳-۹) جسکی بدولت وہ لوگوں سے بچا + لیکن کیا وہ لوگ جو اُسے دیکھنا اور اُسکی باتیں سُننا چاہتے تھے۔ اُس سے علیحدہ ہو گئے؟

دیکھو کہ وہ کس طرح کنارہ پر جمع ہوے + تم کو یاد ہوگا کہ پہلے بھی اُس نے کشتی پر سے تعلیم دی تھی (لوقا ۵-۳) تو اُنہوں نے اُمید کی ہوگی کہ شاید اسی طرح پھر تعلیم دیگا + بعضے جُھکے ہوئے پتھروں پر۔ اور باقی ڈھالو ریگستان پر صفیں باندھکر۔ ایک دوسرے کے پیچھے بیٹھے تھے۔ دیکھو کہ اُس نے اُنہیں کیا کہا +

۱۔ تعلیم کا نیا طریقہ

(۱) یسوع نے کس طرح تعلیم دی؟ ہم بیان کر چکے ہیں کہ وہ کس طرح تعلیم دیا کرتا تھا

کبھی عبادت خانوں میں نوشتوں کا بیان کرتا تھا۔ اور کبھی صاف صاف حکم دیتا تھا مثلاً اُپنے دشمنوں کو پیار کرو" قسم نہ کھاؤ" اور اپنی کوٹھری میں دعا مانگو وغیرہ + نہ فقیہوں کی مانند۔ بلکہ اختیار سے + لیکن اب اُس نے بالکل دوسرے طور پر تعلیم دی۔ کیونکہ وہ تمثیلوں سے بیان کرتا تھا یعنے چھوٹی چھوٹی کہانیوں سے۔ جنکا مطلب اچھا ہوتا ہے لیکن اُسکا سمجھنا کچھ مشکل معلوم دیتا ہے + لوگ فقیہوں کی زبانی ایسی تعلیم اکثر سُنتے تھے۔ لیکن کچھ نہ سمجھتے۔ اور نہ کبھی سمجھنے کی کوشش کرتے تھے۔ اور اُن کو مشکل پہیلیوں کی مانند خیال کرتے تھے۔ لیکن اُنہوں نے سمجھا ہوگا کہ عجب بات ہے کہ مسیح۔ جو غریبوں کو آسان طور پر اور فضل کی باتوں سے تعلیم دیا کرتا ہے مثالوں سے تعلیم دیوے! اور اُسکی تمثیلوں کا۔ جو سیدھی سیدھی معلوم ہوتی ہیں کیا مطلب ہے؟ سب کچھ جو اُس نے بیجوں۔ اور کڑوے دانوں سا اور خمیر وغیرہ کی بابت بیان کیا بے شک سچ ہے۔ ہم ان کو اکثر دیکھتے ہیں۔ لیکن ان باتوں کو خدا۔ اور اُس کے قانون اور مسیح۔ اور اُسکی بادشاہت سے کیا علاقہ ہے؟

شاگرد بھی حیران تھے۔ اور جبکہ پہلی تمثیل بیان ہوئی۔ اور لوگ اُسکی بابت گفتگو کر رہے تھے۔ اُس کے شاگردوں نے اُس سے خلوت میں اُسکا مطلب دریافت کیا +

(۲) یسوع نے اس طور پر کیوں تعلیم دی؟ آیت ۱۰۔ ۱۷۔

کیونکہ وہ اب سب سے ایک سا سلوک نکر سکتا تھا + البتہ اپنے ساتھیوں میں۔ اور اپنے مخالفوں میں کچھ فرق کرنا چاہیئے تھا + وہ مدّت تک سیدھی طور پر تعلیم دیتا رہا۔ تو اس سے کیا نتیجہ نکلا؟ بعضے کچھ فکر نہ کرتے تھے۔ بعضے بُرا جانتے۔ اور بعضے کفر بکتے تھے +

اب اُسکو دقیق اور مشکل باتیں بیان کرنی ہیں۔ تو یہہ صرف اُس کے ساتھیونکو سکھلائی جائیں گی۔ نہ نئے خیال اور کفر بکنے والوں کو۔ کیونکہ اُنہیں کچھہ فایدہ نہ ہوگا + کیوں نہیں؟ اندھوں کو سورج سے۔ اور بہروں کو سرود سے کیا فایدہ ہے؟ یسوع اپنے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالیگا + یسوع نے تمثیلوں میں اس لئے بیان کیا۔ کہ تمثیل میں دو باتیں ہوتی ہیں بعضوں کو کم فایدہ ہوتا ہے۔ اور بعضوں کو زیادہ + جیسا کہ بادل اور آگ کا ستون۔ جس سے مصریوں کو اندھیرا۔ اور اسرائیلوں کو روشنی معلوم ہوتی تھی۔ اگر کوئی شخص محنتی اور توجہ کرنے والا ہو۔ تو تمثیل سے عجیب باتیں سیکھہ سکتا ہے۔ لیکن بے فکر اُس سے کچھہ نہ معلوم کرے گا + اگر کوئی واقف شخص دوربین میں خوب دیکھے۔ تو ستاروں کی بابت بہت کچھہ دیکھتا ہے + لیکن اگر یہہ مثالیں صرف شاگردوں کے سمجھنے کو تھیں۔ تو اور لوگوں کو کیوں سُنائی گئیں + اس بھیڑ میں بعضے عاجز اور زیادہ سیکھنے کے خواہشمند ہوں گے + سو اس سبب سے۔ کہ وہ نہ سمجھہ سکے۔ دریافت کرنے کو یسوع کے پاس آویں۔ اور وہ بھی شاگرد بنیں +

۲۔ نئی باتیں جو سکھلائی گئیں

آسمان کی بادشاہت کے بھید کیا تھے؟ وہ باتیں جو تاحال مشہور نہیں ہوئیں + بعضی باتیں ایسی تھیں۔ جو شاگرد بھی نہ سمجھہ سکے۔ اور یسوع اُنکو رفتہ رفتہ سکھلائیگا۔ مثلاً اگر کوئی شخص تاریک قید خانہ سے ناگہان دُھوپ میں آوے۔ تو بے شک اُسکی آنکھوں پر نقصان

پہونچے گا + (مرقس ۴ - ۳۳ + یوحنّا ۱۶ - ۱۲) اگلے سبق میں بعضے بھید جو اُسکی تمثیلوں سے دریافت ہوئے ہیں بیان کرینگے + آج صرف ایک کا ذکر ہوتا ہے - یعنے

کیا باعث تھا کہ اتنے تھوڑے لوگوں نے خدا کے فضل کے پیاموں پر فکر کیا - اور یسوع - باوجودیکہ اُس نے قوی باتیں - اور قوی کام ظاہر کئے - توبھی ناکامیاب معلوم ہوئے؟ اِسباب سے شاگرد - اور نیز مریم حیران ہوئے - اور اسی بات نے بہت سے لوگوں کو اُس کے ساتھ ہونے سے روک رکھا + (یوحنّا ۸ - ۴۸) کیا ہمکو بھی یہہ بات عجب نہیں معلوم ہوتی؟

باوجود اس قدر گرجوں - وعظ - اِنجیلوں کے - سچّے عیسائی کیوں اتنے کم ہیں؟ دیکھو کہ یسوع نے اپنی پہلی تمثیل میں اِسباب کو کس طرح ظاہر کیا؟ آیت ۳ - ۸ کیا جب بونیوالا بیج بوتا ہے تو سب بیج اوگ پڑتے ہیں؟ آیت ۴ اور اُن میں سے جو اُگتے ہیں کیا سب جڑ پکڑتے اور بڑھتے ہیں؟ آیت ۵

اور سب جو بڑھتے جاتے ہیں پکتے ہیں؟ آیت ۷ کِسکا قصور ہے؟ کیا بونے والے میں یا بیج میں؟ نہیں - بلکہ زمین میں +

سکھلانے والے بونے والے کی مانند ہیں - وہ اپنی تعلیم بیج کی مانند بِتھراتا ہے - تاکہ روح کی فصل - یعنے راستبازی کے پھل حاصل کرے - توبھی ہر ایک جگہہ سے کامیاب نہیں ہوتا کیوں؟

کیا بونے والے کا قصور ہے؟ اگر وہ یسوع کی مانند بوتا ہے تو اُسکا کچھہ قصور نہیں +

کون شخص یسوع سے زیادہ محنتی اور صابر اور دانا ہو سکتا ہے ؟

کیا بیج کا قصور ہے ؟ اگر وہی بیج ہے جو یسوع نے بویا یعنے خدا کا کلام (لوقا ۸-۱۱ + ا پطرس ۱-۲۳) تو اُس میں کچھ قصور نہیں + اِس سے اچھّا اور کیا ہو سکتا ہے ؟ بلکہ زمین کا یعنے دل کا قصور ہے +

یسوع نے چار طرح کے دل کی تصویریں ہمکو دکھلائیں جنمیں سے صرف ایک اچھا ہے۔ اُن پر غور کرو اور دیکھو کہ کونسی ہمارے دل کے موافق ہے +

(ا) سخت دل + آیت ۴-۱۹ - بعضے راہ کے کنارے گرے۔ جسپر لوگوں کی آمدرفت بہت ہو۔ اور زمین کے اوپر ہی رہا۔ اور چڑیوں نے اُسے چُگ لیا۔ سو ایسا ہی ہے جب سکھلانے والے لوگوں کو سکھائیں۔ اور اُسکی باتیں کانوں تک رہیں۔ اور دل میں نہ اثر کریں۔ کس لئے ؟ کیونکہ دل بُری عادتوں سے سخت ہو گیا۔ سو شیطان ایک خیال گذارتا ہے۔ جو چُست اور چالاک چڑئے کی مانند سکھلانے والے کی باتوں کو اُس کے یاد سے چھین لے جاتا ہے۔

(ب) ضعیف دل آیت ۵-۶-۲۰-۲۱ + کچھ بیج زمین پر گرا جہاں تھوڑی مٹی تھی۔ جسکے نیچے سخت پتھر تھے۔ سو جلدی اُوگا اور پھر دھوپ سے سوکھ گیا۔ کیونکہ جڑ نہ پکڑی تھی۔ یوہیں سکھلانے والے کی باتیں کسی کے کان تک۔ اور دل تک بھی پہونچیں + سو وہ شخص اپنے گناہ اور مسیح کی محبّت معلوم کرے۔ اپنی پہلی حالت سے ہٹنا چاہے۔ اپنے گھر جاکے دعا مانگے اور کچھ مدّت تک سیدھے راستہ پر رہے۔ تب استہزا اور سخت باتیں سُنکر۔ اُنکی برداشت

نہ کر سکے اور پھر بدل جائے + کیونکہ جڑ نہ پکڑ گیا تھا + جڑ کیا ہے ؟ (افسیوں ۳-۱۷ - قلسیوں ۲-۷)

جڑ پکڑے ہوئے بوٹے کو گرم دھوپ کچھ نقصان نہیں پہونچاتی - سو ایسا ہی جڑ پکڑے ہوئے دل کے لئے مصیبت کچھ نقصان نہیں پہونچاتی (۱ پطرس ۶-۷)

(ج) دو جتہا دل - آیت ۷-۲۲ کچھ بیج اُس زمین میں گرا - جو پہلے ہی جھاڑیوں اور کانٹوں سے بھری ہوئی تھی + وہ اُوگے - اور زمین کی طاقت چھین لے گئے سو اِسلئے وہ بیج کچھ نہ پھلا - سو ایسا ہی ہے کہ سکھلانے والے کی باتیں کسی کے دل میں آویں - اور تاثیر کریں - اور وہ شخص پہلی حالت میں نہ پھرے - ظاہراً دیندار رہے تو بھی کچھ پھل نہ لاوے گا - کیونکہ دولت اور دنیاوی چیزوں میں دل لگا رہتا - اِسلئے خدا کی بندگی کی فرصت نہیں ملتی + تو بھی سکھلانے والا بونے والے کی مانند بالکل ناکامیاب نہ رہے گا کیونکہ

(د) سچّے دل ہیں آیت ۸-۲۳ جو کلام کو قبول کرتے اور جڑ پکڑتے - اور اُوگتے - اور پھل لاتے ہیں + یہہ سچّا دل کس طرح مل سکتا ہے ؟ صرف خدا کی طرف سے + سو وہ سخت زمین پتھریلی زمین - اور کانٹے والی زمین کے لئے شفا ہے + (استثنا ۳۲-۲ + یرمیاہ ۲۳-۲۹ + یشعیاہ ۴۵-۱-۱۳) ہاں پکّا اور اچھا پھل ہوگا - لیکن ہم میں سے کون ایسا پھل لائے گا ؟

تفسیر

(ا) تمہیں عنایت ہوئی کہ آسمان کی بادشاہت کے بھید جانو "بھید" کے لفظ سے جو انجیل میں مستعمل ہے۔ کسی مشکل بات سے غرض نہیں بلکہ وہ بات مُراد ہے جو ابتک ظاہر نہیں ہوئی +

(رومیوں ۱۱-۲۵+ ۱۶-۲۵+ اقرنتیوں ۱۳-۲- ۱۵-۵۱+ افسیوں ۱-۹+۳-۳-۴ - ۹+ ۶-۱۹) اور خصوصًا آسمان کی بادشاہت کی باتیں ایک بھید ہیں۔ جو کہ اس باب کی تمثیلوں میں مخفی ہیں +

ان تمثیلوں کے وسیلہ ایمانداروں اور رفروتنوں کو یہہ باتیں سکھلائی گیئں۔ اور وہ لوگ جو اتنا ایمان اور فروتنی نہیں رکھتے۔ جس سے اُن کا مطلب سمجھ سکیں۔ اُنسے وہ ناقص خیالات۔ جو بادشاہت کی بابت رکھتے تھے۔ چھینے گئے۔ سو لوگونکی سنگدلی کے باعث۔ ان بھیدوں کا علم اُن سے چھینا گیا + چونکہ الٰہی انتقامی قانون کے باعث سنگدلی کا بدلا۔ خدا کی باتوں کی بے سمجھی ہے۔ اِس واسطے گویا کہ یہہ نافہمی خدا کی طرف سے ہے جیسا کہ (یشعیاہ ۶۔ یوحنّا ۱۲-۴۰+ اعمال ۲۸-۲۶+ رومیوں ۱۱-۸)

(۲) یہہ چھے تمثیلیں گویا کہ ایک سلسلہ ہیں جنمیں ان باتوں کا بیان ہے یعنے (۱) اِس بادشاہت کی ترقّی کے معنے۔ (۲) اِس بادشاہت کی زمانہ حال کے مختلف طریقے اور تاہم (۳) اُسکی ظاہری ترقّی اور (۴) اندرونی طاقت اور (۵) وہ مختلف طور جن سے آدمی اِس بادشاہت کا ایک حصّہ حاصل کرینگے (۶) اور آخرش۔ اچھے

بُروں کا جو اس بادشاہت میں کچھ مدّت تک ملے رہے تھے۔ جدا جدا ہونا +

پہلی چار تمثیلیں کشتی میں سے اُن لوگونکو جو کنارے پر کھڑے تھے سُنائی گئیں۔

اور پچھلی تین شاگردونکو گھر میں بتلائی گئیں +

اکتالیسواں سبق

مثالوںسے تعلیم دینا ۲

"ہم خدا کی بادشاہت کو کس سے نسبت کریں"

متی ۱۳-۲۴-۵۲ + مرقس ۴-۲۱-۳۴ + متی ۳-۱۸-

آج پھر اُسی دریا پر غور کرو۔ کہ یسوع کشتی میں بیٹھا ہے + لوگ کنارے پر جمع ہیں +

یسوع کس طرح اور کیوں تعلیم دیتا ؟

اُس نے لوگوں کو چار اور تمثیلیں کہیں یعنے کڑوے دانہ۔ خردل کے دانہ۔ خمیر اور بے خبر بڑھنے والے بیج کی (مرقس ۴-۲۶-۲۹) جب اُس نے لوگوں کو رخصت کیا۔ اور کنارہ آکر گھر کو پھرا۔ اور وہاں اپنے شاگردوں کو ان تمثیلوں کا مطلب بتلایا بلکہ تین اور تمثیلیں کہیں یعنے پوشیدہ خزانہ۔ اور موتی۔ اور جال کی۔ (ا)

وہ باتیں جو یسوع لوگوں کو مثالوں میں سکھلاتا تھا کیا کہلاتی ہیں؟ بونیوالے کی تمثیل میں کیا بھید ظاہر ہوا؟ ایسا دیکھو کہ اور تمثیلوں میں کیا بھید تھے؟

(ا) بونے والے کی تمثیل سے پطرس اور یوحنّا شکستہ دل ہوگئے ہونگے۔ کہ

نہ کامیابی کیسی بری بات ہے + خیر باوجود اس کے۔ بادشاہت پوشیدہ طور پر اور اُس چھوٹے خردل کے دانے کی مانند (مرقس ۴-۲۶-۲۹) جو بڑا درخت ہوجاتا ہے۔ بڑھ جائے گی۔ (متی ۱۳-۳۱-۳۲) اور خمیر کی مانند بے خبر اور بے روک پھیل جائے گی۔ آیت ۳۳۔

کیا یہہ تسلّی کی باتیں نہیں ہیں؟

(ب) بعض لوگ جو اُس نجات کی بابت جو رسول بیان کریں گے بیفکر رہیں گے۔ اور پھر اس آدمی کی مانند۔ جس نے دولت یا جواہر زمین میں دبے ہوئے پائے ناگہاں پائیں گے آیت ۴۴ + اور بعضے جو جوہریوں کی مانند ہمیشہ قیمتی چیزوں کی تلاش میں ہونگے۔ آخرش اُس بہایت قیمتی خزانے کو پاوینگے (آیت ۴۵-۴۶) سو یہہ دونوں اپنا سارا مال اُسکے حاصل کرنیکے لئے دے ڈالیں گے۔ کیا یہہ باتیں تسلّی بخش نہیں ہیں؟

(ج) کیا رسول دنیا کی بُرائی دیکھنے سے شکستہ دل ہوئے تھے؟ کیا یہہ مشکل بھید نہیں ہے؟ خیر۔ وہ اور زیادہ دیکھیں گے جہاں کہیں۔ وہ اچھّا بیج بوتے ہوئے جائیں گے۔ وہاں وہ بڑا دشمن کڑوا دانا بوتا ہوا اُن کا پیچھا کرے گا آیت ۲۴-۲۶-۲۷-۳۹۔ اور جہاں کہیں وہ آدمیوں کے پکڑنے کو جائیں گے۔ وہاں اچھّے اور بُرے لوگ جال میں آویں گے آیت ۴۷-۴۸ لیکن خدا اُن کو فراموش نکریگا۔ اور آخرش اچھّے بُرے جدا ہوجائیں گے اور وہ بادشاہت غالب اور کامل ہوجائے گی۔ آیت ۳۰-۴۰-۴۳-۴۹-۵۰ + کیا یہہ بھی تسلّی بخش نہیں ہے۔

اب اِن مثالوں میں سے ایک یعنے کڑوے دانے کی مثال ذرا غور کرو + گیہوں اور کڑوے دانے سے کیا مُراد ہے؟ مرد۔ عورتیں۔ اور لڑکے لڑکیاں + یسوع نے تیسرے قسم کا کچھ بیان نہ کیا + سب لوگ یا تو گیہوں ہیں یا کڑوے دانے + ہم کیا ہیں؟ کیا یہہ دریافت کرنا مشکل ہے؟ خیر۔ گیہوں اور کڑوے دانے ایک جیسے معلوم ہوتے ہیں لیکن اِن میں تین طرح سے بڑا فرق ہے +

۱۔ اُن میں پیدائشی فرق ہے

گیہوں کہاں سے آیا؟ کسان نے اُسے بویا کِس اُمید پر؟ کسان کون ہے؟ آیت ۳۷ ابنِ آدم کو اپنے بونے سے کیا اُمید ہے؟ (لوقا **۱۳**-۱۶+ یوحنا **۱۵**-۸- ۱۶+ یشعیاہ **۵**-۲) اگر اِس جماعت میں گیہوں ہے تو یہہ سب مسیح کے کام کا ثمرہ ہے؟

کڑوے دانے کہاں سے آئے؟ دشمن کی طرف سے + وہ شخص جو اپنے ہمسایہ کی فصل کو اِس طرح بیخبری میں برباد کرے۔ کیسا کینہ ور اور دغاباز ہوگا! ابنِ آدم کا دشمن کون ہے؟ آیت ۹ (پیدایش **۳**-۱۵) وہ کینہ ور دشمن ہے جو بہر صورت مسیح کی فصل کو برباد کرنا چاہتا ہے اور وہ دغاباز ہے۔ جو فریب سے نقصان کرنا چاہتا ہے + جہاں کہیں مسیح بوتا ہے وہ بھی بوتا ہے +

پہلے پہل کیسا اچھا بیج بویا گیا (پیدایش **۱**-۳۱) پھر کس نے اُسے خراب کیا؟ پنتکوست کے دن کے بعد یروشلم میں رسولوں نے اچھے بیج بوئے اور عین وقت پر جبکہ پھل۔ یعنے

خود انکاری اور برادرانہ محبت ظاہر ہوئی (اعمال ۴-۳۲-۳۷) تو حنانیہ کے دل میں روح القدس سے جھوٹ بولنے کے لئے کون سمایا؟ (اعمال ۵-۳) الماس جو کہ شیطان کا فرزند اور راستبازی کا دشمن تھا۔ (اعمال ۱۳-۱۰) یہودا اسکریوتی (لوقا ۲۲-۳) اور شمعون + (اعمال ۸-۹-۲۴) جو سامریا کا باشندہ تھا جہاں یسوع نے خود آپ بیج بویا (یوحنا ۴-۳۴-۴۲) اِن سب کا حال دیکھو + پولوس نے گلتیہ اور قرنتس میں بیج بویا۔ مگر وہاں کے کڑوے دانے کی بابت اُس نے کیا کہا؟ (گلتیوں ۳-۱- ۵-۷+۲ قرنتیوں ۱۲-۲۰-۲۱) اور ساتوں کلیسیاؤں میں کس کس قسم کے لوگ تھے؟ (مکاشفات ۲-۳) اور اب تک وہی حال ہے +

یسوع نے اِن دونوں قسموں کے کیا نام رکھے؟ آیت ۳۸ + "بادشاہت کے فرزند" اور "شریر کے فرزند" (یوحنا ۸-۴۴) خیال کرو کہ اِس جماعت میں کس قسم کے لوگ ہیں +

۲۔ اُن کا ذاتی فرق

کڑوے دانے اور گیہوں کچھ مدت تک ایک جیسے معلوم ہوتے تھے۔ لیکن ہمیشہ ایسا ہی نہیں رہے +

کیوں نہیں؟ کیونکہ ذات میں فرق تھا + الگ طور پر بڑھے اور پھل لائے + کیا کڑوے دانے سے اچھے دانوں کا فایدہ مل سکتا ہے؟ (متی ۷-۱۶-۱۸ + یعقوب ۳-۱۲) سو اسی طرح ہم پر بھی صادق آتا ہے + اِن دو پھلوں میں جو انسان سے ظاہر ہوتے

ہیں کیسا فرق ہے۔(گلیتوں ۵-۱۹-۲۳)

ہم میں کونسا پھل پایا جاتا ہے کیا کڑوے دانے اور گیہوں کی ذات تبدیل ہو سکتی ہے ؟ لیکن ہماری ذات بدل سکتی ہے + آدم پہلے کیسا تھا ؟ اور پھر کیسا ہوا ؟ اور اُسکی تمام اولاد ہم سمیت اسکی مانند کڑوے دانے ہوگئے ہیں آیت ۱۲-۱۴ (رومیوں ۵-۱۲) اصل بگڑ گئی۔ لیکن بگڑا ہوا پھر پیدا ہونے سے سنورتا ہے + کس طرح ؟ (یوحنا ۳-۵-۷ ۳-۵) ہم کیوں بپتسمہ لیتے ہیں وہ کس بات کا ظاہری نشان ہے ؟ باطنی فضل کا جس کے وسیلے سے کڑوے دانے گیہوں بنجاتے ہیں۔ اور شیطان کے فرزند۔ بادشاہت کے فرزند بنجاتے ہیں۔ توبھی بعض لوگ اپنا بپتسمہ بھول جاتے ہیں اور کڑوے دانے بنے رہنا پسند کرتے ہیں + دعا مانگو کہ تم روح القدس کے فضل سے سچے اور بارآور گیہوں بنجاؤ +

۳۔ انجام میں فرق تھا

کڑوے دانے کے بڑھتے وقت اُنہیں کیوں نہیں نکال سکتے ؟ لیکن جبکہ دونوں بڑھ گئے۔ تو وہ تمیز کرسکا۔ کچھ غلطی نہ پڑی۔ تو کیا ہوا ؟ کیا اتفاقاً ہوسکتا ہے کہ کڑوے دانے خرمن میں جمع کئے جاویں ؟

اگر ہم کلیسیا۔ اسکول۔ جماعت میں گیہوں اور کڑوے دانے تمیز کرنا چاہیں۔ تو ممکن ہے کہ غلطی ہوجائے + بعضے اچھی طرح معلوم ہوجائیں۔ اور بعضوں کی بابت

شک رہے۔ لیکن جب فصل کا وقت پہونچے گا۔ تو کچھہ غلطی نہ رہے گی۔ فرشتے تمیز کرینگے۔ تو ممکن ہوگا کہ دو بھائی۔ یا بہنیں۔ اور دوست۔ جو ایک ہی اسکول میں پڑھتے ہوں۔ اور ایک ہی کام میں مشغول رہے ہوں۔ ہمیشہ کے لئے جدا کئے جائیں + (لوقا ۱۷-۳۴-۳۵) تب معلوم ہو جائے گا کہ ہر ایک کس قسم کے ہیں + (متی ۳-۱۸) اور تب بادشاہت پیشین گوئی کے مطابق کامل ہو جائے گی (یشعیاہ ۶۰-۱-۶۰-۲۱) اور کڑوے

دانون کا انجام کیا ہوگا؟

سب بدکام اور ٹھوکر کھلانے والی چیزوں کی بابت کیا لکھا گیا ہے؟ وہ اُکھاڑے جائینگے (متی ۱۵-۱۳) اور پھر نہایت خوفناک باتیں یعنے آگ۔ رونا وغیرہ ہوگا ۴۲ (متی ۱۰-۳-۱۱-۷ - ۱۹ + مرقس ۹-۴۳-۴۸ + مکاشفات ۲۰-۵) لیکن یہہ کس کی باتیں ہیں؟ اُسکی باتیں ہیں۔ جو ہمارے لئے نجات کا راستہ بنانیکے واسطے مؤا + سوہم کیونکر بچیں گے اگر اتنی بڑی نجات سے غافل رہیں۔ (عبرانیوں ۲-۳)

اور گیہوں۔ یعنے راستبازوں کا کیا انجام ہوگا؟ کیا اب اُنکی تمیز کرنا مشکل ہے؟ کیوں مشکل ہے؟ کیونکہ اُنکی روشنی جیسا کہ چاہئے نہیں چمکتی (متی ۵-۱۶- فلپیوں ۲-۱۵) لیکن تب خوب روشن ہوگی + (دانیل ۱۲-۳) اور صاف صاف دکھائی دیگی (رومیوں ۸-۱۹ + قلسیوں ۳-۴) سورج کے مانند چمکیں گے اور اُسکی مانند ہونگے جو صداقت کا آفتاب ہے + (متی ۴-۲) خدا کرے کہ ہم میں سے کوئی گلے سے باہر نہ رہے۔

تفسیر

(۱) "ابن آدم اپنے فرشتوں کو بھیجے گا"

اُسکی اُلوہیت کے دعوؤں میں سے جو اکثر مسیح کے کلام میں پائے جاتے ہیں۔ یہہ بھی ایک ضمناً دعویٰ ہے۔ یہہ بڑی بات کسی صریح بیان پر موقوف نہیں۔ بلکہ اکثر اسی طرح ضمناً سمجھی جاتی ہے +

بیالیسواں سبق

دریا کے سفر کی رات کی بابت

"ہُوا اور دریا بھی اُس کے فرمانبردار ہیں"

مرقس ۴-۳۵-۴۱ + متی ۸-۲۳-۲۷ + لوقا ۸-۲۲-۲۵ +

اِس دِن میں کیا کیا واقع ہوا؟ دعا کی رات کے بعد یسوع پہاڑوں میں رہا۔ اور بارہ شاگردوں کو چُنا + کفرناحوم کو واپس آیا۔ لوگ جمع ہوئے۔ مجنون چنگا ہوا + فقیہوں نے کُفر بکا + مریم اور اور لوگوں نے اُس کے رُوکنے کی کوشش کی۔ پھر یسوع دریا پر جا کے کشتی پر سوار ہوا۔ اور تمثیلیں بیان کیں۔ پھر گھر میں آ کر اپنے شاگردوں کو اُن کے معنے سمجھائے۔

کیا عجیب ہے کہ یسوع ماندہ ہوا؟ تو بھی بہت لوگ جمع ہوئے + کیا کرے؟ پھر دریا کے کنارے گیا جلدی سے کشتی پر بھوکا جیسا کا تیسا۔ سوار ہوا جسطرح

سے کہ کشتی پر بٹھالے چلے" آیت ۳۶)

وہ پار جائے اور اُس طرف کے پہاڑوں میں خلوت اور آرام پائے +

اُس کے جانے کا ایک اور بھی سبب ہے + یسوع نے اپنے شاگردوں سے اور کیا بیان کیا؟ جبکہ وہ اپنے کام پر مقرر ہوئے تو یہہ حال دیکھکر کہ ہر ایک شخص ہمارا مخالف ہے خصوصاً کاہن اور سردار۔ بلکہ خود اُسکا خاندان بھی۔ تو نہایت مایوس ہو گئے تھے + سو یسوع نے اُنہیں سکھلایا کہ بے شک ایسا ہوتا ہے + کیونکہ لوگوں کے دل بُرے ہیں۔ اور شیطان اپنا کام کر رہا ہے۔ تو بھی بادشاہت بڑھیگی۔ اور تم۔ اگر اپنے کام میں قایم رہو۔ تو ایک دن سورج کی مانند چمکوگے + اور اُس نے یہی بات یعنے مصیبت اور اُسمیں کیسا چلنا چاہئے۔ ایک اور طرح سے بیان کی +

اسفر کی بابت

(۱) قریباً چھہ میل کا سفر تھا۔ شام کے ٹھنڈے وقت۔ جبکہ آندھی نہ چلے۔ اور پانی صاف ہو۔ تو سفر کرنا پسندیدہ ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد پہاڑوں کی طرف سے سیاہ بادل اُترے۔ گہری وادیوں میں ہوا کے سخت جھونکے چلنے سے سمندر میں لہریں اُٹھنے لگیں + پطرس اور اُسکے ساتھی اِسکے تو عادی تھے۔ اور وہ آندھی میں کشتی کا چلانا اور بادبان کا بندوبست کرنا خوب جانتے تھے اور لہروں کے دیکھنے سے خوش تھے۔ اور بادشاہت کی بابت اپنی مایوسی بھول گئے + لیکن دیکھو کہ وہ بھی جو دلیر

مچھوے تھے۔ اب ڈر گئے کیونکہ اُنہیں آگے کبھی ایسی آندھی کا اتفاق نہ ہوا تھا + اُنکی ساری حکمتیں بیفایدہ ہوئیں۔ لہریں کشتی کو بھرنے لگیں۔ اور وہ ڈوبنے لگے +

(سمندر کے اور آندھیوں کے بیان دیکھو زبور ۱۰۷۔ ۲۳۔ ۳۰ + یونس ۱ + اعمال ۲۷)

(۲) یسوع کہاں تھا؟ وہ سارے دن کی محنت اور مباحثہ سے تھک کر بیہوش سو گیا تھا + اُس کے سر پر ہوا چلتی۔ لہریں اُسکے چہرے تک پہونچتیں۔ اور پانی اُسکے ارد گرد پھرتا۔ توبھی وہ اُس بھاری آرام کی نیند سے نہ جاگا + ایسی آندھی میں اور کون سویا تھا؟ یونس۔ لیکن کیسا فرق ہے! کہ وہاں تو سونے والا آندھی کا باعث تھا۔ لیکن یہاں سونے والا آندھی پر غالب ہے + مایوسی سے چلّا کر شاگردوں نے اُسے بیدار کیا۔ کہ شاید اب بھی وہ کسی طرح سے ہمیں بچائے + کیا وہ آندھی کے سنّاٹے کی آواز سُنکر جلدی اُٹھا؟ اُس نے اُٹھنے سے پہلے کیا کیا؟ (متی ۸۔ ۲۶) لیکن وہ کیوں دھمکائے جانے کے لایق تھے؟ کیا اُنہیں اعتقاد نہ تھا؟ اگر نہیں۔ تو پکارنے کا کیا باعث تھا؟ البتہ تھا۔ لیکن اِس اعتقاد میں دو قصور تھے +

(۱) اوّل تو یہہ۔ کہ وہ کافی نہ تھا۔ کیونکہ کم تھا + یہہ اُن کے ڈرنے سے معلوم ہوا۔ کیونکہ اگر اعتقاد رکھتے۔ تو کیوں ڈرتے؟ لیکن کیسا اعتقاد چاہئے تھا؟ کیا یہہ کہ یسوع اُنہیں ہر آفت سے بچائے گا؟ نہیں۔ بلکہ یہہ۔ کہ جب تک وہ اُس کے ساتھ رہیں۔ جو کچھ ہوگا بہتر ہی ہوگا +

(ب) دوسرے یہہ - کہ وہ اعتقاد کام نہ آیا - کیونکہ یسوع نے فرمایا کہ "تمہارا ایمان کہاں ہے"؟ شاید اگر آرام سے بیٹھے بیٹھے سوچتے - تو اعتقاد لاتے - لیکن جبکہ ناگہاں اعتقاد کی حاجت پڑی - تو موجود نہ ہوا - جیسا کہ اگر صوبہ دار کسی سپاہی کو - جو بے ہتھیار لڑنے کو جائے - کہے - کہ "تیری تلوار یا ڈھال کہاں ہے"؟ (افسیوں ۶-۱۶)

(۳) پھر یسوع اُٹھا - اگر ہم کہیں کہ "فلانا شخص ہوا سے باتیں کرتا ہے" تو کیا سمجھا جاتا؟ تو بھی یسوع نے ایسا ہی کیا؟ تب کیا ہوا؟ ہوا تھم گئی - اور سمندر بہت نیوا اور صاف ہو گیا + کشتی کا ڈگمگانا بند ہوا - یسوع اپنی قدرت کو بیماروں - دیوؤں اور موت پر - دکھلا چکا تھا - اب خلقت پر بھی دکھلاتا ہے - کیا اُس صوبہ دار کی بات دُرست نہیں کہ سب کچھ اُسکے تابع ہیں - وہ سب کو حکم دے سکتا ہے اور وہ مانتے ہیں؟ (قلسیوں ۱-۱۵-۱۸) "ملاحوں کے سوال کو دیکھو" "کس قسم کا آدمی ہے"؟ ہم اُس کا جواب دے سکتے ہیں؟ غور کرو کہ +

(ا) وہ آدمی ہی ہے - فرشتہ نہیں +

کیا اُس رات سے یہہ بات ثابت نہیں ہوئی؟ سارے دن کے کام اور بھوک سے - اور گنہگاروں کی مخالفت سے تھک گیا - (جیسا ہمارا بھی نقشہ ہو جاتا ہے) اور وہاں پڑ کے سو گیا دیکھو کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے - (عبرانیوں ۲-۱۴-۱۷ + ۴-۱۵) وہ ہماری حقیقت کو جانتا ہے +

کیا وہ ہمارا ہمدرد نہ ہوگا؟

(ب) تو بھی وہ آدمی سے زیادہ ہے۔ مگر فرشتہ نہیں +

کیا اُس رات میں ظاہر نہ ہوا کہ وہ کون ہے؟ (ایوب ۳۸-۸-۱۱+ زبور ۶۵-۵-۹+ ۸۹-۸-۹+ ۹۳-۳-۴) کیا وہ اپنے کانپتے ہوئے شاگردوں کو نہیں کہہ سکا کہ "تھم جاؤ اور جانو کہ میں خدا ہوں"۔ (زبور ۴۶-۱۰) تب وہ اِس زبور کی پہلی تین آیتیں کہہ سکتے +

۲- اُس سفر سے رسولوں نے کیا سیکھا

(۱) اُسکی منادی میں کیا کیا اُن کو پیش آئے گا۔ آندھیاں۔ یعنے مصیبتیں۔ اور خطرے۔ جِنسے اُن کے اور کشتی کے بھی۔ (یعنے بادشاہت۔ کلیسیا) کے ڈوبنے کا بھی کچھ خوف ہوگا سو ایسا ہی ہوا۔ (اعمال ۴-۱۷-۱۸+ ۸-۱+ ۲ قرنتیوں ۱-۸) اور اِس وقت سے اب تک ایسا ہی ہوتا آتا ہے + تصدیعہ اور جھوٹی تعلیمیں۔ گناہ۔ اور شیطان۔ اور آدمی کا مکروفریب +

(۲) ایسی مصیبتوں سے وہ کیا کریں؟ ایمان رکھیں۔ اور خاموش اور متوکل رہیں۔ یشعیاہ ۳۰-۷-۱۵+ خروج ۱۴-۱۳ سے مقابلہ کرو + الیاہ نبی کی مانند نا اُمید نہ ہو (اسلاطین ۱۹-۴) بے شک شاگرد تا ابد تو نہ بچے رہیں گے۔ بلکہ مرجائیں گے۔ اور ایسا ہی ہوا۔ لیکن مطلب پورا ہوگا۔ اور کلیسیا بچی رہیگی +

۳- کیوں ایمان سے پیش آنا چاہیئے؟

اِس سبب کہ مسیح اُن کے ساتھ تھا کشتی میں اُنہوں نے سمجھا کہ وہ سویا ہوا ہے۔

ہماری مدد نہیں کرسکتا۔ لیکن پھر ایسا ڈرنا درست ہوگا۔ کیوں؟ (زبور ۱۲۱۔ ۴+ یشعیاہ ۴۰۔ ۲۸) اگر وہ اُن کے ساتھ ہے تو کون اُن کا مخالف ہوسکتا ہے؟ (زبور ۱۱۸۔ ۶+ رومیوں ۸۔ ۳۷)

۳۔ ہم اس سفر کے بیان سے کیا سیکھتے ہیں

ٹھیک وہی باتیں یعنے۔

(۱) کہ ہمیں کیا کیا پیش آوے گا مصیبتیں۔ اور مشکلیں۔ اور خوفناک حالت۔ بشرطیکہ ہم سفر کریں۔ اور سفر کیا ہے؟ عیسائی زندگی سفر کی مانند ہے+ مسیح نے ہمیں فرمایا ہے کہ "ہم دوسری طرف جائیں"+ دوسری طرف سے کیا مطلب ہے؟ کیا ہم روانہ ہونے سے ڈرتے ہیں؟ اگر ہم یسوع کے ساتھ سفر کرتے ہیں۔ تو کیا اُمید نہ رکھنا چاہیئے کہ سب کچھ اُسکی مرضی کے موافق ہووے؟ مصیبتیں تو ضرور آوینگی۔ یعنے مسیح کے دشمنوں کا غضب۔ اور تلخی۔ اور بیرحمی۔ اُن کو عجیب نہ سمجھنا (۱ پطرس ۴۔ ۱۲) مسیح نے ہمیں پیشتر سے بتلا دیا ہے (متی ۲۴۔ ۲۵+ یوحنا ۱۶۔ ۴۔ ۳۲+ اعمال ۱۴۔ ۲۲+ ۱ تسلونیقیوں ۳۔ ۴+ ۲ تمطاوس ۳۔ ۱۲)

(۲) ہم اُن مصیبتوں کا کس طرح مقابلہ کریں؟ ایمان سے + ایمان کب چاہیئے زبور ۶۲+ ہر وقت+ سو ہمکو ہر وقت تیار اور خبردار رہنا چاہیئے۔ تاکہ مسیح کو یہہ کہنا نہ پڑے کہ "تمہارا ایمان کہاں ہے"؟ تو ہمکو کونسی چیز بچاویگی (زبور ۳۲۔ ۱۰) اور ہمارا

حال کیسا ہوگا؟ (یشعیاہ ۲۶-۳) خوب سلامتی۔ نہ اس لئے کہ کچھ خطرہ نہیں۔ بلکہ اس لئے۔ کہ ہم جانتے ہیں کہ سب کچھ بہتر ہوگا +

(۳) ایسے اعتقاد کا کیا باعث ہے؟ یہہ۔ کہ مسیح ہمارے ساتھ ہے (یشعیاہ ۴۳-

(۴) اور اُسپر کیوں ایسا بھروسا کرسکتے ہیں؟ اس لئے کہ ہم اُس کی بابت دو باتیں یاد رکھتے ہیں +

(ا) بباعث آدمی ہونے کے وہ ہمارا ہمدرد ہے + (ب) اور بباعث خدا ہونیکے وہ ہمیں طاقت دیتا۔ اور بچاتا۔ اور جس بندر پر کہ ہم جانا چاہتے ہیں۔ پہونچاتا ہے +

خدا کرے کہ "ہم اس دنیا کے دُکھ کی موجوں سے ایسے پار اُتر جاویں۔ کہ آخر کو ہمیشہ کی زندگی کی سرزمین کو پہونچیں" +

تینتالیسواں سبق

گرسین کا مجنون

"خدا کا بیٹا اسلئے ظاہر کیا گیا۔ کہ شیطان کے کاموں کو نیست کرے"

متی ۸-۲۸-۳۴ + لوقا ۸-۲۶-۳۱ + مرقس ۵-۱-۲۰ + یوحنا ۳-۸ +

لڑکے لڑکیاں آزادگی کو بہت پسند کرتے ہیں اور محکوم ہونا نہیں چاہتے پر اپنی مرضی پر چلنا چاہتے + آج کا سبق آزادگی اور غلامی کے باب میں ہے + دیکھو کہ کون غلام اور کون آزاد ہے +

۱- گرسین کا حال غلامی میں

آج کنعان کے نئے حصّہ کا حال سنو- یعنے اُن ویران پہاڑوں کا- جو جلیلی سمندر کے پورب کی طرف واقع ہیں- جو اگلے وقت میں بشن اور آجکل گالونائیٹس کہلاتا ہے + اگر اب وہاں جائیں- تو پہاڑوں میں بہت سی قبریں کھودی ہوئی پاویں گے + جسوقت کی بابت ہم بیان کر چکے ہیں- یعنے جب یسوع جلیل میں منادی کرتا تھا- تو لوگ ان قبروں کے پاس جانے سے ڈرتے- اور ہمیشہ اور راستوں سے جاتے تھے+ کیوں؟

آیت ۱-۵ (متی ۸-۲۸+ لوقا ۸-۲۷)

دیکھو کہ ہمیں اس آدمی کے گھر کی بابت (مرقس) اُسکی پوشاک (لوقا) اور چال چلن (مرقس) لوگوں کے اُس سے ڈرنے (متی) اور بیماری کی مدّت کی بابت (لوقا) کیا معلوم ہے؟

خیال کرو کہ کسقدر اُس کے لئے بیڑیاں اور زنجیر لائے- اور کتنا اُسکا پیچھا کیا اور اُسے پکڑ کر باندھا اور سمجھا کہ اب وہ قابو آگیا- تب کیا ہوا؟ کیا وہ آزاد نہ تھا- اپنی مرضی پر نہ چلتا تھا؟ تو بھی وہ لاچار غلام تھا کسکا غلام؟ آیت ۱۵-۱۶-۱۸ دیو کے قابو میں + اُس ناپاک روح نے اُسے مغلوب کرکے خوب اُسکو اپنے قابو میں کیا تھا+ کیسی مصیبت کی بات تھی؟ سو اگرچہ وہ شخص ظاہرًا آزاد- لیکن حقیقت میں غلام تھا-

---

۲- یہہ گرگسین کسطرح آزاد ہوا؟

اِس صبح کو ہوا صاف تھی - اور کسی طرح کا گرد و غبار نہ تھا اگرچہ رات کو سخت آندھی چلی تھی - لیکن اب جھیل شیشہ کی مانند صاف تھی + اسکا کیا باعث؟

ایک جلیلی مچھوے کی کشتی پورب کے کنارے پر پہونچی - دیکھو کہ وہ مجنون - برہنہ اور وحشیانہ - پہاڑوں سے اُن لوگوں کی طرف دوڑتا آیا +

گرگسین مسافر ایسے موقع پر کیا کیا کرتے تھے؟ کیا خوف سے واپس نہ آتے تھے؟ دیکھو کہ یہہ وہ ہی جنگلی ہے - جو ڈرتا ہوا یسوع کے سامنے جھکا +

کیوں؟ ہم نے پہلے ایسی دہشت زدہ دشمنی کی چلاّہٹ کے حق میں کب بیان کیا ہے (سبق ۲۴) ناپاک روحیں کیوں ڈرتی ہیں؟ اِس لئے کہ وہ دنیا سے نکالی جائیں گی اور دوزخ میں ڈالی جائیں گی - اب دیکھو - کہ پہاڑوں پر بہت سُوّر آرام سے چرتے تھے - فوراً ایک بڑا عجایب ہوا + کیوں ایسا ہوا؟ اِس لئے کہ ناپاک روحوں کی بیرحم قدرت - آدمی کی طرف سے - اُن حیوانوں کی طرف گئی جیسا کہ زور سے بہتی ہوئی نہر کو کسی اور طرف چلا دیں + اِس سے کیا ظاہر ہوا؟ یہہ کہ وہ بیمار چھوٹ گیا اور اُسے خود سُوّروں کی حالت دیکھکر اپنی خلاصی کا یقین ہوا +

وہ کس طرح چھوٹا ہے؟ خود بخود نہ بچ سکا کیونکہ ناپاک روح اُس سے زور آور تہیں - اور اُس کے دوست بھی اُسے نہ چھوڑا سکے + جب وے کوشش کرتے تھے

تو کیا ہوتا تھا؟ جب تک کہ کوئی زیادہ زُور آور نہ ملے تب تک نا اُمیدی ہے +
جب ایسا کوئی ملیگا تب خلاصی ہو گی + (لوقا ۱۱-۲۱-۲۲) یسوع صرف ایک ناپاک
روح سے زُور آور نہ تھا بلکہ وہاں اُنکی ایک فوج تھی تو بھی دیکھو کہ یسوع کا کتنا اختیار ہے کہ
(ا) وہ اُسکی مرضی کے سوا کہیں نہ جا سکے (ب) اور نٹکھٹ لڑکے کی مانند جو معافی
مانگے وے بھی منّت کرنے لگے۔ تو بھی یسوع نے اُنہیں مغلوب کیا کیونکہ یہہ حیوان جن کو
تکلیف دینے کی اُمید رکھتی ہیں مر جانے کے باعث اُن کے ہاتھ سے چھوٹ گئے +
شاگردوں نے پھر نہ کہا ہو گا۔ کہ یہہ کس قسم کا آدمی ہے جو کہ نہ صرف خلقت پر بلکہ دوزخ
پر بھی اختیار رکھتا ہے +

۳- گرسین کی آزادگی

لوگ شہر سے نکلکر کنارے کی طرف دوڑتے جاتے ہیں + وہ کسکی تلاش میں
ہیں؟ اُس وحشی آدمی سے ڈرتے ڈرتے اپنے سُوّروں کے لئے فکرمند ہوکے آتے
ہیں وے نظر نہ آئے۔ بلکہ کیا دیکھتے ہیں؟ آیت ۱۴-۲۰+ کہ وہی آدمی جس سے وہ
ڈرتے تھے۔ حلیلی آدمیوں کے درمیان کپڑے پہنے۔ آرام سے۔ ہوشمیں بیٹھا ہے +
اب ہم اِن گرسینوں کو پہچان سکتے کہ وہ کس قسم کے ہیں؟ اُنہوں نے کس
بات کی زیادہ فکر کی؟ کیا خود غرض ہوکے اپنے سوّروں کے نقصان سے ناراض ہوئے
یا اِس آدمی کے چنگے ہونے سے خوش ہوئے؟ اگر وہ خوش ہوتے تو یسوع سے

کیا درخواست کرتے ہ؟ دیکھو تو اُنہوں نے کیا پوچھا؟ (ایوب **۲۲**-۱۷+یوحنا **۴**-۴۰) سو یسوع کو تو وہاں آرام نہ ملا اِس لئے گرگسلے سے لوٹ کے واپس آیا+

کیا وہ آدمی اب آزاد ہے؟ (ا) کیا دوسرے آدمی کے پانوں پر بیٹھنا آزادوں کا کام ہے؟ (ب) اُس نے یسوع سے کیا درخواست کی؟ کیا دوسرے آدمی کا ہر کہیں پیچھا کرنا آزادگی ہے؟ (ج) یسوع نے اُسے حکم دیا - کیا فی الفور عمل کرنا آزادی ہے؟

بے شک - کیونکہ اُس نے اپنی مرضی سے پولوس کی مانند - (رومیوں **۱**-۱) مسیح کی غلامی اختیار کی یسوع کے لئے کام کرنا اُسکی بڑی خوشی تھی جیسا کہ یسوع کو جبکہ وہ غلام کی شکل میں آیا - باپ کی مرضی پر چلنا بہت پسند تھا (فلپیوں **۲**-۷+زبور **۴۰**-۷-۸+یوحنا **۴**-۳۴)

آج کل ہم ایسے لاچار دیوانوں کو نہیں دیکھتے تو بھی اب بعض لوگ غلامی میں ہیں+ وہ کون ہیں؟ (دو لڑکوں کا حال دیکھو ایک وہ جو گھر میں رہنا اور اپنے ماں باپ کی مرضی پر چلنا اور اُن کے حکم میں رہنا پسند کرے - دوسرا جو ضِدّی اور اپنی مرضی پر چلنے والا ہو) اِن دونوں میں سے کون غلامی میں ہے؟ کیا وہ جو ماں باپ کی مرضی پر چلتا؟ کون آزاد کہلاتا ہے؟ لیکن اِن دونوں سے گرگسینی دیوانے کی مانند کون ہے؟ وہ اپنی آزادی پر فخر کرتا ہے - لیکن حقیقت میں اگرچہ وہ نہیں جانتا شیطان کا غلام ہے+ (۱ یوحنا **۳**-۸+یوحنا **۸**-۳۴+افسیوں **۲**-۲)

اب بھی بعض لوگ آزادی میں ہیں+

وہ کون ہیں؟ وہ جو اُس گرگسین کی مانند ہیں جس سے ناپاک روح نکل گئیں +
لیکن کیا یسوع کے پانوُں پر بیٹھنا اور اُسکا تربیت پذیر اور فرمانبردار رہونا۔ آزادی ہے؟
کیا یہہ آزادی ہے کہ ہم اُس کے مخنتی نوکر بنکر اُسکی محبّت اور قدرت اور ونیہ ظاہر کریں +
بے شک کیونکہ "اُسکی غلامی کامل آزادگی ہے" (متی ۱۱-۲۹-۳۰)

اِن دونوں میں سے کون خوش ہے؟

خود رو لڑکا سمجھتا ہے کہ فرمانبردار لڑکا خوش نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ وہ اپنی مرضی کے موافق نہیں کرسکتا + کیا وہ آپ خوش ہے خیال کرو کہ اُسے اپنے کاموں کے ظاہر ہونے اور تمیز کے چُبھنے سے اور دوستوں کی ناراضگی اور اُمیدوں کی ناکامیابی کا کس قدر خوف ہوتا ہے + مسرف بیٹا کہاں خوش رہا اور کہاں ناخوش؟ اور انجام دیکھو (یشعیاہ ۵۷-۲۰-۲۱ + رومیوں ۶-۲۱ + گلیتیوں ۶-۷-۸ + عبرانیوں ۱۰-۲۷)

تو کون ہوشیار ہے؟

فیستوس نے بڑی غلطی کی (اعمال ۲۶-۲۴) مسیح دیوانہ نہیں بلکہ اور لوگ دیوانے ہیں + جب تک کہ اپنے خیالوں کو نہ بدلے کوئی ہوشیار نہیں +

اب ایک بڑا سوال آتا ہے کہ۔

گُناہ کا غلام کسطرح آزاد ہوسکتا ہے؟

بے شک اپنی طاقت سے نہیں + کیا وہ گرگسین اِن ناپاک روحوں سے خود بخود بچ سکتا تھا + پولوس رسول نہ بچ سکا (رومیوں ۷-۲۴) (مثلاً جب کوئی جانور پنجرے

میں بند ہو تو اُوڑ سکتا ہے؟ لیکن پچھلی آیت کو دیکھو (رومیوں ۷ - ۲۵) یسوع کی قدرت سے ہو جائے گا۔ (عبرانیوں ۲ - ۱۴ - و ۷ - ۱۵) یہہ آیتیں کیسی تسلی بخش ہیں + دعا مانگو کہ اگرچہ ہم اپنے گناہوں کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں تاہم وہ ترس کھا کر اپنی کمال رحمت سے ہمیں کھول دے،،

تفسیر

(۱) ایک صاحب بیان کرتا ہے کہ ہمنے ایک جگہہ جو انجیل کے اِس بیان کے موافق ہے دیکھی کہ وہ جگہہ کھیرسا کے جنوب کی طرف واقع ہے + وہاں سوّرونکی بربادی کا موقع معلوم ہوتا ہے۔ اور وہاں پہاڑوں میں قبریں اور سوّروں کی چراگاہ واقع ہیں اور جلیلی سمندر کے قریب ایک اونچی کھڈ ہے جہاں پانی بہت گہرا ہے +

(۲) مسیح نے دیوُں کو سوّروں میں کیوں جانے دیا؟

بعض لوگ یہہ سبب بیان کرتے ہیں۔ کہ اُن سوّروں کے مالک یہودی ہوں گے اور چونکہ سوروں کا پالنا شریعت میں منع تھا۔ (احبار ۱۱ - ۷) اسواسطے یہہ امر بطور سزا کے تھا + دوسری وجہ یہہ تھی کہ اِس مجنون کو یقین ہو جائے کہ بےشک ناپاک روحوں نے مجھکو چھوڑ دیا + (خروج ۱۴ - ۳۰) اور شاگردوں کو معلوم ہو کہ مسیح دیوُں پر اختیار رکھتا ہے۔ تاکہ یہہ معجزہ زیادہ مشہور ہو اور اِس صحت یاب مجنوں کی منادی میں زیادہ تاثیر ہو + سوروں کے ہلاک ہونے میں

کچھ ہرج نہ سمجھنا چاہیئے اِس لئے کہ ہزاروں جانور لوگوں کی جسمانی خوراک کے لئے ہر روز ذبح کئے جاتے ہیں تو دو ہزار سوروں کا مرنا آدمی کے روحانی فایدہ کے لئے کچھ بُرا نہیں +

چوالیسواں سبق

یوحنّا بپتسمہ دینوالے کی وفات کی بابت

مرقس ۶-۱۴-۲۹ + متی ۱۴-۱-۱۲ + لوقا ۳-۱۹-۲۰ + افسیوں ۵-۱۱ +

یوحنّا بپتسمہ دینے والا کس کام کو بھیجا گیا تھا ؟ (یوحنّا ۱-۷) گواہی دینے کو آیا + کس کی گواہی دی ؟ سو جبکہ یسوع ظاہر ہوا اور یوحنّا نے اُسکی طرف اشارہ کیا (یوحنّا ۱-۱۹-۳۶) تو اُسکا اصل مطلب پورا ہو گیا (یوحنّا ۳-۲۶-۳۰) لیکن کیا وہ اپنی گواہی چھوڑ دے گا ؟ نہیں وہ پورا گواہ تھا اُس سے نہ ہٹے گا بلکہ آخر تک گواہی دیتا رہے گا + آج ہم بیان کریں گے کہ اُس نے کس طرح گواہی دی اور اُسکا کام کس طرح پورا ہوا +

۱- اِس گواہ سے ڈرنے اور اُس سے دشمنی رکھنے کی بابت

جلیل اور پیریا میں جو یردن کے پار ہیں بڑے ہیرودیس کا بیٹا ہیرودیس انتیپاس بادشاہت کرتا تھا + وہ بُرا آدمی تھا کیونکہ اپنی عیش اور عشرت کو مانتا اور خدا اور اُسکی شریعت کی کچھ فکر نہ کرتا تھا +

اُس نے بڑے واعظ کا جو جنگلوں میں منادی کرتا تھا چرچا سُنا اور اُس کو دیکھنے چاہا + دیکھو کہ یوحنّا اپنے موٹے کپڑے اور چمڑے کا کمربند پہنے ہوئے بادشاہی محل میں عیاش امیروں کے درمیان کھڑا ہے + (متی ۲۰-۴) وہ ہیرودیس کو کیا کہے گا ؟ کیا یسوع کی بابت کچھ کہے گا ؟ اگر کہے بھی تو ہیرودیس اُسکی بابت کچھ خیال کرے گا ؟ یوحنّا نے لوگوں کو یسوع کے قبول کرنے کے لئے کس طرح تیار کیا + اُس نے لوگوں کو اُن کے گناہوں کی بابت بتلایا پس یوں ہی بادشاہ سے بھی بیان کریگا + وہاں ہیرودیس کے پاس ملکہ بیٹھی تھی - اُسکا وہاں ہونا کیوں نامناسب تھا ؟ آیت ۱۷- اُن دونوں نے کونسا حکم توڑا تھا ؟ لیکن آیا یوحنّا نے اُسکی بابت بیان کرنے کی جرأت کی ؟ یہہ گواہ خوشامد کرنے نہیں بلکہ اُس گُناہ کی بابت جو نجات سے روکتا ہے ملامت کرنے کو آیا (آیت ۱۸) الیاس نے اخیاب اور اُسکی بی بی ازابل سے ایسا ہی کیا تھا - اسلاطین ۲۱-اُس کلام سے کیا نتیجہ نکلا ؟

(۱) ہیرودیاس اُسکی دشمن بنگئی آیت ۱۹-

بدکار لوگ کس سے زیادہ دشمنی رکھتے ہیں ؟ کیا اُن سے جو اُنہیں دھمکاتے ہیں ؟ جیسا کہ اخیاب نے میکایاہ سے دشمنی کی - (اسلاطین ۲۲-۸)

ہیرودیاس کی دشمنی کچھہ تعجب کی بات نہیں + جب دشمنی دل میں جگہہ پکڑتی ہے - تو اُسکا نتیجہ بُرا نکلتا ہے (جیسا کہ قائن کے حال سے معلوم ہوتا ہے) یہاں کیا ہوا ؟ لیکن ہیرودیاس کو یوحنّا کے قتل کرنیکا اختیار نہ تھا - کیوں ؟

(۲) اِس لئے کہ ہیرودیس اُس سے ڈرتا تھا۔ (آیت ۲۰)

اِن دو آدمیوں کو دیکھو یعنے بادشاہ کو۔ جسکے ساتھ تمام امیر وزیر تھے۔ جس کی ایک ایک بات حکم تھی جیسا چاہے ویسا ہی کرے۔ اور پیغمبر کو۔ جو اکیلا۔ بے مدد۔ بادشاہ کے اختیار میں تھا +

اُن دونوں میں سے کون ڈرا؟ یوحنّا دلیر اور بےخوف تھا + ہیرودیس لرزان اور ہراسان تھا (اعمال ۲۶-۲۵ + امثال ۲۸-۱) کیوں ہراسان تھا؟ کیونکہ اُس نے سمجھا کہ میں نے گُناہ کیا ہے + وہ کیا کرے گا؟ اُس گناہ سے باز آئیگا؟ ایسا تو نہ کرے گا۔ تو بھی اور بہت سی باتیں کرتا ہے۔ یعنے فریسیوں کی مانند دعا مانگتا۔ خیرات دیتا روزہ رکھتا تاکہ اِس طرح پاک ہو جائے۔ کیا اِسی طرح پاک ہو جائیگا؟ (مثلاً اگر کشتی کے پیندے میں چھید ہو تو دوسری طرف تختے لگانے سے کیا فایدہ ہوتا؟ بےشک اُسی ایک چھید سے ڈوب جائے گی) وہ ہی گناہ جس میں اکثر گرفتار ہوتے ہیں چھوڑنا چاہے۔ جیسا کہ اُس سردار کو کہا گیا (مرقس ۱۰-۲۱-۲۲) لیکن ہیرودیس نے یوحنّا سے کیا سلوک کیا؟ اُس شخص کے قتل کی دلیری نہ کی کہ جسے وہ خدا کا پیغمبر جانتا تھا۔ بلکہ اُس سے اور باتیں سُننا پسند کیا۔ تو بھی ہیرودیاس کی خاطر اُس نے یوحنّا کو اپنے تاریک قلعہ میں بحرمردار کے قریب قید کیا۔ تاکہ ہیرودیاس کو راضی رکھے اور یوحنّا کو اُسکی تدبیروں سے محفوظ رکھے +

۲۔ سچّے گواہ کا انجام

دیکھو کہ یوحنّا جو کہ ایک دفعہ یہاں تک مشہور تھا کہ تمام یہودیہ اُسکا پیرو تھا۔ اب قیدخانہ میں مر رہا ہے۔ شاید سال بھر قید رہا + ہم بیان کر چکے کہ وہاں اُسکا کیا خیال تھا اور اُس نے یوحنّا کو اور یوحنّا نے اُس کو کیا کیا پیام بھیجے + بے شک اِس سے پیچھے وہ پولوس کی مانند خوش رہا (اعمال ۱۶-۲۵+۲۰-۲۴-۲۱+۱۲) کئی مہینے اِسی مصیبت میں گذرے۔ آخر ایک دن خود ہیرودیس کے محافظوں میں سے ایک سپاہی آیا۔ اُس نے کیا چاہا؟ یوحنّا کا سر۔ جھٹ پٹ کاٹا گیا + پھر یوحنّا کہاں گیا؟ وہ غلیظ مکان اور موٹے کپڑے کس سے بدل گئے؟ (مکاشفات ۷۔ ۹-۱۷) پولوس رسول کا قول۔ (۲ قرنتیوں ۴-۱۷-۱۸) کچھ تعجب نہیں + اُسکی کیا وجہ تھی؟ وہ شریر ملکہ یوحنّا کے جینے سے ناخوش تھی۔ کیونکہ اُس نے دیکھا کہ ہیرودیس اُسکی باتوں سے بے آرام ہے۔ کیا تعجب ہے اگر وہ کسی دن بادشاہ کو اِس بات پر آمادہ کرے کہ وہ مجھے نکال دے۔ اِس لئے کسی نہ کسی طرح اُسے قتل کرنا چاہئے + بڑی بیرحمی ہے! کیا آجکل کے لوگ بھی اپنے دشمنوں سے بدلا لینے کی تدبیریں نہیں کرتے؟ ہر وقت موقع ڈھونڈھتی تھی۔ آخر قابو کا دن پایا۔ آیت ۲۱-۲۵۔ اُسکی خوشی دیکھو + ہیرودیس کا حال بھی دیکھو۔ کہ اگرچہ وہ نشے میں چُور تھا۔ نہایت غمگین تھا۔ وہ کیا کرے گا۔ کیا اپنی قسم پر قایم رہے گا؟ بُری قسم کا توڑنا

بہتر ہے + کیا اپنے امیروں کی ہنسی سے ڈریگا۔ بے شک بہت دفعہ ہنسی کے خوف سے برے کام کئے جاتے ہیں۔ لیکن کیا وہ اِس مُہلک حکم دینے پر مجبور تھا؟ اگر سلومی اُسکا سر مانگتی تو کیا؟ اِس کام میں کچھہ دیر نہ لگی آیت ۲۷-۲۸۔ اور اُس ملکہ نے اپنے دشمن کا سر تھال میں بہت جلدی دیکھا۔ اب خاموش ہو گیا؟ نہیں۔ کیونکہ اُسکا خون خدا کے حضور گواہی دیتا ہے + (پیدایش ۴-۱۰) وہ اُسے کس طرح خاموش کرسکتا ہے؟ اور ایک دن خدا کا شکستہ قانون اُسپر الزام لگائے گا + وہ اُس کو کس طرح خاموش کراسکتی؟

۳۔ سچے گواہ کی یادگاری

ھیرودیس نے اُسے یاد کیا + آیت ۱۴-۱۶۔ ہیرودیس کو خبر پہونچی کہ ایک عجب نبی جلیل میں تعلیم دیتا اور معجزے دکھاتا ہے۔ ہیرودیس کے امیروں میں سے بھی ایک اُسکا ثبوت دے سکتا تھا۔ کیونکہ خود اُسکا بیٹا چنگا ہوا تھا + چونکہ ہیرودیس کی فکر صرف ایک نبی کی طرف تھی جسے اُس نے قتل کروایا اِس لئے اُس نے سمجھا کہ یہہ وہ ہی نبی ہوگا۔ آگے کی بہ نسبت قوی ہے۔ اور خدا نے اُسے نئی طاقت دیکر پھر دنیا میں بھیجا + یوحنا نے کچھہ معجزے نہیں دکھائے (یوحنا ۱۰-۴۱) ذکریاہ کی بات کیسی سچ ہے (ذکریاہ ۱-۵-۶) نبی مرجاتا مگر اُسکی باتیں باقی رہتی ہیں +

اُس کے شاگردوں نے اُسے یاد کیا آیت ۲۹ +

وہ آخر تک اُس کے ساتھ رہے تھے۔ اور مصیبت میں بھی اُنھوں نے اُسے نہ چھوڑا۔ قید خانہ میں بھی اُس سے ملتے۔ (لوقا ۷-۱۸) اور اُسکی مرضی کے موافق چلتے تھے۔ (لوقا ۵-۳۳) وہ پیارا چہرہ تو اُن سے غایب ہوگیا۔ صرف بے سر تن اُن کو ملا جسے اُنھوں نے نہایت غم سے دفن کیا۔ کہاں جائینگے؟ اُن کا اُستاد تو مرگیا ہے۔ اگر زندہ ہوتا تو کیا کرتا؟ اُنھوں نے یاد کیا کہ اُس سچّے گواہ نے کسکی گواہی دی تھی۔ اُن کے پُرانے ہم شاگرد کس کے پاس گئے۔ اب وہ بھی اُس کے پاس جائینگے (متی ۱۴-۱۲) کیا ہم میں سے کوئی غمگین ہے ہم بھی اُنکی مانند یسوع کے پاس خبر دینے کو جائیں + وہ کس طرح ہمکو قبول کرے گا (متی ۱۱-۲۸ + ۱ پطرس ۵-۷)

مسیح نے اُوسے یاد کیا

جب یسوع نے یہہ بد خبر سُنی تو کیا کیا؟ (متی ۱۴-۱۳) کیا اِس بات سے نہیں ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے وفادار خادم اور پورے گواہ کے لئے کس قدر غمگین ہوا اور اِس سے اُسکو ایک اور قتل جو ہونیوالا تھا یاد آیا (متی ۱۷-۱۲) اب سوچو کہ کیسی تعجب کی بات ہے۔ کہ اُسی قتل کے باعث یوحنا اور دوسرے سچّے گواہوں کے لئے خدا کے جلال میں جگہہ ملی (قلسیوں ۱-۱۲-۱۴)

مُردوں کی یادگاری + اِس بات پر غور کرو (۱) سچّے گواہ ہم سے بیان کرتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا شخص مرجائے تو ہم اُسے کس طرح یاد کرتے ہیں جیسا کہ ہیرودیس نے یوحنا کو یاد کیا جو کہ اُسکو گُناہ کی بابت دھمکاتا تھا۔ اور اُس کے چھوڑنے کی منّت

کرتا تھا؟ لو بھی ہیرودیس نے اُس صلاح کو رد کر کے پیغمبر سے بدسلوکی کی + کیا ہم کو کہنا پڑے گا کہ اب اُسکی بات ماننے اور اُس کے خوش کرنے کا وقت گذر گیا ہے۔ (جیسا کہ کسی کو کہنا پڑے جو مرے ہوئے اُستاد یا ماں باپ کی قبر پر کھڑا ہو۔

(۲) اگر اب ہم میں سے کوئی مر جائے تو اُسکی یادگاری کس طرح ہو گی؟ کیا سچّے گواہ کی مانند جو پولوس رسول کا حکم مانتا تھا + (افسیوں ۵-۱۱)

خدا کا فضل مانگو۔ تاکہ تم گناہوں سے رُکنے اور مسیح پر گواہی دینے اور اُسکی خاطر تکلیفیں برداشت کرنے میں وفادار رہو + "مرتے دم تک ہم مسیح کے وفادار سپاہی اور خادم بنے رہیں"، تب تم یوحنّا کی مانند نہ صرف یاد کئے جاؤ گے بلکہ اُسکی مانند وعدوں کے وارث بنو گے + (مکاشفات ۲-۱۰)

تفسیر

(۱) وہ ہیرودیس جسکا ذکر متی کے دوسرے باب میں ہے دس بیبیاں اور پندرہ بچّے رکھتا تھا + انمیں سے چار بیٹوں کا انجیل میں ذکر ہے۔ یعنے ۱ ارخلاؤس جسکا ذکر (متی ۲-۲۲) میں ہے۔ اور ہیرودیس ۲ انتیپاس جسکا بیان (متی ۱۴-۱) + اور مرقس ۶-۱۴ + لوقا ۳-۱ + اور ۹-۷ + اور ۱۳-۳۰۔ اور ۲۳-۷) میں ہے۔ اور جو کہ ہیرودیس کی جورو ملتھیکی کے بیٹے تھے۔ اور فیلبوس جسکا بیان (لوقا ۳-۱) میں ہے جو ہیرودیس کی جورو مریمنے کا بیٹا تھا اور جسکا بیان (متی ۱۴-۳ +

مرقس ۶-۱۷+ لوقا ۳-۱۹) میں ہے اور ایک اور بیٹا ارسٹوبیولس نامے تھا
جوکہ اُس ہیرودیس کا جسکا بیان (اعمال ۱۲) میں ہے - اور ہیرودیاس کا باپ تھا +
ہیرودیاس اپنے دو چچوں سے پہلے ہیرودیس فیلیوس - اور پھر ہیرودیس انتیپاس
سے بیاہی گئی تھی + ہیرودیس انتیپاس نے اُس کے ساتھ شادی کرنے کے لیئے
اپنی پہلی جورو کو جو اریطاس عرب کے بادشاہ کی بیٹی تھی (جسکا بیان ۲ قرنتیوں
۱۱-۳۲ میں ہے چھوڑدیا - سو یہہ شادی تین وجہ سے ناجایز تھی پہلے ہیرودیس
کی پہلی بی بی جیتی تھی (۲) ہیرودیاس کا پہلا شوہر زندہ تھا (۳) ہیرودیاس اُسکی
بھتیجی تھی + اور ہیرودیاس کی بیٹی جسکا ذکر (متی ۱۴-۶) میں ہے - اُس پہلے شوہر
فیلیوس سے تھی اور اُسکا نام سلومی تھا وہ پہلے اپنے چچا فیلیوس سے جو چوتھائی کا
حاکم تھا اور پھر ارسٹوبیولس نامے ایک شخص سے جو دُور کے رشتہ داروں میں
سے تھا - (نہ وہ جو اُسکا دادا تھا) بیاہی گئی تھی ہیرودیس انتیپاس صرف عزت
کے لحاظ سے بادشاہ کہلاتا تھا - لیکن اُسکا اصلی لقب چوتھائی کا حاکم تھا -
(لوقا ۳-۱)

پیچھے وہ ہیرودیاس کے کہنے پر بادشاہ کا لقب حاصل کرنے کو روم میں گیا
لیکن کلی گلا قیصر نے اُسکو (گال) کی طرف جلاوطن کردیا +

(۲) یوسیفس کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یوحنّا بپتسمہ دینے والا مچیکرس کے
قلعہ میں جو کہ بحر مُردار کے مشرقی کنارہ پر واقع ہے - قید ہوا تھا + کہتے ہیں کہ

یوحنا کے قید ہونے سے پہلے یہہ قلعہ ارلیطاس کے قبضہ میں تھا + لیکن جب ہیرودیس نے اپنی پہلی جورو یعنے ارلیطاس کی بیٹی کو چھوڑ دیا تو ارلیطاس اُس کے ساتھ لڑا اور معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت یہہ قلعہ ہیرودیس کے قبضہ میں آگیا تھا - اگر ہیرودیس نے اسوقت سرحد پر چڑھائی کی ہوگی تو مکیرس ہیں اُسکا سامانِ جنگ ہوگا اور اِسی واسطے یوحنا کے سر کاٹنے کے حکم کی جلدی تعمیل ہوئی + چونکہ وہ جلیل میں نہ ہوگا اِسی واسطے ہیرودیس نے یسوع کی بابت یہاں تک کہ یوحنا مر گیا کچھہ نہ سُنا + بعدازاں ارلیطاس نے ہیرودیس کی فوج کو برباد کیا اور یہودیوں نے اِسکو یوحنا کے قتل کی سزا سمجھی -

پینتالیسواں سبق

پانچہزار آدمیونکا کھلانا

"اُسنے بھوکوں کو اچھی چیزوں سے آسودہ کیا"

مرقس ۶ - ۳۰ - ۴۴ + متی ۱۴ - ۱۳ - ۲۱ + لوقا ۹ - ۱۰ - ۱۷ +

کفرناحوم میں آدمیوں کے دو گروہ یسوع کے پاس آئے - یعنے (ا) یوحنا کے شاگرد کہاں سے اور کس لئے ؟ اور (ب) بارہ شاگرد - یہہ کہاں سے آئے ؟ (آیت ۷ - ۱۳ - ۳۰) +

جلیل میں دو دو ہوکر اپنے نئے عہدہ یعنے منادی کا کام سرانجام کرتے اور

اپنے اُستاد کے نام سے معجزے دکھلاتے پھرتے تھے + بےشک اپنی کامیابی سے نہایت خوش ہوئے۔ (لوقا ۱۰-۱۷) شاگرد گھمنڈی بھی ہوگیا ہوگا (لوقا ۱۰-۱۷) اب اُن کو کیا درکار ہے؟ کچھ مدّت تک آرام کرنا اور اپنی کمزوری سیکھنی +

کیا کفرناحوم میں اُن کو آرام ملیگا؟ آیت ۳۱۔

سو یسوع کے جانے کے دو باعث ہیں۔ ایک تو یہہ۔ اور دوسرا یوحنّا کے مرنے کا غم۔

کنارہ پر پہونچکر کشتی پر سوار ہوئے اور اپنے پُرانے نرالے کے راستے سے روانہ ہوئے + دریا سے عبور کرکے گرگسا کی طرف لوٹ نہ گئے۔ لیکن ویران پہاڑوں میں پہونچے جہاں کسی طرح کا خدشہ نہ تھا (یوحنّا ۶-۳) لیکن پہونچتے ہی لوگوں کی بڑی بھیڑ نے اُنہیں گھیر لیا۔ کہاں سے آئی تھی؟ آیت ۳۳ بعضے تو چھ میل کے فاصلے یعنے کفرناحوم سے جھیل کے اوپر کی طرف سے ہوکر۔ اور بعضے یردن کو گذر کے اُن کے ساتھ مِلگئے۔ یسوع نے اُنہیں کس طرح قبول کیا؟ آیت ۳۴ وہ اُن سے کسی طرح اعتراض نہ کرسکا (رومیوں ۱۵-۳) بلکہ تمام دن اُن کو تعلیم دینے اور چنگا کرنے میں صرف کیا تھا۔ تب وہ اُنہیں اپنی محبت اور طاقت کا ثبوت دے گا۔ اور اِس کے ساتھ رسولوں کو سکھلائے گا کہ گھمنڈی اور خودپسند نہ بنیں دیکھو کسطرح۔

۱۔ معجزے سے

لوگ یسوع کی باتوں سے ایسے فریفتہ ہوئے کہ دیر ہوگئی اور وقت کا کچھ

خیال نہ آیا۔ (گرجا یا مدرسہ میں کون اُنکی مانند ہے؟) آخرش یسوع ٹھہر گیا اندریاس
اور فیلیبوس کس لئے لوگوں میں پھر رہے تھے آیت ۳۸ (یوحنّا ۶۔ ۵۔ ۹) اب تو لوگ بھوکھے
اور تھکے ہوئے تھے۔ سو سوچ رہے تھے۔ کہ کیا کریں بعضوں کو گھر پہونچنا مشکل تھا۔
سو اس لئے یہاں کے تہاں اُنہیں ٹکنا پڑا (لوقا ۹۔ ۱۲) لیکن اب سب شاگرد
لوگوں میں پھر رہے ہیں۔ کیا کہتے ہیں؟

بیٹھنے کے وقت اُنکی حیرانی دیکھو + اِس سے کیا غرض ہے؟ وہ پھولوں کی مانند
صف بہ صف ہو کر گھاس والی ڈھالو جگہہ میں بیٹھ گئے +

۲۔ اِس معجزے سے ظاہری خوراک کی بابت یسوع نے لوگونکو کیا سکھلایا؟

(۱) یہہ لوگ یہاں کیوں آئے تھے؟ نہ کھانا کھانے کے لئے جیسا کہ تھوڑے
دن پیچھے آئے + کھانے کا تو کچھہ خیال نہ تھا بلکہ تعلیم پانے کے لئے (یوحنّا ۶۔ ۲۶) اگر
وہ کھانے کی زیادہ فکر کئے ہوئے ہوتے تو کیا اِتنی دور بھوکھے چلے آتے اور اتنی
دیر ٹھہرتے؟ لیکن یسوع کی باتوں کے ایسے مشتاق تھے۔ کہ وہ اور کسی چیز کا خیال
نہ کر سکے + (ایوب ۲۳۔ ۱۲) لیکن کیا یسوع اُن کو اِس سرگرمی میں دُکھہ
اُٹھانے دیگا؟ یسوع نے اپنے وعظ میں کیا کہا تھا؟ (متی ۶۔ ۲۵۔ ۳۳) یسوع
نے اُنہیں اِن باتوں کی سچّائی اِس معجزے سے ظاہر کی +

(۲) لیکن یسوع نے اُنکی حاجتوں کو کسطرح دفع کیا؟ اُسنے اِنسانی وسیلے سے ایک لڑکا

مُعجزہ دِکھایا۔ کس وسیلے سے؟ اس سبز گھاس کو جہاں وہ لوگ بیٹھے تھے۔ روٹیاں بنا کر وہاں کھلا سکتا تھا لیکن اُس نے کیا کیا؟ (ا) جو خوراک موجود تھی اُسی سے خرچ کیا (ب) اُس نے اپنے شاگردوں کو اُس باٹنے میں مشغول کیا کچھ ضایع ہونے دیا+ (یوحنا ۶-۱۲) اِس سے کیا سکھلایا؟ کہ اگرچہ خدا اُنہیں فراموش نہ کرے گا اور اُنہیں بدنی حاجتوں کا بہت خیال نہ کرنا چاہیئے۔ تو بھی ضرور ہے۔ کہ ہر وقت اُن مُعجزوں کی اُمید نہ رکھیں اور عام طریقونپر حاجت روائی سے خوش ہوویں+

(۳) لیکن کیا یہہ اِنسانی وسیلہ اور عام طریقہ کافی تھے؟ کیا وہ چھوکرا۔ (یوحنا ۶-۹) اور شاگرد اُن کو کھلا سکتے تھے؟ یسوع کی برکت درکار تھی+ بلکہ ہمیشہ درکار ہے+ اِسی لئے تمام اچھّی چیزوں کا بلکہ اُن کا بھی جو ظاہرا اپنی یا اَوروں کی محنت سے حاصل ہوتی ہیں۔ خدا کی بخشش جانکر ہمیں اُسپر بھروسا رکھنا چاہیئے۔

یہہ تینوں نتیجے ہمارے حق مین بھی ٹھیک آتے ہیں+

(ا) اگر ہم پہلے خدا کی مرضی پر چلیں تو یہہ سب چیزیں ہمیں ملجائینگی+

(ب) عام طریقوں سے بغیر مُعجزوں کے ہم کو مدد ملیگی۔ سو اُن سے غافل نرہنا چاہیئے (۲ تسلونیقیوں ۳-۱۰-۱۲) اور جو کُچھہ ہمارے پاس ہے (کیا وقت۔ کیا مال) ضایع نہ کرنا چاہیئے+

(ج) اور تمام دنیوی نعمتیں جو ہمیں ملتی ہیں خدا کی طرف سے سمجھنا چاہیئے سو دعا مانگو کہ "ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے"+

۳۔ اِس مُعجزے نے شاگردوں کو روحانی خوراک کی بابت کیا سِکھلایا؟

(۱) وہ جلیلی لوگوں کو روحانی خوراک دیتے تھے۔ کِس طرح؟ (آیت ۱۲) وہ کس خیال سے واپس آئے؟ اب یسوع نے کیا کیا؟ وہ اُن کو سکھائیگا کہ اُن کا فخر بے سبب تھا

کسطرح؟ (آیت ۳۷) "وتم اُنھیں کھانیکو دو" (یوحنّا ۶۔۵۔۶) اُس نے یہہ کیوں فیلبوس سے کہا؟ وہ کیسے حیران ہوئے ہونگے! اگرچہ وہ اپنا سب مال خرچ کرتے تو کافی نہوتا لیکن تھوڑی دیر میں سب لوگ سیر ہوگئے +

رسولوں نے یہہ تو نہ سیکھا ہوگا کہ یسوع کے بغیر ایسے کمزور ہیں + وہ روحانی خوراک۔ یعنے تعلیم جوکہ وہ رسول بنکر لوگوں کو دیتے ہیں۔ سو اُن کی اپنی نہیں اور نہ وہ خود کسی بھوکے کو سیر کرسکتے ہیں۔ صرف یسوع سے لیکر بانٹ سکتے ہیں +

(۲) تو بھی کیا خود اُنہیں کچھ کرنا نہ چاہیے تھا؟ کیا اُنہیں خوراک کی تلاش اور پھر برکت کے لئے یسوع کے پاس لانا اور بعد ازاں تقسیم کرنا ضرور نہ تھا؟ (متی ۱۴-۱۸) سو اِسی طرح روحانی خوراک میں یہہ نہ سمجھا جائے کہ سب کچھ یسوع کی طرف سے ہونے کی بدولت اُن کو کچھ نہ کرنا۔ اور مایوس اور سُست ہوکر بیٹھ رہنا چاہیے تھا۔ کیونکہ اُنکی سرگرمی اور محنتوں پر بہت کچھ موقوف تھا + سکھلانے والوں کو بھی ایسا ہی کرنا پڑتا ہے۔ کہ جب تم صف بہ صف اور جماعت بہ جماعت بیٹھے ہو تو

ہم تمہارے لئے روحانی خوراک لاتے ہیں + ہم اِس کام میں محنت اُٹھاتے ہیں۔
تو بھی جو کچھ تمہیں دیتے ہیں۔ اپنے پاس سے نہیں بلکہ مسیح کی طرف سے دیتے ہیں لیکن

یہہ روحانی خوراک کیا ھے؟

یسوع نے ہمیں بتلایا کہ زندگی کی روٹی میں ہوں (یوحنا ۶ - ۳۵ و ۴۸ - ۵۱)
یہہ کس طرح ہے؟ روٹی اور خوراک ہمارے بدن پر کیا تاثیر کرتی ہے؟ زندگی کو
سنبھالتی ھیں۔ اِس لئے اِسکو زندگی کا سہارا کہتے ہیں۔
اور طاقت دیتی ہے + نہ صرف زندہ بلکہ تندرست اور قوی رکھتی ہے۔
اور سیر کرتی ہے۔ بھوکے آدمی کو روٹی کھانیکے بعد کیا معلوم ہوتا؟
پس یونہی مسیح ہماری روحوں کے لئے کرتا ہے۔ سنبھالتا ہے۔ اُس کے
بغیر زندگی نہیں + (افسیوں ۲ - ۵ + یوحنا ۱ - ۴ + ۶ - ۵۳ + ۱۴ - ۶) طاقت
دیتا ہے (فلپیوں ۴ - ۱۳ + ۲ قرنتیوں ۱۲ - ۹) اور سیر کرتا ہے۔ (زبور ۶۳ -
۵ - ۶ + ۱۰۷ - ۹ + یشعیاہ ۵۵ - ۲ - ۳ - ۵ - ۲) (مثلاً اگر بھوکھا آدمی کام
کرنے لگے تو بے طاقت اور ماندہ ہو جاتا ہے + اگر ہم ہمیشہ چھوٹے چھوٹے امتحان
میں پڑیں تو جب تک کہ روحانی خوراک نہ ملے اُن کے مقابلہ کرنے کی کچھہ طاقت نہ
ہوگی۔ یعنے مسیح کا کلام پڑھنا اور اُسپر غور کرنا اور اُس سے دُعا مانگنا)
کیا ہماری روحیں بھوکھی ہیں؟ اگر ایسی ہیں۔ تو بہت خوشی کی بات کیوں؟
(متی ۵ - ۶) جبکہ مصرف بیٹے کو بھوک لگی تو وہ باپ کے پاس آیا (لوقا ۱۵ - ۱۴ - ۱۷)

سب لوگ ضیافت پر بلائے گئے ہیں +(یشعیاہ ۵۵-۱) "آرے آؤ چکھو اور دیکھو کہ خداوند مہربان ہے"+(زبور ۳۴-۸)

تفسیر

(۱) "اپنے شاگردوں کو دی" یونانی زبان میں جو عبارت اس موقع پر لکھی ہوئی ہے۔ اُسکے اصلی معنے یہ ہیں۔ کہ وہ اپنے شاگردوں کو دیتا جاتا تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روٹیوں کا بڑھنا مسیح کے ہاتھ میں تھا۔ نہ شاگردوں کے ہاتھ میں۔ جب وہ دیتے پھرتے تھے +

چھیالیسواں سبق

سمندر پر چلنا

"مجھ سے جدا تم کچھ نہیں کرسکتے"

متی ۱۴-۲۲-۳۳ + مرقس ۶-۴۵-۵۲ + یوحنا ۶-۱۴-۲۱ +

اُن پانچہزار آدمیوں کو کھانے سے سیر ہونے کے بعد کیا معلوم ہوا ہوگا؟

اُنہوں نے یسوع کو بیماریاں ہٹاتے دیکھا تھا آیت ۱۴ + آج بھی اُس نے ایسا ہی کیا آیت ۱۴ + لیکن اب ہر ایک آدمی نے سمجھا کہ معجزہ میرے ہی لئے ہوا۔ کیونکہ میں بھوکھا تھا۔ اب سیر ہوا + شاگردوں کی حیرانی کا خیال کرو۔ جبکہ اُنہوں نے اُس سامان کے بقیہ سے جو تین گھنٹے پہلے نابود تھا بارہ ٹوکریاں اکٹھی کیں + اُنہوں نے

یاد کیا ہوگا۔ کہ بھوکھے اسرائیلیوں کو بیابان میں آسمان سے کھانا کیونکر ملا + (یوحنّا ۶ - ۳۱) اور کیا موسیٰ نے اُس نبی کی بابت (استثنا ۱۸ - ۱۵) جو اُس کے بعد ہونے والا تھا جسے خدا اُنکی طرف بھیجنے والا تھا پیشین گوئی نہ کی ہے بیشک وہ نبی یہیہی ہے (یوحنّا ۶ - ۱۴ - ۱۵) تمام دن وہ اِس آنے والی بادشاہت کی باتیں کرتا رہا (لوقا ۹ - ۱۱) اُنہوں نے کہا کہ یروسلیم میں جاکر۔ بڑی عید کے دن ہم اُسے اپنا بادشاہ بنائیں گے (یوحنّا ۶ - ۴) یوحنّا کے قاتل کو اور پلاطوس کو دور کرو +

لیکن کیا رسول اِسکی بابت خوب نہ جانتے اور لوگوں کو روک نہ سکتے تھے ؟ نہیں سو وہ بھی نہ جانتے تھے آیت ۲۲ لوگوں سے پہلے اُن کا رخصت کرنا لازم تھا اور جبکہ اُس نے رخصت کیا۔ پھر بھی بمشکل وہاں سے گئے + آگے کی نسبت نہایت گرمجوشی میں تھے ۔ بیشتر تو وہ معجزے دکھاتے تھے اور آج اِس کھانے کو جو نہ بویا گیا نہ کاٹا گیا نہ پیسا پکایا گیا۔ اُنہوں نے تقسیم کیا تھا + اب سمجھے کہ البتہ لوگ اپنے بادشاہ کو قبول کریں گے ۔ بے شک جلال کا وقت آپہونچا + ہنوز اُنہیں کچھ سیکھنا باقی تھا + یسوع اُن کو ایک اور نصیحت اُنکی کمزوری اور حقیقی نہ کہ خیالی جلال کی بابت دیگا۔

ا ۔ مسیح نے اپنے نوکروں پر کس طرح نظر کی آیت ۲۲ - ۲۵

اندھیرا ہوتا جاتا تھا ۔ دل شکستہ اور حیران ہو کر پطرس اور اُسکے ساتھی کشتی پر سوار ہوئے + وہ یسوع کے آنے کی اُمید سے کچھ مدّت کنارہ پر ٹھہرے رہے ۔

(یوحنا ۶-۱۷) لیکن آندھی اور سمندر زور میں تھے۔ اور اُنہیں پار جانے کے لئے جلدی کرنا پڑا یا یسوع کے تاکیدی حکم سے نافرمانبرداری نہ کر سکے + دیکھو کہ رات قریباً گذر گئی۔ اور اُنکی کشتی اب تک جھیل کے بیچ آندھی اور لہروں سے ڈگمگا رہی تھی + کنارہ تک پہونچنے کی کوششیں بیفایدہ تھیں + اُنہیں وہ پہلی رات جبکہ وہ ڈوبنے کے قریب ہو گئے تھے۔ یاد آئی ہو گی لیکن اُسوقت یسوع اُن کے ساتھ تھا۔ اور اُس نے اُن کے لئے کیا کیا؟ لیکن اب اُنہوں نے خیال کیا۔ کہ وہ ہماری فریاد پر نہیں پہونچ سکتا۔ تب وہ کس سبب سے دل شکستہ ہوئے + کیا آندھی کے زور یا سمندر کی موجوں یا رات کی لمبائی سے؟ ایک بات اِس سے زیادہ ہولناک تھی۔ یعنے اُستاد کی غیر حاضری + اب اُنہوں نے معلوم کیا کہ ہمیں اُسکی کتنی ضرورت ہے۔ اُس کے بغیر ناکارہ ہیں +

لیکن یسوع ظاہر کرے گا کہ وہ اُن کے پاس رہتا ہے۔ اگرچہ وہ اُسے نہ دیکھیں۔ اور اُنکی نگہبانی اور خبرداری کرتا ہے اگرچہ وہ نہ جانیں + وہ اُسوقت کہاں تھا؟ آیت ۲۳ + خیال کرو کہ وہ آرام کے لئے نکلا تھا اور صبح کو (لوقا ۹-۱۱) اور دوپہر کے بعد (آیت ۱۹) + اور شام کو (آیت ۲۲) + کیا کرتا تھا؟ اِس اندھیری اور آندھی کی رات میں وہ پہاڑوں پر دعا مانگتا تھا۔ لیکن کیا وہ اپنے بارہ برگزیدہ شاگردوں کو بھول گیا؟ (مرقس ۶-۴۸) "کھینے سے بہت تنگ ہیں" + وہ اِس اندھیرے میں سے دُور کے پانی کو کس طرح دیکھ سکتا تھا؟ (زبور ۱۳۹-۱۲+

خروج ۳-۷+۲ تواریخ ۱۶-۹+ زبور ۳۳-۱۸ و ۳۴-۱۵+ ۵۶-۸) وہ کیسی محبّت اور رحم سے اُن کی طرف دیکھہ رہا تھا۔ اور مدد کو تیّار تھا+ اُس نے اُنہیں محنت کرتے اور مشکل سے بالس لگاتے اور فکر سے لہروں کی طرف دیکھتے اور ہر طرح کے خیالات دل میں آتے دیکھا اور معلوم کیا+ لیکن وہ جلدی سے مدد نہ کریگا۔ کیونکہ اُن کو نصیحت دینی تھی+

ایک اور نادر بات ہوئی+ اُس نے اپنی آنکھوں سے کیا کیا تھا؟ اب اپنے پاٶں سے کیا کریگا؟ کیا وہ خدا کی مانند نہیں؟ (ایّوب ۹-۸+ زبور ۷۷-۱۹) اب اُسکا حقیقی جلال ظاہر ہوا+ وہ ساری خلقت کا بادشاہ ہے+ (زبور ۲۹-۱۰) اُسکو دنیاوی تاج کی کیا پرواہ ہے؟ وہ اپنی شاہی قدرت کو۔ نہ ہونو کو عزّت دینے میں بلکہ اپنے لوگوں کی خبرداری کرنے میں کام میں لائیگا+

۲- مسیح کے نوکرونکو کسطرح اُسکی طرف دیکھنا چاہیئے آیت ۲۶ سے ۳۲

پھر کشتی کی طرف دیکھو۔ کہ سب حیران ہوگئے۔ نہ آندھی سے۔ تو اور کس سے؟ اگر یسوع کے آنے کی اُمید رکھتے تو نہ ڈرتے لیکن اُنہیں بالکل خیال نہ تھا۔ کہ وہ اس طرح اُن کے پاس آویگا+ اُنہیں نہ دیکھنے سے بلکہ سُننے سے یقین ہوا+ یہہ کسکی آواز ہے؟ "مَیں ہی ہوں" بےشک اُن کا اُستاد جو کہ اکثر کشتی پر اُن کے ساتھہ سوار ہوتا تھا۔ لیکن اب اُس نے ظاہر کیا کہ اُسے کشتی کی ضرورت نہیں+ فوراً پطرس کو دلیری ہوئی+

بے شک وہ ہمارے خیالوں سے برتر ہے + پطرس یسوع کی مانند بیماروں کو چنگا کرتا اور دیووں کو نکالتا تھا۔ اور ابھی اُس نے روٹی اور مچھلیوں کے تقسیم کرنے میں مدد کی تھی۔ بے شک اُس نے سوچا ہوگا کہ جو کچھ یسوع کرتا ہے۔ ہم بھی کر سکتے ہیں۔ پانی پر بھی چل سکتے ہیں + دیکھو کہ اُس نے بھی دلیری کی۔ پانی پر چلنے لگا۔ فی الفور چلّا یا۔ ڈوبنے لگا۔ تیرنے کا فن بیفایدہ تھا (یوحنا ۲۱-۷) تو ایک قوی ہاتھ بڑھا اور وہ یسوع کے ساتھ کشتی میں آیا + تب دو اور عجیب باتیں ہوئیں آیت ۳۲ (یوحنا ۱-۲۱)

اب دو سوال ہیں +

۱۔ پطرس کیوں ڈوبنے لگا؟ آیت ۳۰ +

اِس لئے کہ وہ ڈر گیا۔ کیوں ڈرا؟ آندھی سے؟ بھلا وہ کس کی طرف دیکھتا تھا؟ کیا آندھی اب ویسی نہ تھی جیسی کشتی کے اُترنے کے وقت تھی؟ لیکن تب اُسکی طرف پطرس نے نہ دیکھا اور نہ کچھ سوچا۔ اُسکی آنکھیں یسوع کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ اِس لئے سمندر پر چل سکا +

یسوع کی طرف دیکھنا ہی قوی اور بہادر ہونے کا باعث ہے +

۲۔ سو اُسکو کیا ضرور تھا؟ دیکھو کہ یسوع نے اُس سے کیا کہا؟ آیت ۳۱ "کم اعتقادو" + کیا سمندر پر چلنے کی جرأت کرنا بڑا اعتقاد نہ تھا؟ نہیں پطرس کچھ اپنا بھی خیال کرتا تھا۔ کہ میں کیسا بڑا کام کرنے لگا۔ کچھ ایمان تو تھا۔ لیکن خود پسندی بھی تھی۔ کہ میں اوروں سے زیادہ کرونگا (مرقس ۱۴-۲۹-۳۰ + یشعیاہ ۲-۴۳)

تب جب ڈوبنے لگا اُس کے بچانے کے لئے یسوع کا ہاتھہ درکار تھا + لیکن کیا یسوع کچھہ فاصلہ سے اُسے نہ بچا سکتا تھا؟ اُسے اُس بات پر یقین کرنا چاہئے تھا + اُسے زیادہ ایمان کی حاجت تھی +

پس قوّت کا باعث دیکھو +

ا۔ کہ یسوع ہماری طرف دیکھتا + کیا یہہ خوشی کا خیال ہے؟ اُس کے دشمنوں کے لئے کوئی خوشی نہیں۔ دیکھو کہ خدا کی نظر اُن پر کیا تاثیر کرتی ہے؟ (خروج ۱۴-۲۴) پر اپنے لوگوں کو کیسی طاقت بخشتی ہے + (قاضیوں ۶-۱۴) یاد رکھنا چاہئے۔ کہ وہ ہمیشہ دیکھتا ہے۔ شاگردوں نے سمجھا کہ وہ ہم سے دور ہے + یونہیں ہم بھی اکثر سمجھتے ہیں + ہم اُسے نہیں دیکھہ سکتے ہیں۔ لیکن وہ موجود ہے۔ (جیسا کہ سورج جو بادلوں سے چھپ جاتا ہے۔ تو بھی موجود ہے) + یسوع۔ خدا باپ کے دہنے ہاتھہ بیٹھا ہے۔ لیکن وہاں کیا کر رہا ہے؟ (رومیوں ۸-۳۴) وہ دنیا کو دیکھہ سکتا ہے۔ اور جب کہ ہم مدد کے محتاج ہوتے ہیں ہماری مدد کر سکتا ہے +

۲۔ ہم کو یسوع کی طرف دیکھنا چاہئے (عبرانیوں ۱۲-۲) جبکہ ہم مصیبت۔ یا خطرے اور اندیشہ میں ہوں۔ تب اُسکی انتظاری کرنی چاہئے + ممکن ہے کہ جبکہ ہم انتظاری نہ کریں وہ آجاوے + مشکل اور مشتبہہ اور خطرناک کاموں میں بلکہ ہر حالت میں ہمیں لازم ہے۔ کہ یسوع کی مانند بنیں اور اُسکی مانند کام کریں اور اُس کے نقشِ قدم پر چلیں۔ اور اپنی دلی آنکھیں یعنے خیالات اُسپر لگاویں۔ تب جو

وعدہ یشعیاہ نبی کی معرفت دیا گیا ہم پر صادق آئیگا کہ۔ (یشعیاہ ۴۳-۲) اگر ہم
ڈوبنے لگیں تو پکاریں۔ کہ "اے خداوند مجھے بچا" (زبور ۶۹-۱-۲) تب ہم یہہ زبور
گائیں گے + (زبور ۹۴-۱۸) جب میں نے کہا کہ میرا پاؤں پھسل چلا سو اے
خداوند تیری رحمت نے مجھے تھام لیا +

تفسیر

(۱) پطرس کے اس قول سے کہ "اگر تو ہی ہے" یہہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اُنکو یسوع کے ہونے میں کچھہ شک تھا۔ کیونکہ وہ لفظ جسکا ترجمہ "اگر" ہے۔ اصل میں اُس کے معنے "چونکہ" ہے۔

ہمارے خداوند کا یہہ کہنا کہ "آؤ" کچھہ حکم نہ تھا۔ بلکہ اسکو اجازت کے طور پر سمجھنا چاہیے + پطرس کا یہہ کام اگرچہ کچھہ مغروری سے تھا تاہم خود یہہ کام بُرا نہ تھا + بڑے بڑے کاموں پر یسوع کی سی دلیری ظاہر کرنی خود بنفسہ کچھہ بُری بات نہیں ہے۔ کیونکہ یہہ سب کام اُس ارادہ پر جس سے کئے جاتے ہیں موقوف ہیں + یسوع نے اس کام پر ملامت نہیں کی کیونکہ اُس نے یہہ نہیں کہا کہ "تو کیوں آیا"؟ شاید پطرس کچھہ دیر تک سمندر پر چلا ہوگا۔ اور اس سے وہ بات جو متی ۱۷-۲۰ آیت میں لکھی ہے مُنکشف ہوتی ہے +

سینتالیسواں سبق

مایوسی اور ترک

یوحنّا ۶-۶۶-۶۸+عبرانیوں ۳-۱۲-۱۴

وہ پانچہزار آدمی جنکو معجزہ سے کھانا ملا تھا۔ کہاں گئے؟ بے شک اکثر اُن میں سے چلے گئے ہونگے۔ لیکن جو لوگ کفرناحوم سے آئے ہوئے تھے۔ کہاں گئے؟ تمام رات وہاں رہے+ سبت کو اُنہوں نے ارادہ کیا کہ پھر یسوع کے پاس جائیں شاید وہ رات کی مانند دن کا کھانا بھی دیوے+ لیکن یسوع سے نہ ملے۔ کیا وہ واپس چلا گیا تھا؟ کس طرح گیا؟ آیت ۲۲-۲۵+ کچھہ دیر بعد وہ بھی دریا سے گذر کر کفرناحوم میں پہونچے+ وہاں اُنہوں نے اُسے پایا+

وہ کیوں ایسی سرگرمی سے اُسکا پیچھا کرتے تھے؟ سبب یہہ تھا۔ کہ اُسے اپنا بادشاہ بنانے چاہتے تھے۔ آیت ۱۵۔ کیوں؟ کیا اس لئے کہ اُنہوں نے معجزے دیکھے اور اُس کی محبّت اور قدرت معلوم کی اور چاہا کہ ہمارے گُناہ معاف ہوں۔ اور ہم مقدّس بنیں؟ یا اس لئے کہ اُنہوں نے کھانا کھایا اور یہہ سمجھا کہ اگر وہ بادشاہ بنجائے تو ہمیں مفت کھلائے گا+ دیکھو کہ جب اُنہوں نے یسوع کو پایا تو اُس نے اُنہیں کیا کہا؟ آیت ۲۶+ اِسبات میں بیان ہے۔ کہ یسوع نے کس طرح اُنہیں اُنکی غلطی تبلائی+ دو باتیں جنکا سمجھنا ضروری ہے۔ یعنے لوگوں کی مایوسی اور شاگردوں کا ٹھوکر کھانا+

۱۔ لوگوں کی مسیح سے مایوسی

وہ پچھلی شام ہی کو مایوس ہوگئے تھے۔ کس بات سے؟ آیت ۱۵۔ اب اُس کے کہنے سے اور زیادہ مایوس ہوگئے + اُس نے اُن سے کیا بیان کیا؟ پہلے یہہ

(ا) کہ کسکو ڈھونڈھنا چاہئے۔ تم تو کھانا اور دولت اور عزت جو دنیاوی بادشاہ سے ملتی ہیں ڈھونڈھتے ہو۔ لیکن فرض کرو کہ یہہ سب کچھ تمہیں ملجائیں تو پھر کیا ہوگا؟ یہہ چیزیں دیر تک نہ رہیں گی +

کیونکہ اچھے سے اچھا کھانا صرف گھڑی بھر آسودہ رکھتا ہے پھر ضرورت ہو جاتی ہے اور مرنے کے بعد کیا فایدہ ہوگا؟ تم اُس غیر فانی کھانے کی جو روح کو سیر کرے گا کیوں نہیں تلاش کرتے ہو؟

(ب) یہہ آسمانی روٹی کس طرح اور کس شرط پر ملیگی؟

اُنہوں نے اُس سردار (مرقس ۱۰-۱۷) اور اُس داروغہ کی مانند (اعمال ۱۶-۳۰) پوچھا کہ "ہم کیا کریں"؟ جواب ملا کہ اُسپر ایمان لاؤ آیت ۲۹ کیا وہ ایمان نہ لائے؟ اور اُسے بادشاہ بنانا نہ چاہتے تھے؟ بلکہ اِن باتوں سے اُنکی بے ایمانی ظاہر ہوئی۔ کیونکہ یسوع اُن سے بہت کچھ سچ سچ بیان کرچکا تھا +

(ج) یہہ آسمانی روٹی کیا تھی؟ (آیت ۳۰-۳۵)

انکو وہ من جو باپ دادوں کو بیابان میں ملتا رہا یاد آیا + دل میں پوچھنے لگے

کہ یہہ یسوع ہمیں اُسسے اچھّی اور کیا چیز دے سکتا ہے؟ لیکن وہ من اگرچہ خدا کی خاص بخشش تو بھی تو بھی آسمانی روٹی نہ تھی کیوں؟ کیا وہ ہمیشہ کی زندگی تک ٹھہری؟ کیا وہ روحانی خوراک تھی یا بدنی؟ آیت ۴۹-۵۰ بھلا تو روحانی خوراک کیا ہے؟ یسوع خود زندگی کی روٹی ہے۔ وہ کس طرح روٹی کی مانند ہے؟ کیونکہ وہ زندہ قوی۔ اور سیر رکھتا ہے + کیوں زندگی کی روٹی کھلایا؟ دنیاوی روٹی زندگی کا سہارا ہے لیکن صرف جسمانی زندگی کا۔ مگر یسوع تو روحانی زندگی بخشتا ہے اور یہہ ہمیشہ کی زندگی ہے +

یسوع اُن لوگوں کے لئے جو زندگی کی روٹی لینے کو اُس کے پاس آئیں کیا کرے گا؟

(۱) کوئی نہ نکالا جائے گا آیت ۳۷۔

(۲) وہ کبھی بھوکھے پیاسے نہ ہونگے۔ یعنے جو کُچھ اُنکی روحوں کو درکار ہے۔ بہتایت سے ملے گا +

(۳) اور ہمیشہ کی زندگی پائیں گے آیت ۴۰۔

(۴) اور اگرچہ یہہ زندگی روحانی ہے لیکن صرف روحانی نہیں بلکہ بدن بھی آخری دن اُٹھایا جائے گا۔ گوشت اگرچہ سڑ جائے گا اور ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جائیں گی تو بھی کچھ نقصان نہوگا آیت ۳۹-۴۰ +

کیا اِن باتوں کا سمجھنا مشکل ہے؟ بے شک ہے۔ لیکن ہر ایک شخص

سمجھ سکتا ہے۔ کہ یسوع نے بڑی عجیب نعمتوں کا وعدہ کیا اور وہ اس درجے تک بلند ہیں کہ ہماری سمجھ سے باہر ہیں (افسیوں ۲۔۹) کیا کوئی چھوٹا غریب لڑکا ملکہ کے محل کا بیان سمجھ سکتا ہے؟ تو بھی اگر اُس سے کہا جائے کہ یہہ سب تجھے ملیگا تو کیا نہایت مشتاق نہو گا؟ کیا کفر ناحوم کے لوگ یسوع کی بخشش کے مُشتاق تھے؟

وہ مایوس تھے کیوں؟ اوّل اس لئے کہ وہ دنیاوی خوراک اور دولت اور حال کی ایسی چیزوں کو زیادہ چاہتے تھے + دوم اس لئے کہ اگرچہ یسوع کو نبی کہتے تو تھے۔ بلکہ اُسے بادشاہ بنانے کو تیّار تھے۔ تو بھی اُسکا خاندان اور گھرانہ یاد کرکے یقین نکرتے تھے۔ کہ یہہ ناصری بڑھئی آسمان سے اُترا ہے آیت ۴۱۔۴۲+

اُن کے خیالات کی تبدیلی کے لئے کیا درکار تھا؟ خدا کا فضل + دیکھو یسوع کا بیان آیت ۴۴۔۴۵۔ لیکن اُنہوں نے اِسے نہ چاہا (یوحنّا ۵۔۴۰+ متی ۲۳۔ ۳۷+ اعمال ۷۔۵۱)

۲۔ یسوع کا بعض شاگردوں سے متروک ہونا

اپنے دوستوں سے متروک ہونا کیسے افسوس کی بات ہے! ہم جانتے ہیں کہ یسوع کے مرنے سے پہلے رسولوں نے اُسے کس طرح ترک کیا۔ (مرقس ۱۴۔۵۰) لیکن بعدازاں پھر اُسکی طرف آئے + اِسوقت تو ہم دیکھتے ہیں کہ بعضوں نے اُسے بالکل ترک کیا +

ایک سخت کلام کی بابت +

یسوع عبادت خانہ میں تھا آیت ۵۹ لوگوں کا گڑگڑانا بڑھ گیا اور پھیل گیا۔ اور سردار اُس آسمانی روٹی کی بابت عجیب باتیں سُننے کو پھر جمع ہوئے + یسوع کو اُن کے آگے جواب دینا ضرور تھا جیسا کہ اُس نے ایک برس پہلے کیا تھا۔ (یوحنا ۵) کیا اُس نے پہلے کی نسبت ہوشیاری سے جواب دیا؟ پھر ایک نئی بات کہی جو پہلوں سے زیادہ عجایب تھی + (آیت ۵۱-۵۸) مسیح کا گوشت کھانا اور اُسکا لہو پینا بے شک سمجھنا مشکل ہے + ایک اتھاہ کوئے کی مانند ہے + توبھی اِس میں دو باتیں تو ہم سمجھ سکتے ہیں۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ (ا) اُسکا گوشت اور خون جُدا جُدا ہو جائینگے لیکن مرنے کے سوا یہہ کیونکر ہو سکتا ہے؟ جب یسوع نے کہا کہ میں ہمیشہ کی زندگی دیتا ہوں یہہ اُسکی موت کے وسیلے سے ہے + اُسوقت یہودیوں نے کچھہ نہ سمجھا لیکن اب ہم سمجھتے ہیں + اُسکی موت کو ہماری ہمیشہ کی زندگی سے کیا علاقہ ہے؟ (۱ پطرس ۲-۲۴ + گلتیوں ۳-۱۳ + افسیوں ۱-۷)

(ب) "کھانا پینا" جو کچھہ ہم کھاتے پیتے ہیں ہمارا جزو یعنے گوشت وغیرہ بنجاتا ہے۔ پس ہم اور مسیح ایک ہو جائیں گے آیت ۵۶۔ جیسا کہ ہمارے جسم خوراک کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے یونہیں ہماری روحیں اُس کے بغیر زندہ نہ رہ سکینگی آیت ۵۳۔

کیا یہہ سب بھید کی باتیں ہیں؟

بے شک۔ لیکن ہمارے جسم کا خوراک سے بڑھنا بھی بھید ہے + سو یسوع کے

پاس آؤ تب تم جانو گے کہ اپنے دل کی شکر گذاری کے ساتھ اُس کے کھانے سے کیا مطلب ہے +

(۲) اس سخت کلام کا نتیجہ +

یہہ شاگرد کون تھے۔ نہ وہ بارہ رسول۔ نہ عام لوگ۔ بلکہ وہ لوگ جو یسوع کو بڑا نبی شاید مسیح سمجھتے تھے۔ اور اُسے عزیز جانتے اور اُسکی باتیں سُننا پسند کرتے اور بہر حال اُسکی پیروی کرتے تھے آیت ۶۶ + بے شک اِن میں سے بعض وہ تھے جو اُسے بادشاہ بنانا چاہتے تھے اور اُمید رکھتے تھے۔ کہ وہ رفتہ رفتہ تخت کا دعویٰ کر کے اپنے تئیں حقیقی مسیح ثابت کرے گا + ایسے لوگ بہت حیران ہو کے خیال کرتے تھے کہ بے شک وہ ہم سے عجایب نعمتوں کا وعدہ کرتا تو ہے۔ لیکن کس طرح دیگا؟ اُس کے گوشت کھانے اور لہو پینے سے اُسکا کیا مطلب ہے؟ خواہ کچھ ہی ہو لیکن ہمارے مطلب کے موافق تو نہیں۔ ہم آیندہ کیوں اُسکا خیال رکھّیں ہ بے شک۔ یہہ وہ پیشوا جسکے ہم تلاش میں ہیں کبھی نہ ہوگا + اُن کا گڑ گڑانا سُنو آیت ۶۶ "وہ اُلٹے پھر گئے اور اُس کے ساتھ نہ چلے" +

یسوع نے کیا سوچا ہوگا؟ (لوقا ۱۹- ۴۱-۴۲) دیکھو کہ وہ کس طرح بارھوں کی طرف متوجہ ہو کر غم سے پوچھنے لگا کہ کیا "تم بھی چاہتے ہو کہ چلے جاؤ"؟ اور بارھوں کا کیسا حال تھا؟ کیا وہ بھی مذبذب تھے؟

بے شک اُن کے لئے یہہ ایک سخت آزمایش ہوئی ہوگی کیونکہ اُن کے

دوست شاید بعضے جو اُن کے وسیلے مسیح کے پاس آئے۔ پھر گئے۔ اور وہ خیال کرتے ہوں گے کہ بے شک یہہ سخت باتیں ہیں۔ کیا ہمارے دوست حق پر نہیں؟ کیا بہتر نہیں کہ ہم مچھوے بچائیں؟ شاید شیطان اِس طرح اُنکی آزمایش کرتا ہوگا۔ لیکن وہ کیا چاہتے تھے؟ نہ صرف دنیاوی نعمتیں بلکہ ہمیشہ کی زندگی اور بے شک خیال کرتے ہونگے کہ اگرچہ اُسکی باتیں پوشیدہ ہیں تو بھی اُس کے بغیر یہہ ہمیشہ کی زندگی کوئی اور نہیں دے سکتا۔ سو اُنہوں نے یسوع کو کیا جواب دیا؟ آیت ۶۸-۶۹+

کیا ہم بھی مسیح سے چلے جانے کی آزمایش میں ہیں؟ بعضے مسیح سے مایوس ہوئے لیکن کیوں؟ اِس لئے کہ دل میں پوچھنے لگے کہ دیندار رہنے سے کیا ملیگا؟ عزت۔ نیکنامی۔ دنیوی ترقی+ کیا یسوع نے اِن چیزوں کا وعدہ کیا تھا؟ (یوحنا **۱۵**-۱۳-۲۱+ **۱۶**-۳۳) اُس نے کیا وعدہ کیا؟ کیا ہم اِسے چاہتے ہیں؟ اگر چاہتے ہیں تو کیا ہم مایوس ہوں گے؟ ہرگز نہیں+ ہم سبا کی ملکہ کی مانند کہیں گے۔ کہ جو میں نے سُنی تھی سو آدھی بھی نہ ہوئی" (۱سلاطین **۱۰**-۷+ ۱قرنتیوں **۲**-۹+ زبور **۳۱**-۱۹)

بعضے مسیح کے سخت کلام سے اُسے ترک کرتے ہیں+ ہر ایک بات کو سمجھنا چاہتے ہیں اور جب نہیں سمجھ سکتے تو ٹھوکر کھاتے۔ لیکن سمجھنے کا کیا طریقہ ہے؟ (یوحنا **۷**-۱۷+ ہوسیع **۶**-۳+ زبور **۲۵**-۱۴)

خداوند یسوع مسیح ہماری طرف دیکھتا ہے+ وہ ہم کو اِدھر اُدھر مذبذب دیکھتا ہے کہتا ہے کہ کیا تم بھی جانا چاہتے ہو؟ کیا ایسے دوست کو ترک کرو گے؟

کیا ہمیشہ کی زندگی کو کھوؤگے؟

تفسیر

(۱) آیت ۲ھ-۴۰+ اِن باتوں کا اُس گفتگو سے جو کہ سامری عورت سے ہوئی مقابلہ کرو+ اُس میں "زندہ پانی" اور اس میں "زندہ روٹی" کا بیان ہوا+ ایک میں "ہمارے باپ دادوں" اور سن کا اور دوسرے میں "ہمارا" باپ دادا "یعقوب" کا تذکرہ ہوا+ دونوں میں یسوع نے جسمانی اور روحانی چیزوں کا مقابلہ کرکے تبلایا کہ جسمانی چیزیں چندروزہ اور ناقص - اور روحانی چیزیں لازوال اور آسودہ کرنے والی ہیں+ دونوں میں ایک جہالت کی دعا کی گئی کہ "یہہ پانی مجھکو بخش" "یہہ روٹی ہم کو بخش" ہاں بھی اِن دونوں گفتگوؤں کا نتیجہ کیسے فرق پر تھا؟

(۲) لہو کا پینا+ اِن باتوں سے مسیح کا مرنا مُراد ہے - کیونکہ صرف موت سے لہو اور جسم کی جدائی ہوتی ہے - اور وہ لفظ جو یہاں مستعمل ہیں - بہت ٹھیک ہیں - کیونکہ اُن کے یہہ معنے ہیں - کہ لہو جسم میں یا جسم کے ساتھہ نہیں کھایا جاتا بلکہ پیا جاتا - اور اس سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے - کہ یہہ موت زبردستی کی موت ہوگی + سو اِس عبارت کا اصل منشا یہہ ہے کہ روح کی زندگی مسیح کی موت کے وسیلے سے ہے+

(۳) کیا اِس بیان میں عشائے ربّانی سے کچھہ علاقہ ہے یا نہیں؟ اِس سوال کی بابت بڑی بحث ہوئی لیکن اِسکا مطلب یہہ معلوم ہوتا کہ عشائے ربّانی کی بابت نہیں لیکن تمثیل کے طور سے یسوع نے اِسبات کا بیان کیا - جسکا عشائے ربّانی نشان ہے+

یعنے ظاہری کا نہیں بلکہ ،، باطنی اور روحانی،، فضل کا بیان ہوا + اُس نے کھانے کی بابت کہا + یہہ کھانا عشاء ربانی کا حاصل کرنا نہیں - نہ کوئی روحانی عمل ہے - جو کہ فقط اُس کے حاصل ہونے سے علاقہ رکھتا ہے + تو بھی اِس میں کچھہ شک نہیں کہ عشاء ربانی ایسے روحانی کھانے کا ظاہری نشان ہے +

(۴) اِس باب کے ایک دو لفظوں کے معنے بتلانا ضرور ہے - آیت ۲۷ میں ،،محنت کرنا،، اور آیت ۲۸ میں ،،کام بجا لانا،، ایک ہی یونانی لفظ کا ترجمہ ہے + اِس لفظ کے ٹھیک معنے ،،محنت،، نہیں - کیونکہ اِس خوراک کے لئے جو کہ یسوع نے لوگوں کو دی اُنہوں نے کچھہ محنت نہ کی تھی نہ اُس وقت اور خوراک پانے کے لئے کچھہ محنت کرتے تھے - پر اُسکا مطلب دل و جان سے طلب کرنا ہے +

۵۴ - ۵۸ - آیتوں میں کھانے کے واسطے ایک عجب طرح کا اور نادر لفظ مستعمل ہوتا ہے + یہہ لفظ اِس خوراک کے لئے جو کہ آدمی پکاتا اکثر بولا نہ جاتا بلکہ اُس تیز اشتہا کے لئے جس سے جانور اپنی خوراک کو پکڑتے اور کھا لیتے ہیں کہا جاتا ہے +

اڑتالیسواں سبق

یسوع کا فینیکیا میں جانا

متی ۱۵ - ۲۱ - ۲۸ + مرقس ۷ - ۲۴ - ۳۰ + رومیوں ۱۰ - ۱۲ + عبرانیوں ۱۱ - ۶ +

جبکہ خدا نے ابراہیم سے یہہ وعدہ کیا کہ تیری نسل یعنے مسیح بڑی برکت کا باعث ہوگی

لوکن لوگوں کے حق میں فرمایا کہ وہ برکت پائیں گے؟ (پیدائش ۲۲-۱۸) ساری
قومیں" اور وہ چھڑائے گئے لوگ جنھیں یوحنا نے جلال میں دیکھا کہاں سے آئے تھے؟
(مکاشفات ۷-۹) "ساری قوموں سے" + جبکہ تمام دنیا نے خدا کو ترک کیا تو اُس نے
ایک خاص قوم کو برگزیدہ کیا تاکہ اُنہیں اپنی معرفت اور تابعداری سکھلاوے
اور اپنے پیام لکھنے اور رکھنے کے لئے اُنہیں دیئے تاکہ اُن میں سے وہ بچانے والا پیدا
ہو + جبکہ مسیح آگیا تو پہلے کس کو خبر پہونچی؟ (اعمال ۱۳-۴۶) لیکن نہ صرف اُنھیں کو
جبکہ وہ پھر آسمان پر چڑھ گیا تب اُس نے "سب قوموں" کو منادی کرنے کا حکم دیا
(لوقا ۲۴-۴۷) تو بھی جبکہ مسیح دنیا میں تھا۔ غیر قوموں میں سے ایک دو آدمی
اُس کے پاس آئے + جیسا کہ مینہ کے پہلے کچھ تھوڑی بوندیں برستی ہیں (متی ۲-
۲ + ۸-۵ + یوحنا ۱۲-۲۰-۲۱) ایسے ایک شخص کا آج بیان ہوتا ہے۔
دیکھو کہ بے ایمان یہودیوں اور ایماندار غیر قوموں میں کیا فرق ہے۔

۱- دیکھو کہ مسیح نے بے ایمان یہودیوں سے کسطرح کنارہ کیا

یسوع سال بھر۔ بلکہ زیادہ جلیل میں رہ چکا تھا +
وہ کیا کرتا رہا؟ سیکڑوں آدمی چنگے ہوئے۔ ہزاروں نے اُس کے فضل کی
تعلیم سُنی + کیا نتیجہ نکلا؟ بعضوں سے ظاہرا دشمنی اور مخالفت اور بعضوں سے غفلت
اور دودلی ظاہر ہوئی + بے شک عام لوگوں نے کرامات کا کھانا کھا کے اُسے بادشاہ

بنانا تو چاہا لیکن جبکہ اُس نے اُن کے آگے روحانی خوراک پیش کی تو خود اُس کے شاگردوں میں سے بھی بعضوں نے کیا کیا؟

اب اُس پر ایک اور حملہ ہوتا ہے + وہ عیدِ فسح میں یروشلم کو گئے + (یوحنّا ۶-۴) بہت سے عداوتی فقیہوں کے ساتھ اُس پر چڑھ آئے + وہ اُس پر نالش کرنے سے باز نہ رہ سکتے تھے + سو اُنہوں نے اب ایک نئی بات بنائی آیت ۱-۲ (مرقس ۷-۱-۵) دیکھو کہ یسوع نے اُنہیں کیا کہا؟ آیت ۷ + اور کس طرح ظاہراً لوگوں کو اُنکا جھوٹھ بتلایا آیت ۱۰-۱۱ + دیکھو کہ وہ کس طرح ناراض ہوئے۔ آیت ۱۲ بے شک عام لوگ جو پہلے سے حیران تھے اب اور بھی برخلاف ہو گئے +

یسوع نے کیا کیا؟ آیت ۱۳ + اُس نے اُنہیں چھوڑ دیا + جیسا کہ قصد لعزر اُٹھانے کے باعث یروشلم سے چلا گیا تھا۔ اور جیسا کہ کفرناحوم کا حملہ دیکھ کے وہاں سے علیحدہ ہو گیا تھا۔ سو اب جلیل سے۔ اِس ملک کو روانہ ہوا جہاں اِلیاس نے بھی پناہ لی تھی۔ کیا کرنے کو؟ نہ منادی کرنے کو۔ بلکہ خلوت میں رہنے کو (مرقس ۷-۲۴-۳۶ + ۸-۲۶ + ۹-۳۰) کا مقابلہ کرو + کیوں؟ کیونکہ (ا) دُکھ اُٹھانے کا وقت ہنوز نہیں آیا تھا (ب) شاید دور جانے سے وہ آرام جو اب تک اُسے نہ ملا۔ حاصل ہو۔ (ج) تاکہ اسی طرح وفادار شاگردوں کو تعلیم کرنے کی فرصت ملے +

بعضے شاگرد تو وفادار تھے۔ وہ کون تھے؟ (یوحنّا ۶-۶۶-۶۹) اُنہوں نے یقین کیا کہ یہ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ خاصکر اُس واقعہ کو دیکھ کے جو اُسی رات جھیل پر ہوا تھا

(متی ۱۴-۳۳) سو جبکہ اُنکے دوست مسیح سے بِھر گئے۔ وہ قایم رہے+ اُنہیں کے ساتھ یسوع گیا+ بے شک رسول برس کی محنت کے ایسے نتیجے سے۔ نا اُمید ہو گئے ہوں گے۔ لیکن وہ کئی طرح سے تسلّی پاویں گے جنمیں سے ایک کا بیان آج ہوتا ہے+

۲۔ غیر قوموں میں سے ایک ایماندار نے مسیح کو ڈھونڈھا

یسوع اب تو غیر مُلک میں گیا+ آگے وہاں نہ گیا تھا+ لیکن لوگوں نے اُنکی زبانی جو اُسکے دیکھنے کو جلیل میں گئے تھے۔ (مرقس ۳-۸) اُسکا آوازہ سُنا تھا+

یہاں دو عورتیں۔ ماں بیٹی رہتی تھیں+ کیسی خوشی کی بات ہے جب بیٹی اپنی ماں کی مدد اور تسلّی کرے+ یہہ بیٹی کیوں ایسی نہ تھی؟

ناگہاں چرچا ہو گیا کہ وہ عجایب ناصری جو کہ دیوؤں کو اپنے حکم سے نکالتا ہے یہاں آیا ہے+ عورت اپنی بیٹی کی خاطر اُس کے پاس جائیگی+ یہودی نہ ہونیکے باعث ڈرتی ہوگی کہ یسوع مجھکو کُتّے کی مانند نہ سمجھے۔ اور حقیر جان کے کنارہ نکرے+ کیونکہ کنعان کی لعنتی قوموں میں سے تھی۔ اور اُس کے باپ دادے اسرائیلیوں کے نہایت تکلیف دینے والے اور پُرانے دشمنوں میں سے تھے۔ (۱سلاطین ۱۶-۳۱- حزقیل ۲۶-۲) تو بھی حقارت اور انکار کا کچھہ خطرہ نہ کیا۔ برابر چلی گئی+ اب اُسکی بابت تین باتیں دیکھو+

(۱) اُسکا اعتقاد+ اُس نے یسوع کو بارہ رسولوں کے ساتھ چلتے پھرتے دیکھا+

کس طرح اُس سے مخاطب ہوئی؟ آیت ۲۲ ''ابن داؤد'' سو وہ اُس موعود مسیح کی سُن چکی تھی + اُس نے یقین کیا کہ یہہ وہی ہے + کیا یہودیوں نے ایسا یقین کیا؟ اِس عورت کو اُس کوڑھی کی مانند یسوع کی قدرت میں کسی طرح کا شک نہ تھا + (متی ۸-۲)
اُس نے صرف رحمت مانگی +

(ب) عورت کا استقلال + اُس کو کیا جواب مِلا؟ آیت ۲۳ تو بھی یسوع کے پیچھے چلائی۔ شاگرد ڈر گئے کہ اگر وہ چلاتی رہے تو ہم مشہور ہو جائینگے + اگر وہ گھر تک پیچھے چلی آئی تو ہمارا مقام معلوم ہو جائے گا (مرقس ۷-۲۴) جواب خواہ پائے یا نہ پائے بہر حال اُس کو ہٹا دیویں لیکن یسوع نے اپنے شاگردوں کی خفگی سُنکو یہہ بات ظاہر کرنی چاہی کہ اگرچہ کفرناحوم میں ایمان کم تو ہے۔ لیکن ہے سو عورت کے اعتقاد کو آزمایا (جیسا کہ سونا آگ میں تایا جاتا ہے) (۱ پطرس ۱-۷) جو کچھ اُس نے کہا بے شک سچ ہے آیت ۲۴ + لیکن وہ یہہ بات ثابت کرے گا کہ یہہ لاچار غیر قوم عورت ابراہیم کی حقیقی نسل میں سے ہے (رومیوں ۴-۱۱ + گلتیوں ۳-۸-۹) اب عورت کا استقلال دیکھو + وہ سب گھر میں داخل ہوئے لیکن وہ کیا باہر رہی؟ نہیں - وہ بھی اندر گھسی اور یسوع کے پاؤں پر گر کر منت اور زاری کرنے لگی آیت ۲۵ بے شک وہ رحیم نجات دہندہ اُسکی بات سُنے گا لیکن اُس نے نہ سُنا بلکہ اُسے کُتا کہا + جو برگزیدہ لوگوں کا حصہ ہے اُسے کیوں دیوے؟

(ج) عورت کی فروتنی + ہاں اُس نے کُتا ہونے کی کچھہ پرواہ نہ کی پس یسوع

کس طرح اوسے ہٹائے گا + کیا کتّے روٹی کے ٹکڑے نہیں کھاتے ہیں؟ پھر عورت نے نہ لڑکوں کا حصّہ بلکہ کتّوں کا حصّہ مانگا +

پہلے ہم یسوع کا بڑے ایمان سے حیران ہونا دیکھہ چکے ہیں یعنے سردار کے حق میں جو غیر قوموں سے تھا سو پھر ایسا ہی ہوا + اُس ایمان کا پھل دیکھو + بے شک عورت ہٹائی تو گئی لیکن کس طرح؟ (رومیوں ۱۰-۱۲) یہہ آیت کیسی صادق معلوم ہوتی ہے (رومیوں ۱۰-۱۲-)

(۱) بے ایمانی کا نتیجہ دیکھو کہ نعمتیں دُور ہو جاتی ہیں۔ یسوع مدّت تک جلیلیوں میں رہا + وہ ایمان نہ لائے + بعض جو ایمان لائے وہ بھی پھر گئے۔ سو اُنہوں نے کونسی چیز کھوئی؟ ہمارے پاس کتنی نعمتیں دنیاوی اور آسمانی ہیں + بیبل۔ گرجے۔ اِسکول۔ سکھلانے والے وغیرہ۔ سب سے زیادہ ایک قوی بچانے والا اور دوست جو کہ ہمپر فضل کرنے کا منتظر ہے + کیا ہم اِن سب سے غافل رہتے ہیں؟ تب یہاں بھی موقع کھوئیں گے اور اگر مرنے کے بعد بھی ایک بڑا گڑھا ہمارے اور مسیح کے درمیان ہو تو کیسے افسوس کی بات ہے! (لوقا ۱۶-۲۶) اُن لوگوں کے ساتھہ ایسا ہی ہوگا جو یہودیوں کی مانند بہر حال اپنی آخرت بہتر ہونا سمجھتے ہیں +

(۲) ایمان کا نتیجہ یہہ ہے کہ نعمتیں دیجائیں گی + دیکھو کہ اِس فنیکی عورت کا ایمان کس قسم کا تھا؟

(۱) اُس نے لایق شخص پر یعنے خدا کے مسیح پر اور اُسکی قدرت اور مدد پر بھروسا کیا۔

سو ہمیں بھی ایسا ہی چاہئے + بہت لوگ اِدھر۔ اُدھر کی چیزوں پر بھروسا رکھتے ہیں۔ جو خوشی چاہتے ۔ سو مال دولت پر بھروسا رکھتے ہیں۔ جو معافی چاہتے ہیں خدا کی رحمت پر بھروسا رکھتے ہیں + کہتے ہیں کہ خدا ایسا سخت نہیں کہ ہم پر سزا کا حکم دے۔ وہ جو آسمان پر جانا چاہتے ہیں سو بعضے اس خیال پر کہ ہم اوروں سے بُرے نہیں اور بعضے گرجے جانے پر بھروسا رکھتے ہیں + لیکن یاد رکھو کہ یسوع کے بغیر کوئی شخص لاچار گنہگار لوگوں کو فایدہ نہیں پہونچا سکتا۔ اور خواہ ہم جانیں یا نہ جانیں ہم سب لاچار گنہگار ہیں +

(ب) عورت کا ایمان مستقل تھا کیا تم نے دعا مانگی اور جواب نہ پایا؟ بعضوں کو ایسا ہی ہوا ہے + شاید یعقوب نے ۴۔۳ آیت میں اُسکا سبب بیان کیا + لیکن شاید مسیح چاہتا ہے کہ تم مانگتے رہو + کون تم کو کچھ بخشیگا اگر تم درخواست کرکے چلے جاؤ اور اُسے بھلا دو؟ اگر تم حقیقت میں مسیح کی نعمتیں چاہتے ہو تو گو صاف معلوم نہ ہو کہ مسیح کس طرح تمہیں قبول کریگا لیکن اپنی درخواست پر قایم تو رہوگے + کیا ہم یقین نہیں کرتے ہیں جو خود مسیح نے کیا وعدہ کیا ہے؟ (یوحنا ۶۔۳۷ + زبور ۲۷۔۱۴۔ ۴۰۔۱ + یسعیاہ ۳۰۔۱۸ + لوقا ۱۸۔۱۔۸) اُس کے پاس جاؤ اور یقین کرو کہ "وہ اپنے ڈھونڈھنے والوں کو بدلا دیتا ہے" (عبرانیوں ۱۱۔۶)

اُنچاسواں سبق

یسوع کا ڈکاپولس میں رہنا

متی ۱۵-۲۹-۳۹+مرقس ۷-۳۱-۳۷-۸-۱-۹+یسعیاہ ۳۵-۵-۶+فلپیوں ۴-۱۹-

تم کبھی کسی بڑی بھیڑ میں حاضر ہوئے ہو؟ یا کبھی اُسے دُور سے دیکھا؟ لوگ ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو سکتے سب آپس میں ملے جُلے رہتے ہیں + طرح طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ اگر ہر ایک کا گھر خاندان پیشے۔ شادی۔ غم۔ اچھے۔ بُرے خیال دریافت ہوویں تو کیسے کیسے فرق نکلیں گے بعضی باتوں سے ہم خوش اور اکثروں سے ناخوش ہونگے + (مثلاً + جب کہ ایک آرام کے بادشاہ نے اپنے بڑے لشکر پر نظر کی تو وہ اس خیال سے کہ سو برس کے بعد کوئی آدمی زندہ نہ رہے گا بہت رویا) اس دنیا میں ایک شخص تھا جو کہ بہت سے انبوہ پر نظر کر کے ہر ایک آدمی کو جو اس میں ہوتا جان لیتا تھا + آج ہم بیان کرتے ہیں کہ ایسی ایک بڑی بھیڑ یسوع کے پاس آئی۔ تو اُس نے اُسے دیکھکر کیا کیا خیال سوچے اور کیا کیا کام کئے +

۱- آنا ردار گروہ + آیت ۲۹-۳۱ + یسوع کہاں تھا؟ فینکیا میں + وہ اب تک اپنے بارہ شاگردوں کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ اب ڈکاپولس میں آکے جو گنیسرت کے جھیل کے مشرقی کنارہ پر ہے۔ پہاڑوں پر رہنے لگا + (مرقس ۷-۳۱) +

یہاں کے لوگ کفرناحوم کے یہودیوں سے فرق رکھتے تھے + مختلف قومیں یعنے یہودی یونانی اور سوری وہاں رہتی تھیں + فقیہہ اور عبادت خانے کم تھے ۔ اور جہالت بہت

تھی + اُنہوں نے یسوع کا ذکر سُنا تھا بلکہ بعضوں نے اُسے دیکھا بھی تھا + (متی ۴ - ۲۵)
اور اُس مجنوں نے جسکا ذکر ہو چکا ہے اِس مُلک میں کیا کیا ؟ (مرقس ۵ - ۲۰) اب تو وہی
بڑا معلّم اور حکیم خود یہاں آ گیا - لوگوں نے کیا کیا ؟ دیکھو کہ اونچے مشکل پہاڑوں پر
کن کو اُٹھاتے کھینچتے لئے جاتے ہیں ؟ ایک اُن میں سے کوشش کرتا تھا کہ پہلے یسوع کے پاس
پہونچے اور اپنے بیمار دوستوں کو اُس کے آگے ڈالے + آیت ۳۰ + تب عجیب حال ہوا -
گونگی زبانوں سے نئی آوازیں نکلیں + لنگڑے اپنے بستروں سے کودے - اور اپنے
سہاروں کو پھینک دیا - وہ جو راستہ ٹٹولکر چلتے تھے اب اپنے دوستوں کی طرح خوشی
سے دیکھنے لگے + کونسی پیشین گوئی پوری ہوئی ؟ (یشعیاہ ۳۵ - ۵ - ۶) +

یہہ نہ صرف تعجب ہی کی بات تھی - بلکہ تعریف کے لائق بھی تھی + کسکی تعریف ہوئی ؟
لوگوں نے نہ جانا کہ یسوع خدا تھا سو اُنہوں نے خدا کی طرف جو آسمان پر ہے - نظر کی +
ناواقف غیر قوم بھی یہودیوں کے ساتھہ اسرائیل کے خدا کی تعریف میں شریک ہوئے +

۲ - ایک بھوکی گروہ + (آیت ۳۲ - ۳۹) +

یہہ کوئی اور نہ تھے بلکہ وہی تھے جو باعث حیرانی اور شکرگذاری کے
یسوع کو نہ چھوڑ سکے - ورات اُسکی فیض کی باتیں سُنتے رہے اور اُن سے سیر نہوئے +
آخر تیسرے دن یسوع نے کیا کہا ؟ کیا شاگرد اُس رات کو بھول گئے تھے جبکہ پانچہزار
آدمیوں کی صفوں میں روٹیوں اور مچھلیوں کے ٹکڑے لئے ہوئے پھرتے تھے ؟ بے شک
نہیں - لیکن اُنہوں نے دوبارہ مُعجزہ ہونے کی اُمید نہ کی سو یسوع اُن پر خفا تو نہ ہوا

(آیت ۳۳) +

پھر کیا ہوا؟ تھوڑا سا اور ذخیرہ اُس کے پاس لایا گیا۔ اور اُس نے پھر سنجیدہ شکرگذاری کی۔ اور شاگرد پھر صفوں میں پھرے۔ پھر بھوکے آسودہ ہوگئے۔ پھر ٹکڑے جمع کئے گئے۔ اور شاید پھر لوگ اُسے بادشاہ بنانے کو چلّائے + بے شک یسوع جلدی سے پھر روانہ ہوگیا + (آیت ۳۹) +

پہلے تو اس گروہ کی مختلف بدنی حاجتیں تھیں۔ پھر ایک عام حاجت ہوئی + اب دو سوال پیش آتے ہیں +

۱۔ یہہ حاجتیں کسطرح رفع ہوئیں؟

کیا یسوع کی رحمدلی سے ہنیں؟ رحم تو البتہ تھا۔ (آیت ۳۲) اور (مرقس ۸۔ ۲) جب کہ وہ لوگ پہاڑ پر چلے آئے تھے تو اُسے ہر ایک دل کے خیالات اور ہر ایک کے حال معلوم تھے + بہت لوگ ترس کے لایق تھے + یسوع کو کتنا ہی رنج معلوم ہوا ہوگا + دیکھو کہ یسوع نے آہ کی۔ (مرقس ۷۔ ۳۴ + ۸ ۔ ۱۲)۔ پر ہم بھی مختلجوں اور مصیبت زدوں پر رحم کھاتے ہیں۔ لیکن کیا ہم اُنکی حاجت رفع کرتے ہیں؟ اس لئے کہ ہم میں رفع کرنے کا مقدور ہنیں + بس ہنو۔ رحم کافی ہنیں ہے +

کیا یسوع کی قدرت سے؟ ہاں کچھ اس سے بھی +

کیسا مبارک آدمی وہ ہے جسمیں ایسی قدرت ہو + لیکن ہمیں بھی بعض وقت چھوٹے

چھوٹے کاموں میں دوسروں کی مدد کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ لیکن کیا ہم ہمیشہ اوروں کی مدد کرتے ہیں؟ کیوں نہیں؟ خودغرضی کے باعث اُن پر رحم نہ کھاتے۔ سو صرف قدرت بھی کافی نہیں تو یسوع مسیح کیسا دوست ہے جو مستعد اور نیز لایق اور لائق اور نیز مستعد ہے۔

۲- یہہ حاجتیں کیوں رفع ہوئیں؟

کیا صرف اِس سبب سے کہ یسوع لایق اور مستعد تھا+ کیا اُس نے صرف ترس کے مارے مُعجزے دِکھائے؟ بے شک ہمیشہ بھلائی کرنے پر مستعد تو تھا۔ لیکن ایک اور باعث بھی تھا جو ترس سے بھی زیادہ کارگر تھا+ جبکہ یسوع نے اِس بھیڑ پر نظر کی اور اُنکا سب حال دریافت کیا تو کیا اُس نے صرف اُنکی جسمانی حاجتوں پر رحم کیا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ اُس نے اِن سب کی جڑ دیکھی۔ یعنے گُناہ +

اُس نے اِس لئے آہ کی کہ وہ بیوقوف لوگ بے خدا رہتے ہیں+ (افسیوں ۲-۱۲)+ اب اِن مُعجزوں سے کیا نتیجہ نکلیگا؟

(ا) خدا کی قدرت اور محبت ظاہر ہوں گی کہ خدا اِن بیچارے ناخواندوں مردود چرواہوں اور گڈریوں وغیرہ کا خیال کرتا ہے۔ اور یہہ بھی معلوم ہوگا کہ اِسرائیل کا خدا یونانیوں۔ سوریوں۔ غریبوں وغیرہ کو یہودیوں کی مانند سمجھتا ہے+ کیا لوگوں نے یہہ بات سمجھی؟ اُنہوں نے کسکی تعریف کی+ آیت ۳۱+

(ب) اِن مُعجزوں سے ظاہر ہوا کہ یسوع روحانی طور پر کیا کرسکتا ہے+ لنگڑوں

کے چلنے سے اور اندھوں کے دیکھنے سے کیا نکلتا؟ (۲ پطرس ۱-۹+ ایوحنا ۲-۱۱+ اعمال ۲۶-۱۸) +

ایک معجزے کو دیکھو جسکا سارا حال مرقس نے بیان کیا (مرقس ۷-۳۱-۳۷) + گونگا اور بہرا کیسا لاچار اور بے مقدور ہوتا ہے۔ تاہم ایسے بہرے بھی ہیں جو اس سے بھی بدتر ہیں + یعنے خدا کی آواز نہیں سُنتے + (زبور ۵۸-۴+ متی ۱۳-۱۵+ اعمال ۷-۵۷+ عبرانیوں ۵-۱۱) اور جو دعا اور تعریف نہیں کر سکتے۔ اور اُنہیں کو یسوع "اِفتاح" کہہ سکتا ہے اور اُن کے ذہن اور دل کھول سکتا ہے + (لوقا ۲۴-۴۵+ اعمال ۱۶-۱۴) تب وہ کہتے ہیں کہ "اے خداوند فرما کہ تیرا بندہ سُنتا ہے" (۱ سموئیل ۳-۹+ زبور ۸۵-۸+ حبقوق ۲-۱) خدا زبان بھی کھول سکتا ہے تاکہ انسان خدا سے اور خدا کی تعریف۔ بول سکے۔ (زبور ۵-۳+ ۳۰-۱۲+ اعمال ۵-۲۰) "اے خدا میرے ہونٹھوں کو کھول۔ تاکہ میری زبان تیری ستایش کرے" +

(ج) یہہ معجزے خاص طور سے ظاہر ہوئے جنسے روحوں کا فایدہ پہونچانا بھی معلوم ہوا +

دیکھو کہ یسوع نے اِس بہرے سے کیسا سلوک کیا۔ نہ اوروں کی مانند +

(۱) اِس آدمی میں قوتِ باصرہ اور لامسہ تو تھی لیکن سامعہ اور ناطقہ نہ تھی۔ سو یسوع نے ایسے اِشارہ کئے جنکو وہ دیکھہ سکتا اور سمجھہ سکتا تھا + آیت ۳۳ تاکہ وہ جانیں کہ کس نے اُسے چنگا کیا + (۲) اور عام لوگوں کے بیچ میں اُسنے چنگا نہ کیا بلکہ الگ لے گیا

آیت ۳۳ (۳) یسوع نے لوگوں کو ان کرامات کے مشہور کرنے سے روکا + ہم خوب نہیں جانتے کہ یہہ کس لئے ہوا۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہہ اس لئے ہوا تاکہ اِس آدمی کی روح کو خاموشی میں فایدہ پہونچائے +

کیا ہماری حاجتیں بھی ویسی نہیں؟

جسمانی حاجتیں + مثلاً تندرستی۔ نوکری۔ تربیت۔ گذارہ۔ اور روحانی۔ مثلاً گناہوں کی معافی۔ نیا دل۔ روح القدس۔ گناہوں پر غالب آنے کی طاقت +

مسیح ہماری سب حاجتوں کو جانتا ہے۔ وہ بہت سی گروہوں کو دیکھتا ہے سب آدمیوں کو ایک ایک کر کے جانتا ہے + کیا وہ ترس کھاتا ہے؟ (زبور ۸۶۔ ۱۵+ یشعیاہ ۶۳۔ ۹ + یرمیا کا نوحہ ۳۔ ۲۲) کیا وہ قدرت رکھتا ہے؟ (متی ۲۸۔ ۱۸+ یوحنّا ۱۷۔ ۲+ عبرانیوں ۷۔ ۲۵) +

کیا وہ ہماری حاجتیں رفع کرتا ہے؟ سوچو اور جسمانی نعمتوں کا شمار کرو + لیکن اِن دنیوی نعمتوں کے حاصل ہونے سے ہمیں شکرگذار اور محبتی اور تابعدار ہونا چاہئیے۔ تاکہ ہماری روحوں کو بھی فایدہ پہونچے + کیا ایسا ہی ہے؟ ایسا نہو کہ ہماری حاجتیں اِس مدد کے انکار کرنے سے پوری نہ ہوں + یسوع کو ساری حاجتیں رفع کرنے دو + (فلپیوں ۴۔ ۱۹) +

پچاسواں سبق

پطرس کا اقرار

متی ۱۶-۱۳-۱۹+ مرقس ۸-۲۷-۲۹+ لوقا ۹-۱۸-۲۰+

رسولوں کو اس سے تعجب معلوم ہوا ہوگا۔ کہ وہ لوگونکی بے ایمانی کے مارے پہاڑوں اور دور ملکوں میں پھر رہے ہیں + اُنہوں نے تو اپنے گھر اور پیشہ یسوع کی کامیابی کی اُمید پر چھوڑ دئے تھے + پہلے ضرور کامیابی تو ہوئی۔ کیونکہ بڑے معجزے ظاہر ہوئے۔ اور بڑی مشہوری ہوگئی۔ پھر جب یسوع کی مشہوری ہوگئی تو سرداروں سے مخالفت ہوئی۔ اور لوگوں کے خیال بدل گئے۔ اور بعضے شاگردوں نے بھی چھوڑ دیا + بے شک دکاپولس میں بہت سے شکرگذار لوگ یسوع کے پاس جمع ہوئے۔ لیکن یہہ لوگ صرف غریب اور دیہاتی تھے + اس کے بعد پھر رسول اپنے ملک میں گئے۔ لیکن فریسیوں کی مخالفت سے اُس جھیل کے مشرق کنارہ کو واپس آنا پڑا۔ اور پھر فیلپوس کے شہر غیر قوموں میں چلے گئے + اب تک یسوع کے ساتھ کیوں رہے ؟ سُنو +

۱۔ پطرس کا ایمان۔ آیت ۱۳-۱۶

ابھی پھرتے ہی تھے کہ یسوع نے اُن سے کیا پوچھا ؟ آیت ۱۳+ اُن تمام تعلیم اور معجزوں کے دکھلانے کے بعد لوگ یسوع کی بابت کیا سمجھتے تھے ؟ وہ کبھی کبھی کہتے کہ وہ مسیح ہے۔

لیکن فریسی اُنہیں شک میں ڈال دیتے تھے اور اُسکے بادشاہ بننے کے اِنکار سے
خود بھی شک میں پڑتے تھے + (متی ۱۳ - ۲۳) + توبھی وہ یسوع کو بُرا نہ سمجھتے تھے - کہ شاید
وہ کوئی نبی ہو - الیاس یا یرمیاہ یا مقتول بپتسمہ دینے والا ہوگا (متی ۱۴ - ۱۲)
لیکن بارہ شاگرد کیا مانتے تھے ؟ اُن کا شک کرنا اور متردّد ہونا کچھ تعجب نہ تھا
لیکن ایسا نہ ہوا کیونکہ اُنہوں نے یسوع کو کافی و شافی جواب دیا - نہ اِس
طرح کہا کہ ہم کہتے ہیں - یا ہم خیال کرتے ہیں بلکہ یہہ کہا کہ بے شک "تو ہے" کیا ہے ؟

(ا) مسیح + بے شک پطرس ظاہرًا ناکامیابی سے حیران اور مایوس ہوا ہوگا
توبھی اُس نے ایک بات کا یقین کیا - کہ یہہ ہی مسیح ہے - رفتہ رفتہ سب کچھ درست
ہو جائے گا +

(ب) زندہ خدا کا بیٹا ہے + پطرس اِس بات کی یعنے تثلیث کی حقیقت جیسا اب
ہم جانتے ہیں نہ جانتا تھا - لیکن اُس نے زبور ۲ - ۷ یاد کیا ہوا ہوگا + یسوع نے
اکثر اپنے باپ کا تذکرہ کیا جبکہ وہ دعا مانگتا تھا + شاگرد اُس کے ساتھ ہوتے تھے -
چنانچہ اب بھی ساتھ تھے - (لوقا ۹ - ۱۸) وہ دیکھتے تھے کہ وہ اور لوگوں کی نسبت
خدا سے نزدیک ہے +

۲ - پطرس کے ایمانکی اصل آیت ۱۷

یعنے کس سے پیدا ہوا ؟ اُس نے کس طرح جانا کہ یسوع مسیح اور خدا کا بیٹا ہے ؟

کیا بپتسمہ دینے والے نے ایسا کہا تھا؟ (یوحنا ۱-۲۷-۲۹-۳۴) لیکن اُس کے کلام کو تو اوروں نے بھی سُنا تھا + کیا یسوع وہی آدمی تھا جسکی بابت نوشتوں میں پیشین گوئیاں تھیں + (یوحنا ۵-۳۹) لیکن اور لوگوں کے پاس بھی نوشتے تھے + کیا اُس کے مُعجزوں نے اُسکی اُلوہیت ثابت کی؟ (یوحنا ۵-۳۶ + ۱۰-۳۷) لیکن اُن مُعجزوں کو سب نے دیکھا تھا - تو بھی ایمان نہ لائے - تو باوجود اِن تمام شُبھوں اور روکوں کے پطرس کسطرح ایمان لایا؟ +

دیکھو کہ یسوع نے کیا کہا؟ آیت ۱۷ "جسم اور خون" یعنے اِنسانی خیالات اِسبات کو کبھی نہیں ظاہر کر سکتے - لیکن خدا نے ظاہر کیا + یہہ باعث تھا کہ پطرس یسوع کے پاس آیا - (یوحنا ۶-۴۵ + متی ۱۱-۲۵ + گلیتیوں ۱-۱۲ + ۱۵-۱۶ + ۱ قرنتیوں ۱۲-۳ + ۲ قرنتیوں ۴-۶) بے شک پطرس مبارک تھا + خدا نے اُسکو اُس کے گناہوں سے واقف اور ہمیشہ کی زندگی کا خواہاں کیا (لوقا ۵-۸ + یوحنا ۶-۶۸) اور اُس نے معلوم کیا کہ یسوع کے سوا کسی اور کے پاس جانا بے فایدہ ہے +

۳- پطرس کے ایمان نے اُسے کس لایق بنایا + آیت ۱۸

تم نے مستریوں کو اپنے کام کرتے دیکھا ہوگا + تمام پتھر مناسب انداز اور صورت پر کاٹے جاتے ہیں تاکہ اپنی جگہوں کے لایق ہوں + وہ جو نیچے رکھے جاتے ہیں بڑے اور سخت اور مضبوط ہوتے ہیں + یسوع نے اپنے کام کی بابت پطرس سے کیا کہا؟ (آیت ۱۸)

یعنے میں اپنی کلیسیا بناتا ہوں - ایسا مکان جو نہ کان کے پتھروں سے بنتا ہے - بلکہ وہ جو روحوں سے بنتا - اور آدمی - عورتیں - اور لڑکے - بجائے پتھر کے ہیں + زندہ پتھر جو روحانی گھر میں لگائے جاتے ہیں + (۱ پطرس **۲**-۴-۶) اور نیو کے پتھر جو پہلے رکھّے جاتے ہیں کون ہیں؟ (افسیوں **۲**-۲۰ مکاشفات **۲۱**-۱۴) کیا پطرس اِس کلیسیا میں نیو کے پتھر ہونے کے لایق تھا؟ نہ اصل میں کیونکہ اگرچہ وہ سرگرم اور محبتی تو تھا لیکن سُبک مزاج تھا - لیکن جبکہ پہلے یسوع سے مِلا تو یسوع نے اُسے کیا کہا تھا؟ کہ تو کیفاس کہلائے گا - (یوحنّا **۱**-۴۲) جس کے معنے سخت اور مضبوط پتھر ہے + اُس کا پہلا نام شمعون تھا - لیکن پھر پطرس کہلائے گا + (عبرانی زبان میں پطرس کیفاس بولا جاتا) دیکھو کہ یسوع نے اُسے کسطرح بلایا + پہلے شمعون برِ یونس (یعنے یونس کا بیٹا) جو اُس کا پہلا نام تھا اور پھر کہا کہ تو پطرس ہے یعنے بنائے موعود کے نام سے پکارا + کہ کس امر نے شمعون کو پطرس کہلانے کے لائق بنایا؟ وہی ایمان جو یسوع مسیح پر تھا + جونکہ وہ مسیح خدا کے بیٹے پر ایمان لایا - وہ کلیسیا میں مضبوط اور قایم نیو کے پتھر بننے کے لایق ہوا + لیکن شاید پطرس نے شبہہ کیا ہوگا کہ کیا کلیسیا ضرور بنیگی؟ یہہ تو گرتی معلوم ہوتی ہے کیونکہ بہت لوگ ہم میں سے نکلتے جاتے ہیں - توبھی یسوع نے کہا کہ میں بناؤں گا - یہہ کلیسیا ایک چٹان پر یعنے ایک قایم اور مضبوط نیو پر بنائی گئی - اور سب کی بنیاد خود یسوع ہے - جو ایسا مضبوط ہے کہ کبھی نہیں بدلتا (عبرانیوں **۱۳**-۸ + یشعیاہ **۲۸**-۱۱ - ۱ پطرس **۲**-۶ + ۱ قرنتیوں **۳**-۱۱) تو پھر رسول لگائے گئے - سو جبکہ پطرس

خود یسوع پر رکھا گیا تو چٹان کی مانند بن گیا۔ گویا کہ وہ اس چٹان کا ایک جزبن گیا+
ان سے بھی زیادہ تکلیف کے دن آنے والے تھے۔ یعنے موت + رسولوں نے اسکی
تو فکر نہ کی۔ کہ خود مسیح پر کیسی جلدی موت آوے گی۔ لیکن وہ قبر کے اختیار میں
نہ رہے گا۔ قبر کے دروازے ہمیشہ کے لئے کلیسیا کو بند نہ رکھیں گے + آخرش وہ فتحمند
ہو گی اور کوئی ایک پتھر کھویا نہ جائے گا +

۴۔ پطرس کے ایمانکی جزا (آیت ۱۹)

پطرس نہ صرف کلیسیا میں داخل ہوگا بلکہ اُسے ایک خاص کام کرنا پڑیگا (آیت ۱۹)
"کُنجیاں" اب یسوع کلیسیا کا ایک اور طرح سے بیان کرتا ہے + یعنے وہ ایک
شہر یا محل کی مانند ہے جس میں لوگ درآنے کے لئے بُلائے جاتے ہیں۔ دروازونکو
کون کھول سکتا ہے؟ (مثلاً گرجے یا اسکول کا دروازہ کون کھولتا ہے؟ وہ ہی
جس کے پاس کُنجیاں ہیں) خدا کے محل اور اُسکی آسمانی بادشاہت کی کُنجیاں کس کے
پاس ہیں؟ (مکاشفات ۳۔۷) جیسا کہ یشعیاہ نبی نے ۲۲-۲۲ میں خبر دی۔ وہ دروازے
گنہ گاروں پر بند رہتے ہیں لیکن یسوع نے گناہوں کو لیجا کے دروازے کھول دئے +
"تو نے آسمان کی بادشاہت سارے ایمان داروں پر کھول دی" + یسوع نے یہہ
کنجیاں پطرس کو دیں۔ کس لئے؟ نہ اس لئے کہ وہ فریسیوں کی مانند کرے + (متی
۲۳-۱۳) بلکہ اس لئے کہ اُن دروازوں کو یہودیوں اور غیر قوموں کے لئے بالکل

کھول دے۔ اِس سے کیا غرض ہے؟ اُسکی منادی کرنی + کیا پطرس نے وہ خوشخبریاں یہودیوں اور غیر قوموں کو پہلے نہ سُنائی تھیں + (اعمال ۲-۱۰-۱۵-۷) مگر پطرس کو ایک اور کام بھی تھا یعنے بند کرنا اور کھولنا + وہ قانون بناوے گا اور جو کچھ کلیسیا میں کرنا یا نہ کرنا چاہیئے بیان کرے گا + دیکھو کہ اِس سے پیچھے اُس نے یہہ کام کس طرح کیا؟ (اعمال ۵ - ۹ + ۱۵-۷ و ۲۲) لیکن یہہ اختیار نہ صرف پطرس کو بلکہ اور رسولوں کو بھی مِلا (متی ۱۸-۱۸) +

لیکن یہہ نعمت اور عزّت پطرس کو کیوں ملی؟ نہ اِس لئے کہ اُس میں کچھ لیاقت تھی۔ نہ اِس لئے کہ ایسا کوئی درجہ چاہتا تھا۔ بلکہ اُس ایمان کے سبب جو خدا نے اُسے دیا جسنے "پطرس" کا لقب مِلا + (۱ قرنیتوں ۴-۶-۷ و ۱۵-۱۰ + ۲ قرنیتوں ۳-۵ + افسیوں ۳-۷) اُس میں اور اوروں میں خدا کے فضل کے سوا کچھ لیاقت نہیں تھی +

ہمیں پطرس کا عہدہ اور اُس کے نیو کے پتھر ہونے کی عزّت نہیں مِل سکتی۔ لیکن کلیسیا میں زندہ پتھر ہو سکتے ہیں +

مسیح کی کلیسیا میں ہم کس طرح پتھر بن سکتے ہیں؟

کچھہ ذاتی لیاقت سے نہیں + ہم شمعون یونس کے بیٹے سے کچھ زیادہ لائق نہیں۔ ہم کان کے ناہموار اور بے ڈول پتھروں کی مانند ہیں۔ ہم کو کٹنا اور درست ہونا چاہیئے پطرس کی مانند ہمیں بھی تبدیلی چاہیئے + صرف پطرس کی مانند

ایمان رکھنے سے + اُسکا ایمان کیا تھا ؟ (ا) یسوع پر - کہ وہ مسیح ہے اور گناہوں سے بچانے والا ہے + کیا ہم اُسے اپنا بچانے والا سمجھ کر اوسپر بھروسا رکھتے ہیں ؟ (ب) اور کہ وہ خدا کا بیٹا ہے - کیا ہم بھی اُسے اپنا خدا وند خدا سمجھ کر اُسکی تابعداری اور عبادت کرتے ہیں ؟ ایسا ایمان ہم کس طرح پاسکتے ہیں ؟ صرف خدا ہی دیسکتا ہے - اُسی سے مانگو +

تم کہتے ہو کہ ہم اسپر ایمان رکھتے ہیں - تم عقیدہ سُنا سکتے اور اُسپر یقین رکھتے ہو + پطرس اپنے ایمان سے یسوع سے لپٹا رہا (یوحنا ۶ - ۶۶ - ۶۹) + اور ظاہراً مسیح کا اقرار کیا + (رومیوں ۱۰ - ۹ - ۱۰) کیا ہمارا ایمان ایسا ہی ہے ؟ -

(ا) "تو پطرس ہے" اگر یہہ کلام اُس بات سے جو کہ (یوحنا ۱ - ۴۲) میں لکھا ہے کہ "تو کیفاس کہلائے گا" مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ مسیح نے رسول کو بتایا کہ اُسکی طبعیت کی تبدیلی جسکی طرف اُس نے اشارہ کیا تھا ہو چکی ہے - اور اُس کے ایمان کا اقرار اِس تبدیلی کا ثبوت ہے + جو اصل میں اُسکا نہ تھا - یعنے پتھر کی سی مضبوطی - اُس کے ایمان کے وسیلے سے وہ حال ہو گیا + پہلے اُس کو شمعون کہنے سے مسیح نے جسمانی اور روحانی انسانیت کا فرق بتایا اِس لئے کہا کہ "تو شمعون بریونس ابھی پطرس ہے" اور اُسکو یسوع نے سمجھایا کہ صرف پطرس ہونے - یعنے فضل کے وسیلے سے وہ اپنی رسالت کے لایق بنے + سو اُس کے ٹھوکر کھانے کے بعد جب یہہ رسالت دوبارہ ملی یسوع نے اُسے شمعون بریونس

کہہ کے اُس کی جسمانی طبیعت کو یاد دلایا +

(۲) ایک ربّی بیان کرتا ہے کہ یہودیوں کی ایک رسم تھی کہ فقیہہ مقرر کرنے کے وقت ایک کنجی بمعہ باندھنے اور کھولنے کا اختیار اُس کو دیتے تھے - اور اِس بات سے خداوند مسیح کی بات صاف ظاہر ہوتی ہے + کنجی مختار کا نشان ہے + (یشعیاہ ۲۲ - ۱۵ - ۲۲) اور مسیح کے خادم "خدا کے بھیدوں کے مختار کار ہیں" + سو اِس بات سے نہ صرف باندھنا اور کھولنا بلکہ خدا کے کلام کے خزانے کا بانٹنا بھی مُراد ہے + باندھنا اور کھولنا نہ آدمیوں کی - لیکن چیزوں کی بابت بولا جاتا ہے - اور یہہ بات کلیسیا کے انتظام سے متعلق ہے + (متی ۱۸ - ۱۸) میں لکھا ہے کہ یہہ ہی اختیار سب رسولونکو بخشا گیا سو یہہ دعویٰ کہ پطرس سبھوں میں اوّل تھا بیجا ہے + نہ انجیلوں - نہ اعمال کی کتاب میں اور نہ خود پطرس کے خط میں ایسی عُلوّیت کا ذکر ہے - اور اگر ایسی عُلوّیت بخشی گئی ہو تو یہہ اختیار اُس کے جانشینوں کو پہونچتا - اور اگر یہہ بھی سچ ہو - تو اُس کے جانشین کون ہیں ؟

البتہ روما شہر کے اُسقوف نہیں - کیونکہ یہہ بات کبھی ثابت نہوئی کہ پطرس اُس شہر کا اُسقوف تھا +

اِکاونواں سبق
شاگردوں کو نئی تعلیم ملنی

متی ۱۶-۲۰-۲۸-و مرقس ۸-۳۰+ و لوقا ۹-۲۱-۲۷+ گلیتوں ۶-۱۴+ لوقا ۱۴-۲۷-

جب لوگ خوشخبری سُنتے ہیں تو کیا کرتے ہیں؟

کیا اُسکو چھپا رکھتے ہیں؟ اگر تمہارے گھرانے میں کوئی اچھی بات واقع ہو تو کس کو سُناؤ گے؟ اب شاگردوں کو کیا خوشخبری ملی؟ (پچھلے سبق کو دیکھو) ایسی بڑی باتیں کن کو سُنانا چاہتے تھے؟ کیا وہ چلتے پھرتے یہہ بات سنانا چاہتے تھے کہ ہم نے ٹھیک سمجھا + وہی مسیح ہے۔ اور صاف صاف کہتا ہے۔ وہ بادشاہت قایم ہونیوالی ہے۔ جسپر کوئی غالب نہ ہوگا۔ اور ہم اُس کے سردار بنیں گے ہم یروشلم کو جاکر یسوع کے پاس جمع ہونگے اور رومیوں کو نکال دینگے + ایسا نہیں + دیکھو کہ یسوع نے کیا کہا؟ آیت ۲۰ "کسی سے نہ کہنا" کیوں نہیں؟ اِس سبب سے کہ شاگردوں نے غلطی کھائی تھی اِس امر میں کہ بادشاہت جلدی قایم ہونے والی ہے اور واقعات کی نسبت جو یسوع پر اور اُن پر ہونے والا ہے + ایک بالکل نئی تعلیم کی معرفت مسیح اُنہیں بیان کرے گا کہ اُنہوں نے کس طرح غلطی کھائی + اُنہیں یہہ نہایت دلگیری اور رنج کا باعث معلوم ہونے والا تھا +

مسیح کو تاج حاصل کرنے سے پہلے صلیب اُٹھانا ضرور تھا

اُس نے کیا کہا؟ آیت ۳۱ (مرقس ۸-۳۱)

ہاں (ا) وہ یروسلم کو جائیگا۔ کس لئے؟ کیا اِس لئے کہ لوگ اُسے خوشی سے قبول کریں اور داؤد کے تخت پر بٹھائیں؟ نہیں بلکہ (ب) مردود ہونے کے لئے جیسا کہ پہلے داروں نے کیا تھا (ج) اور اِس سے بدتر یعنے اُن سے بہت دُکھ اُٹھانے کے لئے + کیا مسیح اُن پر غالب آوے گا؟ اور باوجود اُن کی مخالفت کے پیشین گوئیوں کے موافق بادشاہ ہوگا؟ (زبور ۲) + نہیں بلکہ مارا جائیگا + اِس کے سُننے پر شاگردوں کا حال دیکھو + پطرس غصّہ ہوا۔ یوحنّا حیرانی سے چُپ رہا۔ تھوما مایوس ہوا۔ یہودا اپنی خودغرضی سے غمناک ہوا ہوگا + ایک اور بات۔ وہ پھر جی اُٹھے گا۔ لیکن اُنہوں نے اِس بات کو نہ سمجھا۔ بلکہ حیرانی کے باعث اُسے مشکل سے سُنا +

دیکھو کہ پطرس نے یسوع کو پکڑ رکھا اور کیا کہا؟ ایت ۲۲ "کبھی نہ ہوگا" + کیوں؟ شاید اِس لئے اپنے اُستاد پر جُھنجھلاتا ہے کہ اپنی عقل میں اوستاد سے بہتر جانتا۔ مسیح کا جواب دیکھو + یسوع نے پطرس کو کیوں شیطان کہا؟ اِس لئے کہ یہہ ویسی ہی آزمایش تھی جو ایک دفعہ پہلے بھی ہوئی تھی۔ (متی ۴-۸-۱۰) یعنے یہہ کہ مسیح دُکھ اُٹھانے کے بغیر تخت حاصل کرے اور صلیب اُٹھانے کے بغیر تاج پائے + یسوع نے جانا کہ اسکی اصل کس سے ہے۔ نہ جسم اور خون سے۔ آیت ۱۷ + (افسیوں ۶-۱۲) بلکہ اور کس سے؟ اور اُس نے جان لیا کہ شیطان

اِس ارادہ پر یہہ آزمایش پیش کرتا ہے کہ اگر ہو سکے تو وہ مجھے پھسلائے۔ سو اب پطرس کیسا ہو گیا؟ نہ نیو کا بلکہ ٹھوکر کا پتھر جو کہ یسوع کے راستے پر اُسے پھسلانے کے لئے آ گیا +

اِس آزمایش کو کیوں بہت ہی خطرناک جاننا چاہیے؟ اِس لئے کہ جب تک یسوع مسیح گناہوں کی سزا یعنے موت نہ اُٹھاوے۔ تب تک گناہوں سے نہیں بچا سکتا ہے۔ نہ اُنھیں دور کر سکتا ہے اسی لئے یسوع نے کہا کہ "ضرور ہے" بغیر اِس کے نجات نہیں ہو سکتی اور نہ تاج ملتا۔ نہ جلال۔ اگر نہ مرتا تو اُس کا کام ناکامیاب رہتا اور یہہ جلال اُس کے کام پورا کرنے پر موقوف تھا + (یوحنّا **۱۷**-۴-۵ + فلپیوں **۲**-۸-۹ + عبرانیوں **۱۲**-۲) لیکن پطرس نے اِس بات کو نہ سمجھا اور خیال کیا کہ موت سے بربادی ہوتی ہے + (لوقا **۲۴**-۲۰-۲۱) دیکھو کہ پہلے یسوع نے اپنی بابت کچھ کہا اور پھر اوروں کی بابت +

۲۔ عیسائیونکو تاج حاصل کرنے سے پہلے صلیب اُٹھانا ضرور ہے

بے شک یسوع کے آنے کی خبر سُنکر لوگ جمع ہوئے۔ (مرقس **۸**-۳۴) پطرس کو کیا اچھا موقع ملا۔ کیا وہ اب اپنی کنجیوں کو کام میں نہ لاوے گا اور لوگوں کو مسیح کا نام سُنائیگا؟ لیکن یہہ عجیب اور خطرناک خبر کسیکو نہیں سُنا سکتا + دیکھو کہ یسوع نے کیا کہا؟ شاگردونکو اپنے پاس بُلایا اور سب کے سامنے بیان کیا۔ تاکہ کوئی دھوکا نہ کھائے اور سب جانیں کہ اُس کے پیچھے آنے سے کیا مُراد ہے + اُس نے کیا کہا +

(۱) کہ اسکی پیروی بے عزّتی اور دُکھ کا باعث ہوگی + آیت ۳۴ + لوگوں کی

سمجھہ میں سب سے بڑی بے عزتی کیا ہے؟ کیا مجرم کی مانند لٹکا یا جانا نہیں؟ رومیوں میں قتل کے کئی طریقے تھے - لیکن ایک سب سے سخت اور شرم آلودہ تھا جو کہ سرکش غلاموں اور رہزنوں اور تمام کم ذات اور حقیر لوگوں کے لئے تھا - یعنے جیتے جی ایک لکڑی کی صلیب کیل مار کے لٹکانا + لوگ ایسی موت کو خطرناک اور بے عزتی کی سمجھتے تھے + اگر کسی آدمی کو مجرم کی مانند صلیب اُٹھائے ہوئے مرنے کو لیجاتے ہوئے دیکھتے تو جانتے کہ یہہ بڑا نالایق بد معاش ہے + دیکھو یسوع نے کیا کہا کہ میرے پیروؤں کو صلیب اُٹھانا ضرور ہے + (متی ۱۰-۳۸ + مرقس ۱۰-۲۱ + لوقا ۱۲-۲۷)

اِس کے کیا معنی ہیں؟

(ا) اگر ایسا کرنا اُسکی پیروی کرنا ہے تو اُسکو بھی صلیب اُٹھانا ضرور ہوا + بھلا اِسکا کیا مطلب ہے؟ اِس سے معلوم ہوا کہ وہ کیسی موت سے مریگا؟ یعنے حقیر مجرم کی مانند +

اب پطرس نے کیا سوچا ہوگا؟

(ب) لیکن اُس کے پیرووں کو صلیب اُٹھانا کیوں ضرور تھا؟ کیا بجائے اُس جلال اور اختیار کے جسکے وہ منتظر تھے یہہ اُن پر آنے والا تھا کہ تکلیف کی موت سے مریں اور تحقیر کئے جائیں اور بُرے آدمیوں کی مانند انگشت نما ہوویں + خیر ہر ایک شخص کو اِس رنج اُٹھانے پر طیّار ہونا چاہئے + (لوقا ۲۲-۳۳ + اعمال ۲۱-۱۳) بعضوں پر تو حقیقت میں آویگا +

(ج) لیکن یسوع کے کلام میں ایک اور عجیب لفظ تھا یعنے "ہر روز" (لوقا ۹-۲۳) وہ کس طرح ہر روز صلیبی موت اُٹھا سکتے؟ مُراد ہے کہ اُنہیں ہر روز بے عزتی اور حقارت کی برداشت

پر راضی اور تیار رہنا چاہیئے۔ ہر روز خوشی سے سخت آزمائشیں سہا کریں + آزمائشیں اگرچہ چھوٹی ہوں تو بھی وہ پسندیدہ نہیں ہیں + ہر روز اپنے گناہوں کا مقابلہ کرنا اور انہیں مغلوب اور مصلوب کرنا چاہیئے + (گلتیوں **۵**۔۲۴ + قلسیوں **۳**۔۵ + ۱ پطرس **۴**۔۱ + **۱۲**۔۱۶)

(۲) تو بھی یسوع مسیح کی پیروی کرنی ہوشیاری اور سلامتی کا کام ہے آیت ۲۵-۲۶ + ہوشیاری کا کام کیوں ہو جب بے عزتی ضرور رہے۔ سلامتی کیوں ہو جب موت کی اُمید ہے؟ لیکن فرض کرو کہ کوئی نہایت بُری موت آئے تو پھر کیا ہوگا؟ (لوقا **۱۲**۔۲۰ + **۱۶**۔۲۵) نفع کو تو ہر ایک شخص چاہ کے پوچھتا ہے کہ مجھے کیا ملیگا؟ جب جان چلی جائے تو پھر کس طرح ہاتھ آسکتی ہے؟ جب جان دنیوی چیزوں کے بدلے بیچی گئی تو کس قیمت سے مول لی جائے گی؟ "آدمی اپنی جان کے بدلے میں کیا دیسکتا ہے"؟ (زبور **۴۹**۔۶۸)

(۳) اس لئے کہ یسوع مسیح حقیقت میں خود آدمیوں کا انصاف کرنے والا ہوگا۔ آیت ۲۷-۲۸ +

کچھ تعجب نہیں اگر رسول اِس بات سے مایوس ہو گئے ہوں گے۔ لیکن اب یسوع نے اُن کو تسلی کی باتیں سُنائیں۔ یعنے یہہ کہ آخر میں فتحیاب ہونگا۔ اور دوبارہ آؤں گا۔ کس طرح؟ کیا فروتنی میں؟ اور دُکھ اُٹھانے کے لئے؟ ہرگز نہیں "جلال میں" "اُپنے فرشتوں کے ساتھ" (متی **۱۳**۔۴۱ + ۴۱ + **۲۴**۔۳۰ + **۲۵**۔۳۱ + **۲۶**۔۶۴) پھر کیا ہوگا؟ اُسوقت کس کو نفع اور کس کو نقصان پہونچے گا؟ جنہوں نے صلیب اُٹھائی اُنھیں تاج ملیگا +

لیکن اِسبات کو شاگرد کس طرح یقین کر سکتے ہیں؟ آیت ۲۸+ اِسی زندگی میں اُس کا ثبوت دیکھیں گے + بعضے ابنِ آدم کا حقیقی جلال دیکھیں گے + بعضے اِس بادشاہت کو قدرت میں آتے دیکھیں گے - یعنے کلیسیا ہر جگہ پھیل جائے گی اور بے ایمانوں کا انصاف ہوگا - اِس طرح اِس آنے والی فتح کا مزہ چکھیں گے +

کیا صلیب ہمکو بھی ضرور ہے ؟

(۱) مسیح کی صلیب - ہم اِس محاورہ کو خوب سمجھتے ہیں - بعضے صلیب کی شکل گرجوں پر کتابوں پر - اور خوب صورت چیزوں پر کھینچتے ہیں - لیکن کیا ہم اُس کام پر جو یسوع نے صلیب پر پورا کیا بھروسا رکھتے ہیں؟ کیا اُسی سے ہم محبّت کرتے اور اُسی کا خیال رکھتے ہیں؟ یا اپنی دعاؤں اور بندگی اور نیک چال چلن سے بچنے کی اُمید رکھتے ہیں؟ (اعمال ۴ - ۱۲ + گلیتوں ۶ - ۱۴) مسیح کی صلیب + کیا ہم ہر روز اپنی صلیب اُٹھاتے ہیں؟ وہ چھوٹی سی آزمایش یاد کرو جسکا اُٹھانا مشکل ہے لیکن ایماندار کو ضرور ہے + وہ ہی تمہاری صلیب ہے - اُسے اُٹھاؤ - کیا صلیب اُٹھانے کے لئے پسندیدہ چیز کا چھوڑنا درکار ہے؟ اُس کا فائدہ سمجھو + وہ کیسا لڑکا ہے - جو پتھّر کو اُٹھا کے اشرفی پھینک دے + کیا تم یسوع کی پیروی کروگے؟

تفسیر

(۱) ۲۸ - آیت پر بڑی بحث ہوئی ہے - (ل) بعضے کہتے ہیں کہ مسیح نے اپنی دوسری آمد کی طرف اِشارہ کیا اور موت کے لفظ سے ہمیشہ کی موت سمجھی جانی چاہیئے جو کہ رسول

نہ اُسوقت نہ کبھی چکھیں گے +

(ب) بعضے کہتے ہیں کہ اِس بات سے یروشلم کی بربادی مراد ہے کیونکہ متی کے ۲۴ باب میں یہہ بربادی مسیح کی دوسری آمد کی مثال کرکے بیان ہوئی ہے۔ اور لوگ کہتے ہیں کہ یوحنّا اور فیلیوس اُس بربادی کے دن تک جیتے رہے + (ج) بعضے سمجھتے ہیں کہ پنتکوست کے بعد انجیل کے پھیلنے سے یہہ پیشین گوئی پوری ہوئی۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ اسیوقت پوری ہوئی جبکہ ایک ہفتہ کے بعد پطرس۔ یوحنّا۔ اور یعقوب نے یسوع کو پہاڑ پر اُس کے جلال میں دیکھا +

اِن باتوں میں پہلی قواعد کے موافق نہیں۔ کیونکہ ”جب تک“ کے لفظ سے یہہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ جب یہہ عرصہ پورا ہو موت چکھی جائے گی۔ لیکن کوئی وجہہ نہیں ہے کہ باقی تین باتیں دُرست نہوں + جبکہ یسوع نے یہہ باتیں کیں اُس کے آنے کے حقیقتاً واقع ہونے کا کچھہ اقرار ضرور تھا۔ اور یہہ اقرار طرح طرح اور وقت بوقت کیا جانا درکار تھا۔ سو جنھوں نے یسوع کا بدلنا دیکھا۔ اُنہوں نے سمجھا ہوگا کہ یسوع کا ایک ظاہر ہونے والا جلال ہے + جنھوں نے یسوع کے آسمان پر جانے کے بعد کلیسیا کی ترقی دیکھی اُنہوں نے سمجھا ہوگا کہ بادشاہت کے آخرکار قایم ہوجانے کا یہہ بیعانہ ہے۔ اور جنھوں نے اپنی آنکھہ سے یروشلم کو برباد دیکھہ کر مسیح کی اُسکی بابت پیشین گوئیاں یاد کیں اُنہوں نے سمجھا ہوگا کہ اِس سے بڑی عدالت کا یہہ نمونہ ہے +

باونواں سبق

یسوع کی تبدیلی صورت

لوقا ۹-۲۸-۳۶+متی ۱۷-۱-۱۳+مرقس ۹-۲-۱۳+ ۲ پطرس ۱-۱۶-۱۸+ فلپیوں ۳-۴+

یسوع کے کلام کے بعد شاگرد کیسے حیران اور مایوس ہوگئے ہونگے + بے شک اُس نے آیندہ جلال کا ذکر کیا لیکن صلیب سے مُراد تو بے عزّتی اور موت ہی ہوگی + آج بیان ہوتا ہے کہ یسوع نے تینوں یعنے پطرس - یعقوب اور یوحنّا کو کسطرح تسلّی دی +

شام ہوگئی تھی - کسی اونچے پہاڑ پر چڑھتے جاتے تھے - رات کو اُسکی چوٹی پر پہونچے - ویران جگہ تھی + گھروں اور آدمیوں سے دُور تھے اگر روشنی ہوتی تو دُور دُور تک دیکھ سکتے - لیکن اِسوقت بالکل اندھیرا اور خاموشی تھی - آیت ۲۸ + یسوع کیا کرتا تھا؟ اور وہ تین شاگرد کیا کرتے تھے؟ آیت ۳۲ اور دوسرے کس وقت وہ تینوں جبکہ یسوع دعا مانگتا تھا سو گئے؟ (مرقس ۱۴-۳۲-۴۰) ناگہاں وہ جاگے + اِکبارگی روشنی دِکھائی دی وہ کیا تھی؟ شاگرد حیران ہو کر گھبرا گئے - کس سے؟

۱- اِس سے جو اُنہوں نے دیکھا

(۱) یسوع کا جلال + اُسکی تبدیلی صورت + وہ کیا تھی؟ آیت ۲۹ دیکھو کہ اُس کے چہرے (متی) اور اُسکی پوشاک کی بابت (مرقس) کیا لکھا ہے + (اعمال ۲۶-۱۳+

مرکاشفات ۱ و ۱۴۔۱۶+ زبور ۱۰۴۔۲+ اِمتطاؤس ۶۔۱۶)

شاگردوں نے کیا سمجھا ہوگا؟ اُن کا اُستاد جو ناصری بڑھئی تھا جس کے ساتھ وہ ہر روز چلتے پھرتے۔ گفتگو کرتے۔ رہتے۔ کھاتے پیتے تھے + اب کیسا ہوگیا؟ وہ نہ جانتے تھے۔ کیونکہ ایسا جلال اِس دنیا میں آگے کبھی ظاہر نہوا تھا + اُنہوں نے کیا سمجھا؟ وہ بے شک ہمارے خیالوں سے بڑھکر ہے۔ صلیب کا مطلب خواہ کچھ ہی ہو جلال بے شک ہے۔ اور کیسا جلال؟ آسمانی نہ دنیوی نہ یہودیوں کے بادشاہ کا۔ بلکہ آسمان کے بادشاہ کا +

(ب) یسوع کے ساتھیوں کا جلال +

دو اور شخص بھی وہاں جلال میں ظاہر ہوئے۔ آیت ۳۱ یعنے بڑا شریعت دینے والا اور بڑا نبی + اِن دونوں نے یسوع کی مانند معجزے سے روزہ رکھا + (استثنا ۹۔۹+ اسلاطین ۱۹۔۸) اور دونوں کو خدا کی طرف سے عجب رویا ظاہر ہوا + (خروج ۳۳۔۱۸۔۲۳+ اسلاطین ۱۹۔۱۱۔۱۳) دونوں غیر معمولی طور پر دنیا سے کوچ کر گئے + (استثنا ۳۴۔۵۔۶+ ۲سلاطین ۲۔۱۱) اور اب دونوں یسوع سے گفتگو کرنے کے لئے آسمان سے اوترے + پھر پطرس وغیرہ نے کیا سوچا ہوگا؟ اُنہوں نے اپنے اُستاد کی بزرگی کے کیسے نئے نئے خیال کئے ہوں گے اور آیندہ کچھ حیرانی نہ ہوئی ہوگی کہ یسوع نے ظاہراً شریعت کو توڑ کے فقیہوں کے بیان کے موافق نوشتوں کو پورا نکیا۔ کیونکہ موسیٰ اور الیاس خود اُس کے ساتھ ہیں +

۲۔ اِس سے جو اُنہوں نے سُنا وہ گھبرا گئے

(ا) اُن کی گفتگو سے کِس کی بات ؟ یسوع کے مرنے کی بابت۔ وہی بات جس سے پطرس حیران ہوا۔ اور اُسکی موت یروشلم میں ہونے والی تھی جس شہر میں وہ اُمّید کرتے تھے کہ یسوع بادشاہت کرے گا۔ وہی موت جسکا وہ خیال کرنا بھی نہ چاہتے تھے آسمان میں مشہور ہے۔ اور مقدّس لوگ جلال میں اُسکے منتظر ہیں +

موسیٰ اور الیاس کے چلے جانے کے بعد پطرس نے کیا کہا ؟ آیت ۳۳۔ ہم یہاں سے کیوں جائیں۔ کیونکہ یہہ جلال اور خوشی کی جگہہ ہے + ہم درختوں کی ڈالیاں لیکے تین ڈیرے بناویں + لیکن یہہ ناممکن تھا۔ وہ ہمیشہ وہاں نہ رہ سکتے تھے کیونکہ نیچے ایک جُرم آلودہ دُنیا تھی۔ جہاں مسیح کے کام کرنے کے لئے رسولوں کا رہنا ضرور تھا۔ اب تک کامل جلال ظاہر نہوا تھا صرف اُسکی جھلک دِکھائی دی۔ (مثلاً کسی خوشی کا دن تمام ہونے پر ہم کیسے ناخوش ہوتے ہیں تو بھی اُسکا تمام ہونا ضرور ہے۔ کیونکہ کام کے دن آنے والے ہیں) لیکن دیکھو کہ ایک پُرجلال چمکنے والا بادل اُن پر آگیا اور یسوع۔ موسیٰ۔ الیاس اُس کے نیچے چھپ گئے ٗتب کانپتے ہوئے رسولوں کے کانوں میں ایک اور عجیب بات سُنائی دی۔ یعنے +

(ب) باپ کی آواز + اُس نے کیا کہا ؟ "میرا پیارا بیٹا" خدا نے خود بیان کیا کہ وہ عاجز مرد و جلیلی کون ہے ؟ "جس سے میں خوش ہوں" خواہ کوئی اُس سے

دشمنی رکھے اور حقیر جانے لیکن باپ اُس سے راضی ہے + (یشعیاہ **۴۳** - یوحنا **۸** -
۲۹) اُس وقت کہ اُسکا دُکھ آنے والا تھا خود یسوع کو اِس بات کے سُننے سے کیسی تسلّی ہوئی
ہوگی + (یشعیاہ **۵۳** - ۱۰) "اُسکی سنو" موسیٰ کی باتیں سننا اور اُن کے شریعت پر
عمل کرنا اور پیغمبروں کی نصیحتیں سُنکر تابعداری کرنی واجب تھی - لیکن یہہ سب مسیح کی طرف
اِشارہ کرتے اور اُس کے راستے تیار کرتے تھے - اب وہ آگیا ہے +

لیکن کیا شاگردوں نے یہہ سب باتیں سمجھیں؟ دیکھو کہ وہ دہشت سے مُنہہ کے بل
گرے (خروج **۲۰** - ۱۹ + حبقوق **۳** - ۲) تب ایک اور آواز جسے وہ خوب جانتے تھے سُنی
یعنے ایک مہربان دوست کی - اور کسی نے اُن کو چھُوا - (دانیل **۱۰** - ۱۰ + مکاشفات **۱** -
۱۷) اُنہوں نے آنکھیں اُٹھاکے دیکھا کہ روشنی جاتی رہی - اندھیرا ہوگیا اور یسوع کے سوا
کوئی نہ تھا +

پھر دیکھو کہ پطرس - یعقوب - اور یوحنا نے اِس حال سے کیا سیکھا؟ تین باتیں +

(۱) پہلی یہہ کہ یسوع کا حقیقی جلال کیا تھا؟

(۲) دوسری یہہ کہ اُسے شریعت اور نبیوں سے کیا علاقہ تھا کہ وہ اُسکی تائید
کرتے تھے نہ اُسکی مخالفت - اور یہہ کہ وہ اُن سے بڑا تھا +

(۳) تیسری یہہ کہ اُسکی موت ضروری ہے - حالانکہ شاگرد موت کو اُس کے
جلال اور بڑائی کے مخالف مانتے تھے +

کیا اُنہوں نے یہہ سب جھٹ پٹ سمجھ لیا؟ اُنہوں نے اُسکا خیال بھی نہیں کیا تھا -

بلکہ اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے (اُن لوگوں کی مانند جو بعض چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے انجیل کو ردّ کرتے ہیں) اُنہوں نے دوسرے دن پہاڑ سے اُترتے ہوئے کیا گفتگو کی اور یسوع سے کیا پوچھا؟ (مرقس ۹-۱۰-۱۱) یسوع نے کس طرح جواب دیا؟ بیشک نوشتوں میں الیاس کے آنے کا ذکر ہے (متی ۴) لیکن اسیطرح مسیح کے دُکھ اُٹھانیکا بھی بیان ہے + (یسعیاہ ۵۳)

خیر جب کہ ایک بات پوری ہو چکی (لوقا ۱-۱۷) تو وہ دوسری بات کے ہونے کا کیوں نہیں یقین کرتے تھے؟ اُن کا ذہن ایسا کُند تھا کہ اُن کو اُس کا چرچا کرنا منع ہوا۔ جب تک کہ سب کچھ پورا اور اُن پر صاف صاف ظاہر نہو + (مرقس ۹-۹) اُس رات کو شاگرد کبھی بھول سکتے تھے؟ ایک دفعہ البتہ بھُولے جبکہ پطرس نے اُسی کو جسکا جلال اُس نے دیکھا تھا کہا کہ "میں اُسے نہیں جانتا" ہم کیسے کمزور ہیں! بڑھاپے میں برسوں کی محنت اور تصدیعہ کے بعد پطرس کو یہہ رات یاد آئی۔ جبکہ اُس نے یسوع کا جلال اپنی آنکھوں سے دیکھا جس میں اُس نے باپ کی آواز سُنی تھی۔ سو وہ اُسے جسپر ایمان لایا تھا جانتا تھا + یہہ کچھ کہانی نہیں اگرچہ پطرس کا مرنا تب قریب آگیا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ آگے کو میرے لئے جلال موجود ہے + (۲ پطرس ۱-۱۳-۱۸)

کیا ہم نہیں چاہتے کہ یسوع کو جلیل میں رہتے ہوئے اُسکے کام دیکھتے۔ اُسکی باتیں سُنتے؟ ہم اُسے یوں نہیں دیکھہ سکتے ہیں لیکن اُسے جلال میں جیسا کہ وہ

اُس رات پہاڑ پر تھا دیکھیں گے +

ہر ایک شخص دیکھے گا + (متی ۲۵ - ۳۱ - ۳۲ + ۲۶ - ۶۴ + مکاشفات ۱ - ۷) تب کیا ہوگا؟ اُس کے لوگ بھی جلال میں ہونگے جیسا کہ موسیٰ اور الیاس تھے + (دانیل ۱۲ - ۳ + متی ۱۳ - ۴۳ + رومیوں ۸ - ۱۸) کس قسم کا جلال ہوگا؟ یسوع کی مانند (یوحنا ۱۷ - ۲۲ - ۲۴ + ۲ قرنتیوں ۳ - ۱۸ + فلپیوں ۳ - ۲۱ + ۱ یوحنا ۳ - ۲)

کیا ہمکو ملیگا؟ کس طرح؟ ہم بہت نالایق ہیں + دیکھو کہ ہمارے بُرے خیالات اور قول اور فعل یسوع سے کیسے ناموافق ہیں - لیکن جلال ہمیں بھی مل سکتا ہے + کسطرح؟ اُسی موت کے وسیلے جسے پطرس نہ سمجھ سکا - جسکی بابت موسیٰ اور الیاس گفتگو کرتے تھے + اِس لئے کہ یسوع سوا ہم اپنے گناہ اُسپر لا دسکتے ہیں - اور اسلئے کہ وہ سوا روح القدس ہمیں پاک کرنے کے لئے آتا ہے + ہمیشہ یاد رکھو کہ اُس نے اپنا جلال چھوڑا تا کہ میں اُس میں شریک ہوؤں - تب میں کس طرح اُس کے حکم کے برخلاف گناہ کرسکتا ہوں؟

تمام شد